

بِذِي النُّورَيْنِ * الْفَاتِحِ فِي الدَّارَيْنِ * وَبَابِ مَدِينَةِ الْعَرَفَانِ * صَاحِبِ السِّيفِ
وَالسِّنَانِ * رَأْسِ الزَّاهِدِينَ * رِئِيسِ الْمُجَاهِدِينَ * عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ * الْمُنْعُوتِ
بِأَبِي الثَّرَابِ * وَاسَدِ اللَّهِ الْعَالِي * رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ * **آداب**
حقیر سر اہل تقصیر خواص دریاے تروا منی ضد نشین محافل سنی و نادانی احمد علی سیلاب بن مولانا
محمد علی الواعظ الزمخوری رحمۃ اللہ تعالیٰ بجزائریہ و احسن الی و الیہ آیات قرآنہ برادران سلامی
کی خدمت میں عرض پر درجہ کہ ہر شخص دانا اور قائل اس بات ہو کہ دارنیا فانی اور دار عقبی باقی حالات
اور نعمتیں دنیا کی متغیر اور سریع الزوال ہیں اور آلاءِ اخرویہ پادار اور دائمی مگر سبب شامت نفسانی
اور اغوائے شیطانی کے بہت کو تحصیل لذات و منارج دنیویہ پر قاصر رکھتے ہیں اور اعمال اخرویہ سے
کہ باعث فوز و فلاح حقیقی ہیں باز رہتے ہیں زبہ فرست و دانائی و خیر کیاست و مینائی نجات اخرویہ
میں قائل تقدیر ہو کر مجبور محض بنتے ہیں اور مطامع نفسانیہ میں مختار علی الاطلاق اگر واسطے صلاح آخرت کے
و سوان حصہ کوشش کا جو حصول زخارف دنیہ میں ضرر کرتے ہیں خرچ کیا کریں تو ہو سکتا ہے لیکن جب
سعادت بہری گری و ما احسن ما قبلہ گروزیہ رخسار تیر سیدی چہ چمن کنز ملک ملک بودی
اوقات غریزہ کو دواہیات و لاطالمات میں صرف کرتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ مقصد ایان دین اور امان
شرع متین کیا کرتے تھی اور مال و منال نے حکم الہی ہاتھ نہیں آتا معطی حقیقی خداوند کریم ہی وجاہت بنا
ایک ادنیٰ اثر قبولیت الہی کا ہی ہر شخص کو سنواریہ کہ ہر چیز سے منقطع ہو کر متوجہ الی اللہ ہو نظر بران
یہ حقیر العباد اصغر الافراد ایک مدت سے بعد تمام کتاب شوکت الاسلام ترجمہ و اقدی آرزو رکھتا تھا کہ
بتوفیق اللہ تعالیٰ و ہدایت و اور لایزال کوئی کتاب احوال اولیاء اللہ تعالیٰ میں ایسی تالیف کرے کہ اس کے

مطالعہ سے ناظرین کو دریائی محنت الہی جو تشریف میں آئی اور اعراض و القطار ماسوی السید
مس کل الوجہ حاصل ہو اور یدرید یا نڈار اور تحفہ یادگار ہو میری جانب سے اخوان مسلمین اور
خلایا صادقین کو واسطی اصلاح ظاہر و باطن کی خاص کرواسطی رئیس مامد اور امیر کاسکار کے کہ
یہ توالفاب او سکابعت آسائیس واسودگی اس سرچوہ موربی و معنوی کی ہی یعنی نواب
والاجیاب و عشق پروہ و الاشکوہ رعیت پرور کریم گستر ظلم و غرور عدل و غیر و زبردست بالکم نواز
و انشیں بد فرست طرار صدق نشیں مجالس سجادت و سماعت ربیعہ فرامی ارانک اہت و امارت
میر بہر ترف و احتلا گوہر بحر محمد و علامہ عقید الاولیاء محب الفقہ الامین الدولہ نور الملک
نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر ضول جنگ
دام ملکہ حاکم اسلام آباد ملکہ ٹونک صابر اللہ تعالیٰ عن العباد

<p> امین الدوله نواب فلکستان بهر صورت لود در جنگ اعدا جواب پیش مار و نجالم و گر غرغره در میدان ماید همه تنوکت همه عیبت همه بیم </p>	<p> وزیر الملک ابراهیم علیخان مدام از ترس او دشمن هر اسان کف دستش نماید کار نیان قدر زره بر اندام هر بران همه رافت همه انعام و احسان </p>
---	---

اور کتب موجودہ حال بسبب کثرت و شہرت کی بحکم کل جدید لائبریری مفید طلبہ تین سو شہادہ روزیہ فکر
و امیں گویاں تھی کہ ایک روز جناب سیادت انتساب فارین ضار حق پڑوسی کشمیر الحق و عہد الامان
میلہ کرنا کہ تہمت بہانہ کمال مہارت امام حجاج امور خاص و عام شہی الملک سید نور الہدی و تہلیلان

علی روس الانام فی کزمرہ نامی امراسی اس میرعالیقہ کی ہیں کتاب ستطاب روض الروایین
 فی حکایات الصالحین علیہ کو واسطی مطالعہ کی دی اور فرمایا یہ غنیمت بارہ ہی اور علمائے
 سابقہ ہندوستان اسکی مداح رہی ہیں اگر موافق اپنی مطلب کے دیکھو تو حالات ابراہیم
 اور کتاب الہی بدقت دستیاب ہوگی سو بعد مطالعہ کی معلوم ہوا کہ یہ ایک کرامت ہی سیہو کشف
 اور اعانت ہر بار گاہ کریم کار سازی لہذا اس خیر خواہ خلائق نے کتاب مسبق الوصف کو زمان
 بین آسمان بزرگے زمین زبان اردو بنظر تعظیم افادہ ترجمہ کیا الفضلہ تعالیٰ حسن توفیقہ ہو المستعان علیہ
 سچ حضرت تاج محل ولاقوۃ الابد العلی العظیم اور نام رکھا مینی اس کتاب کا مآثر الصالحین اور نرخت
 شوق برین تاکہ مطابق ہونام اسکا مسمی سی امیدواری عنایت باری غرا مسمی سی یہی کہ اسکو رواج دیکر
 مقبول ہر خاص و عام کری آئین اور کیا خوب فرمایا ہی حضرت حافظ شمس الدین شیرازی قدس سہرہ العزیز نے

روضہ خلد برین خلوت درویشان است
 لہج غزلت کہ طلسمات عجائب دارد
 قصر فردوس کہ خلائق بدبانی یافت
 انجہ زرمیشود از بر تو ان قلب سیاہ
 آنکہ پیشین بہند تاج تکبر خورشید
 دولتی را کہ نباشد غم از آسیب زوال
 خسروان قبلہ حاجات جہانند ولی
 روی مقصود کہ شایان جہان مطلبند

بیان علو مرتبت اہل اللہ میں تحمل
 مایہ محشی خدمت درویشان است
 فتح آن در نظر مہمت درویشان است
 منظری اچھین نرخت درویشان است
 گیمیای است کہ در حجت درویشان است
 گبرای است کہ در شمت درویشان است
 بی تکلف لشنود دولت درویشان است
 از ازل تا بابد فرصت درویشان است

منظرش آئینه طلوع و رویشان است	ای تو که فروش این همه تخت که ترا
سیم وز در کف مہت درویشان است	گنج قارون کہ فرو میرود از قہر منور
حوادثی کہ ہم از حیرت درویشان است	بیدہ آصف حدیم کہ در سلطنتش
صورت حواگی و بہت درویشان است	حافظ ایجا بادت باش کہ سلطان ملک
ہمہ درندگیہ حشر درویشان است	اما بعد کھا مولف ج فی ہر گاہ کہ تھا

میں دوستدار اولیاء اللہ اور صالحین کا اور عاشق صوفیہ عارفین کا حواہت و امارت
 سوو اور تجرید و الفزادسی ہین اور جریس اوکی کلمات و حکایات بر جو مذکور ہین
 اور اعلیٰ میں حساکہ گماہی مینی اس ایسی شوق کو اوکی محاسن ذکر سن سچ ان شعار و

دَعْنِي دَوَاعِي حُرْمَتِي كَوْكَبِي	جمع كبا فندك لباب
بِه مِنْ حِكَايَا بِلَالِ مِلَاحِي	محاسن افعال و حسن خطاب
وَفَصْلُ كَرَامَاتِ اَحْوَالِ اَهْلِيهَا	و عالی مقامات و مت نقاب
قَابِ مِ لَوَارِي دِرْزَةِ الْعُلَى	رہب فی سماء المحدث تھا
سَمَتْ لِّلْمَوَاتِ اَرْتِفَاعًا وَرِعَةً	محصرہ و دس فی شریف حجاب
فَارَوَاحُ تَرَاخٍ شَوْقًا وَتَحْتَلِي	حمالا لھا ید کشف حجاب
حِكَايَاتِهِمْ بِحَيِّ الْقُلُوبِ سَاعِيهَا	و پروی نظام الصادی بعد شراب
تَحْتَرُّ مِنْهَا وَانْتَحَبَتْ مُحَاسِنَا	لاهل الهوى و العاشقین سوا بی
وَ اَهْدَيْتُ رِيَّاهَا الْمُسْتَمَّ طَيْبَهَا	بروض ریاحین القلوب کما بی

هَدِيَّةٌ خَالٍ مِنْ هَوًى حُسْنِ الْمَنْ

دعاہ ہوا ہاں کو کشف نقاب

ترجمہ مائل کیا محجو اسباب محبت او کی فی طرف ذکر او کی کی * ساتھ تالیف کرنی ایک کتاب کی
 کہ اوسمین لب لباب ہواون کی قصوں کا * اوسمین حکایتوں مجبولوں کی سی حکایات ملیجیوں
 اور عمدہ عمدہ کام اور پاکیزہ کلام * اور بیان بزرگی کرامات کا اور حالات او کی اصحاب کے * اور
 بیان مقامات بلند کا کہ مزین ہیں بیچ قبوں کی * وہ قبی نوہی ہیں بیچ نہایت بلندی کی * روشن
 ہیں آسمان بزرگی میں مثل ستاروں کی * بلند ہیں آسمانوں پر از روی بلندی اور فوج کے
 بیچ حضرت قدس کے کہ وہ بیچ فراخی اور کشادگی شریف کی ہی * سوروحین او کی جنبش کرتی ہیں
 شوق میں اور ظاہر دیکھتی ہیں * جمال کو کہ ظاہر ہوتا ہی وسطی اوں کے ساتھ کشف حجاب کی *
 حکایتیں او کی زندہ کرتا ہی دلون کو سنتا اوں کا * اور بچاتا ہی تشنگی تشنہ دیدار کو ساتھ
 شراب شیریں کی * چینی مینی او نہیں سی اور انتخاب کی مینی حکایات پاکیزہ کو * کہ وہ وسطی اعلیٰ محبت
 اور عشاق کی دلربا ہیں * اور تحفہ کیا مینی خوشبو او کی کو وسطی سونگنی والی خوشبو اوں کی کی *
 درمیان باغ پہو لوں کی کہ یہ کتاب میری ہی * یہ تحفہ ہی شخص خالی کا محبت حسن اوں کی سی طرف
 اوس شخص کے * کہ راعب کیا اوسکو محبت او کی فی طرف کہوئی پردہ کی اور نام رکھا مینی اس کتاب کا
 روض الزیاحین فی حکایات الصالحین اور ملقب کیا اسکو ساتھ ترخت العیون النواظر و تحفۃ
 القلوب الخواصر فی حکایات الصالحین الا کا بر کی کہ منتخب اوج جمع اور مرتب کیا ہی مینی اسکو اوں چند
 کتب معتبرہ ہی جو منسوب ہیں طرف ائمہ کبار کی کہ وہ سب صاحب مناقب حمیدہ ہیں جیسی امام حجة الاسلام
 ابو حامد غزالی اور امام اوستا ذوالقاسم قشیری اور شیخ امام شہاب الدین سہروردی اور شیخ

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل حیرى اور شیخ امام تاج الدین غطاء اللہ شاویہ سکندری اور شیخ
 ابو العباس احمد بن علی قسطلانی اور امام عالم الوائج س حوزی اور شیخ امام عالم ابو عبد اللہ محمد بن
 قدامہ المقدسی اور شیخ امام ابو اللیت بنصر بن سمرقندی اور امام عالم ابو العباس احمد بن علی السعوی
 باس الاطربانی اور ابو الان دس نزرگواروں کے اور مقتدیایں امت مرحومہ سی راضی پوری و دیگر
 اس سب سے اور درج کی بیسی اس کتاب میں پانچ سو حکایتیں اور پانچ فصلیں کہ دو فصلیں انہیں کے
 مذکور ہیں مقدمہ میں اور دو خاتمہ میں اور ایک فصل بطریق حتم الحاتمہ کے ہی اور طلب کرتا ہو میں
 اللہ تعالیٰ سی توفیق کو کہ کری اور کو حیر رفیق میر اور اوتی زہبی ہر وس اور اعتماد میر فصل اول
 مقدمہ کی تامت ہی میان فضائل صالحین اور فقرہ مساکین میں فصل دوسری مقدمہ کی میان
 اثبات کرامات اولیاء اللہ میں اور فصل اول خاتمہ کی میان جوامات منکرین اولیاء اللہ میں کہ انکار
 کہا ہی بعضی فقہانی اور کئی بعضی حکایتوں میں فصل دوسری خاتمہ کی میان مذاہب اور عقائد
 اولیاء اللہ میں اور فصل اخیر حتم الحاتمہ کی ہی مذکور ہی توحید الہی اور حالات بہشت میں
 ختم اور میر حضرت حاتم الانبیاء تاج الاسفیا سرور عالم خلاصہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و تہر و عظم کیے اور باقی حکایتیں جو مذکور ہیں اس کتاب میں وہ حالات ہیں صالحین اور متباہ
 صوفیہ اور اہل دین کی مجاذیب و سالکین سے کہ صادقین اور صدیقین اور فقراء و مجاہدین ہیں
 اہل برکت اور زہد و عبادت سی منتفع ہوں گی اس سی انتہاء اللہ تعالیٰ ارباب رہد و عبادت
 اور اصحاب دین و تقویٰ اور مصبوط ہونگی لکھی شعی سی قلوب مریدین کی جیسا کہ مروی ہی تاج
 السالکین فی طلب العلوم سید الطائفہ مشغول باللہ تعالیٰ حضرت الواقسم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

روحہ سی جبکہ سوال کیا اولسنی کسی نے کہ کیا چیز نافع ہی واسطی مریدوں کی طریق سلوک میں تو فرمایا
 حکایات اہل تشکی کہ درحقیقت یہ ایک لشکر ہی لشکران خداوندی سی قوی موتی بہن انکی
 سنی سی دل اہل ارادت کی پہر پوچھا اوسی شخص نے کیا ہی کوئی شاہد لکھی اس ارشاد کا کلام الہی
 یا مہدیت رسالت نہا ہی سی تو فرمایا شیخ فی مان فرمایا ہی اللہ تعالیٰ وَكَلَّا نَقْصُ عَلَيْكَ مِنْ
 أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَحْنُ بِمُتَّبِعِيهِ فَوَيْلٌ لَكَ وَجْهَكَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٌ لِّ
 الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ معنی اور سب بیان کرتی بہن ہم تیری پاس رسولوں کی احوال سی جس سے
 ثابت کریں تیرا دل اور آئی تجکو اس سورت میں تحقیق بات اور نصیحت اور سمجھوتی ایمان والوں کو
 شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اور سی ہی مروی ہی شیخ کبیر حضرت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سی کہ کہا اونہوں نے چند بار آیا گیا میں بیچ مجلس بعضی قصہ خوانوں کی کہ بیان کرتا تھا وہ
 احوال اولیاء اللہ کا سوا اثر کیا اوسکی کلام فی میری دلین لیکن جبکہ اوٹھامین اوس محفل سی تو
 نہ باقی رہا کچھ اثر اوسکا میری دلین پہر آیا میں دوسری بار اور سنا اوسکی باتوں کو تو باقی رہا اثر
 اوسکا میری دلین اتنا راہ تک پہر آیا میں اوسکی پاس تیسری بار اور سنی باتیں اوسکی تو باقی رہا اثر
 اوسکا میری دلین یہاں تک کہ آیا میں اپنی گھر میں پس تو راہ میں اسباب خلاف شرع کو اور لازم
 پیکر ا طریق سلوک الی اللہ کو اور جبکہ بیان کیا گیا یہ قصہ ابوسلیمان کا اگی شیخ عارف محیی بن معاذ
 رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو کہا اونہوں نے یہ سنکر کہ غصہ فوراً اٹھا دکر گیا یعنی چڑیا فی شکار
 کیا کھنگ کو اور مراد لیا چڑیا سی اوس قصہ کو کو اور کر کی سی ابوسلیمان کو یعنی ایک کم مایہ شخص
 قصہ خوان سی ہدایت ہوئی ایک بڑی فاضل نیک اصل کو اور اسی باب میں فرمایا ہی حضرت

سارن تیر از تولا ناصر علیہ الرحمہ کی مریدانہ گہرا نڈ کو پس ہا و نوشتہ ست پند بر دلوڑ
 اور تحقیق سی ہی مینی یہ بات کہ رحمت الہی اور ترقی ہی وقت در صالچین کی یہ معلوم کیا وی
 یہ بات کہ حذف کردین میں اس کتاب میں اسناد و حکایتوں کی رغبت اختصار کے اور اعتقاد
 بات کی کہ جو شخص غیر معتقد ہوگا اولیاء کرام کا اوسکو یہ اسناد و کچھ فائدہ نہ پڑنا وین کی اومعتقدین
 منتفع ہون کی تنہا حکایات سی ہی بخبر و سنتی کی اور نہ تامل کریں کی ثبوت اسناد و قویہ میں مثل
 توقف احادیث ہونہ کی کہ ضرور ہوتی ہیں اوسمیں تحقیق اسناد و غیرہ اسو اسطی حکایات اہل اللہ
 یر کوئی حکم سرعی موقوف تہنن لکھ عرفن اس سے محروم و غلط اور امتیاء ہی سولائی ہر شخص کو یہ سی کہ پذیر
 ہوا و ان حالات سنکر اور انکار کری اوسمیں کہ کہانی اکثر شلوخ جہم اللہ تعالیٰ فی کہ عقوبت مسکین
 اہل اللہ کی یہ سی کہ محروم رہتی ہین او کی برکات سی اور کہانی بعضون فی کہ مسکین اہل اللہ
 خوف سو خاتمہ کا ہی نہادہ می ہم سکو اللہ تعالیٰ بد انجامی سی اور فرمایا ہی شیخ ناف یا اللہ
 انور اب سی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی کہ حب مالوت ہوا دل میرا سو ہی اور ترک کیا اوسی تو خیر
 الی اللہ کو تو لا الہینی اوسکو صحت اولیا اللہ میں اور کھا ہی شیخ سارن الو الفوارس ستاہ بن
 شجاع کرانی رضی اللہ تعالیٰ فی کہ نہ عبادت کی کسی عابدی بڑہ کر محبت کہی سی ساتھ اولیا اللہ
 اسو اسطی کہ محبت اہل اللہ کی دلیل محبت الہی کی ہی روزی کری اللہ تعالیٰ ہوگا اور کھا ہی اوسناد
 ابوالقاسم حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی کہ تصدیق او پر اس علم ہاری کی یہ ہی ولایت ہی
 یعنی ولایت مصری نہ ولایت کری یعنی لست بی الیہ ولی کے اور نہ انکار کرنی اوسکی ولایت سی
 مرتبہ ولایت مصری کا مصیذ قین کو حاصل ہوتا ہی اور میری نزدیک تحقیق یہ بات ہی کہ انسان

چار قسم پر ہیں پہلی قسم وہ ہیں کہ حاصل ہی ان کو تصدیق اونکی علم پر اور حاصل ہی علم ان کی
طریقہ پر اور دوست رکھتی ہیں ان کی مشرب اور احوال کو اور دوسری قسم وہ ہیں کہ حاصل ہے
اونکو یہ تصدیق اور علم دونوں لیکن ذوق مذکور نہیں رکھتی تیسری قسم وہ ہیں کہ حاصل ہے ان کو
تصدیق مذکور قطع نہ علم اونکی طریقہ کا نہ ذوق اونکی مشرب کا چوتھی قسم وہ ہیں کہ نہیں حاصل اونکو
کوئی بات ان تینوں میں سے سو پناہ اللہ تعالیٰ کی اس محرومی اور عنایت کری توفیق اور معرفت
اور میں معترف ہوں اس بات کا کہ خالی ہوں میں اونکی احوال اور مذاق سے اور جاہل اونکی
علم تحقیق سے عاجز ہوں سلوک سے اونکی طریقہ پر لیکن باوجود ان سب باتوں کی محب اونکا ہوں اور
یقین رکھتا ہوں ان کے سچے ہونے کا اور کہی ہے مینی یہ شعرا اونکی حق میں

الایہا السادات ان طریقکم
طریقا کحدا السیف لله دتر من
وانی وان عجز عرائی محبتکم
وهل من فقی فیکم علی جذب
الہی الفقیر الی انفعی لیس عندہ
الہی بذاک انفعہ واخضر معکم
وصل علی من فضلکم فیض فضلہ
ومن خیر ال فی البرایا وصال
محمد المختار من ال ہاشم

علی غیر کم وعمر صعب عقابہ
یکون علی حد السیوف ہابہ
فانتم لقلبی خلدہ وما بہ
شدید القوی سہل علی الحد
سوی جہم دا زادہ وکابہ
وعمر لنا قلبا تناہی خرابہ
خلاصتم من ذاللبا لبابہ
من الخلق کل الہ وصحابہ
غیاث الوری لفت الروا سجا

ترجمہ آگاہ ہوا ہی سردار و نیک طریقہ تمہارا نہ تمہاری غیر میخت ہی اور دشوار بین کہانین
 اوسکی۔ ایک راہ سی مانند بارہ تلوار کی وسطی اللہ تعالیٰ کی ہی حوی اوس شخص کے کہ ہو تلواروں کی
 بارہ رچلیا اوسکا نہ رہیں اگر چہ لاحق ہوا ہی محکوم و مایوسی تمہاری بیروی سی دوست کہ مہنی
 والا ہوں نہ کہ تم وسطی دل میری کی خبت اور مار گشت اوسکی ہو نہ اور کیا ہی کوئی جوان تم میں اوپر
 کہیجی عاجز کے نہ زور اور کہ سہل ہوا ویر کھینچا اوسکا نہ اسی اللہ یہ فقیر خدا شہ یاقینی نہیں اوسکی
 یاس نہ سوا اوسکی محبت کی کہ یہی توشہ اور سواری اوسکی ہی بد اسی اللہ ساتھ اسکی نفع دے اوسکو
 اور تیرا اوسکا ساتھ اوسکی ہے اور آباد کرد وسطی ہماری دل کو کہ بہایت پہنچی ہی ویرانی اوسکی
 اور درویش اوس کسی پر کہ زندگی اوسکی مضی اوسکی عسایت کا ہی ہے اور خلاصہ اوسکا وہ شخص کہ یہ
 خلاصہ خلاصہ اوسکا ہی ہے اور وہ شخص کہ ہر آلون کا چ مخلوق کی اور بار و کا تمام خلق سی آل اوسکی
 ہی اور بار اوسکی محمد صلعم جو گر زیدہ ہیں اولاد ہاشم سی ہے فریاد میں مخلوق کی بہت بربادی والا ہی خدایت

فصل اول مقدمہ کی بیان فضائل اولیاء صاحبین اور فقر و مساکین میں اوس قسم
 کہ ناطق ہوا ہی ساتھ اوسکی قرآن اور احادیث سرور آخر الزمان ہے

فرمایا ہی اللہ تعالیٰ جل و علی شانہ فی قَوْلِكَ مَعَ الدِّينِ اَنَعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ
 السَّيِّئِينَ وَالصَّالِحِينَ وَالتَّهْدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ اُولَئِكَ رَفِيقًا
 ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيْمًا یعنی سوا اوسکی ساتھ ہیں جبکہ اللہ فی نوازا
 بنی اور صدیق اور شہید اور یکجہ اور خوب ہی اوسکی رفاقت یہ فضل ہی اللہ کی طرف سے اور اس

خبر رکھنی والا اور فرمایا ہی اسے تعالیٰ نے دوسری مقام پر اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
 وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَا تَبْدِيْلُ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ يَعْنِي سُن رُکھو
 جو لوگ اللہ کی طرف ہیں نہ دُہری اونپر نہ وہ غم کھاویں جو لوگ یقین لای اور ہی پر ہیز کرتی اونکو
 ہی خوشخبری دنیا کی جتنی اور آخرت میں بدلتی نہیں اللہ کی باتیں یہی ہی بڑی مراد ملی اور فرماتا ہی
 اللہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ يَعْنِي وہ جو میری بندی ہیں اونپر نہیں تیری
 حکومت اور فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فَاِنَّا لَنُضٰدِّيْهِمْ سُبُلًا ۚ وَانِ اللّٰهُ لَمَعَ
 الْمُحْسِنِيْنَ ۚ يَعْنِي اور جنہوں نے محبت کی ہماری سڑی ہم سبھاویں کی اونکو اپنی راہیں اور بیشک
 اللہ ساتھ ہی نیکی والوں کی اور فرمایا ہی يُجِبُّهُمْ وَيُجِيْبُوْنَهُ ۚ يَعْنِي اللہ دوست رکھتا ہی اونکو
 اور وہ دوست رکھتی ہیں او سکوا اور فرمایا ہی رِجَالٌ اُصْدَقُوا مَا عٰهَدُوْا اللّٰهُ عَلَيْهِ
 يَعْنِي کتنی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جس پر قول کیا تھا اللہ سے اور فرمایا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ
 ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۙ اَلَّا تَخٰفُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاُبَشِّرُوْا بِجَنَّةٍ
 الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ۙ تَخْنُ اَوْلِيَآءُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ
 فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدْعُوْنَ ۙ نَزَّلَا مِنْ غُفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۚ
 یعنی جنہوں نے کھار بھارا اللہ ہی پر اسی پر ہیز ہی اونپر اور ترقی ہیں فرشتی کہ تم نہ ڈرو نہ
 غم کھاؤ اور خوشی سناؤں بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہیں تمہاری رفیق دنیا میں اور آخرت
 میں اور تمکو وہاں ہی جو چاہی جی تمہارا اور کو وہاں ہی جو سکو او مہمانی ہی او میں خوشنوی الی ہزار

سی اور فرمایا ہی میں اهل الکتاب اُمّۃ قارِئۃ یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اَمَّا اللّٰسِلِ
 وَهُمْ یَسْتَحْذَرُوْنَ ۚ ثُمَّ مِیۡتُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالْمَوۡمِنِ الْاٰخِرِ وَبِاَمۡرٍ بِالْعَرۡفِ
 وَیَتَهَوُّنَ عَنِ الْمُسْکِرِ وَنَسَارِعُوۡنَ فِی الْحَذَرِ اَبِیۡ وَاَوَّلَکَکَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۚ
 یعنی اهل کتاب میں ایک فرقہ ہی سید ہی راہ پر چلتی ہیں آیتیں اللہ کی باتوں کی وقت اور
 وہ سجدی کرتی ہیں یقین لاتی ہیں اللہ پر اور پچھلی دس پر اور حکم کرتی ہیں یساریات کو اور منع
 کرتی ہیں مایسدی اور دوڑتی ہیں ملک کاموں پر اور وہ لوگ میکھتوں میں ہیں اور
 فرمایا ہی وَاَصْبِرْ لِنَفْسِکَ مَعَ الدِّیۡنِ یَدْعُوۡنَ مَرۡتَہُمۡ بِالْعَدَاۃِ وَالْعَتِیۡتِیۡ یُرِیۡدُوۡنَ
 وَحَہۡہُ وَلَا یَعۡدُ عِنۡدَکَ عَمَلُہُمۡ تُرِیۡدُ مَرۡتَہُ الْحَیۡوۃِ الدُّنَا وَلَا یُطِیۡعُ مَرۡعَہَکَ
 قَلۡبُہُ عَنْ دِرۡکِہَا یسی اور تمام رکھہ اگواونکی ساتھ جو بکارتی ہیں ایسی رب کو صبح اور شام
 ہیں اوسکی سہ کی اور نہ دوڑیں تیری انکس اوکو جوڑ کر تلاش میں روق ویاکی ریدگی ہر
 اور نہ مان اوکا جسکا دل غافل کیا ہنی اور فرمایا ہی لِلْعَقۡرِ الدِّیۡنِ اَحۡصِرُوۡا فِی
 سَبۡلِ اللّٰهِ لَا یَسۡتَظۡنِعُوۡنَ صَرَکَ فِی الْاٰمِرِیۡنَ مَحۡسُہُمۡ اَمَّا اَہۡلُ اَعۡنِیۡءَ مِنْ
 التَّعَقُّیۡتِ لَعۡنَہُمۡ بِسَمَآہُمۡ لَا یَسۡتَظۡنِعُوۡنَ النَّاسَ اِلَہَآ فَا یَعۡبِیۡ دِنَہَا یون مفسکو
 جو انک ہی ہن اللہ کی راہ میں چل بہ نہیں سکتی ملک من سمجھی اوکو بخیر محفوظ اوکئی انکس
 سی تو ہوتا ہی اوکو اوکی چہر ہی نہیں مانگتی لوگوں سی لیٹ کر سویدہ دس آیات عینات
 ہیں کہ اقصار کیا مینی انہر اور احادیث حومروی ہیں اس باب میں سواختصار کرتا ہوں ہن
 اوہیں ہی دس پہلی حدیث وہ ہی حومروی ہی صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سی کہ کھا اونہون فی قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ
 مَنْ عَادَى بِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ یعنی جسنی عداوت کی میری دوست سی تو تحقیق
 آگاہ کرتا ہوں میں اسی ساتھ لڑائی کی ف جسنی ایذا دی میری دوست کو زبان سی یا ہاتھ سے
 تو اسی جتا یا مینی کہ مجھی لڑائی کو تیار ہو یا خبر کرتا ہوں میں اسی کہ لڑون گا اور ولی فرمایا ہی کہ اللہ
 تعالیٰ اوسکی حفظ اور حمایت کا متولی ہو اسی اور وہ متولی ہو اسی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اور طاعت کا
 وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ یعنی اور نہیں نزدیکی
 چاہتا بندہ میرا ساتھ کسی چیز کی دوست تر طرف میری اوس چیز سی جو مینی فرض کیا ہی اوپر
 اوسکی ف وسیلی قرب کی بہت ہیں سب سی زیادہ پسند فرماؤں میں وَلَا يَزَالُ عَبْدِي
 يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْتَّوَافُلِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ یعنی اور ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی چاہتا ہی طرف میری
 ساتھ توافل کے یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسی ف زیادہ فرضوں پر فاذا
 أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ
 الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا یعنی جسوقت دوست رکھا مینی ہوتا ہوں میں
 کان اوسکا کہ سنتا ہی وہ ساتھ اوسکی اور نظر اوسکی کہ دیکھتا ہی وہ ساتھ اوسکی اور ہاتھ اوسکا
 کہ پکڑتا ہی وہ ساتھ اوسکی اور پاؤں اوسکا کہ چلتا ہی وہ ساتھ اوسکی ف حافظ ہوتا ہوں
 اوسکی ان چیزوں کا کہ نبی رضا میری ان چیزوں سی کام نہیں لیتا اور اپنی حب الیسی
 کرتا ہوں کہ ارادہ غیر کے طرف کا سلب ہو جاتا ہے اور سوا میری قرب کی کسو طرف اسی
 التفات نہیں رہتا وَإِنْ سَأَلْنِي أَعْطَيْتُهُ وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لَا أُعِيذُ بِهِ یعنی

اور اگر سوال کری وہ مجھ سے تو دون میں اوسے اور اگر یہ مانگی مجھ سے التہ یامہ دو کما میں اوسے
شیطان سے اور نفس سے اور تمام مکرویات ظاہر و باطن سے اور لفظ استعداد فی مروی
ساتھ ہی کی بھی ہی وادنتہ ماکر اسی علمتہ مانی محاربہ اور مروی ہیں بعض شیوخ سے اشعار

من اعتر بالمولیٰ وداک حلیل	ومن رام عراض سواہ دلیل
ولوات نفسی مدبراہا ملیکھا	مصی عمر جانی محد لقلیل
احب صلاحۃ الحسب باوجہ	ولکن لسان المدین کلل

ترجمہ حسن ہر ت دہونڈی ساتھ حق تعالیٰ کے پس وہ عزت و رہی تہ اور حسن جیابہ عزت اوسکی تیر
وہ حواری تہ اور اگر تحقیق نفس میرا جب سے یہ کیا اوسکو مالک اوسکی نے بگہ تہ عمر اوسکی سیدہ میں
اللہ تہوڑا ہی یعنی بیچ متاثر حقوق نعمت اللہ تعالیٰ کی یہ دوست رکھتا ہو میں راز کوئی کو حدیث کے
ساتھ بہت وجہوں کی ویکس زبان گہکاروں کی عاجز و گنگ ہی دوسری حدیث
وہ ہی حور وایت کی ہی صحیح مسلم نے ابین حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ کھا او نہون تی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنت استعت اعدو مدعوع فالا نواب لایؤدہ لہ لو
اقسم علی اللہ لا نترہ یعنی ہر یرتیاں مال گرداؤدہ دفع کئی گئی در وادوں سے
کہ بہین بات کیجاتی ساتھ اوسکی اگر قسم کہائیں وہ اللہ یرہ آئینہ سچا کری اوسکو اور کہی ہن نبی
ان لوگون کے حق میں بیچ مجسہر حر کے یہ اشعار بہ طور مثلث کے

لہ قوم فی کرام	مستقطن والوری پیام
اولو مقامات علت وحوالہ	دارب علہم فی الہوی کوش

نور البرای الہدای شمس	للسیو کشف فی السماء افال
خلعات مولاہم علیہم نھر	ترھو و بین الخلق شعت غیر
ما احمر الکبریت بدری جمال	مع حبه اعطاهم المعارف
ان اقسامو یوما ابرا الخالف	احبة ادلو بکل ادلال

ترجمہ وسطی اللہ کے ایک جماعت ہی سچ پیشگاہ اوسکی کی بزرگ شبیر ہونی والی اوسوقت میں کہ خلق سو قہری صاحب قساموں بلند اور حالات ستودہ کی پرورش کرتی ہیں اون پر بیچ عشق کی پیا لے شراب کی خوش کرنی والی خلق کے وسطی ہدایت کی آفتاب ہیں نہ نہیں ہیں وہ مانند آفتاب آسمانی غروب ہونی والی نہ خلعتیں مولا اوسکی کے اوپر اون کے روشن و تابان ہیں نہ اور وہ درمیان خلق کی پرگندہ مواو غبار آلود ہیں نہ کبریت احمر کی قدر کیا جانی نادان نہ ساتھ محبت اپنی کے عطا کی اوسکو معرفت نہ اگر قسم کھاوین کہی سچا کرتا ہی اللہ اوس قسم کھانی والی کو نہ وہ محبوب ہیں کہ جگہ ترقی ہیں ساتھ نہایت نازکی نہ تیسری حدیث وہ ہی جو مروی ہی صحیحین میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کھا اونہوں نے جاعہ رجل ففال یا رسول اللہ اہی الناس افضل قال مؤمن یجاہد بنفسہ و مالہ فی سبیل اللہ تعالیٰ قال ثم من قال ثم رجل یعزل فی شعب من الشعب یعبد ربہ و فی روایۃ یتقی اللہ و یدفع الناس من شرہ یعنی آیا ایک شخص پس کھا اوس یا رسول اللہ کون بہتر ہے آدمیوں میں فرمایا آپ نے وہ مومن کہ مجاہد ہو ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنی کی اللہ عزوجل کے راہ میں کھا اوس شخص نے بہتر کون بہتر ہے فرمایا آپ نے

وہ شخص کہ یکسو ہو حاوی سچ کسی کہانی کی گہاٹوں میں سی بندگی کری ایسی رب کی
اور ایک روایت میں ہی تھی اللہ و بیح الناس من شرہ یعنی ڈری اللہ سے اور
جیامی آدمیوں کو ایسی شری اور کیا خوب لکھا ہی کسی بزرگ فی اس شعرون کو

خفف الحاح مسکد القفار
ومن صوم اذ اطلع المہار
وکان لہ علی ذالک اضطبار
الیہ دالاً صانع لا یشار
قصی محامولس لہ لہبار
ولم تمسہ لوم البعت دار

احص الناس دالاً ایمان عبد
لہ فی اللیل حط من صلوة
وقوت النفس باقی فی کفاف
ومہ عفة ومہ حمل
وقل الباکمات علیہ لما
مدلک قد مجام من کل تتر

ترجمہ مخصوص زیادہ لوگوں کا ساتھ ایمان کی مذہبی ہلکی بوجہ والا کہ مسکن اسکا جگہ تو
دوسلی اسکی سچ رات کی خط ہی نماز سے ہ اور فزہ سی جبکہ کلی دن ہ اور قوت نفس کہ ملتا ہے
اسکو بقدر کفاف ہ اور ہوتا ہی اسکو اوسے پر صبر وقناعت ہ اور سچ اسکی عفت ہوتی ہے
گناہ سی اور اسکو گناہی ہوتی ہے ہ طرف اسکی ساتھ اوگلیون کی نہیں اشارہ کما جاتا ہے
یعنی بسبب عدم شہرت اسکی ہ اور کم ہوتی ہیں رونی والبان اوسے ہ جبکہ پور ہی کرتا ہی
حاجت مرگ کو اور نہ اسکی حازہ کی ساتھ جاتی ہیں ہ لیس اسی شخص نے تحقیق نجات پائی
ہر تروندی سی ہ اور یہ بھی گئے اسکو دن قیامت کی آتش دوزخ چوتھی حدیث
وہ ہی جو روایت کی ہے صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

کہ کہا اور ہونے میں اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی
الدنیا کاذک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر رضی اللہ عنہ یقول اذا
امسیت فلا تنظر الصبح واذا أصبحت فلا تنظر المساء وخذ من صحتک ما
ومن حیاتک لموتک یعنی پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری دونوں ہڈی پر کھا
رہے ہیں دنیا کے گویا تو مسافر ہے بلکہ رستی سی گذر رہا اور تھی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھتی
تھی جبوقت شام کری تو مت انتظار کر صبح کا اور جبوقت صبح کری تو توراہہ نہ کیرہ شام کے اور پکڑ اپنی
صحت سی وسطی بیماری کی یعنی غنیمت جان اور اپنی زندگی سی وسطی اپنی موت کی ف
جیسی مسافر کسی چیز سے دل نہیں لگاتا اور وطن کی پہنچنی ہی کی فکر میں رہتا ہی کہ وہاں سب
اسباب عیش موجود ہیں پر فرمایا بلکہ یعنی مسافر کبھی رہ بھی پڑتا ہی تو تو ایسا رہ جیسی رستی
چلنی والا کہ کہیں علاقہ نہیں کرتا اوسی فکر اپنی راہ کاٹنی کی اور مقصود کو پہنچنی کے ہوتی ہے
اسی طرح دنیا میں رہ اور صحت پر اعتماد کر اوسی مرض ہی جان کہ بیمار ہو جاتی دیر نہیں لگتی اور
حیات کو موت ہی سمجھ کہ یکایک یہ جاتی رہیگی اور وہ آجائگی نیکی جو کرنے ہی سوجھدی کر لی اور
اور بری جو چھوڑی جلدی چھوڑ کہ وقت کا اعتبار نہیں کرے اور اپنی جتنی شیخ فی اسباب میں ان شعرون کو

و یاد ادر دنیا انتی را حل عنک

و یا سکرات الموتی والضرایک

اذ انت لا الکی لتقی فی من یکی

و ای یقین منه اشبه بالشک

ایا فرقة الاحیاء بدلی منک

و یا قصر الايام مالی وللمنی

وما لی لا الکی لتقی بعبرة

الا ای حی لتین بالموت موقنا

ترجمہ امی جماعت دوستوں کے ہمین چارہ ہی محکوم دون تیری : اور امی داردیا محقق
 میں سفر کرنیوالا ہوں تجھ سی : اور امی کوتاہی ہر کی کیا علاقہ محکوم آرزو سی : اور اسے
 نکالے موت کی کیا کام محکوم سی ہی : اور کیا ہوا محکوم کہ نہ رُون من وسطی جان امی کی ساتھ
 عسرت کی : حکم میں خود رو گنا امی جان کی وسطی ہر کون روو گنا بہلا کو سار دہ ہی کہ نہ ہو
 موت کو یقین حاسی والا : اور کونسا یقین ہی مستاہر اند اس سے ساتھ شک کی پانچو حدیث
 وہ ہی جو مروی ہے ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ کہا او ہوں لے
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدخل العراء الجنة قل الاعنیاء
 بحسب ما ائمة قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح یعی مرار رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقر احب میں عناسی یاں سو برس پہلی
 کہا ہی ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کھی ہن سی مرغ فقر و فقر امین اعتبار

وقائلة ما المسد المرع والصر	فقلت لها انتی لبص العلاء مہر
حاما موالدیا فخرهم العی	کر ہر نصر فی عدیس الرہو
واما سوا لآخری ففی الفقر فخرهم	نصار قہ ترداد مالہ الدھر

ترجمہ او بہت کہنی والی عورتیں مین کہ کیا رز کی ہی مرد کی اور مخرا و سکا : تو کہا مینی اوں سی کہ وہ
 ایک چیرے کہ وہ وسطی حورون جنت کی نہر ہی : ولکین صاحبان دنیا پس مخرا و کا عنی ہے
 مانند کلی نارہ کی کل کو سو کہ جاوی گے وہ کلی ، لکس صاحبان آخرت پس سچ فقر کی ہے
 مخرا و کا : تا رگی او سکی بڑہتی جاتی ہی حب تک کہ باقی رہی گی دیا : اور سنہا ہی مینی فقرا

اہل وجہ کو کہ تفسیر کرتی تھی ساتھ اس کلام کے اور روتی جاتی تھی قال لنا حبیبنا الیوم لہم
وغدا لنا ترجمہ کہا ہمیں ہماری حبیب نے آج واسطی اوکی ہی اور کل ہماری واسطی اوشی حدیث
وہ ہی جو مروی ہے صحیحین میں حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی اور اونہوں فی روایت
کی ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِّنْ
دَخَلُهَا الْمَسَاكِينُ وَاصْحَابُ الْجِدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ اَهْلَ النَّارِ قَدْ امْرَ
بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَادَّاعَامَةٌ مِّنْ دَخَلُهَا النِّسَاءُ وَ
الْمُرَادُ بِاصْحَابِ الْجِدِّ الْاَغْنِيَاءُ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا مین
جنت کی دروازہ پر پس تھی عام داخل ہونیوالی او سکی مساکین اور صاحب کوشش روکی
گئی مگر تحقیق جہنمی کہ حکم کیا گیا او کو طرف اگ کی اور کھڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس
ناگاہ عام داخل ہونیوالی او سکی عورتیں تھیں اور مراد اصحاب جدسی اغنیاء مین اور بیچ
وعظا و ن عورتوں کے اور مدح عورتوں مین کہی ہیں مینی ایشعار بعضی قصائد اپنی مین

وَتَوَقَّى عَذَابًا بِالنَّسَاءِ صَادِقًا
رَوَيْنَا حَدِيثًا فِيهِ صَدَقًا صَدَقًا
وَتَبَذَلَ كُلَّ الْجَهْدِ فِي الزُّهْدِ وَالْتِقَا
وَعَنْ يَابِسَ فِي الدِّينِ اخضر مورقا
وَيَصْجُ مِنْهَا الْقَلْبُ بِالْخَوْفِ مَحْرَقًا
وَمِثْلِي سَمِينِ الْبَطْنِ بِالْظَّهْرِ مِلْصَقًا

اَلَا يَا غَوَايِي مِنْ اِمْرَادِ سَعَادَةٍ
فَاَلَا اَهْلُ النَّارِ هُمْ حَقِيقَةُ
تَحْلِي التَّبَاهِي تَبْدُلُ اللّٰهُوَ بِالْبُكْيِ
وَتَعْتَاضُ عَنْ لَبِنٍ بِدَنِيْلٍ خَشْوَنَةٍ
مَرَعَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا تَبَيَّتْ قَوْلَانَا
تَظَلُّ عَنِ الرَّبِّ عَنِ الْخَصِيْبِ صَوَامَنَا

تروی سن حس والسهاد تو اصلا	وہیں لکری والعین ضہا تقرقا
وہیں معاء والعلاء تقاطعاً	وہیں جلوی المتسک والتعرق
تروی ملحات قارئات مضاحکاً	ولو تو بجر الدبر فالور متروفا
فدتہا میں کافات کل ہوس من	یجا الفہا فی الوصف عریا مسرقا
حلی ان الموت لانتک نازل	وہیں الاحبا لا یزال مفرقا
محمد الدار لا یرو لعمہا	یہا التحسن واللغات والملاک
ولقی احسان باعجات معیم	ہوس سعید شغردک من لقا
کواغب اترکت فی حمامہا	طل بعیم قط ما مشہا شعا
کدہ ویا قوب ویمص نغامة	کساہا الہا والنور ویمس رفا
ملیسات اوصاف یغالت صباہا	عن الوصف نور المرقی صفا
نعی ہا لم تتمع الخلو متلہ	وولجبرت صنایعہا متقفا
غناہن مح الخالقات فقط ما	لمسد ومح الباععات ملا سقا
ولا سخط والراضیات ساء الملی	قطولی لمن کبالہ من اولی التقی

ترجمہ حرور ہوا وای آئودہ ہو تو جو کوئی کیا ہتی ہی نہایت سختی اور بجا عذاب سے کہ ساتھ
عورتوں کی ہو گا محیطہ اسلی کہ الترائین وفتح کی ہن فی الحقیقت روایت ہوئی ہی آہیں حدیث
سچی تصدیق کی گئی ہو تو جو ہودی شکر کرنا اور بدل کی کیل کو ساتھ روئی کی اور حج کری تمام
قوت سچ زہد اور تقویٰ کی اور عرصہ کر لی دنیا کی زمی ہی سختی کو اور خشک سے کہ ہو بیخ دین کے

بدل لی دخت سبز و خوشنما کو پیکار رکھی اللہ تعالیٰ اون ہر نون کو کہ رات گذارتی ہیں عاجزی
 میں پڑا اور صبح کو ہوتا ہی اون کا دل ساتھ خوف خدا کی جلا ہوا پڑا دن بہرہتی ہیں مرغزار شاداب
 موند ہند پڑا اور شام کرتی ہیں اوس حال میں کہ بیٹ اوکا پشت سی ملا ہوا ہوتا ہے یعنی بہو کے
 سپے پڑا اور دیکھی وہ درمیان آنکھ اور بخوابی کی محبت و وصال پڑا اور درمیان سوئی کی اوکھ
 کی جدائی پڑا اور درمیان آنتوں کی اور کھانی کے دشمنی پڑا اور درمیان بومی مشک کے اور دانوں
 کے ملاقات یعنی روزہ دار ہون پڑا کہ لائی دین دہلی پھنی والی قرآن مجید کی پڑا دران حال
 کہ موتی بخوبی کا وظیفہ سی چکنا ہو پڑا خدا ہو ایسی عورت اہل حق پرانی تمام جانیں اوکھی پڑا
 کہ مخالف ہوں اوکھی مغرب مشرق میں پڑا اسی دوست میری تحقیق موت نیشک آنے والی ہے
 اور درمیان دوستوں کی ہمیشہ رہی گی جدائی ڈالنی والی پڑا پس کوشش کروا سکی اوس گھر
 کہ ہمیشہ رہیں گی نعمتیں اوکھی پڑا اوکھی حسن اور لذات اور بادشاہی اور ہمیشہ کی زندگی
 ہی پڑا اور دیدار عورتوں خوبصورت نازک اندام صاحب نعمت کا پڑا نعمت حاصل کری گا ساتھ
 اون کی مردانیک تخت سعادت مند ہوا وہ شخص کہ ملاقات کری اوکھی پڑا وہ جوان عورتیں نار
 پستان ہم سن چکیتی ہوئیں اپنی خمیوں میں پڑا سچ سایہ نعیم جنت کی کہ کہی نہ پہنچی گا اوکو
 بچ پڑا مثل موتی اور یاقوت اور بیضون سیرخ کی ہیں پڑا یعنی سفید تانباک پہنائی اوکو بخوبی
 اور نور اور حسن فی رونق پڑا نگین ہی انداز اوکا بلند ہیں اوصاف اوکھی پڑا بیان سی صفت
 اوکھی جڑی نہایت بلند می پر پڑا گائیں گی اوس راگ کو کہ کہی نہیں سنا ہو خالق فی مثل
 اوکھی پڑا دران حال کہ تحقیق آراستہ کیا ہوگا آواز نرم شوق انگیز کو پڑا راگ اوکا یہی

کہ ہم ہمیشہ جنت میں جی رہیں والی ہیں کہ کسی ہلاک نہون کی ہم : ہم نماز و نعت میں ہیں ہر
 ہیں ہی کچھ سچ : اور نہ کچھ ارمان اور ہم خوشحال ہیں حاصل ہیں ہم کو تمام آرزوئیں
 تو خوشحالی ہی واپسی اور شخص کے کہ ہم اسکی لپی ہووین سنا توین حدیث وہ ہی جو رو
 محمدیچین میں حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سہی کہ کھا او نہون فی مہرجل
 مالتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل حالس عندنا ما رايت في هذا فقال رجل
 من اشراف الناس هذا والله حری ان خطب ان یکھ وان شفیع ان یسمع فکت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل آخر فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ما رايت في هذا فقال ما رسول اللہ هذا رجل من فقراء المسلمين هذا حری ان
 خطب ان لا یکھ وان شفیع ان لا یسمع وان قال لا یسمع لقوله فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم هذا حرم من ملا الا ارض مثل هذا یعنی گذرا ایک شخص رو روئی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے یس فرمایا آپ فی ابک شخص سے کہ بیٹھا ہوا تھا نزدیک آپ کی کہ کیا ہی
 رای تری اسکی حق میں کھایہ ایک شخص سے اشراف الناس سے یہ واقعہ لایق ہے اسکی کہ اگر
 مسکی کر می کج کر ادیا حاوی اور اگر سفارت کر می تو قبول کیا جاوی یس خاموش ہو گئی آپ
 یہ گرداد و سر شخص یس فرمایا آپ فی اوسی آدمی ہی کیا ہی رای تری اسکی باب میں یس کہا اوسی
 یا رسول اللہ یہ شخص فقر او مسلمین سے ہی یہ لایق اسکی ہی کہ اگر مسکی کر می کج کر ادیا حاوی اور اگر سفارش
 کر می قبول کیا حاوی اور اگر کہی نہ سنا جاوی قول او سکالیں فرمایا آپ فی یہ شخص بہتر ہے
 رہیں کے جہنی والون میں مثل اسکی اور کہی ہیں بعض اہل اللہ نے اس باب میں یہ اشار

لعمریہ ما لہ انسان الا بن دینہ	فلا تترك التقوی اتکا لعلی النسب
لقد رفع الاسلام سلمان فارس	وقد وضع الشرع الحسب ابا لہب

ترجمہ قسم ہی تیری زندگی کی بہنیں ہی انسان کر بیادین اپنی کا یعنی فرمان بردار احکام دین کا نہیں
نہ چوڑ تو پر ہیز گاری کو نسب کے بہرہ دستی پر یعنی میری آبا اجداد مقبول الہی بہن محکو بخشو الہین کی یہ
وہ سوسہ شیطانی ہی ہے البتہ تحقیق بلند قدر کیا اسلام فی سلمان فارسی کو کہ غلام مقوق ہی رسول اللہ علیہ السلام
کا ہے اور تحقیق نچی ڈالا شرک فی صاحب بلند حسب ابو لہب کو کہ چاہتا ہے نسب کے راہی آنحضرت علیہ السلام کا
اور کہی بہن اور کسی نے اسی باب میں یہ شعر اور نسب کیا ہی انکو طرف جناب علی رضی کرم اللہ وجہہ کے

دلایک ان الفقر خیر من الغنی	وان قليل المال خیر من المثری
لقاؤ عبد اقد عصی اللہ بالغنی	ولم تلق عبدا قد عصی اللہ بالفقر

ترجمہ دلیل تیری اس بات پر کہ تحقیق فقیر ہونا بہتر ہے تو نگرہونی ہی ہے اور تحقیق کہ مال والا بہتر ہے حسب
ثروت سی ہے دیکھنا تیرا ہی بندہ کہ تحقیق نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی سبب تو نگرہی کی ہے اور نہ دیکھا تو فی
کسی بندہ کہ نافرمانی کے اللہ تعالیٰ کی سبب فقیری کی آٹھویں حدیث وہ ہی جو مروی ہے
صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی انما مثل المجلس
الصالح وجلس السوء کما مل المسک وناخ الکیر فکما مل المسک اما ان یجذیک واما ان
تبتاع منه واما ان یجذ منه ریحاً طیبہ وناخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما
ان یجذ ریحاً منتنہ یعنی سوا اسکی نہیں کہ مثال چمنشین نیک اور چمنشین بد کی مانند اور ہٹا نیوالی
مشک کے اور ہونکنی والی ہٹنی کی ہے پس اور ہٹانی والا مشک کا یا دیوی محکو یا خریدی تو او سے

یا یاسی تو اوس سے خوشنواور دھوکئی والا ہستی کا یا حلاوی کیڑی تیری یا یاوی تو اوس سے مدبو
اور یزید کیست سے عطا کئے اور کئی جہن بعضی سرگوں سے اس ناب میں یہ استعار

مختص قریب التور و اصرم حلالہ	فان لم یخدعہ محبوا ولا
واحتجبت الصدق و اترك مرادہ	تل منہ صہو الود مالہ تمارة
وللہ فی عرص السموات حصة	ولکھا محفوة نالما کارہ

ترجمہ یہ حیر کر یا ربی اور قطع کر شتہ تخت اوسکی بلیں اگر نہ پاوی تو اوس سے محضی تو مدارات کر اور
اور دوست کہہ یا صادق کو اور ترک کر اوس سے لڑی کو نہ پہنچی گا تو اوس سے خلوص محبت کو جب تک
کہ نہ لڑیگا تو اوس سے اور نزدیک اللہ تعالیٰ کی برابر عرض و طول آسمانوں کی حنت ہی ہوگی
وہ دیوار لگائی ہی ساتھ مکارہ کی یعنی اون حیروں پہلے کہ کھس پر کرنا ونگا کر ان ہی مثل نماز
رورج اور ہستاراگ مامہ کا اور یحنا حرام سے اور مال عسی نوین حدیث وہ ہی جو برو
ہی جامع ترمذی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کھا اونہوں فی سبعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ قال اللہ عزوجل المتحابون فی حبل الی لہم صابون
تعطہم التینون والسمداء وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح یعنی
سایہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی کہ فرمایا اللہ عزوجل فی جو لوگ کہ آپس میں
محبت کرتے ہیں واسطی میری اونکی لی منبر بین نو سے کہ رشک کرنگی اون پر انبا و شہدا اور کہے
ترمذی بنی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور توطا امام مالک رضین ہی ساتھ سند صحیح کی فرماتا
یوردر کار مال حلتانہ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجاہلین فی والمتزاوین فی

واللہ تبارک و تعالیٰ فی معنی واجب ہی محبت میری واسطی اون لوگوں کی جو محبت کرتی ہیں آپس میں
 واسطی میری اور پیشی ہیں باہم واسطی میری اور زیارت کرتی ہیں آپس میں واسطی میری اور دیتی لیتی ہیں واسطی
 میری اور کہی ہیں بعض اہل اللہ فی بیچ بازیات کی فی احباب کے لکھو ورمیان اکم و سو اس موافق پسند خاطر علی کے شعار

اذا شئت ان تقلى فزرمتموا ترا	وان شئت ان تزاد احباف غلبا
يقولون لا تغل زيارة صاحب	فاذا ان املتته كره القربا

ترجمہ حسبوقت کہ چاہی تو یہ کہ دشمن کیا جاوی تو تو ملاقات کیا کر پی در پی اور اگر چاہی یہ کہ زیادہ
 ہو محبت تیری تو ملاقات کیا کر کہی کہی بڑوں کی کہہ ہی کہ نہ ملوں کہ کثرت ملاقات سی پاکو کہ پس
 تحقیق تو اگر ملوں کر گیا او سکو کثرت ملاقات سی گروہ جائیگا تیری محبت کو دسویں حدیث
 وہ ہی جو مذکور ہی صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ روایت کے اوہوں نے
 آنحضرت سی قال سبعة يظلهم الله تحت ظله يوم لا ظل الا ظله یعنی فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتہ آدمی ہیں کہ سایہ دیگا او نکو اللہ تعالیٰ اپنی سایہ میں اوس روز
 کہ نہوگا کوئی سایہ سوا اوسکی سایہ کی امام عادل و شاب نشاء فی عبادۃ اللہ و رجل
 قلبہ معلق بالمسجد و رجل ابی اللہ عز و جل اجتماع علیہ و افتراق علیہ
 و رجل دعیۃ امرأۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ تعالیٰ و رجل صدق
 بصدقة فاحفظها حتى لا یعلم شمالہ ما یفتق یمینہ و رجل ذکر اللہ خالیاً
 ففاحضت عینہ یعنی امام عادل آور وہ جوان کہ نشوونما پی اونی بیچ عبادت اللہ تعالیٰ
 کے اور وہ شخص کہ دل اوسکا لگا ہوا ہی مسجد میں اور وہ دو شخص جو دوستی کرتی تھی واسطی

اللہ عزوجل کے اور بڑی اور جدا ہوتی اوس ہی دوستی پر اور وہ شخص کہ طلب کیا اوس کو کسی عورت صاحب
 مسخت و جمال فی نعیمی سطلی را کی پس کہا اوس فی کہ میں رتیا ہوں اللہ تعالیٰ سی اور وہ شخص کہ صدقہ
 دیا اوس ہی اور چسپایا اوس کو بیان تک کہ ہمیں جانتا آیا مانتہ اوس کا اوس حیر کو کہ خرچ کیا دھسی مانتہ اوس کی فی
 اور وہ شخص کہ ذکر کیا اوس ہی اللہ تعالیٰ کا ترہا ہو کر پس بیگنئین دو لون آگہین اوس کی اوکھا ہی
 یعنی بیان اس حدیث میں یہ قصیدہ جو موسوم ہی ساتھ معالی الرفقہ فی حدیث السبعہ کے

یظاہم المولیٰ محمد ظللال
 سوی ظلہ ظل فہا لہم عالی
 نشانا لقی اللہ لا بصلال
 لعلقہ فہا لعلیر وال
 بحال افتراق صہما و وصال
 دعت ذات عالی مصت جمال
 فأنفقت مہما علم شہال
 ففاصت وہ عناء خوف کمال
 وسوہالی مرویا جمال حلال
 واکرم بہما فی القوم سبع جمال
 ومحمد فعال فوق کل جمال
 متخلی لہم ماہی جمال کمال

رویا حدیثا فی القحوص سعہ
 یظاہم فی ظلہ اللہ یوم لا
 امام لہ عدل ومن فی عبادۃ
 ومن قلبہ مہوی المساحدا
 وشخصا فی اللہ الکریم تحاما
 واتی احاف اللہ من قال عنہا
 ومصدقا احی الصدق لہم بکس
 ومن ذکر الرب الہم من خالہا
 وحوہ القلی والہجر بعد وصالہ
 واکرم بہم من سبعة طیبی النسا
 واکرم وہ فخر اسماء کل محسر
 مقعد صدق تحت عرش ملک

تراهم ملوكا فوق تخمين البها
على سر اليا قوت في خرش سندس
وما تشبهه النفس من كذا لذة
وما لم ترى عين وتسمع اذن ذي
هنيئا لهم طوبى لهم تم سعدهم

وغرفات درك الخبوم عموال
وحد من النور المضئ عموال
ومن زينة والكل ليس ببال
سماع ومحظر للا نام ببال
اينلوا نوالا خير كل نوال

ترجمہ پائی مہنی حدیث مروی بیچ صحیحین کے کہ ساتھ شخص ہیں کہ سایہ کر گیا او کو اللہ تعالیٰ
بیچ بہتر سایوں کی کہ سایہ دیکھا او کو اپنی سایہ میں اللہ تعالیٰ اوس دن کہ نہیں ہی سنوای
سایہ اوسکی کے کہیں سایہ نہیں یاد کر کہ بات میری کہ ایک تو حاکم صاحب جمل اور دوسرے شخص
کہ بیچ عبادت اللہ کی نشوونما پائی اوسنی ساتھ خوف خدا کی نہ ساتھ گمراہی کی کہ اور وہ شخص
کہ دل اوسکا چاہتا ہی مسی کو کہ ہمیشہ لگاؤ اوسکا سچی ہی بغیر زوال کے کہ اور وہ شخص کہ
اللہ کریم کے راہ میں محبت کرتی ہیں آپس میں کہ وقت جدائی کے اور وقت وصال کے کہ
اور جس شخص نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ اوس وقت کہ طلب کیا اوسکو عورت خوبصورت
صاحب منصب جمال نے کہ اور صدقہ دینی والا کہ چھپایا اوسنی صدقہ کو کہ نہوا اوس خیریر کہ
کیا اوسکی دہنی ہاتھ نے علم بائیں ہاتھ کو اور جس نے کہا کہ اللہ مہربان کو تنہائی میں کہ پس نشوونما
اوسکی آنکھوں میں خوف غائب سی کہ اور خوف غضب سے اور جدائی سے بعد وصال اوسکی کے
اور شوق سے طرف دیکھنی جمال ذوالجلال کے کہ پس کس قدر بزرگ ہیں یہ ساتوں نیا
کہ اور کس قدر بزرگ ہیں ان لوگوں میں یہ سات جصلتیں کہ اور کس قدر بزرگ ہی یہ فخر کہ بلند

تمام محروں پر اور یہ بزرگ کام کہ بلند بین تمام کاموں پر بیچ مقام مقصد صدق کے
سیحی عرس پروردگار کے پتہ تجلی کر گیا واسطی او کی نہایت روش جمال باکمال پتہ دیکھی گاتوا کو
بادشاہ او پخت کی خونی سی اور او پر غفوں روشن کے کہ مانند ستاروں کی بلند ہیں اور
تختوں یا قوت کی سیچ فرش سندس کے پتہ اور حورین نوز و تن سہی کہ میتس قیمت ہیں پتہ اور
جو چیر کہ چاہی او سکو دل ہر لذت سی پتہ اور ہر آلیس اور وہ سب کی چوٹ کر ہیں گے پتہ اور وہ سب
کہ نہ دیکھا او سکو انکھوں فی اور نہ سنا کانون فی اور نہ آیا خیال او کا کسی خلق کے دل میں
پتہ خوشگوار ہو جو واسطی او کی خوشحالی ہے او کو کامل ہے بختیاری او کی کہ عطا کی گئی نعمتیں بہتر تمام
نعمتوں کی اور سو ان حدیثوں کی حوند کو پوسن صحیح سی اور احادیث ہیں کہ روایت کے او کی
ایک جہاں سے آئے سی مع آساید کی ایسی کتابوں میں کہ ذکر کتابوں میں معافی او کی منظر
افادہ نام کے اور اعتقاد تمام کے او کی راویہ پر سو مجملہ او کی وہ حدیث ہی جو مروی ہی حضرت
النس رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا آنحضرت فی ابدال میری امس کی چالیس شخص ہیں بائیس شام
میں اور اٹھارہ عراق میں حسب مراتب کوئی اون میں سی تو بدل دیتا ہی اللہ تعالیٰ او کی مقام پر
اور شخص کو پہر چمکے آئی گی قیامت توقض کی جاوین گی سب اور روایت کی گئی ہی حضرت
ابن مسعود سی کہا اونہوں نے فرمایا آنحضرت صلعم فی تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کے زمین میں
ایسی تین سو آدمی ہیں کہ دل او کی او پر دل حضرت آدم علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام کے ہیں
اور واسطی اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ایسی ہیں کہ دل او کی او پر دل موسیٰ علیہ السلام کی ہیں
اور واسطی او کی ایسی سات آدمی ہیں کہ دل او کی او پر دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہیں

اور پانچ آدمی ایسی ہیں کہ دل اونکی اوپر دل حضرت جبریل علیہ السلام کے ہیں اور تین ایسی ہیں
 کہ دل اونکی اوپر دل میکائیل علیہ السلام کی ہیں اور ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اوپر دل اسرافیل علیہ السلام
 کی ہے ہر جبکہ مرنے والی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی جگہ اون تین میں سے کسی اور جبکہ مرنے والی
 کوئی اون تین میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی جگہ اون پانچ میں سے کسی اور جبکہ مرنے والی کوئی
 اون پانچ میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی جگہ اون ساتہ میں سے کسی اور جبکہ مرنے والی کوئی
 اون ساتہ میں سے تو بدل دیتا ہی پروردگار اوسکی جگہ اون چالیس میں سے کسی اور جبکہ مرنے والی کوئی
 اون چالیس میں سے تو بدل دیتا ہی پروردگار اوسکی جگہ اون تین سو میں سے کسی اور جبکہ مرنے والی کوئی
 اون تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی پروردگار اوسکی جگہ کسی شخص کو عامہ مومنین سے
 اور دفع کرے گا ہی اللہ تعالیٰ ہر کت ان لوگوں کے بلا کو اس امت سے اور بعضی راویوں نے ذکر کیا ہی
 غزائل کو اور زمین ذکر کیا موسیٰ علیہ السلام کو اور کیا ہی انکی جگہ حضرت ابراہیم کو اور حضرت اسمعیل
 کے جگہ جبریل کو اور جبریل کے جگہ میکائیل کو اور میکائیل کے جگہ اسرافیل کو اور اسرافیل کے جگہ
 عزرائیل کو صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین اور وہ ایک شخص جو مذکور ہی اس حدیث
 میں وہ قطب اور خوش ہے کہ مقام اوسکا اولیا میں مثل نقطہ کی ہے دائرہ میں وہ دائرہ کہ یہ
 مرکز اوسکا ہے بسبب اسکی واقع ہی صلاح عالم کے اور کہل ہی بعضوں نے کہ نہ ذکر فرمایا آپ نے
 اپنی قلب مبارک کو ذکر میں قلوب انبیاء اور ملائکہ اور اولیا کی اس واسطی کہ نہیں پیدا کیا ہے
 اللہ تعالیٰ نے نہ عالم خلق میں نہ عالم امر میں کوئی قلب اغرا اور اللطف اور اشرف قلب حضرت
 سے پس قلوب انبیاء اور ملائکہ اور اولیا کے نسبت قلب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مسل تاقی ستارون کی بین رست کمال شمس کے اور کھا ہی شیخ عارف ابو الحسن ثوری
 نے کہ دیکھا اللہ تعالیٰ فی تمام قلوب کو یس بہ یا کوئی دل متناقی تر ایدال آنحضرت سی سو کم
 کیا اوکو ساتھ معراج کی ارودی تجیل کے واسطی اوکی رویت اوکے کلامی اور کھا ہی شیخ عارف بھر
 المعارف حضرت دو الون مصری رمی کہ گھوڑی دوڑای ارواح ابسیانی میدان معرفت میں
 سواگی بڑہ گبی روح طہر ہماری سی کی تمام ارواح ابسیانی طرف باغ وصال کی آوروی ہے
 حضرت علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا اوہون فی ابدال تمام میں ہیں اور خباصرہ میں او عصاب
 عراقی میں اور نقباخراسان میں اور اوآدابا شفی تمام زمین میں اور حضرت علیہ السلام سردار
 اس قوم کی ہیں آوروی ہی حضرت حضرت علیہ السلام سے کہ کہا اوہون فی کہ تین سو آدمی اولیا
 ہیں اور ستر ہجرا اور چالیس اوآدزمین کی اور دس نقبا اور سات عرفا اور تین مختار اور ایک
 غوث عالم ہی صی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین آوروی ہی حضرت ابو داؤد سی کہ کہا اوہون نے
 تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ایسی ندی ہیں کہ کہا جاتا ہے اوکو ابدال بہین بھیجی وہ اس درجہ
 عالی کو سب کثرت صوم و صلوة اور خشوع کی لیکن حاصل کیا ہے اوہون نے یہ رتبہ بسبب
 صدق و رع اور حسن نیت اور سلامت قلوب اور حجت کی بندگان حدایر مسلمانوں سی جن لیا ہی
 اوکو اللہ تعالیٰ فی ای علم میں اور خاص کر لیا ہی اوکو ایسی واسطی اور وہ چالیس آدمی ہیں اوپر
 قلب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زمین مرقا کوئی او زمین سی یہاں تک کہ پیدا کرومی اللہ تعالیٰ
 اوس شخص کو کہ خلفہ ہوا و سکا اور جانا جاوی کہ حضال اللہ سی ہی یہ کہ زمین دشنام دیتی وہ کسی کو
 اورہ لعت کرتی ہیں اور یہ ایداد ہی ہیں اپنی زیر و سون کو اور زمین حقیر جانتی اوکو اور زمین

حسد کرتی اپنی سی اوپر والوں پر ہر لوگوں میں ہیں سچ باتوں کی اور نرم تر ان کی ہیں طبیعت
 میں اور سچی تر ہیں نفوس میں نہیں پہنچتی ان کو اس پتہ پر نہ ہوا سخت سچ اس مقام کے کہ
 درمیان ان کی اور ان کی پروردگار کے سوا اس کی نہیں کہ دل ان کی چڑھتی ہیں بلند یوں پر شوق الہی
 کی پہلی حاصل کرنے میں خیرات کی اُولَئِكَ خَرَبَ اللَّهُ اَکَاثَ حَرْبِ اللَّهِ هُمُ الْعَالُونَ
 یعنی یہ ایک جماعت ہی اللہ تعالیٰ کی خبر دار ہوئی شک جماعت الہی وہی غالب ہوئی الی ہے
 اور مروی ہی حضرت برادر بن عازبؓ سی کہ کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی خواص لوگ ہیں کہ رشتہ ہی ان کو ہشت برین میں ہیں وہ قائل
 تر لوگوں کی کہا راوی فی عرض کی ہم ہی یا رسول اللہ کیونکر ہوئی وہ عاقل تر لوگوں کی فرمایا
 اس واسطیکہ ہوئیں بہتین ان کی سبقت کر نیوالین طرف پروردگار ان کی کے اور جلد ہی کر نیوالین
 طرف مرضیات اللہ کی ترک کیا انہوں نے دنیا اور اس کی فضائل اور ریاست کو اور نعمتوں کو
 سوا آسمان ہوئی وہ اون پر پس صبر کیا انہوں نے خیر روزوں بعد آرام کیا زمانہ طویل تک
 اور مروی ہی حضرت انس بن مالک رضی سی کہ انہوں نے فرمایا ایک بار فقیروں نے طرف
 آنحضرت کی وکیل اپنا پس عرض کی اوسنی یا رسول اللہ میں بھیجا ہوا ہوں فقیروں کا طرف
 آپ کی فرمایا آپ نے فرمایا ہو تجھ کو اور ان کو کہ تو آیا ان کی طرف سی تحقیق آیا ہی تو ایسی قوم کے
 طرف سی کہ میں ان کو محبوب رکھتا ہوں پر عرض کی اوسنی یا رسول اللہ فقیروں نے کہا ہے
 آپ سی کہ بیشک اغنیا لیکنی تمام خیرات و حسنات کو اور بعضی روایتوں میں ہی کہ وہ لکینی
 جنت کو وہ لوگ حج کرتی ہیں اور نہیں قادر ہم اس پر اور وہ صدقہ کرتی ہیں اور نہیں ہم کو

مقدرت اسکی اور آواز کرتی ہیں سڑھ اور زمین وادرم آسمان اور جب مرض ہوتی ہیں
 ہیں و فصل اموال اینا ذخیرہ واسطی ای فرمایا آنحضرت مہی اوس و کسل سے کہ بہنچا دی تو فقر کو
 میری طرف سے یہ جبر کہ جو شخص صبر کری بہت ثواب و کالیف یہ تو واسطی اوسکی ایسی ہیں اور
 کہ بہن غنیا کو اونہیں سی کچھ پیدا ہو رہی ہے کہ جنت میں جبر و کی بہن یا قوت سرج کی دیکھیں کہ
 اوف کو اہل جنت مثل دیکھنی اہل دیار کی سیارون کو آسمان میں نہ داخل ہوگا اون غرقون میں
 مگر نی یا فقیر یا شہید دو سرا حریہ ہی کہ داخل ہوں گے فقر اہل جنت میں قتل نصف دن کی غناسی
 اور وہ نصف دن مقدار یا سو برس کی ہوگا اور تیسرا حریہ ہی کہ حب کا فقیر فی سبحان اللہ
 والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بہت اخلاص اور کہا سی فی ہی مثل اسکی تو یہ سچ کیا
 عینی فقیر کو اسکی حسیل اور تضاعف ثواب میں اگر چہ حج کر ہی نہی ساتھ اسکی دس ہزار روپیہ
 اور ایسی ہی حال ہی تمام اعمال حسنہ کا لیس لوٹ گیا طرف فقر کی و کسل اوکا اور خبر دی اوکو
 ارشاد آنحضرت مہی تو کھا اون سبے رخصا بادت رخصنا اور مروی ہی حضرت حسن ابوہریرہؓ
 سے کہ اونہوں فی روایت کی آنحضرت مہی کہ فرمایا آپ فی کہ بڑا و معروف فقر کو اور حاصل کرد
 و ترس اپا اونکی نزد یک پس تحقیق واسطی اوکی دولت تنظیم ہی پوچھا لوگون فی بار رسول اللہ کیا
 دولت اونکی فرمایا آپ فی حکم ہوگا دن قیامت کا تو کھا ماو گیا اوسی دیکھو یہاں اون شخص کو
 جنہوں فی کھلا باہی تمکو کو فی ٹکڑا روٹی کا یا پھنا باہی تمکو کو فی کپڑا یا پلا یا ہی تمکو کو فی گھوٹ یا نیکا
 دنیا میں سو پکڑ لو ہاتھ اونکا پر کینچ لیجا و اونہیں جنت کی طرف اور مروی ہی انہیں حضرت حسن
 بصری رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آپ فی لایا جاوی گا

قیامت میں بندہ فقیر تو عذر کریگا اوس سہی پروردگار جیسی عذر کرتا ہی ایک شخص دوسری شخص سے
 دنیا میں پہر فرماوے گا پروردگار قسم ہی مجھ کا اپنی غرت و جلال کے نہیں باز رکھا مینی تجھ سی دنیا کو
 بھت خوار و حقیر ہونی تیری کی نزدیک میری بلکہ بواسطی اس بات کی کہ آمادہ اور تیار رکھا ہی
 مینی واسطی تیری کرامت اور فضیلت سی قدر مقرب اب اپنی بندگی میری کل طرف ان صفوں حاضر
 محشر کی اور تلاش کرو اس شخص کو کہ حسنی کھلایا یا پھنایا ہی تجھ کو میری خیال سی سو پکڑ لی یا تھوڑا
 اور وہ واسطی تیری ہی اور حال یہ کہ اوس دن ڈوٹی ہوں گی لوگ موتہ تک پسینی بین سوچے گی وہ
 شخص صفوں کو اور تلاش کریگا اپنی محسن کو کہ نیکی کی تھی اوسنی اوسکی ساتھ دنیا میں سو پکڑ لگا
 یا تھوڑا اوسکا اور لجاوے گا جنت میں اور مروی ہی مثل اسی کی باسانید صحیحہ حضرت انس بن مالک
 سے کہ روایت کی او انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور فرق ہی او میں اس قدر کہ ہر گنا
 پروردگار ڈھونڈ اوسکو حسنی کھلایا ہی تجھ کو یا پھلایا ہی یا پھنایا ہی پہر نوکر کیا باقی حدیث کو
 اور مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ ہی تحقیق میری بندوں
 میں وہ شخص کہ اگر سوال کری مجھ سی جنت کا تمامہ توالبتہ دون میں اوسکو وہ اور اگر عالمی بھی
 علاقہ کوڑی کا دنیا میں تو نہ دون میں اوسکو اور نہیں یہ بات بسبب خوار ہونی اوسکی کی مجھ پر لیکن
 مینی ارادہ کیا ہی اس بات کا کہ ذخیرہ دانوں واسطی اوسکی آخرت میں عنایت اپنی سی اور بچاؤ
 اوسکو دنیا سی جسطرح بچا تھے چروا یا اپنی ریوڑ کو بیڑیوں کی جھٹائی سی اور مروی ہی
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی کھا او انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی
 ہرشی کی کنجی ہے اور کنجی جنت کی محبت مساکین اور فقراء صادقین و صابرین کی ہی یہ لوگ

حلیم اللہ تعالیٰ کی بہن قیامت میں اور مروجی ہی آنحضرت مہی کہ مرآت قتی آبی تو ماسین
 اللَّهُمَّ احْبِبْنِي مَسْكِينًا وَامْتَنِي مَسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي ذُرْمَةِ الْمَسَاكِينِ یعنی اے اللہ
 رزق دے کہ مجھ کو مسکین اور مار مجھ کو مسکین اور تیرے میرا جماعت مسکین میں کہتا ہوں میں اور کافی
 ہی چھکویہ شرف مساکس کا اور اگر مرآت قتی آنحضرت کہ اسی اللہ حشر کر مسکین کا میری رزق میں تو اللہ
 کافی ہوتا اور کو شرف میں سو کو بکر حشر مرایا آنحضرت کہ حشر کر میرا او کی زمزمی میں اور مروجی
 یہ حدیث مشہور کہ مرایا آنحضرت کہ حشر کر واقع ہوتا ہے دلیں تو مشعر ہو جاتا ہی صدر
 اور سچ ہو جاتا ہی عرض کے اصحاب فی یاسول اللہ کہا واسطی اسکی کوئی علامت سی ہی تو مرایا آپ نے
 مان علامت اور انیت قلب کے کیسوی ہی دیا سے اور رجوع طرف داخلہ کے اور سید ہونا واسطی ہوتا
 کے قل آئی او کی کے کہتا ہوں میں کہ نہو گا یہ نور مذکور دلیں اور س شخص کے حونی عبت ہو دبا سے
 اور ایک حدیث میں سچ ترمذی و نیرہ کی مروجی ہی حشر شداد بن اوس مہی اور روایت کی ہے
 او ہوں فی آنحضرت مہی کہ مرایا آپ فی دامادہ شخص ہے کہ روکا اپنی لیس کو اور کل کہا واسطی مابعد
 موت کی اور عاخر وہ ہی حوالہ ہو الفس کی خواہتوں کا اور چاہت اللہ تعالیٰ سے آرزو مین اور
 مروجی ہی حضرت زید بن اسلم مہی کہ روایت کی او ہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
 کہ مرایا آپ فی جبکہ کالی مرد عی اپنی مال سے لاکھ روپیہ اور صدقہ کر سے او کو اور نکالی فقیر
 ایک روپیہ اون دور روپیوں میں سی کہ نہیں مالک ہے اوسے سو کا اپنی خوشی نفس سے تو ہو گا
 ایک روپیہ والا افضل لاکھ روپیہ والی سے کہتا ہوں کہ ہو سکے اور ارشاد آنحضرت کہی کہ فرمایا سابق ہو ایک روپیہ
 روپیوں کی تحریج کی ہی اسکی اللہ اوعبدالرحمن لسانی فی انبی سنن میں اور سیطراف استارہ کہا ہی مینی ان اشعائین

لَنْ كَانَ لِلْأَمْوَالِ الْفُتْرَىٰ عَلَى الْفَتْرَىٰ	فَلَنْفَقَرَ فُتْرًا بِالثَّرِيَا مَعْلَق
وَأَنْ الْفَقْرَ الْمَثْرَىٰ الرِّفَا عَدِيدَةً	فَدَرَهُمْ أَهْلَ الْفَقْرِ بِالصَّاحِ اسْتَق

ترجمہ اگر ہوسٹلی مال کی فخر اور خاک کی پڑیس ہوسٹلی فقر کے فخر سے کہ اوپر ثریا کی لٹکا ہوا ہے :
اور اگر خرچ کری صاحب ثروت و مال کا ہزار مارویہ گنگر : پس ایک درہم فقیر کا اسی صاحب
فوقیت کہتا ہی اوسپر : اور اسی طرف اشارہ واضح ہے ان اشعار میں بھی کہ کئی ہیں سینے :

رَوَيْنَا حَدِيثًا لَا سَانِدَ مَثْبُتًا	وَفِي النَّسَبِ بِلِقَاءِ مَنْ يَتَصَفَّحُ
عَلَى مِائَةِ مَعِ مِثْلَهَا الْفِ مَرَّةً	لِصَاحِبِ دُنْيَا دَرَهُمِ الْفَقْرِ بَرَجْ
إِذَا جَاءَ ذَا مَنْ دَرَهُمِينَ بِلُحْدٍ	وَمَنْ عَرَضَ مَالَهُ فِي ذَلِكَ سَمِ

ترجمہ رایت کی گئی ہم حدیث کہ ثابت ہی سائبہ اسنادوں کی : اور نسبی بین پاویگا اوسکو
جو کوئی کہ تالاش کرے گا : اوپر سو درہم کی ساتھ مثل اوسکی ہزار مرتبہ یعنی لاکھ درہم ٹیکہ ہوں
وہسٹلی صاحب دنیا کی ایک درہم فقیر کا فضلت کہتا ہی : جبکہ خیرات کری یہ فقیر دو درہم ہوسٹلی
ایک کو اور مال عظیم سی دنیا داریچ لاکھ کی سخاوت کر : : اور دال ہی اوپر فضیلت صدقہ
فقیر کے یہ قول الہی ہی وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ الْاِجْهَدَهُمْ اُورِیْہِ قَوْلَ الْاَخْفَضَتْ صَلَی اللہ
علیہ وسلم کہ افضل الصدقة جهد المقل یعنی بہتر صدقہ کا وہ ہی جو ہو ساتھ کوشش
قلب کے اور احادیث انکی فضائل میں خارج ہیں حصر سی لیکن کوتاہی کی یہی اسی قدر پر اور
وہ آثار جو منقول ہیں سلف صالحین اور ائمہ عالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سو وہ ہی
خارج احاطہ بیان سے ہیں لیکن میں اومیں کچھ قدر قلیل بحذف اسانی بیان ذکر کرتا ہوں

سطر اختصار کی سیج کو اطاب محل سے منقول ہی حضرت صحاح صی اللہ علیہ سہی کھا اوہوں
 جو تحصیل کیا بارہیں نیں دیکھی کوئی تھی کہ لیدانی اسکو اور یہ قادر ہوا اوکی تہی پر تہو صبر کسا
 اور صواب طلب کسا اس رخ من تو چوگا یہ ہتر واسطی اوکی لاکھ تہریوں سہی کہ حج کر سی اوں
 سبکو راہ خدا تعالیٰ ہں اور منقول ہی حضرت اوسیمان دارابی رضی سہی کہ کہا اوہوں فی
 ساس لیا فقیر کا ملاحو ہش کہ ہں قدر رکہا ہی او سپر افضل ہے عہی کی عبادت لاکھ سال
 سی اور منقول ہی امام المتورعین اور تیر وزاہد بن مثر العارین حضرت ابی نصر شریف جاث
 رہی کہ کھا اوہوں فی عبادت فقیر سے متل مار جواہر کی ہی گردن حسیں من اور عبادت نہی
 متل دغ سبر کی ہی گہری برادر کہا گیا ہی کیٹری فقیروں کی جوہوں صوف خشن کے
 اور گودڑین اور بیل ہری حب بہنتی ہں او کو ر ناد تو ہوتی ہی او کو جوتی اور جب بہنتی ہں
 او کو سیر ناد تو ہوتی ہی اونیرنگی اور سکی اور منقول ہی اہں وہب رحمہ اللہ تعالیٰ سی کھا
 اوہوں فی انک بارگ لگی گہروں من قوم مالک ہں دسار کی لیس بکار انک جوان اوں
 قوم کا کہ گہر مالک کا گہر مالک کا گہر مالک کا لیس ماہر کل آئی اوں لوگون کی طرف مالک تہ مد ماہی
 ہوئی اور ماتہ من نہا اوکی لوٹا اور حال یہ کہ وہ کہی نہی مچا المحضون مچا المحضون
 یا کھا فاد المحضون محس وانتہیا کھا منا و صمک یوم القمہ یعنی بیجی ہا طلب کو
 پہنچی ہلکی ہونی والی کہ ہم تم ہن ہمن اور تمہیں سی دن قیامت کے اور انہیں سی منقول
 ہی کہ کہا ہی انہی سہر اصیای عذیرہ دل متک مش عشت آخرت کا ہی یا حج آخرت کی ہی اور
 بہ ہی کہا ہی کہ ابک رویہ فقیر کا بہتر ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کی غبی کی اشرفی سی اور منقول ہے

حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ فی صاحب اموال کہاتنی ہیں اور ہم بھی کہاتنی ہیں اور
 پیتی ہیں اور ہم بھی پیتی ہیں اور وہ پیتی ہیں اور ہم بھی پیتی ہیں اور وہ پیتی ہیں اور ہم بھی پیتی ہیں اور وہ
 حاجت سی ہیں کہ دیکھتی ہیں وہ او کی طرف اور ہم بھی دیکھتی ہیں او کو او کی ساتھ لیکن وہ
 حساب لپی جاوین گی او سپر اور ہم بری ہیں او س حساب سی اور یہ بھی منقول ہی او نہیں سے
 کہ کہ انہیں انصاف کیا ہسی ہماری دو لہتہ بھائیوں فی کہ دوست رکھا ہم کو واسطی اللہ کے
 اور عہدہ ہوئی دنیا میں اور قریب ہی کہ آویگا ایسا دن کہ پسند ہوگی او کو یہ بات کہ ہوں ہماری
 منازل میں اور نہ پسند کرہیں گی ہم ہونا اپنا او کی منازل میں اور اسی مہینہ میں کہی ہیں پیتی یہ شعار

عذایغبطونک یحرفون و تخرج

بھا طقت طہ عن الحق تفصح

ولا قط تغبط اهل دنیا فانهم

مما ذاک الا فتنۃ ای فتنۃ

ترجمہ اور مت ہرگز شک کر دنیا داروں پر کہ تحقیق وہ ۴ کلور شک کرین گی ترجمہ اور غمناک
 ہوں گی اور حال یہ کہ تو خوش ہوگا ۴ پس نہیں یہ مگر آزمائش وہ آزمائش ہو کہ بیان کیا ہے
 او کو سورہ طہ فی حق ہے اچھی طرح ۴ اور مراد اس سے یہ قول الہی ہی نظم میں ولا تمدن
 عینیک الی ما متعنا بہ ازواجنا منهم زهرة الحیوة الدنیا الفتنہم
 فیہ وزر بک بخیر وایق ترجمہ اور نہ پسار اپنی انگلیں او س خیر پر جو برائی کو دہی تھنے
 بہانت بہانت لوگوں کو رونق دنیا کی جیتی جی او کی جانچتی کو اور تیری ربکی دی روزی بہتر ہے
 اور مہنی والی اور مروی ہی ابو دردار رضی اللہ عنہ ہی کہ تھی وہ ایک دن بیٹھی ہوئی پس آئی او کی
 پاس عورت او کی اور کہنی لگی کیا بیٹھی ہو تم درمیان ان لوگوں کی اور حال یہ کہ نہیں وشد

گہر میں کچھ نام و لستان آئی ٹھکا اوہوں نے اسی سیکھت تحقیق رو برو ہماری ایک گہاٹی
 سخت ہی کہ سلامت گذر گیا اوس سے مگر وہ شخص کہ سبکار ہو سولوٹ گئیں وہ در حالیکہ
 راضی تہن اور منقول ہی بعض مستیج کساری کہ آیا اوکی یاس ایک شخص اور کہا دعا کرو و سٹل
 سرے اللہ تعالیٰ سے کہ نقصاں سے ڈالہی تجکواہل و عیال نے تو کہا اویسی شیخ نے کہ جب
 کہیں بھسی اہل و عیال تیری کہ نہیں یاس ہماری امانہ روئی تو دعا کا کہ اللہ تعالیٰ سے کہ بیشک
 دعا تیری مامول رائہی میری دعا سے و سٹل تیری اسوقت اور یہ ہی منقول ہے بعض مستیج سے
 کہ کہا اویسی بعض اولاد اون کی فی نہیں یاس ہماری کہا ماشک کا سو کہا اوسنی تہم سکتہ تہن
 یرو دگار یاس مات سے کہ ہو کار کسی ہکو سوا اسکی ہمن کہ وہ ہو کار کہتا ہی ایسی احسا اور اولما کو
 او بعضی رنگون نے کہا ہی کہ جب مونہ کری فقر تو مر جا ہے او چر فصلت صاحبین کے اور منقول ہے
 حضرت امام احمد رحمہ اللہ سے کہ پوچھا اولشی کسینی حال اسعادہ آنحضرت کا فتر سے اور حالاکہ خود
 حردی ہی ثواب فقر سے لوگون کو تو جواب دیا امام نے کہ مراد اوس فقر سے جس سے بیاہنگی
 آنحضرت نے وہ فقر قلبی ہے نہ تنگدستی حساب کہ مراد ہی سے ادعبات مانورہ میں عمار دلی ہے
 زحما ہارہ کے اور منقول ہے استاد ابو القاسم حضرت جبر سے کہ لایا یاس اوکی ایک شخص
 یا سودم اور کہا او کو رو برو اوکی اور کہا با بیٹی اکو اس جماعت موجودہ پر تو دریافت کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا ہن یاس تیری سوا کی اور کچھ تو عرض کیے اوسنی ہا و سٹل
 سرے دما بیکترہ ہن پہر پوچھا آپ نے کیا لسمہ ہی تجکو یہ کہ ریادہ ہو جاوین وہ عرض کیے اوس
 اس تو کہا حضرت حذیفہ نے لیجا تو انکو ایسی گہر کہ تو محتاج تر ہے انکی طرف بہنت ہماری اور یہ

کیا اوس مال کو اوکھائے اس باب میں بعض بزرگوں نے ان شعرون کو

المسوة من جريش الخبز تشبعني	وشربة من قراح الماء ترويني
وخزقة من خشين الثوب تستريحني	حياوان مت تكفيني لتكفيني

ترجمہ البتہ کھڑا دروہی زوٹی کا شکم سیر کرتا ہی مجھ کو اور ایک گھونٹ خالص پانی کا سیر کرتا ہے
مجھ کو اور لباس موٹی کپڑا کا ڈھانکتا ہی مجھ کو حالت زندگی میں اور اگر مرون میں تو کافی ہے مجھ کو
کفن میرے کی اور اس سے بعض کے بزرگوں سے ہیں یہ شعر

حذقت فضول النفس حتى ردتها	الى دون ما يرضى به المتعفف
واملت ان اجري خفيفا الى العلى	فان رمتهم ان تلحقوا بالحقف
لا بتذل النفس حتى اصونها	وغيري في قيد من الذل يسف
حصلت جبال الحب في واني	لا عجز عن حمل القسيس وضعف

ترجمہ ترک کیا مینی فضول نفسی کو یہاں تک کہ رد کر دیا مینی اوسکو ہر طرف کم اوس قدر کی کہ ضعیف
ہوتا ہی اوس سی صاحب عفاف اور چاہا مینی کہ چلوں سبک بار طرف اوپر کی ہر سو اگر جتنی
ہو تم مجھ سی ملنا تو سبک بار ہو جاؤ البتہ خوار رہتا ہوں میں نفس کو یہاں کہ سچا تا ہوں میں اوسکو
اور غیر نیز قید ذلت میں خوار ہے اور ٹھامی مینی پہاڑ محبت کی اپنی اوپر اور میں بیشک
عاجز ہوں اور ٹھانی سے کرتی کی اور ضعیف ہوں اور منقول ہے جناب حضرت ابراہیم ادہم
سی کہ لایا او کی پاس ایک شخص دس ہزار روپیہ لیکن انکا کیا آپ نے او کی قبول سے اور فرمایا کیا
چاہتا ہے تو یہ کہ دور کردی اللہ تعالیٰ نام میرا دفتر فقر سے بعض دس ہزار روپیہ کے

ہر کہین کروں گا میں ابسا کام اور رویک اسد تو الی کی ہی خوبی اوکی حسنی کہا ہی شیر

ولیت عمیال الی حاسب الغنی

اداکات العلیاء فی حاتم الفقر

ترجمہ اور یہیں ہیں مکمل جامد دولت کے چسکہ ہی فخت جانب مقررین اور مسقول سے حضرت سداشد
بن مبارک رضی کہ سوال کی گئی وہ حال لوگوں ہی تو اچھا کہا اوہوں فی علما کو پیر پوچھا گیا اسی
حال سلوک کا تو اچھا بتاوا وہیں راہروں کو پیر پوچھا اوہوں سی تو کہا وہ شخص کہ کہا وی ہاتھ
قرض کے اور مسقول ہی حضرت ابراہیم س ادہم ص سی کہ فرمایا اوہوں فی طلب کیا اہل دنیا نے
راحت کو دنیا میں سو خطا کی اوہوں فی اور اگر جاتی کہ ملک احت وہ ہی حسین ہم ہن تو ہر آئینہ
لٹی وہ مہسی اوکی لینی برتوار و نسی اور مسقول ہی حضرت دو النون مصری ص سی کہ کہا اوہوں
زبا و بادشاہ آخرت ہن اور وہ لوگ فقراء عارفین میں سے ہن دنیا میں اور مسقول ہی شیخ کیر
ابومین شہیر رضی کہا اوہوں فی ملک دوہیں ایک ملک شہر و کا اور ایک ملک لون بندگان
خدا کا اور بادشاہ حقیقت میں زبا و ہن اور کھا ہی ابک جماعت علمانی کہ ابومین ہی امام شافعی
ہیں کہ جب وصیت کری کوئی واسطی دیسی ایسی مال کی عاقل تر شخص کو تو خرج کہا جاوی سچ زبا و ہن دنیا
کے اور کہا ہی شیخ کیر عارف باد ابو عبد اللہ قرنی فی بیان فوائد فقر اور اوکی ثمرات میں ہی دریافت کرنا کہ
اور مہیگی کا اولنت لیا ان دونوں سے اور جگر نا اوہیں اور کسی بین بعضوں فی اس باب میں یہ شمار

قالوا بعد ما دالسا

فقد وصدها تو باي محتسما

اخرى المدا ولس ان تلقى الحب

فقلب حلة ساق حبر عا

قلب رى العه الاعياد وجمعاً

لوم التوا ورنى الثوب الذى خلعا

الدھر لیا تم ان غبت یا املی

والعید صا کنت لی رائی و مستبعا

موجہ کہ لوگوں کی کل کو دن عید کا ہی سو کیا ہی وہ چیز کہ توہنی کا اوسکو تو کہا میں ایک خلعت ہے
کہ بیجا ہی اوسکو محبت اوسکی نے فقر و صبر یہ دو نو کبریٰ میری ہیں اور انکی نیچی وہ دل ہی کہ دیکھتا ہے
اوسکی الفت کو عید اور رخصت بہتر کر دین کا وہ ہی کہ ملی تو محبوب سی او سین ٹون ملاقات کی اوس کی
سے کہ دور کیا دی زندگی واسطی میری ماتم ہی اگر غائب ہو تو امی مقصود میری ہے اور عید ہی جبکہ
ہو تو واسطی میری دیکھا گیا اور سنا گیا ہے اور منقول ہے حضرت ابو نریدہ سبطامی رضی سی کہ کہا انہوں
نے تحقیق واسطی اللہ کی ایسی بندی نہیں لگا رہا رکھی اوسکو بہشت میں اپنی دیدار سی تو پناہ مانگین
وہ جنت سی جیسی پناہ مانگتی ہیں دوزخی دوزخ سی اور منقول ہی حضرت ابو عثمان مغربی رضی
کہ ظاہر ہوتی ہیں عارف باللہ کو انوار علم ہو دیکھتا ہی وہ اوسنی عجائبات عالم خجیب کے اور منقول
ہی شیخ کبیر عارف باللہ حضرت ابو سعید خرازی سی کہ کہا انہوں نے جب چاہتا ہی پروردگار کہ جن
کسی بندی کو اپنی بندوں میں سی تو کہولتا ہی اوسپر باب کر کا پر حب متلذذ ہوتا ہی وہ ذکر
الہی سی تو کہولتا ہی اوسپر باب قرب کا پر بندی دیتا ہی اوسکو مجالس میں پہنچاتا ہی اوسکو
کر سی توحید پر پروردگار ہی اوس سی حجاب اور داخل کرتا ہی اوسکو دار فرادیت میں اور کہولتا ہی
واسطی اوسکی ریدہ عظمت اور بزرگی کا پر حب واقع ہوتی ہی نظر اوسکی عظمت و جلال الہی پر پہنچاتا
بلا تعین اور شخص کے یعنی مرتبہ فامین ہو جاتا ہی سو ہو جاتا ہے بندہ بیکار اور فانی پس ہو جاتا ہی
حفظ و امان الہی ہیں اور الگ ہو جاتا ہی خواہش نفسانیہ سی اور کھا حضرت ابراہیم بن ادھم رضی
فی ایک شخص سے کہ کیا پسندی تجھ کو یہ کہ ہو جاوی تو اولیاء اللہ سی کہا اونی مان تو کہنا نہ محبت

کسی چیز میں دبا اور آخرت کی اور فایز رکھ لینا جس واسطی اللہ تعالیٰ کی اور مودہ کر یا جس جمع الودع
 او سکی طرف تاکہ ستودہ ہو وہ بھی تیری طرف اور دوست رکھی تھکوا اور کہا تیخ ابو نصر سراج صوفی کے آدمی
 آوے من تین قسم ہیں اہل دنیا کی ادب فصاحت اور بلاغت اور حفظ علوم اور تواریخ سلاطین
 اور اشعار عرب میں ہیں اور دیداروں کی آداب ریاضت نفس اور اصلاح خصال اور حفظ حدود اللہ
 اور ترک تنہوات میں ہیں اور خاص لوگوں کی آداب طہارتہ قلوب اور مراعات اسرار اور وقایہ نمود
 اور گہمانی وقت اور قلت التعلات طرف حطرات کی اور حسن ادب مواضع طلب اور اوقات حضور اور
 مقامات قرب میں ہی اور گہما ہی سچ کیر یارب اللہ حضرت ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی عنہ کی اعمال
 حسنہ تمام صحائف زائد ہیں میں ہیں اور جو کہ یہ قول عارف صادق کا ہی اس واسطی کہتا ہوں میں کہ یہاں
 اس کا مختصر یہی کہ بعضی بنیاد رکھتی ہیں بعض اموال اپنی سچ اعمال حسنہ کی اور حال یہ کہ وہ دوست
 رکھتی ہیں کثرت اموال اور اسکی وسعت کو اور بیش آتی ہیں یہ سب اس مال کے فتنہ اور فساد کو
 اور روکتا ہی وہ او کو انواع طاعت عبادت ہی اور بنیاد کل آتی ہیں تمام چیزوں ہی واسطی اللہ تعالیٰ
 کی محل اور نیت دلوں میں بہت دشمن رکھنی دنیا کی اور فایز ہو جاتی ہیں واسطی طامات کی اور
 جمع کرتی ہیں عبادات فلسفہ کو ساتھ بدیہ اور مالیہ کی اور مطلع ہوتا ہی یہ دروگارا کی دلوں میں پس
 بہین آیا او میں محبت ایسی عمر کی سو غریب دنیا ہی او کو ایسی قربت ہی اور دنیا ہی او کو وہ چیز جو نہیں
 سمجھتی او کو عفو لینی فضل اور احسان ہی اسی دروگارا مت مجرم کہہ کہ کو اپنی خیر و برکت سے
 بہت ہماری تہر کی اور غیاب رکھتے ہو واسطی ایسی فضل عطا ہے کہ اور کر شغل بہار اساترہ انبی بکرت ہی
 ہی محمد کریم صلواتہ علیہ وسلم کی تحقیق تو ملک منان صاحب فضل عظیم ہی سو یہ فیضائل ایک قطرہ ہیں اولیا

بجا رفتل سے کہ اقتضای کیا سنی اونیر اور اگر یہی بعض احادیث مذکورہ میں ضعف اسناد لیکن
 احادیث صحیحہ کافی اس باب میں کہ بعض اون صحیحہ میں سی یہ ہے قول آنحضرت کا کہ ہذا
 خَيْرٌ مِنْ مَلَاةِ الْاَرْضِ یعنی یہ بہتر ہے اون لوگوں کا کہ بہرے اونوں نی زمین کو مثل اسکی
 تخیج کی ہی دونوں اماموں فی اپنی صحیحین میں جیسا کہ ذکر کیا مہنی اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ رُبَّ اشْعَثٍ اغْبَرُ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ بَهِتَ شَيْئَانِ
 گرداودہ ہٹائی گئی دروازوں سی بہن اگر قسم کہا میں اللہ تعالیٰ پر تو البتہ سجا کر ہی وہ اون کو
 کہ تخیج کی ہی اسکی ہی صحیحین میں جیسا کہ گذر اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قَدْ
 عَلِمَ بَابُ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاصْحَابُ الْجِدِّ مَحْبُوثُونَ
 یعنی کڑاوا میں دروازی جنتوں پڑتی تمام داخل ہونی والی اسکی مساکین اور اہل مجاہدہ و
 گمی دنیا میں خواہشوں سی تخیج کی اسکی مسلم فی اپنی صحیح میں اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا کہ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ عَنِ دُخُلِ هَؤُلَاءِ
 فقر اجت میں پہلی دو ہزار و پندرہن سی پانسیس تخیج کی ہی اسکی ترمذی فی اپنی جامع میں
 اور کما یہ حدیث حسن صحیح ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور سوا انکی احادیث صحیحہ سی اور کافی ہی حال
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ کہ نتیجہ او سپر فقر اور ترک دنیا سی جو مشہور ہی احادیث
 میں اور سبطی احوال تمام نبیا اور اولیا اور سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کا
 اور کما ہی امام کبیر عارف باللہ ابو عبد اللہ عارف بن اسمعیل محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذکر
 کیا علمای مابین الی الدنیا کا یہ کہ گمان کرتی بہن لوگ اس بات کا کہ تراویح سبطی اسخا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اموال کثیرہ سوچت لاتی ہیں مغرور لوگ ساتھ ذکر صحابہ رضی کی
 تاسد زور کہتے ہیں انکو لوگ اور جمع اموال کے اور متیک دھوکا دیا ہے اوکو شیطان بخاور
 نہیں جانتی خرائی ہو تیری اسی مفتون دلیل الامتیرا ساتھ عبدالرحمن بن عوف کی فریب ہے
 شیطان کا کہ کہا ہے اوکو تیری زبان ہی تاکہ ہلاک کر ہی بجگا اسو سطلی کہ جب گمان کیا تو نے
 کہ عہد صحابہ فی ارادہ کیا ہی مال کا واسطی بہتایت اور شرف و ریشہ کی تو بیشک غیبت کی
 تو فی صحابہ کی اور مسوب کیا اوکو طرف اعظم کے اور جب جان لیا تو فی جمع کرنا مال حلال کا اعلیٰ
 اور افضل ہے ترک او سکی سے تو بیشک تہمت لگائی تو فی او پر آنحضرت اور تمام مسلمانین صلوٰۃ
 و سلامہ علیہم اجمعین کے اور تمام بنیا کو منسوب کیا تو فی ساتھ جہل کی اسو سطلی کہ نہیں جمع کیا
 اونہوں فی مال جیسا کہ جمع کہا تو فی اور جب جانا تو فی کہ جمع کرنا مال حلال کا اعلیٰ ہی اوس کی
 ترک ہی تو بیشک گمان کیا تو فی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ خیر خواہی کی اپنی امت کی
 اسو سطلی کہ منع کیا اوکو جمع مال ہی سو یہ جو نا خیال تیرا ہے قسم پروردگار آسمان کی اوپر آنحضرت
 کی بلکہ آنحضرت خیر خواہ امت کی تھی اور مہربان رؤف و رحیم او پر خرائی ہو تیری اسی مغرور
 یہ عبدالرحمن بن عوف و مذاہب و اس فضل و تقویٰ اور کر فی پہلائیوں اور صرف اموال کے
 راہ مذاہب اور مصاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشرہ ہو فی ساتھ غیبت کی کہ ہی
 زمین کی میدان قیامت اور او سکی ہولوں میں بسلا ب و س مال کی کہ حاصل کیا ہی اوکو
 وجہ حلال ہی واسطی انعمت کر فی حسنات کی اور دیا اوکو ویدہ و دستہ اور خرچ کیا اوکو راہ
 خدائین کبرت تو ہی منع کی گئی خانی سی طرف جنت کی ساتھ فقر و مہاجرین کی اور بچی

چلی اونکی گھسٹی ہوئی تواب کیا گمان ہی تیرا ساتھ مہسی ڈوبی ہوون کی فتن دنیا میں
 سونہایت تعجب ہے ہر اوس مفتون سی کہ لٹھرا ہوا ہی آلائش شہوات اور سود خواری میں چل پھیر
 ہی اوپر پیل لوگوں کی لوٹا ہی پچ شہوات اور زینت اور مغاخرت اور زاپیون دنیا کی پھر
 دلیل پکڑتا ہے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی کی پر ذکر کیا ہی محاسبی رضی نے
 بعد کلام طویل و عمدہ کی کہ ذکر کیا ہی اوسمین صحابہ کرام کا ذکر کہ تھی وہ سب اوسطی مسکینی کی محب
 خوف فقر سی مومن اللہ تعالیٰ پر اپنی ارزاق میں واثق تقدیر الہی سی خوش بلا میں راضی
 خانہ دستی میں شاکر مصیبت میں صابر آرام میں حامد و اوسطی اللہ تعالیٰ کی تواضع کرنی والی اختیار
 کرنی والی اور وں کی اپنی جانوں پر اور محبت بڑائی اور بہتایت سنی بچنی والی اور جب ہونہ کرتی اونہ
 دنیا تو تیز رہتی اور جب آفاقہ تو کہتی مرحبا ہو حضرت صاحبین پر اب قسم دیتا ہوں میں تجھ کو
 اللہ تعالیٰ کی کہ کیا اسی طرح ہی تو بھی و اللہ بہت دور ہی تو اونکی مشابہت سی اور حال تیرا
 خلاف اون کی احوال کی ہی کہ سرکشی کرتا ہی وقت غنا کی اور اترا تا ہی وسعت میں خوش
 ہوتا ہی آرام میں اور غافل ہوتا ہی وقت اذکرنی شکر نعمتوں کی اور تنگدل ہوتا ہی ناداری
 میں غصہ ہوتا ہی بلا میں نہیں راضی ہوتا تو قضای الہی پر بڑا جاتا ہی فقر کو گھنیا تا ہی مسکینی
 سے جمع کرتا ہی تو مال کو و اوسطی آرام دنیا اور رونق اور خواہش اور لذات اوسکی کی اور تھی وہ
 لوگ اوس چیز میں کہ حلال کی تھی اوپر اللہ تعالیٰ فی زادہ تجھ مہسی بہ نسبت اوسکی کہ حرام کیا
 اوسکو تجھ پر اور تھی وہ زلات اور جھوٹی گناہوں کو بڑا جانتی والی بہ نسبت تیری بڑی گناہوں
 سو کاش ہوتا پاک و طیب مال تیرا مانند اموال مشتبہ اونکی اور کاش کہ ڈرتا تو اپنی گناہوں

لسی دنیا ڈرتی تھی وہ اپنی حسنت سی کہ شاید وہ نہ مقبول ہوں اور کہاں ہی روزہ تیرا مثل
 اوکی افطار کی اور سیدار تیری برابر اوکی ملوثی کی اور کاش ہوتین تمام نیکیاں تیری برابر
 اکست تکی اوکی کی حرا بی ہو تیری لایق تجھ کو یہ تھا کہ راضی ہوتا تو صورتی خیر سے اور خیرت کڑا
 دو تمند و نسی کہ جب کٹری کی جاوین واسطی سوال کی اور بڑی گا تو جماعت اولی مین پیچ کرو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ روک روک ہوگی واسطی تیری اور نہ حساب و کتاب کہ تحقیق فرمایا
 سرور کائنات فی کہ داخل ہوں گی فقر بہشت مین قبل دو تمندون کی پالسنو برس فقط اتمام
 ہوا کلام محاسبی رضا کا اور مقول ہی بعض مشایخ کہا ہے کہ دیکھا مینی آنحضرت کو خواب مین عالمک
 بیان فرماتی تھی آنحضرت فضائل حقرا اور شرف فقیر کا غنی پر ملو یاد کرنا عسی ارشاد ایک ملاحظہ
 جو فرمایا مجھ سی اور وہ یہ تھا کہ بس ہی تجھ کو یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا داخل ہوں گی بہشت
 قبل دو تمندون اپی سی پالسنو برس اور تحقیق سرئی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا داخل
 ہوں گی بہشت مین قبل حضرت عائشہ کی چالیس برس ہوا سٹیکہ پہنچا اوکو دنیا سی کم نسبت
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی ہو اللہ تعالیٰ ان دونوں سی اور یہی ہی تجھ کو یہ خبر حضرت ابو بکر
 حاتم رحمہ رضی اللہ عنہ کہ داخل ہوئی وہ تہر ری مین اور ساتھ اوکی تین سو تیس آدمی تھی بارادہ جانی
 حج کی اور پہنی ہوئی تھی سب چپہ صوف کی نہ تھا پاس کسی کی زنبیل نہ کچھ کھانا پہر اور تری نزدیک
 ایک تاجر کم مایہ کی جو محنت مساکین تھا تو دعوت کی اوسنی اول سب کی اوسن رات پہر جب ہوا
 دو سترادون تو کھا اوس تاجر فی حضرت حاتم رضی اللہ عنہ سی کیا ہی واسطی آپکی حاجت کہ مین ارادہ کھانا
 عیادت ایک عالم فقیر دوست اپنی کی کہ وہ بیاھے فرمایا حضرت حاتم فی کہ عیادت مرخص مین

فضیلت ہی اور دیکھنا عالم کا عبادت اور میں بھی چلتا ہوں ساتھ تیری اور تھی وہ بیمار محمد
 بن مقاتل قاضی ری کی سوجت پہنچی اونکی دروازی پر تو دیکھا اوس دروازہ کو آراستہ روٹی
 دار تو متفکر ہو گئی حاتم ۱۵ اوسکو دیکھ کر اور کہا ولین یارب عالم ہو اس زینت کا پر حباب اجالت
 ہوئی اونکو اندر جانی کی اور داخل ہوئی کہ میں تو دیکھا کہ خوش وضع وسیع اور ٹنکی تھی اونکے
 پردی پس زیادہ متفکر ہوئی حاتم پر جب پہنچی اوس مجلس میں کہ وہ قاضی حسین تھی تو پایا
 فرش نرم عمدہ و مانکا اور قاضی اوسپر لٹیا ہوا تھا اور غلام اوسکا سر پر کترا چوری ہلارے تھے تو بیٹھ
 گیا وہ ری والا اور حاتم کڑی رہی پس اشارہ کیا انکو ابن مقاتل یعنی اوس قاضی فی بیٹھنی کا
 کہا اونہوں نے نہ بیٹھو نگاہ پوچھا اوسنی کیا کوئی حاجت تجھ کو ہے کہا اونہوں نے ہاں پوچھا
 کیا حاجت ہے کہا دریافت ایک مسئلہ کی کہ پوچھا چاہتا ہوں متسی کھا پوچھو کہا حاتم نے اٹھو
 او بیٹھو سید ہی تا پوچھوں میں متسی تو اوٹھ بیٹھی وہ پوچھا حاتم نے یہ علم تمہنی کس سے حاصل
 کیا ہے کہا ثقہ اور معتبر عالموں سے کہ نقل کین اونہوں نے نجومی حدیثین یہ کھا حاتم نے کس سے روایتین
 کین اونہوں نے کھا اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اصحاب نے کس سے روایتین کین
 کہا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آنحضرت نے کس سے روایت کی ہے کھا حضرت جبریل
 علیہ السلام سے پوچھا حضرت جبریل نے کس سے روایت کی کھا اللہ تعالیٰ شانہ سے کہا حاتم نے
 اون چیزوں میں کہ پہنچائی ہیں جبریل نے پروردگار کیطریقی آنحضرت ص کو اور پہنچایا اونکو آنحضرت
 طرف اصحاب نے کی اور اصحاب نے طرف علمای ثقات کی اور اون ثقات نے طرف ہماری کیا
 سنا ہی تمہنی ایسا شخص کہ ہو امیر اسکی کہ زمین پر وہ اوسکی کہ زمین پر وہ اوسکی کہ زمین پر وہ

اوسکا وسیع پھرو وسطی اوسکی اللہ تعالیٰ کی رو یک نہرت عالی اور تہ بلند کھا قاضی فی نہیں
 کھا حاتم فی پھر کیا حال سہا ہی تو فی کھا قاضی فی سہا ہی می جو زائد ہو دنیا میں اور ستاق
 ہو آخرت کا اور پہلی بھی اعمال حسنہ اپی و وسطی آخرت کی اور محبت کری سہا کین سی تو ہو تا
 و وسطی اوسکی رو یک پروردگار کی درجہ عالی کھا حاتم فی سوتنی ان دو نو میں سی کسکی اقتدا
 احتیاج کی ایسا تہ آنحضرتؐ اور اوسکی اصحاب صحابینؓ کی ایسا تہ فرعون و ثمان کی
 اسی عالمان بد حال خراب وضع تم ایسوں کو جب دیکھی گا جاہل حریص دنیا کا تو کہیگا جبکہ عالم
 ہون اس حال پر تو نہیں ہو گا میں بدتر ایسی یہ چلی گئی یہ کہ قاضی سی تو بڑہ گیا مرض
 قاضی محمد بن مقاتل کا سبب رخ کی ایسی حال پر اور کھی ہیں اہل اللہ شیخ
 بان اس بات کی کہ سعادت ملتہ تقویٰ کی ہی نہ سہا تہ دنیا اور جمع کرنی اموال کی یہ شعار

ولست اری السعاده جمع مال	ولكن التقى هو السعده
فتقوى الله حبل الراد خضر	وعبد الله لاني مر جلد
وما لادان يابی قریب	ولكن الذي يمضى بعد

ترجمہ اور بہن دیکھا ہوں میں سعادت جمع کر ماں کا۔ لیکن متقی شخص پس حقیقت میں
 یہی سعید ہی ہے پس تقویٰ اللہ تعالیٰ سی بہتر را درہ ہی جمع کرنی میں اور رو یک پروردگار
 کی متقی کی و وسطی ریادتی ہی ہے اور جو چیر کہ ضروری آنا اوسکا وہ قریب ہی اور جو گز گئی وہ
 اب دور ہے۔ کھا ہوں میں اور یہ حاتم اصم موصوفہ رم ٹری ستیوخ صوفیہ سی ہیں
 اور علی بن النسی امام احمد جبل و اور سہا ہی اوسوں فی کلام ان حاتم کا اور سوال کیا ہی

انہی سو جواب دیباہی انہوں نے انکو اچھی طرح اور ہمیشہ علما اور صلیحی اگلی اور پچھلی معتقد ہی
 ہیں گروہ صوفیہ کی اور زیارت کرتی رہی ہیں انکی اور بکت لیتی رہی ہیں انکی مجالست اور دعا
 آٹا سی اور انہی قسم سی ہی وہ جو مروی ہی حضرت امام سفیان ثوری سی حال مجالست ان کی کا
 ساتھ بی بی رابعہ بصری ضکی اور مودب رھنا اگی انکی اور وہ جو مروی ہی دونوں اماموں حضرت
 شافعی اور احمد رضی حال طنی ان دونوں کا شبیان راجی رضی اور حکایت مشہورہ انکی ساتھ
 ان دونوں کی وہ ہی جو مروی ہی کہ حضرت امام احمد تہی یا حضرت شافعی م کی پس آئی شبیان
 راجی تو کہا امام احمد نے حضرت شافعی سے کہ اسی ابو عبد اللہ چاہتا ہوں میں یہ کہ آگاہ کروں
 شبیان کو انکی نقصان علم پر تا مشغول ہوں وسطی حاصل کرنی عاوم کی تو منع کیا ان کو
 شافعی م نے لیکن نہ مانا انہوں نے انکو کھا کیا کہتی ہو تم حق میں اس شخص کے کہ بھولا وہ ایک نماز کو
 پانچ نمازوں میں سی بیچ دن رات کی اور نہیں جانتا کونسی نماز بھولا ہی سو کیا واجب ہے او سپر
 اسی شبیان پس فرمایا حضرت شبیان نے اسی احمد قلب او کا غافل ہے پروردگاری واجب ہے
 او سکو کہ ادب حاصل کری تاکہ نہ غافل ہو اپنی مولیٰ سی پھر لوٹا وہی ان نمازوں کو پس بھوش
 ہو گئی امام احمد اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ کھا واجب ہی او سپر یہ کہ ادب ہی ساتھ
 اعادہ کرنی ان پانچوں نمازوں کی پر جب اتفاق ہو حضرت احمد نے کو بھوشی سی تو کھا
 انہی امام شافعی م نے کیا نہ منع کیا تھا مینی تنہا کہ مت تحریک کرو اس باب میں اور بعضی روایتوں
 میں کہ سوال کیا انہی زکوٰۃ کا بھی کہ اسقدر مال میں واجب ہی تو فرمایا کہ تمہاری مذہب پر
 واجب ہی اسقدر اوٹون میں اتنی اور اسقدر کا وٹن میں اتنی اور اسقدر بہتر وٹن میں اتنی

اور اسقدر سو فی چاندی میں اتنی اتنی اور تیلون میں اسقدر اور میری مذہب پر سو
 کل مال واسطی دینی زکوٰۃ کی ہی اور اگی آئی گی انکی وہ حکایت خود واقع ہوئی ساتھ حضرت سفیان
 ثوری رح کی جبکہ پیش آیا انکو شیراز ج میں اور اسطرح مروی ہی کہ ایک فقیہ اکابر فقہات
 بموتاتر حلقہ اسکا قریب حلقہ شیخ کبیر عارف باللہ ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ کی جامع مسجد منصور بائیں
 اور کھتی تھی اوس فقیہ کو ابو عمران اور خراب ہو جاتا تھا حلقہ اسکا اور اسکی شاگردوں کا حضرت
 شبلی رضی اللہ عنہ کی باتوں سی سو پوچھا ابو عمران کی شاگردوں فی حضرت شبلی رح سی ایک دن کوئی مسئلہ
 باب حین کا بارادہ چل کر فی اوکی کی پس بیان کیا اونہون فی مقالات اور اختلاف ملکا کا اور
 مسئلہ میں تفصیل پس کٹری ہوئی ابو عمران اور بوسہ دیا شبلی رضی اللہ عنہ کی سر پر اور کھا اسی ابو بکر فائدہ
 حاصل کیا مینی اس مسئلہ میں تہماری تقریری کہ نہ ساتھ مینی اوکو آجتک اور یاد تھی مجھ کو اس باب
 میں تین قول آور نہیں سی مروی ہی کہ گئی ایک بار ابو العباس بن سیرج فقیہ شافعی الذہب
 جو لقب بن ساتھ باز اشہب کے مجلس امام عارف ابو القاسم جنید بغدادی رح میں پس سا کلام
 اوکا تو پوچھا اون از اشہب سی لوگون فی کہ کیا کہتی ہو تم حق من اس شخص کے یعنی حضرت
 جنید کی تو کھا اونہون فی نہیں جانتا میں کیا کون اوکی حق میں لیکن اسقدر کہتا ہوں کہ دیکھتا
 ہوں اس شخص کے کلام میں صولت کہ نہیں وہ دبدبہ ہوئی کا اور نہیں مری یہ ابن سیرج یہاں تک
 کہ معتقد ہوئی صوفیہ کی اور اچھا جانا اوکی طریقہ کو اور کھا ہی بعضون فی حاضر ہوا میں مجلس
 ابو العباس بن سیرج میں سو تقریر کے اونہون فی بیچ فروع و اصول کی ایسی عمدہ کہ مستحب ہو گیا
 میں یہ حجب دیکھا اونہون فی مستحب ہو نامیر تو کھا مجھ سی جانتا ہی تو کہاں سی ہی یہ برکت

حاصل ہوئی ہی مجھ کو محالست ابو القاسم جنید بغدادی راج سی اور کیا رکھا گیا عبداللہ بن سعید بن
کحلان سی کہ تم کلام کیا کرتی ہو بطور اعتراض ہر کسی کی کلام پر اور بیان ایک شخص مشہور حضرت جنید
ہیں سو خیال رکھنا کہ نہ اعتراض کر بیٹھو کچھین اون پر پس گئی یہ اون کی حلقہ میں اور پوچھا حضرت جنید
مسئلہ توحید کا تو جواب دیا اونہوں نے ایسا کہ تخریر ہو گئی یہ عبداللہ اور کھا اعادہ کرو مجھ پر اپنی
تقریر کا سود و بارہ کی اونہوں نے وہ تقریر لیکن دوسری عبارت سی یہ کھا عبداللہ تخریر اور کچھ کھا
تمہی نہیں یاد رہیگا مجھ کو ایک بار اور تقریر کرو میری آگے تو پر بیان کیا اونہوں نے او سکوا اور عبارت سی
سو کھا عبداللہ نے نہیں ممکن مجھ کو حفظ کرنا تمہاری بیان کا پس تخریر کرو یہ مجھ کی کھا اونہوں نے
اگر ہو تم کہ جاری کرو او سکوا تو میں لکھ دیتا ہوں او سو وقت کہ ٹری ہو گئی عبداللہ اور قائل ہوئی
اون کی فضیلت اور علو شان کے اور کھا ہے یہ شعر بعضی بزرگوں نے

سحاب الوحي فيها أمجر الحكم

الغي اليك قلبا طامأه طلت

ترجمہ خبر دیتا ہوں میں تجھ کو اون دنوں سی کہ ایک زمانہ دراز تک پیرسانی ابرون وحی کے
اونہیں دریا حکمتوں آئی کے فی او پوچھا گیا ابو القاسم جنید راج سی کہ کس سے حاصل کی ہیں تمہی
یہ علوم کھا اونہوں نے بیٹھی رہنی میری سی آگے اللہ تعالیٰ کی تیس برس تک تلی اس
کوٹھی کی اور اشارہ کیا طرف ایک درجہ کی اپنی مکان سی اور اونسی منقول ہی کہ فرماتی
تھی اگر جانتا میں کہ واسطی اللہ تعالیٰ کے کوئی علم ہے تلی اس زمین کی بہتر اس علم سی کہ کلام
کرتے ہیں اوسمیں اپنی لوگوں سی اور بہائیوں سی تو بیشک کوشش کرتا میں اوسکی طرف
اور حاصل کرتا او سکوا اور یہ بھی قول اونہیں کا ہی کہ ہستی تھی نہیں حاصل کیا ہستی تصوف

قبل و قال سی بلکہ ہو کا رھنی اور ترک دیاسی اور ترک مالوفات اور مستحسانات اور کثرت دلائل
 اور ادوی مروض و واجبات و سس او سکی کی اور ستیاعت کرنی او سکی تہام و اعر اور باز رھنی او سکی
 کل منہای سی اور روی ہی کہ بحیب بن بحیب ابو المعالی امام حسین شیریں برسی کہ دس کتہی تہی
 اہلک منہی بن بعد نماز صبح کی سو گئی او کی طرف بعضی تلویح صوفیہ کی اور ساتھ تہی او کی فقر اگر طلب
 ہوئی تہی کیسی جگہ میں نیں کہا امام الحرمین فی انکو دیکھ کر اسی دلیل زمین مستغول کیا ہی انکو کرکے
 پی پی اور قص نے یہ حب لوٹا و شیخ دعوت سی تو آیا اکی پاس اور کھا ای مقیہ کیا کتہی ہو تم حق میں
 او شخص کے کہ مارے ہی صبح کی اور وہ حاجت غسل میں ہی پڑھیا وہ مسجد میں اور سبق دیا معلوم کا اور
 عیبت کی لوگون کی کہا امام الحرمین فی واح تہا و غیر غسل اور یہ اچھا اعتقاد کر ا او کو صوفیہ
 کرام کی حق میں اور مقول ہی کہ حضرت امام احمد رضا مابین جلالت اور رفعت منزلت کی بہت آیا جایا
 کرتی تہی یاسن بعضی صوفیہ عارفین کی تو پوچھا کیا اونسی کیا جاتی ہیں آپ پاس اسکی واسطی روایت
 کسی حدیث کی فرمایا اونہون فی اسکی پاس اصل کا ہی یعنی تقوی اور معرفت الہی کہ اصل اصول
 تمام شریعت کا ہی اور اسطرح ہی جگہ جغلی کہا ئی گئی بعض صوفیوں کی آگی کسی خلیفہ کی تو حکم کیا
 اونسی او کی گردنیں مار گیا سو جید پوشیدہ ہوئی لاس علم بدن او فتوی دتی تہی او پر مذہب ہو تو کہ
 اور تمام اور تمام اور روی سو گرفتار ہوئی یہ تینوں اور بچھا لگا چڑا واسطی گردنیں مارنی انکی کی
 او پیر تو آگی ثرہ آسی خود انوسن نوری واسطی ماری جانی کی کھا او منشی جلا دنی کیا جاتا ہی کہ
 آگی بڑا ہی واسطی او سکی کہا اونہون فی بان معلوم ہی محکو تو کھا اونسی پیر کیون شتائی کے
 تو نی کھا اونہون فی لیند کیا مینی ایشار کو واسطی اپنی دوستوں کی ساتھ حیات اکیساعت کے

کہ جب ایک مین ماراجاؤن وہ زندہ رہیں سو حیران ہو گیا جلا داور مطلع کیا خلیفہ کو اس امر سے تو
 حیران ہوا خلیفہ اور سب ہتھین او سکی ہی اور قاضی بیٹھا ہوا تھا اس مجلس میں پس اجازت چاہے
 خلیفہ سے وسطی جانیکی اون صوفیوں کی طرف تاکہ بحث کری او سنی اور دریافت کری حال اونکا
 سو اجازت دی او سکو خلیفہ فی جانی کی اور آیا پاس اونکی قاضی اور کہا اوی میری پاس ایک
 تین کا کہ بحث کروں میں او سے تو اسی او سکی پاس وہی ابو الحسن نوری اور دریافت کی
 او سنی قاضی فی چند مسائل فقہیہ تو دیکھا نوری فی اپنی دہن باین پھر سڑالی رہی تھوڑی
 دیر تک پھر جواب دیا او سکی تمام مسائل مسئلہ کا پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق وسطی اللہ تعالیٰ کے
 ایسی بندی ہیں کہ جب کٹری ہوتی ہیں تو کٹری ہوتی ہیں ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور جب گویا
 ہوتی ہیں تو گویا ہوتی ہیں ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور طول دیا اپنی حمد و تہنیر کہ رونی لگا قاضی
 پھر پوچھا قاضی فی سب دہنی باین دیکھنی اونکی کا اول میں کہا اونہون فی پوچھی تو نے
 وہ مسئلہ کہ نہیں معلوم تھا مجھ کو جواب اونکا سو دریافت کیا مینی جواب اونکا صاحب میں سی کہا
 او سنی نہیں ہی مجھ کو علم اونکا پھر پوچھا مینی صاحب یساری تو لا علمی ظاہر کی او سنی ہی اونکی جواب
 سے تو دریافت کیا مینی اپنی دسی پس خبر دی مجھ کو میری دل فی پروردگار کی طرف سنی اونکی جواب
 کی پھر کھی مینی تجھ سے وہ سب جواب تو کہلا بیٹھا قاضی فی خلیفہ سے کہ اگر ہیں یہ لوگ زندیق تو
 نہیں کوئی روی زمین پر سلمان اور اسطرح آئی ایک جماعت فقہامی میں کی پاس شیخ کبیر
 بحر الحقائق عارف باللہ حضرت ابوالغنیث بن جمیل قدس سرہ کی وسطی امتحان اونکی کی کسی
 چیز میں سو جب قریب آئی اونکی تو فرمایا اونہون فی مرصا ہو میری غلام غلامون پر سو بہت

سخت جانی اور ہوں فی یہ بات اونکی ہیر ملی علما شیخ الطیرتین عالم عارف الودیع اسماعیل
 بن محمد حضرتی سیرج اور بیان کیا اونسی قول حضرت الوائیت کا سوہنستی لگی وہ اور کھنکج کھا اونکو
 فی تمہدگان خواہش ہو اور غلام اوکی ہو گئی ہی خواہش اور یہ شیخ ابو الغیت موصوف ایک
 شخص امی تھی اور اوجود اسکی شیتہ اوکی محفل میں علما اور دریافت کرتی تھی اونسی مسائل دقیقہ
 سو جواب دیا کرتی تھی وہ اوکو اچھی طرح اور واسطی مشائخ کی ساتھ علما کی بہت حکایتیں ہیں
 کہ دور و دراز ہی ذکر اوکا لکس غفریب ذکر کریں گی ہم کچھ اونہیں سی انشاء اللہ تعالیٰ حکایات
 اس کتاب میں اور کہا ہی استاد امام الوالقاسم قشیربی رضی فی انبی رسالہ مشہورہ میں اس طرح
 ابابعدیس متیک کیا ہی اللہ تعالیٰ فی اس طائفہ کو خلاصہ انبی دوستوں کا اور برگردی دی
 اوکو اور تمام بندوں ایسی کی بعد رسولون اور انما کی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین
 اور کی ہیں دل اوکی معادن اپی ہر ارکے او خاص کیا ہی اوکو درسیان امت سی واسطی
 منظریت انی اور کی صاف کیا ہی اوکو کہ درات تہری سی اور بلند ہی دی ہی اوکو طرف
 مقامون مشاہدات کی اسواسطی کہ ظاہری ہیں اوپر حقایق احدت اور توفیق دی ہی اوکو واسطی
 قیام کے ساتھ آداب عودت کی اور کولدی ہیں اونپر راہین احکام الوہیت کی ہمان تکملہ
 کلام اوکا پر کھا ہی آخر رسالہ میں کہ اور باقی لوگ یا اصحاب ثقل و روایت ہیں یا ارباب
 عقل و کیاست اور متلخ طریقت بلند ہو گئی ہیں ان سب سی سو جو چیز اور رون سی غائب
 ہی سو وہ ظاہر ہے واسطی انکی اور جو چیز واسطی اور مخلوق کی معارف سی مقصود و مطلوب ہے
 تو اوکو انکی واسطی بروردگار فی موجود و حاضر کردی ہی بس یہ لوگ اہل وصال ہیں

اور باقی آدمی ارباب استدلال کہ معلوم کرتی ہیں دلائل اور ثبوت یہی نہ ساتھ معائنہ اور
حنور کے اور یہ اہل ائمہ موافق اس قول شاعر کے ہیں کہ بیان کیا ہی اوسنی اپنی ان شعراء میں

و ظلامه فی الناس ساری
م ونحن فی ضیوع النهار

لیلی بوجہات مشرق
والناس فی سدف الظلام

ترجمہ رات میری تیری مونہ سی روشن ہی ہے اور اندھیری او سکی تمام لوگوں میں پہیلی ہوئی ہے
اور لوگ بچ پردی تاریکی کی ہیں ہے اور ہم روشنی میں دنگی کہتا ہوں میں اور نہیں گزرا ہے
کوئی زمانہ زمانوں سے مدت اسلام میں کہ ہوا اوسمیں ایک شیخ مشایخ اس طائفہ سی کہ ہوا
اوسکی علوشان توحید اور امانت قوم میں مگر یہ کہ بڑی علما اوسوقت کی معتقد ہوئی ہیں
اوسکے اور تواضع کی ہی اوسکے اور تبرک حاصل کیا ہی اوس سے تمام ہوا کلام
اوس کتاب کا اور واسطے اللہ تعالیٰ کی ہی خوبی کہنی والی ان اشعاروں کے

فاستجمعت هذا لك العاين
وصرت مولی الوری مذمت مولی
شغلا بحبك یا دینی دنیا کی

كانت لقلبي لهواء مفرقة
وصار محسدا من كنت احسدا
تركت للخلق دنياهم ودينهم

ترجمہ تہیں واسطی میری دل کی خواہشیں متفرق ہے سو جمع ہو گئیں جبکہ دیکھا تھا کہ انکے نے
سب خواہشیں میری ہے اور ہو گیا میں محسود اوس شخص کا جس پر میں حسد کرتا تھا اور ہو گیا میں
مولی سب کا جس کی کہ ہوا تو مولی میرا چھوڑ دیا یعنی واسطی مخلوق کی دنیا اونکی اور دین اونکا
بسبب مشغول ہوئی میری کی تیری محبت کی ساتھ ہی دین میری اپنی دنیا واسطی اللہ ہی خوبی کی

وارواحهم فی الجحیم والعلیہ السلام	فاحسبوا انهم لا یصلون علی حبسهم
وہ اہل ود اللہ کا لایم الرہر	قلوبہم حوالۃ معسکر

ترجمہ میں اجسام اون عاشقوں کی زمیں میں مقبول ہوئی ہیں اور کی محبت میں نہ اور روئیں
 اون کی مد پر وہ طرف مدی کی اڑتی ہیں نہ دل اون کی گردہ پرتی ہیں اوس شکر کی کہ اوس میں
 محبت والی اللہ تعالیٰ کی مانند ستاروں روشن کی ہیں اور وسطی اللہ کی ہی خوبی دوسری دیکھی

علی مثل حد السیف تسری الی العدا	فما راع لارض تقل ولا سباً
فما راع التوفیق واللہ صانہ	ولو لا حمل للطف واللہ ماننا

ترجمہ میں پوراہہ مثل باڑہ تلوار کی حاتا ہی تو طرف بندی کی نہ سو جو مڑا اوس راہی تو زمین
 اوٹاتی ہی اوس کو نہ آسمان نہ اور جو کہ بھیجا مطلب تک بسبب تو میں کی ہیں اللہ تعالیٰ فی گاہ کہا
 اوس کو گرنے نہی اور اگر نہ تو عمدہ لطف اوس کا تو واللہ نہ تباہ اور وسطی اللہ کی ہی خوبی دوسری دیکھی

اد اخیل لاصحاب حیتنا من الحمما	لنا من الصبر اخیل حصونا
وان مرکواخیل الصدود معدرة	اقصا علیہا للوصال کمنا
وان حردوا سیافہم لقتالنا	لقناہم بالذل مدرعینا
وان لم یروا فی ودنا وصالنا	صرنا علی احکامہم ورجعنا

ترجمہ میں تیار کرتی ہیں محبوب لشکر کو ستم سے بھاتی ہیں ہم صبر جمیل سے قلعہ نہ اور اگر سوار ہوئی
 ہیں فراق کی گھڑوں پر لوٹنی کو نہ مقیم رہتی ہیں ہم وہیں پر وسطی وصال کے گہات میں اور
 اگر نکالتی ہیں تلواریں ایسی وسطی قتل ہماری کی نہ ملاقات کرتی ہیں ہم اوسنی ساتھ عابری

ڈرتی ہوئی ہے اور اگر نہ رغبت کریں بیچ محبت اور وصال ہماری کی بدسیر کریں گی ہم اوپر حکمون اونکی کے اور راضی ہوں گی ہم اور واسطے اللہ تعالیٰ کی سے خوبی دوسری کہنی والی کے

وان ابعدا وني نزدك في الحب

وهم اهل فضل لي ومنزلة عندك

ولو طردوني كنت عبد العبد منهم

ولي عندهم حجر كما حكم الهوى

ترجمہ اگر ناکستی ہیں مجھ کو ہوتا ہوں میں غلام اونکی غلام کا ہے اور اگر جدا کرتی ہیں مجھ کو زیادہ ہوتا ہوں محبت اور دوستی میں ہے اور واسطی میری نزدیک اونکی جدائی ہی جیسا کہ حکم کیا محبت فی اور وہ صاحب احسان کی ہیں مجھ پر اور صاحب فضیلت کی نزدیک میری اور واسطی اللہ کے ہی خوبی دوسری کہنی والی کے

فلما اتاني الحكم ارتفع الجھل

فان قربوا فضل وان ابعدا عدل

وان ستره فاستومن اجلهم يحلو

وكنيت قدما اطلب الوصل منهم

تتيقنت ان العبد لا طلب له

وان اظهر والم يظهر واغبر وصفهم

ترجمہ اور تہا میں ہمیشہ طلب کرتا وصل ان سے ہے پس جبکہ آئی مجھ کو عقل اور دور ہوئی ناوانی یقین ہوا مجھ کو کہ غلام کو نہیں ہی اختیار طلب کرنی کا ہے سو وہ اگر نزدیک اپنی آئی دین مجھ کو تو اونکی عنایت ہی اور اگر جدا کریں تو عدل ہی اور اگر ظاہر کریں تو نہیں ظاہر کریں سو امی و صفائی کے اور اگر پوشیدہ کریں پس پوشیدہ کرنا اونکی سبب شیریں ہے اور واسطی اللہ کے ہی خوبی دوسری کہنی والی کے

وابحت جسمي من اراد جلوسه

وحبيب قلبي في الفؤاد انسي

ولقد جعلتك في الفؤاد محذرا

فالحبسم مني للجليل موانس

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ تحقیق گردانا لینی مجھ کو بیچ دل کی دوست راز دار اپنا اور مباح کیا یعنی حبسم

اوس شخص پر کہ ارادہ کرے میری صحت کا پچھلے جسم میرا واسطی بہ صحت میری کی انیس ہے
 بہ اور محبوب دل میری کا چچ دل کی انیس میری۔ اور واسطی اللہ کی ہی حونی دوسری کسی دیکھی

فلتک تخلو والحياة مزيرة	وليك رضى والا نام عصاب
ولبت الدي بدي وبديك عامر	وبلي وبلن العالمين حراب
اد اصح صدك الوديا عاتية المي	فكل الدي فوق البراب تراب

ترجمہ پس کا شکلی تو ٹیڑھا ہوتا اوس حال میں کہ رگ کی تلخ ہے، اور کا شکلی تو راضی ہوتا اوس
 حال میں کہ لوگ مراض ہیں، اور کا شکلی وہ حیر کہ در میان میری اور در میان تیری ہے
 آباد ہوتی ہے اور جو حیر کہ در میان میری اور در میان مخلوق کی ہی ویران ہوتی، حکمہ صحیح
 ہو جاوی تیری طرف سے محبت اسی ہدایت آرزو کے پس ہستی کہ او پر خاک کی نہ
 خاک معلوم ہوتی ہے، اور واسطی اللہ تعالیٰ کی ہے حونی دوسری کہنی والی بکے

نفس المح على الاسقام صادرة	لعل مسموما نوما يد اويها
لا يعرف السوء الا من يكاد	ولا الصامة الا من يعاينها
الله نعلم ان النفس قد تلت	سوء اليك ولكني استليها
قطرة صدك يا سؤلى وما املى	اسهي الى من الدسا وما فيها

ترجمہ دل عاشق کا بیمار یون پر صابر ہی، شکایہ بیمار کر نیوالا اوسکا ایک روز دوا کرے اوکی
 نہیں بھجاتا ہی حال استیاق کو مگر وہ شخص کہ تکلیف اوٹھاوی اوکی اور نہ حال عاشقی کو
 مگر وہ شخص کہ جگہی اوسکو، اللہ جانتا ہے سب بات کو کہ دل ہلاک ہو گیا ہے، ہر توفیقین طرف

تیری لیکن تیری دیتا ہوں : پس ایک نظر تجھی اسی مطلوب اور مقصود میری مرعوب تیری
طرف میری دنیا سی اور اون چیزوں سی کہ دنیا میں ہیں اور کھا ہی دوسری شاعر نے

ان کان سفك دمي افصى مراد کم | فما غلت نظرك منك بسفك

ترجمہ اور اگر ہی خون ریزی میری نہایت مراد تمہاری ڈیر نہیں کر ان ایک گاہ تمہاری بعض میری خون ریزی کے

فصل ثانی بیان اثبات کرامات اولیاء اللہ بین قدس سرہم

معلوم ہو کہ ظہور کرامات کا اولیاء اللہ سی جائز ہے عقلاً اور واقع ہی نقلاً سو جواز
عقلی ہوئی اوسکی کا یوں ہی کہ نہیں وہ محال قدرت الہی میں بلکہ وہ مجملہ ممکنات کی ہے
مثل ظہور معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہ عقیدہ ہی مذہب اہل سنت کا مشایخ عارفین
اور اہل نظر کا اصولین اور فقہامی محدثین سی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تصانیفین انکی گویا
ہیں ساتھ اسکی شرق و غرب اور عجم و عرب میں قول صحیح اور تحقیق مختار نزدیک جماعت
ائمہ محققین کی اہل سنت سی ہی کہ جو چیز جائز ہی واسطی انبیاء کی قسم معجزات سی تو جائز ہے
واسطی اولیاء کے مثل اوسکا کرامت سی بہ شرط عدم تحدی اور طلب مقابلہ کے اور نہیں وارد
ہی اوپر اوسکی قرآن واسطی لازم ہوئی اوسکی کے تحدی کو اور نہیں صحیح قول اوس کہ نہی الیکا
جو کہتا ہے یہ بات کہ وقوع کرامت مودی ہی طرف التباس کے درمیان کرامات اور معجزات
کے اسنو طیکہ معجزہ واجب ہی بتی پر کہ مقابلہ کری اوسمی اور ظاہر کری اوسکو اور کرامت واجب
ولی پر کہ چپاومی اور پوشیدہ کری اوسکو مگر عند الضرورت یا اذن یا معلومیت احوال کے
کہ نہ واسطی اوسکی اوسمیں خستیار یا واسطی تقویت یقین بعضی مزیدوں کی جیسی بہر لیا ہی

بعضی سرگوں بی جُلو ایسا شہد سی ہوا میں اوٹھا کر اور ڈال دیا سی او سکو مرید کی تہہ میں اور
 مروی ہی کہ ایک سرگ بی دیکھا دیا ایک شخص کو کعبہ شریفہ دور سی اور دوسری بی دیکھا دیا
 بعضی مسکوں کو کعبہ در حالیکہ لوگ طواف کر رہی تھی او سکا اور سہا ہی سنی تحقیق کہ ایک عجائبت
 بی او میں سی دیکھا کعبہ کو اور طواف کیا گر داو سکی بلا شک و شبہ اور ملائین اوں دکنی والوں
 میں سی ساتھ بعض کے کہ تہا وہ تقات القیاسی ملکہ سردارانِ ملامسی اور سوا سکی او س قسم سی
 کہ درازھے ذکر اون ماتون کا اور وہ قول کہ گیا ہی او سکی طرف امام ابو سحتی اسرار فی التہات
 سی بعضی کرامتوں کی یہ بعض کے سو وہ قول مانی ہی یہ سہ سہو کے حوصح و متہوڑ ہی اور وقوح
 اور ظہور کرامت کا نقلاً سو وہ بیتک آیا ہی قرآن اور احادیث میں سہ سہا کی او س حد تک کہ
 خارج ہی حصر و شمار سی پس اون آیات سی کہ ماطق ہی ساتھ او سکی قرآن مجید وہ آیت شریفہ ہی
 کہ خبر دی ہی او سمن پروردگار نے حضرت مریم سن عمر او سہی اسطرح کلثما دحل علیہا
 رگرتا الخراب و حد عندہا رقا قال فامریم ائی لک ہدا قالت ہئی من
 عند اللہ لان اللہ یرزق من یشاء و یعلم حساب ترجمہ اور جب حاتی او کی پاس
 حصر ذکر یا محراب میں باقی رو بہک او کی رزق کتنی ہی مریم کہانسی آیا تیری پاس ہی
 کتنی وہ پاس سے اللہ جل کے پر آئینہ اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہتا ہے حساب اور ارشاد
 پروردگار کا حضرت مریم کو وہ ہئی ائی الیک منجد النحلۃ نسا قط علیک سرجا حببا
 ترجمہ اور ملا تو اپنی طرف ہی مریم ٹرہ و خنڈ خرمالی گرین کے او پتیری خرمی تازی اور تہا
 وہ وقت تارہ چوارون کا جیسا کہ مذکور ہے یہ تفصیل تھا سیر میں اور یہ قول ابی کہ خبر دی ہے

اوسین عجائبات ہی اوپر ہاتھ حضرت خلیفہ علیہ السلام کی ساتھ موسیٰ علیہ السلام کی اور اسطرح سے
 قصہ ذوالقرنین علیہ السلام کا رضوان اللہ علیہم اور غایت کراچی اوکو اللہ تعالیٰ وہ قدرت
 جو نہیں دی اوکی سوا اور کو اور قصہ اہل کعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اور وہ عجائبات کہ ظاہر ہو
 کلام سی کتی کی اوکی ساتھ اور قصہ آصف بن برخیا کا ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیچ مقدمہ
 تحت بقیس کے اپنی اس کلام پاک میں قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اَتِيكُ
 بِهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ ظَرْفُكَ اور یہ سب انبیاء نہیں ہیں اور ثبوت اوکا احادیث سی
 سو منجملہ اوکی وہ حدیث ہی صحیح و مشہور کہ مذکور ہی صحیحین میں جریج راہب کی جنبی کلام کیا ہی
 ترکی فی گو دین جبکہ پوچھا او نہون فی اوس رے کسی اسی غلام کون ہی باپ تیرا کہا اوسنی فلانا
 چروایا میرا باپ ہی اور اسی باب سی ہی حدیث اون فار والون کی کہ بند ہو گیا تھا مونہ اوکا
 ایک بڑا پتھر گر کے اور وہ حدیث صحیح متفق علیہ ہی مشہور صحیحین میں اور اوکی آخر کا یہ جملہ ہے
 کہ فَالْفَجْرَتِ الصَّخْرَةِ فَخَرَجُوا يَمْسُحُونَ یعنی دور ہو گیا وہ پتھر چلی گئی وہ کل کر اور قسمی
 سے ہی حدیث اوس بیل کے کہ لا داتھا او سکو اوکی مالک فی یا سوار تھا او شہر علی اختلاف
 الروایہ سومتقت ہوا اوکی طرف وہ بیل اور کلام کیا اوس سی پس بولا کہ میں نہیں پیدا کیا گیا
 اسواسطی بلکہ میں پیدا کیا گیا ہوں واسطی کہتی کی تو کھا لو گون نے سبحان اللہ تعجب اور کہ پتھر
 سے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا بیل نے باتیں کیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 میں پہلی ایمان لائی والا ہوں بیاتہ اسکی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور یہ بھی حدیث صحیح و مشہور
 مذکور صحیحین وغیرہ میں اور متفق علیہ ہی صحبت اسکی یعنی اتفاق ہے علما کا بیل کے بات

کر فی پر اور اگرچہ مختلف ہوئی ہیں بعضی بعضی الفاظ حدیث میں اور اسی باب میں ہی وہ حدیث
 صحیح متفق الصحیحہ کو رہی صحیحین میں سچ حق حصر ابوکر صدیق رحمہ کی ساتھ معان اونکی کی وہ
 معان کہ کھانچ اوکی وایم اللہ ما کا واحد من لقمة الاريا من اسفلها اکثر مسما
 ما کلو احتی شمع وصارت اکثر مما کالت قل ذلك مظهر الیہا ابوکر رضی اللہ عنہ
 فقال لا مرانہ یا احب ہی مراں صاھدا بال لا وقرآ عبی الی الا ل اکثر مسما قل
 ذلك ثلاث مراتب اور اسی باب میں ہی وہ حدیث صحیح متفق الصحیحہ مذکور صحیحین میں کہ قال
 رسول اللہ صلعم لقد کان من قتلکم من الامم محدثون فان قتل فی اقصى احد
 منهم فهو عمر النبی ویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق تھی سچ اون لوگوں کے
 جو پہلی گز گئی تھی امتوں میں محدثین بس اگر ہوگا سچ امت میری کی کوئی اور میں ہی یس ہر
 اور اسی باب میں ہی وہ صحیح ہوا ہی حصر سرور میں کہ فرمایا اوہوں فی یا ساریۃ المحمل کل
 اینی حطہ کی حالت میں سچ جمعہ کی سو بیچ گیا آواز او کا ساریہ تک اسی وقت یس سج کیا وہ شمس
 آگاہ ہو کر دامن کوہ میں سوا ہون اس میں حصر عمرہ کی دو کرامتیں عمدہ ایک مکشف ہوا
 آب یہ حال ساریہ اور ہر امیون کا اور حال دشمس دوسری پہنچا آپکی آواز کا ساریہ تک مسافت
 بعید پر اور اسی قسم میں ہی وہ حدیث حسکی صحت پر اتفاق ہی ملے گا سچ مقدمہ سعد بن ابی
 وقاص رضی اللہ عنہ کی کہ کیا او کی ضمیمہ ابو سعید فی اصابتی وعلی سعد احرجا فی الصحیحین
 ایسی لگی محکوم بدو یا سعد کی اور اسی باب میں ہی وہ حدیث متفق الصحیحہ میں جو آئی ہے سچ مقدمہ
 سعد بن رید بن عمرو بن لعل کے کہ کہا اوہوں فی حق میں اوس عورت کی کہ جو مدعی ہوئی تھی

اور پراس باتین کہ لی ہی اونہون تی کچہ زمین اوسکی سو بدو عادی اونہون تی اوسی سطح
 اَللّٰهُمَّ اِنَّ کَانَ کَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاَقْلَمُهَا فِی اَرْضِهَا فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی
 ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِیَ تَمْشِیْ فِی اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِی حُفْرَةٍ فَفَلَّتْ اَخْرَجَاهُ
 اِیضًا فِی الصَّحَابِیْنِ یعنی اسی اللہ اگر یہ جھوٹی ہی تو اندھا کر دی اوسکو اور مارا اوسکو اوسکی
 زمین میں ہونہری وہ یہاں تک کہ جاتی رہی نظر اوسکی اور درمیان اوس حال کے کہ جا رہی تھی
 وہ اپنی زمین میں نگاہ گر پڑی ایک گڑھی میں اور گڑھی نیچے کی گئی ہی اسی بھی صحیحین میں
 اور اسی باب سی ہی وہ حدیث صحیح بخاری کی کہ مذکور ہی اوس میں یہ قول کہ کسکے عورت کا
 وَاللّٰهُ مَا مَرَّیْتُ اَسْبَیْرًا خَیْرًا مِنْ خَبِیْثٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ یَوْمَ اِیَّاکُمْ قَطْفًا
 مِنْ عَنَبٍ فِیْ یَدِهِ وَاِنَّهُ لَمَوْثِقٌ فِی الْحَدِیْدِ وَمَا بَمَلْکَةٍ مِنْ ثَمَرَةٍ وَکَانَ تَقْوَلُ اِنَّهٗ
 لَمَرْقٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَبِیْبًا یعنی قسم اللہ کی نہ کیا مینی کوئی قیدی بہتر خبیث سے
 قسم اللہ کے بیشک دیکھا مینی اوسکو ایک دن کہ کہا تاہتا خوشہ انگورون کا لپی ہوئی اپنی تہ
 میں اور بیشک وہ جکڑا ہوا تھا لوہی میں اور نہ تھا مکہ میں اوسوقت کچھ پہل اور کستی تھی وہ
 بیشک وہ رزق تھا کہ وزی دیا تھا اوسکو پروردگار نے واسطی خبیث کے اور وہ عورت بٹی حارث
 بن عامر بن نوفل کے تھی اور اسی باب سی ہی وہ حدیث صحیح بخاری کی جو آئی ہی بیچ قصہ
 اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی مذکور کہ ایک باز نکلی یہہ دو نو شب تار یک میں آنحضرت صلعم
 کے پاس سے اور تھی ساتھ اون دونوں کے مثل دو چرخون کی اون کی ماتون میں پہر
 جبکہ جدا ہوئی راہ میں طرف اپنی مکانوں کے تو ہو گیا ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ

او ہمیں سے بہانہ لیا کہ اگلی ایسی مکاوں میں اور اسی باب سی ہی حدیث صحیحہ اوس شخص کے کہ
 سا اوس ایک آواز سی کہ کہا کہ سنی اسی حدیثۃً فلائی یعنی بلا فلائی کی باغ کو اور مروی ہے
 کہ وہاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ میں ایک تیر سے کہ روک رکھا تھا اوس لوگوں کو براہ سی ایک سو ہوا
 سو پلو سی کر فی لگا و اسی دم ہی اور ہٹ گیا براہ سنی پس علی لگی لوگ اوس وقت کہا حضرت عمرؓ
 فی صدق رسول اللہ صلعم من حاف اللہ حقا اللہ مینہ کلشی یعنی سح فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ڈرتا ہی اللہ سی تو ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ہر چیز کو
 اور اسی باب سی ہی وہ حدیث جو مروی ہی کہ آنحضرتؐ فی بیجا جلا ابن حنربہ رحمہ کو ایک
 غزوہ میں سومائل ہوا اور میان اونکی اور درمیا اوس موضع مقصود کی ایک ٹکڑا ہمسہر کا
 یہرو مالکی اونہوں فی اللہ تعالیٰ سی ساتھ اسم عظم اوسکی کے یہر علی لگی ہمراہ ہی سکوا و یہر
 اوس پانی کی خشکی کے طرح اور مروی ہی کہ تھا پاس سلمان اور ابی داؤد کی رہا ایک پیالہ چوہین
 کہا یکا تو تسبیح کہی اوس اسطرح کہ سنی ان دونوں فی تسبیح اوسکی اور مروی ہی کہ حضرت
 عمران بن حصینؓ رہ سنا کرتی تھی سلام علیک فرستون کی اور انی یہاں تک کہ چھینی لگوای
 انہوں نے اکیار تو موقوف ہو گیا سلام فرستون کا انہر بہر جاری کر دیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے
 ابر اور اسی باب سی ہی وہ حدیث جو مذکور ہے مسلم تہریق میں اور گد بچکا ہی و کرا و سکا کہ بہت
 لوگ زولبدہ موعبارا لودہ دفع کئی گئی دروازوں سی ایسی ہوتی ہیں کہ اگر قسم کہا وین اللہ
 تعالیٰ پر تو ہر آئیہ سچا کری اونکو اور میری نزدیک یہ بات ہی کہ اگر اور کوئی دلیل سوا انس
 حدیث کی نہونی اثبات کر میت یمن تو البتہ کافی ہوتی یہ واسطی اثبات کی اور تحقیق مروی ہے

سلف صالحین سی مثل صحابہ اور تابعین وغیرہم کی اوسقدر چوبچا ہی حد استفاضہ کو اور بیشک
 تصنیف کی ہیں علمانی اس باب میں بہت کتابیں اور غفریب آوی گی حدیث اولیں رضی کی
 انشاء اللہ تعالیٰ اور بہت حکایتیں ہیں سلف اور خلف کی کراستون میں پس اگر کہا جاوی گیا
 باعث اس بات کا کہ نہیں منسہور صحابہ کرام سی رضا اوسقدر کراستون جو مشہور ہیں اولیامی بالحد
 اونکی سے توجواب سکا وہ ہی جو دیا ہی حضرت امام احمد بن حنبل رضی جبکہ کہا گیا اولسی اسی ابو عبد اللہ
 تحقیق نہیں مروی صحابہ سی اوسقدر کراستون جو مروی ہیں اولیا اور صالحین سی کیا ہی باعث
 اسکا تو فرمایا اونہون فی ای عزیز قوی تھا ایمان اون لوگون کا سونہ محتاج ہوئی وہ طرف زیادہ
 اوس شے کی کہ قوی کرتی اوس سے ایمان اپنی اور ایمان اونکی غیرون کا ضعیف تھا کہ نہیں چنچا
 حد قوت کو اونکی ایمان کی سقوی کیا اونہون فی ساتھ ظاہر کرنی کراستون کی وسطی اونکی کراستون
 اور اسی معنی میں کہا ہی کچھ بیخ فی بیچ مقدمہ کراست حضرت مریم بنت عمران رضی کی کہ اونکی بہت
 احوال میں بہت ظاہر ہوتی تھی خرق عادات بلا سبب وسطی قوی کرنی ایمان اونکی کے اور کامل
 کرنی یقین اونکی کے سوتہیں وہ جبکہ داخل ہوتی اوپر اونکی حضرت زکریا محراب میں تو پاتی اونکی
 پاس رزق کو اور جب قوی ہو گیا ایمان اونکا اور قوی ہو گیا یقین اونکا تو متعلق ہوئی وہ
 خرق عادات طرف سبب کی اور کہا گیا اولسی کہ ہلا واپنی طرف یہہ ڈنڈ کچھو کا کہ گرین کی تمیز
 چھواری تازہ اور اسطرح کہا ہی شیخ کبیر عارف بامیہ استاد طریقت اور لسان حقیقت شہرہ
 الدین سہروردی رضی فی کہ خرق عادت ظاہر ہوا کرتی ہیں جس جگہ صنف ہو یقین کا شیف
 میں کہ یہہ رحمت الہی ہی وسطی بندگان عبادت گزین کی اور ثواب معجل ہے وسطی اونکے

اور فوق ان لوگوں کی وہ لوگ ہیں کہ اونٹنیہ کیا ہی حساب کی دل ہی اور حاصل کیا ہی او کی باطنوں
 فی لیس کو سوہیں حاجب او کو حرق ماداب اور رتہ قدرۃ اور آیات کی اور اسطی نہیں منقول
 اصحاب آنحضرت ہسی اکثر ان حرق عادات کا گر قدلیل اور معمول ہیں ساخریں متلج سسی اکثر یہ امور
 اسوا سطلی کہ اصحاب آنحضرت تبرکت صحب رسالت آب کی اور بیونی رول وحی کی اور آئی جانی
 فرستون کی سورہ ہور ہی تہی دل او کی اور دیکھنی ہسی امور آخرت کو ظاہر سو ترک کیا تھا ونا کو اور
 پاک ہوگی تہی نفوس او کی اور سست ہوگی تہین عادتین او کی اور مصفا ہوگی تہی املنی او کو
 دلون کی لیس لی پرواہی وہ لوگ سب اس عنایت الہی کی دیکھنی کرامات اور سبکی انوار ویت
 سے اور جو بھی قوت یقین سے ہر تہہ کو وہ دیکھا ہی معاملاب عالم حکمت کی ظاہر اون قسم سہی کہ
 دیکھا ہی او کو غیر قدرت سہی اور دیکھا ہی قدرت کو پوشیدہ پردہ اسباب میں اسطرح کہ اگر ظاہر اور کشف
 ہو و اسطی او کی قدرت تو نہ تعجب کری اور غریب بائی او کو اور تعجب جانی والا قدرت کا قوی ہونا ہی
 ابان او کا سبب اس قدرت کے ہو اسطی کہ وہ عجوب ہی ساتھ حکمت کی قدرت سہی اور کوی
 ہوتی ہی سطلی اولیاء اللہ کے ایک قسم خاص کرامات سہی جیسی سنا آواز ماتفون کا ہو اسی اور آواز کو
 ایسی دلون سہی اور لیٹ بانارمین کا اور دل جاننا ذوات جارجی کا اور روشن ہونا او پر دلون کے
 ماتون کا اور جاننا بعضی حوادث کا قیل مہور او سکی کے اور حاصل ہوتی ہیں ہر سہ اول کو
 برکت متابعت آنحضرت کی پس اکثر لوگون کا حصہ میں محبت اور قرب اور عبودیت سہی وہی
 جو اکثر ہر حصہ حاصل کرنی میں متابعت آنحضرت کا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
 اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰہُ لَیْسَ بِکَدِّیْ تَوَاہِیْ حَبِیْبِیْ اِکْرِہِیْ اِکْرِہِیْ اِکْرِہِیْ

اللہ سی تو متابعت کرو میری محبوب رکھی گا تمکو اللہ تعالیٰ اور کرامات اولیا کی تہہ میں نجات
انبیا کی اور ہی واسطی ہر رسول کی اتباع اور یہ امر ہی باعث ظہور کرامات اور خرق عادات کا
یہاں تک مذکور ہوا کلام حضرت شہاب الدین سہروردی کا اور فرمایا ہی امام ابو القاسم
قشیریؒ نے جو یہی کہ ظاہر ہو کر امت اوسکی کسی شخص پر اوسکی امت سی تو وہ محدود ہی اوسکی
معجزات سی پھر یہ کرامتیں کہی ہوتی ہیں از قبیل اجابت دعوت اور کہی ہوتی ہیں از قسم اطہار
طعام ایام فاقہ میں بی سبب ظاہر کی یا حصول پانی کا وقت پیاس کی یا آسانی قطع مسافت کے
مدت قلیل میں یا خلاصی دشمنوں سی یا سنا آواز کا ہاتف سی وغیرہ لک طرح کی افعال مخالف
عادت انتہی پس اگر اعتراض کری کوئی کہ کرامات مشتبہ ہیں ساتھ سحر کے کیونکر فرق کیا جاوے
درمیان انکی سو جواب اسکا وہ ہی جو دیا ہی شیخ عرفا اور علما تحقیق نے کہ فرق درمیان سحر اور
کرامت کی یہ ہے کہ ظاہر ہوا کرتا ہے سحر باتوں سی فساق اور بی دین اور کافروں کی کہ وہ لوگ
منتجع اور پی روا حکام شریعت کی نہیں ہوتی ہیں اور متابعت سنت انبیا کی نہیں کرتی اولیا
اللہ پہنچی ہیں متابعت سنت اور احکام شریعت اور آداب دین میں درجہ عالی کو سوا ظاہر
ہو گیا فرق ان دونوں میں اور پہلی گزر چکا ہی فرق درمیان کرامت اور معجزہ کی کہتا ہوں ہیں
لوگ انکار کرنے والی کرامت کی مختلف ہیں بعضی مسکر ہیں کرامات اولیا کی بالکل اور بعضی
منکر ہیں لایات اولیا اپنی زمانی کی اور تصدیق کرتی ہیں کرامات اون بزرگوں کی جو پہلی گزری
ہیں اولسی جیسی حضرت معروف اور سہل اور حنیف وغیرہ فریقہ ثانی مطابق ارشاد
شیخ ابو الحسن شافعیؒ کی ہیں کہ کہا اونہوں نے انکی حقین کہ یہ فرقا سر اسلیہ ہے کہ

تصدیق کی حیرت موسیٰ کی اور تکذیب کی آنحضرت کی اسوۃ مطیٰ کہ یا زبیر اس موت کا اور بعض
 تصدیق کرتی ہیں اس امر کی کہ بیشک واسطی اللہ تعالیٰ کی یہ اولیاء ہیں اور واسطی اولیاء کے
 کراماتیں ثابت ہیں لیکن ہمیں تصدیق کرتی یہ لوگ ظہور اون کرامات کا کسی شخص میں سے
 اہل زمانہ کی سبب سے یہ لوگ ہی محروم ہیں سعادت سی اسواسطیکہ جب کوئی تسلیم کرے کہ کسی شخص سے
 تو یہ نفع حاصل کرے گا کسی شخص سے سوال کرتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق اور حسن خاتمہ کا
 اور عافیت کا واسطی ہی اور سب مسلمانوں اور مسیحیوں اور الہی کی اور سوال کیا لوگوں نے
 بعضی ظہامی کرامات اولیاء کا سو کہا وہوں نے حوا کا کرتا ہی اسکا اگر ہی وہ کہ نہیں
 جانتا اس باب سے کچھ اور نہیں سمجھتا اس امر کو ترجوع کر ہی طرف اللہ کے اسطرح کہ وہ حال حاضر جو چاہے
 کری اور حکم کر ہی حسب بات کا ارادہ کری اور اسی باب میں مروی ہیں یہ اشعار

عَبَّ الْأَيَّاتِ تَصَدَّقَكَ الْعُقُولُ
 لَهُ الدِّينُ الْمُصَدَّقُ وَالرَّسُولُ
 قَدْ يُرَى لَيْسَ يَحْجُوهُ الْمُفَوَّلُ

إِذَا كُنْتَ الْمَكْدِيَّةَ بِأَحْمُولُ
 فَلَكَ بِالْفَهْمِ نَزْجُ عَوْ شَيْءُ
 بَانَ إِلَهُنَا مَا شَاءَ لِقَصِي

ترجمہ حسبوقت جہلاویگا تو ای حال پر کرامات اولیاء اللہ سی سمجھیں گے کہ جس عقلیں ہیں
 ہو تو ہوش میں رجوع کرے گا تو طرف اس چیز کے کہ او کو دین سچائی والا ہی اور رسول صائم
 اسطرح کہ خدا ہمارا چاہتا ہے کرتا ہی وہ قادر ہی نہیں عاجز کرتا ہی او کو مہلت دیا ہے کہ کتابوں
 میں او کمال تعجب سے اس شخص سے حوسکہ ہو کرامات کا حالانکہ ثابت ہیں اکثر آیات بنیات اولیاء
 صحیحہ اور آثار مشہورہ اور حکایات مرویہ سلف اور خلف سی اور پیچی ہی کثرت و شہرت او کی سبب و نہیں

اوستدر کہ خارج ہی حصہ و تعداد سی پس اکثر ان منکرون میں سی اگر دیکھیں اولیا اور صالحین کو
 اور قتی ہوئی ہو امین تو برائینہ کہیں گے یہ جادو ہی اور شیاطین تباوین کی اونہیں اور بیشک
 جو محروم ہو اتوفیق سی اوسنی جہٹلایا حق بات کو غیبت اور معائنہ دونوں میں جیسی کہ فرمایا ہے
 پروردگار جو اصدق قائلین ہے وَلَوْ تَرَكْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قُرْطَانٍ فَلَسَوْدُ بِأَيْدِيهِمْ
 لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ یعنی اور اگر اتاری قی ہم تجہر کوئی کتاب سچ کاغذ
 کے سوچو قی وہ لوگ اوسکو اپنی باتوں سی تو البتہ کہتی کا فرہین یہ مگر جادو ظاہر سوا فوس کسی
 نسبت کیا جادوی سحر اور فعل شیاطین طرف اولیای مقررین اور ابراہار صالحین کی جو موصوف
 ہیں ساتھ زہد اور عبادت اور صبر و شکر اور خوف ورجا اور تقوی اور روح اور توکل اور رضا
 اور معرفت کی پاک ہیں صفات مذمومہ سی آراستہ ہیں ساتھ صفات حمیدہ کی متخلق ہیں ساتھ
 اخلاق الہی کی مستعد ہیں طاعت پروردگار میں متادب ہیں ساتھ آداب شریعت شریفی کی اور
 سنت عوامی بلند ہوئی ہیں لپتی نفسانیت سی طرف ذرہ قرب انس کے متوجہ ہیں طرف عالم قدر
 منہ پیر ہی دنیا ہی دنیہ سی بلکہ آخرت سی ہی دور کے ہیں برائیان اپنی نفسوں کے ساتھ ڈالنی
 خواہشوں اوسکی کے سوزندہ کر دیا ہی اوسکو حی قیوم فی اور ظاہر ہوا ہی جمال جلال اوسکا
 اوکی دلون پر کہ کوششیں کی ہیں اونہوں فی راہ حق میں حق کوشش کر نیکا اور پورا کیا ہے
 واسطی اوکی اللہ تعالیٰ فی وعدہ اپنا جیسا کہ ارشاد کیا ہی اس کلام مبارک میں وَالَّذِينَ
 جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنہوں فی کوشش کے ہماری راہ میں سو
 تبار دیتی ہیں ہم اوسکو راستہ اپنا سوسکا شکی ہوتا چھکو شعور بات کہ کون لوگ سزاوار ہیں

ساتھ غنایت کی اور اس ارشاد فیص بیاد سی وَكَشَرَ الْمُحْسِنِينَ الَّذِينَ إِذَا دُكِرَ اللَّهُ وَحِلَتْ
قُلُوبُهُمْ أَوْ رِيَّةُ قَوْلِ الْبَيِّ إِذَا دُكِرَ اللَّهُ وَحِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا
تَكَلَّمَ عَلَيْهِمْ آيَةٌ رَأَوْهُمْ إِيْمَانًا وَعَلَىٰ رِثْمِهِمْ يَبْكَوْنَ اور یہ ارشاد آنحضرت
کا صحیحین میں الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْفَعُونَ وَلَا يَتَطَرَّعُونَ وَعَلَىٰ رِثْمِهِمْ يَبْكَوْنَ
وَهَلْ هُوَ لِأَهْلِ الْعَرَاءِ إِيْمَانٌ هُمْ الْمُتَرَحِّصُونَ یعنی وہ لوگ کہ ہمیں متحر کرتی اور
نہ متحر کرتی ہیں اور نہ فال لیتی ہیں بلکہ ایسی رب بر توکل کرتی ہیں سو کیا مراد ان لوگوں سے
اہل عزم و کوشش ہیں یا اصحاب دولت و آرام اور ساتھ اس ارشاد آنحضرت صلعم کی کہ دُرَّتْ
أَسْعَتُكُمْ أَعْمَارُ الْحَدِيثِ الْقَصِيحُ الْمَشْرُوعُ یعنی سب لوگ پریشان ہو غبار آلودہ آخریت
نک اور ساتھ اس قول آنحضرت کی کہ فرمایا جبکہ دیکھا مصعب بن عمیر کو رض لپٹا ہواوندہ کے
لوستین میں دَعَا حُتَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ إِلَىٰ مَا تَرَوْنَ یعنی بلایا ہی او کو محبت نے
اللہ اور رسول کے طرف اوس حال کے کہ دکھتی ہو تم اور ساتھ اس قول آنحضرت کی جبکہ
پوچھی کسیبی آپ سی معنی احسان کی اِنَّ نَعُدَّ اللَّهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهُ
فَأِنَّهُ يَرَاكَ الْحَدِيثُ یعنی احسان یہ ہی کہ عبادت کر سی تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح
کہ گویا تو دیکھتا ہی او کو پہر اگر نہویہ مرتبہ تیرا کہ دیکھی تو او کو تو یہ خیال کر کہ دیکھتا ہی
وہ تجھ کو آخر حدیث تک سو کیا مراد ان لوگوں سے کوئی اور شخص ہیں سوا مرا میں اور
حاضرین کی اور ساتھ اس قول آنحضرت کی اِنَّ الْبَدَاةَ مِثْلُ الْإِيْمَانِ
یعنی سب ایمان کی ہی گہکی سہیت کی اور ترک کرنا لباس فخر کا سو کیا یہ لوگ سوا اندر

قول الہی کے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِٗٓ اَكْثَرٌ اِلْتِفَاتًا اِن مَّا رَاہُ اسْتَغْنٰی یعنی تحقیق انسان فی سرشتی کے
 حکمہ دکھاؤ سنی بی پروا سو صدق اسکی غیبا بہن یا فقر اور کون مناسب تر ہی ساتھ اس
 قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اِنَّ الْاَكْثَرِیْنَ ہُمْ الْاَقْلُوْنَ کَوْنِ الْقِیَمَہِ یعنی تحقیق
 بہت مال والی وہی کتر ہوں گی بفع میں چچ دن قیامت کی آیا مراد اس سے اہل مال و ثروت
 بہن یا اہل فقر و قلت اور کون سی ان دونوں میں کی سدا گان الہی بہن جبکا و کر کیا ہے
 سورہ فرقان میں اس طرح پروردگار عالم فی اِنَّ عِبَادِیْ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطٰنٌ
 یہی متیک جو میری بندی بہن نہیں تھجکوا ہی شیطاں اوپر غلبہ اور کون دونوں میں سے
 بندہ ہی دنیا اور شیطاں لعین کا خکو تاتا ہی اللہ تعالیٰ اسی اس کلام مبارک میں وَمَنْ
 تَحْتَسِبْ عَنِ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ یَقِیْضْ لَہٗ شَیْطٰنًا مَّہْوًیً لَّہٗ فِرَاقٌ یہی اور جو کوئی غفلت کرتا
 یا د الہی سی تو مقرر کرتی ہیں ہم واسطی او کی ایک شیطاں پس وہ او کی ہمراہ رہتا ہی اور وہ
 لوگ کہ کہا او کی حقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداً الدِّیَّارِ وَالْاَزْہَمِ یعنی ہلاک
 ہوا اندہ دنیا و دہم کا اور کون ان دونوں فرقوں میں کا سزاوار تر ہے ساتھ اتباع سنت
 اور اقتدار شریعت کی آیا اہل زہد و مجاہدہ کہ عمل کرتی ہیں ساتھ عزیمتوں کی یا دوست رکھنی والی
 دنیا کیلنی کے جو اختیار کرتی ہیں حصّوں کو اور گمان کرتی ہیں کہ اتلاع سنت حطوطا نفسانیہ کے
 متاع میں ہی اور نہیں جاسی کہ اتلاع کامل ترک کرنا دنیا کو اور حاصل کرنا صفات حسنہ کو
 ہے پس بہت لوگ گمان کرتی ہیں اسی آپ کو متع اور مقتدی سنت حالانکہ وہ تارک ہوتے
 ہیں والفس کے ملک خیر اوس سے جیسا کہ کہا ہی مارف باللہ حضرت شہر بن حارث رضی فی جبکہ کہا گیا

اولیٰ کہ لوگ آپ کو تارک سنت کہتی ہیں باعث کرنی نکاح کی تو فرمایا کہ ہر دم اولیٰ
میں مشغول ہوں ساتھ فرض کی سنت کی جانب سی اور کیا ہی فرض عین دور کر اوصافات نہیں
کا دلی مثل حقد و حسد اور ریاء و تحجب اور کبر و امل اور غیبت و نمیمہ اور کذب و تصنع اور سمعہ
اور خیلا اور شح اور نفاق وغیرہ اخلاق رزیلہ کی کہ پاک ہوتی ہیں اہل خوف اور عقلا آخرت
اولیٰ یا مراد خرافات سے کیا نامہ سائل ہمیں اور طلاق کا ہی کہ مقدم جانا ہی جنکو جمال جماعت
اور کیا چمکتا ہی نوران دلون میں کہ سیاہ ہوی ہوں بسبب گناہوں اور عیوب کی یا اون
دلون میں جو صاف کی گئی ہوں زہر و ہدایت سی اور کیا برابر ہی مذت و لا تطع صر
اغفلنا قلبہ عن ذکرنا ساتھ مع الذین یدکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی
جنتی ہم یعنی اور مت پیروی کر اوس شخص کے کہ غافل کر دیا ہمیں دل اوسکا اپنی ذکر سی اور وہ
لوگ جو ذکر کرتی ہیں کٹری اور بیٹنی اور اپنی کروٹوں پر کیا برابر ہیں پیچنی والی اپنی دین کے
دنیا سی اور صرف کرنی والی اپنی جانوں کو اوسکی خواہش میں گر گیا ہی لسان حال انکی ہاتھ اس کے

بذلک النفس فی طلب المعالی

معالی المجد فی جاہ و مال

ترجمہ صرف کیا اپنی عمر کو بیچ طلب بلند سی کی غلبندی تہہ کی بیچ جاہ و مال کی یا اون کو بولنی کہ برخلاف
انکی ہیں سو ہرگز ایسا نہیں سی بلکہ جسنی بیچا دنیا کو اور خریدادین کو وہ نفع یاب ہوا اور سی ہر
کی کوشش محبت مولا میں وہ جو امزد ہو کہ گویا ہی لسان حال اوسکی خوشنیں باور بند تہہ

اس شعور کے

یاسادتی ان قبلہم مصححتی و دھی

بنظر فی الحال الغالب المعالی

فقد املت جميع الفصل عمنكم وقد ربح البيع الدون بالعالی

ترجمہ انہی سردار و سری اگر قبول کرو تم دل و جان میری کو ۴ عوض ایک سطر کے طوط جمال نہایت
 لذت ہماری کی بلیس تحقیق عطا کی تمہی تمام دولت اپنی علام کو ۴ اور تحقیق نفع پایا یعنی ساتھ
 بھیجی ادنی خیز کے عوض بیش قیمت کی ۴ اب تمام بوجہ مقدمہ موعودہ پس شروع کرتا ہوں میں ہون
 تعالیٰ حکایات صاحبیں کو اور حسین ہو منن للزام کر میوالا او بہن تقدیم و تاخیر کا نہ باعتبار مضائل کے
 نہ باعتبار اسنان کی اور نہ باعتبار اکتہ اور ارمان کی اور اکثر حکایتوں میں در میان ایک حکایت کے
 کہدین ہین منی دو حکایتیں بسبب او کی صورت کے یا کسی مناسبت کی یا متعلق ہونی او کی ساتھ
 ایک شخص کے بعضی احوال میں اور کہیں بدل دینی گئی ہیں بعضی الفاظ بعض حکایتوں سے یا واسطی
 اختصار یا تقدیم و تاخیر کے یا واسطی اصلاح وزن کی کہ محتمل تھا وہ ردیک اہل عروض اور بحر کے
 یا مخالف ہی حکم شروع اور ادب کی یا عاری تھا محاسن شعریہ سی بجمت رکاکت نامندیدہ کی اور درج
 کی یعنی اس کتاب میں اکثر اشعار اپنی قدیم اور جدید اور واسطی عذر عدم حودہ او کی کہی ہیں یہ شمار

فقلب لانی اقل لا احید
 سبک اصطیاد و ان عمر قصید
 ولا الدانی الدون الردي اربا

يقولون لولا قلت شعر اتصلا
 ادارمت عمران للعالی لفران
 فلاح الحید العالی العزیز بریدی

ترجمہ کہتے ہیں کہیں نہیں کہہا تو فی شعر کہ فائدہ رسائی کری تو ۴ تو کہا یعنی اسلی کی کہ میں اگر کہوں تو
 بہین اچھا کہہ سکتا ۴ جبکہ قصہ کرتا ہوں میں آہوان سمائی کا سراگ جاتی ہیں ۴ دام شکاری اور کار
 قبول شکار کر لیتا ہی او کو ۴ پس عمدہ بلند ستیست قیمت ارادہ کرتا ہی میرا ۴ اور نہ ادنی کم قیمت رذیل

ارادہ کرتا ہوں میں اوسکا اور میں سوال کرتا ہوں پروردگار کریم اور بزرگوار حسیم سی کہ روزی
 کری تجکو توفیق و ہدایت اور سلامت زینع و ضلالت سی اور منتفع کری ہمکو اپنی نیکان صالح
 سی اور گردانی ہمکو انکی جماعت رستگاری اور نافع کر سی اس کتاب کو اور دینی بخت اسکی
 اجر و ثواب اور کری اوسکو خالص واسطی اپنی اور عنایت کری ہمکو اپنی فضل عظیم سی حصہ پورا اور
 ہماری احباب اور تمام مسلمانوں کو آمین بیشک ملک دیان ہی اور صاحب قدرت و احسان و حق
 حُسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ حکایات الصالحین
 اور پہلی ذکر حکایات سی لکھا مینی یہ قصیدہ بیان فضائل صالحین اور مقامات عالیہ انکی میں

و عالی حلی فیہم صلاح فوائد
 و زاهی کرامات عظام خوارق
 و مشہود انوار بواہ بوارق
 اذا شہد فی العرب فی الشارح
 فکیف بمن منها بکاسا تھا ساقی
 و کم من لطیفات المعانی دقائق
 و کم من معان للعلوم حقائق
 و کم من ملیح للعقول موافق
 و یجلو کطعم الشہد فی تغذات
 کتابی و کم طیب من القوم عابق

ایا عاشقا علی جمال صفاتہم
 و عالی مقامات و احوال سادۃ
 و مکنون اسرار و باہی معارف
 و وصل احباب و راح محبة
 ثمائیل نشوانا باطول دھرہ
 لہم من ہوی کم من غریب عجائب
 و کم من شواج للقلوب دقائق
 و کم من جہید للنفس مخالف
 لتسمع حکایات بطیب ساعہا
 کساها جمال القوم حسنا کت

و حسن من عدها فی کما سا
 قدره یرویا حسها حدی محلی
 بقاھی فی روض الواحید قدید
 محاسن عر سادۃ کلاست الهما
 اب ترصی خطابها عمر مہر
 فان کنت لہم الذی عمر جادیرا
 وان کنت علی عاخر اوارض الدنیا
 ربحی اللہ من امسی و اصبحی مسررا
 الی ان علائق المقامات فی العلا
 فطولی لہ فی حصہ القدس محتلی
 و یسقی کوثر الوصل من حمراء الہوی

محاب رصب یختارها کل جاد
 عراشہا اللہ الی سبب عا شقی
 تعالی جمال فائق الحس را بلی
 سوی کل کف فی المحیۃ صادق
 لہا الصید و الدیار و السی مفاہ
 فاص و سائق یجوزها کل سائق
 مالدون برصی البدون عبد العلاء
 لیل المعالی قاطعاً کل عائق
 و باللسان من مریضی الخلد
 حال جلال حل عن وصف ما طق
 فیہ صہ ما یلقی صاک و مالتی

ترجمہ اسی عاشق طند جمال صصون اون کی کی : اور تشرین حلون کی کر سچ او کی صلاح سی فائق
 او طند مقامات او حالات سردار نہ اور روتس کر اماں مد عارق العادت : اور رار ہای نہاں اور تشرین
 معارف او کربلی اوار تابان ہوش : اور وصال احسا کیے اور تشراب حسی کے حکمہ سونگہیل و کو وہ لوگ جو تشرق
 مین ہین : حیران ہیں مثل نقش دیوار کے تمام عمر اپی ایس کسطح ہو حال او سکا کہ او کی بنیادوں سی تشراب
 یلا گیا ہی : و اسطی او کی محنت تہماری سی کتنی ہی غرائب عجائب حالات ہین اور کسی ہی لطیف معنون سے
 و قایت ہین : اور کتنی ہی ہتیار کر سوا الیس دل کو مار کیوں سی اور کتنی ہی معانی جوہ و اسطی علوم کے

حقایق میں ہے اور کتنی ہی تکلیف پہنچی دالی جان کی دشمن اور کتنی ہی صاحب ملاحیت واسطی غفلت کے
 موافق ہے۔ سن دل ہی حکایتیں کہ خوش آتا ہی سنا اور کتا اور شیریں معلوم ہوتا ہی مانند ذائقہ شہد کے
 چچ نمونہ بکھنی والی کی پہنایا اور حکایتوں کو خوبی قوم اور مانی لباس حسن کہ لبس اور کی خوش لباس
 ہوتی کتاب میری اور بہت سی خوشبو قوم اور لباسی منتشر ہونی والی ہی ہے اور وہ حکایتیں پانویں
 گئے ہوتی میری اس کتاب میں انتخاب کی ہوئیں روشن کہ پسند کر لیا ہی اور کو ہر ہوشمند فی ہائے
 حاصل کروا سٹی دیکھنی حسن اونکی کی صورت میں کہ جلوہ دکھاوین دولہنیں اونکی کہ اونوں فی قید
 کر لیا ہی عقل کو عاشق کی ہے اب دیکھ لی کہ وہ حکایات روض الراحین میں تحقیق ظاہر ہوئیں ساتھ حال
 گر ان بہا کامل خوبی والی خوش نما کی ہے خوبیں روشن سردار کہ نہیں پہنچا اور کو کوئی سوامی اوس مرد ہر
 کہ محبت میں صادق ہو ہے انکار کیا خوش ہو کر اور خواہش کرنیوالوں اپنی سی نہ متفر کیا ہر واسطی اونکی
 صدق کو دنیا میں اور جان فدا ہونی والی کو پس اگر ہی تو واسطی اوس مہر غریزہ وجود کی قدرت کہ نہی والا
 تو رغبت کر اور سبقت کر طرف اونکی ہر سبقت کرنیوالی سی ہے اور اگر ہی تو مثل میری عاجز تو راضی ہو جائے بلکہ
 کہ ساتھ نذیل کے راضی ہوتا ہی رزیدل وقت رشتہ کی ہے نگار کہیوا اللہ او شخص کو کہ شام و صبح کی اوسنی
 سعی کامل میں واسطی حاصل کرنی مراتب بلند کی قطع کر کے ہر عاشق کو پہنچان تک کہ چڑھا اور مقامات کے
 بیچ علو کے اور پائی مراد قرب مالک خلق سی ہے تو خوشوقتی ہی واسطی اونکی درگاہ قدس میں کہ جلوہ گر
 وصال جلال کہ برتر ہے وصف گویندہ سی ہے اور پلائے جاستے بہن پیالے وصال کے شراب محبت سے
 پس گوارا ہی اوسکو وہ چیز کہ پاتا ہی ومان پر اور وہ شہی کہ پائی

الحکایت الأولى

مروی ہی حضرت الواعیص ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ کہا اوسوں فی تعریف
 کی گئی محسی ایک شخص کے کہ تھا وہ بزرگان میں سی اوشہ شور تھا خوف و خشیت میں اور رفع
 المرتبہ تھا محمدین میں مشہور تھی لوگوں میں جیسے روش اوسکی اور موصوف تھا اوس ملک میں ملتا تھا
 معرفت اور حکمت اور تواضع اور شجاعت کے کہا حضرت ذوالنون فی ہر کلامین واسطی حج بیت اللہ کے
 اور جب فارغ ہوا میں آدمی حج سی تو قصد کیا مینی اوس رنگ کی زیارت کا کہ سنون باتین اوسکی
 اور منتفع ہوں اوسکی نصایح سی اور ہمراہ ہو میرے چند آدمی کہ مطلوب اونکا بتل میری تھا
 حصول رکت میں اور تھا اون ہمراہ یوں میں ایک جوان نیک منظر حد اترس زرد تھا رنگ اوسکا
 بلا رنج و مرص کے اور جلد ہی تہین اکہ بن اوسکی فی ظہور کسی سب کے اکہون میں دوست رکھتا تھا
 غلو کو اور خوش ہوتا تھا سہائی سی دکھنی والا اوسکا گمان کرتا تھا کہ ابھی کوئی مصیبت
 تارہ پہنچی ہے اوسکو سوکتی تھی ہم اوس کو کہ آرام دی ایسی جان کو لیکن نہ جواب دیا وہ ہماری
 اس بات کا کچھ اور الگ رہتا ہسی اور زیادت کرتا کوشش اور مجاہدہ میں اور لسان حال اوسکی کتی تھی اشارہ

حاشا لی عس ہواہ اا السلے
 وتدل بعد عری د لا
 وسط لحدی وجہا کم لیس ملی
 فی قدیم الو ماں قد کنٹ طعلا

ایہا العادلون فی الحق مہلا
 کیف اسلوا وقد تراند و حدی
 صل تملی قفلت ملی عطا می
 حکم قد نمتہ فی حواد می

سرخیمہ ای ملامت کرنیو الوج مقدمہ محبت کی آہستگی کرو ہرگز نہیں ہو سکتی مجکو محبت اوسکی
 سے تسلی نہ کس طرحی تسلی ہو مجکو حالانکہ بڑہ گئی بقیار می میری اور بدل گئی حسرت میری

بعد عزت کی خواری سہی کہ کنی لگی کہ گل جاو گیا تو کہا مینی گلجاوین گی ڈیاں میری درمیان لجر کے
 اور محبت تمہاری نہ گل کی محبت تمہاری تحقیق مینی پی او سکواپنی دل میں زمانہ قدیم میں اس وقت میں
 کہ تمہا میں لڑکا حضرت ذوالنون کہتی ہیں کہ اس طرح رہتا تھا وہ ہماری قافلہ میں یہاں تک پہنچا
 ہماری ساتھ میں میں اور دریافت کیا ہمیں وہاں لوگوں سے یہاں لوگوں سے یہاں لوگوں سے یہاں لوگوں سے
 وہ مکان پس ٹھونکا ہمیں دروازہ او سکوا تو نکلا ہماری طرف اندر سے ایک ایسا شخص کہ گویا ابھی اوٹھا ہی
 قبر سی وسطی کنی باتیں اہل قبور کے سو بیٹھ گئی لوگ پاس او سکوا اور آیا وہ جوان اور اہل اسلام علیک کے
 اوس بزرگ سی پس صاف کیا اور مر جا کہا او سکوا شیخ نے نہ کیس کو ہم میں سی حالانکہ ہم سب فی سلام علیک
 کی تھی اوس سے پر بڑا او سکوا طرف وہ جوان اور کہا یا شیخ تحقیق کیا ہی نکوا اور مثل تمہاری او بزرگو کو
 اطباء وسطی بیماریوں قلوب کی اور علاج وسطی اوجاع و نوب کی اور مجھ میں ایک خم ہی بگڑا ہوا اور
 عارضہ مدت کا سو اگر عنایت کرو تم مجھ پر ساتھ مراحم اپنی کی مراحم تو نہو گا بعد تمہاری دشگیری اور
 رہبری ہی پس پڑھے رو برو اوس کے اوس شیخ نے یہ شعر:

کیف لی بانخلاص من داء نبی
 اعجز الخلق والاطباء طبی
 من وقوفی اذا وقفت لربی
 وبلائی قد حل عن کل خطب

ان داء القلوب داء عظیم
 هل طبیب ماصح لی فانی
 الا وانخلتی ویا طول حزنی
 وانقطاع الجناب منی ولم لا

ترجمہ تحقیق بیماری دل بڑی سخت بیماری ہی کیونکہ ہو مجھ کو خلاصی بیماری کہنے کی سہی: ایا کوئی طبیب
 خیر خواہ میرا کہ میرا یہ حال ہی کہ عاجز کر دیا خلق کو اور اطباء کو میری بیماری فی: آہ خجالت زدگی

اور درای عم ایسی کھڑی ہونی سی اور وقت کہ کھڑا ہو گا انکی اللہ کی افلا جواب ہونی سی اور
کیوں نہ ہو یہ بات اور ملا میری ٹوگنی ہر سخت کام سی پھر کہا اوس جوان فی شیخ سنی اگر غنائت کرو محکو
کوئی مہتمم ایسا تو غلبہ فرشتہ ہی کہتا ہے فی سوال کہ جس امر کا کہ جیسی تو سوچو جیسا اوس شیخ ہے
کیا ہی علامت خوف الہی کے کہتا ہے فی علامت خوف الہی کی یہ سی کہ خوف کر دہی تھو کو خوف الہی
ہر خوف سی جو میرا و سکی سنی ہو پس کا یہی لکھا وہ جوان کہہ کر اور گر پڑا پھوٹن کر توڑ سی دیر تک
یہ سخت آفاقہ ہوا تو کہتا ہے سی رحم کری تمیرا قدر تعالیٰ کس یقین کری بندہ کے عاجل ہوا بھو کو خوف الہی
کہتا ہے فی جبکہ ہو جاوی سدا دیا میں متل حلیل کیے کہ پھر پھر کرتا ہی ہر چیز کے کہانی سی جو خوف زیادہ
ہو غنائی مرض کے اور صبر کرتا ہی تلخی تو وائر خوف درای علت کی حضرت ذوالنون حنائی ہیں
کہ یہ سکر عمرہ مارا اوس جوان فی روز سی کہ گایاں کیا ہی کل گئی دفع اوسکی پھر تو چہا رحمت کری میر
یرور دگا کیا ہی علامت محبت الہی کی کہتا ہے فی ای تہیب میری درجہ محبت الہی کا بہت رنج
عمر کے جوان فی جہا ہن دکھتا ہو غلبہ یہ کہ مایاں کہین آپ اسکو ہی عہسی کہتا ہے فی ای دوست میر
حقیق دوستاں الہی حیرتی حاتی ہیں دل اونکی سو دیکھنی ہن دلویک نور سے طرف سر کی عظمت
محبوب کے سو ہو حاتی ہن ارواحیں اونکی منور اور قلوب اونکی یرد سی اسیر کے اور عقولین اون کے
ساوہ کہ بڑتی ہیں درمیان صفوف ملائکہ کرام کے اور دیکھی ہن ونا کی امورات کو ساتھ یہ ہن اور
عیان کی سو عبادت کرتی ہن یرور دگا کی حسب استطاعت اپنی کی خاص واسطی اوسکی بطرح حبت
ہ خوف مارا سیر ہر دم مارا اوس جوان فی ایسا کہ کل گئی روح اوسکی اور گر پڑا مردہ رحمت یراوی او پھر
اللہ تعالیٰ پھر اوٹنی دوشچ ملاوڑ بوسہ دیا اوسکو اور روئی اوس پر اور مرنا یا یہ موت ہی خائفین کے

یہ درجہ ہی تجہیں کا یہ روح تھی رنجیدہ گریہ کنان پس مینی خبر وصلت سنائی ہوشتاق ہوئی
اور یہ ہوش ہوئے یہاں تک کہ مر گئی اور کہی بدین بعضوں نے اس باب میں یہ اشعار

فلا عالم الا من الله خائف

وخائف مكر الله بالله عارف

نہیں عالم مگر وہ جو کہ ہی اللہ ہی خائف

جو قدر حق ہی ہی خائف وہ ہی اللہ کا عارف

علي قدر علم المرء يعظم خوفه

فامن مكر الله بالله جاهل

ترجمہ فقیر علم خوف اللہ کا ہوتا ہی انسان کو

جو قدر حق ہی ہی مہم ہے وہ ہی اللہ سے جاہل

حکایت انہیں حضرت ذوالنون مصری اسی مروی ہے کہ فرمایا اونہوں نے درمیان وصال
کے کہ سپر کرتا تھا میں زواجی شام میں ناگاہ گیا میں درمیان ایک باغ سپر لکھن کے اور دیکھا اوسکی اندر ایک
جوان کو نماز پڑھتی ہوئی تھی ایک درخت سیب کی سوڑا میں اوسکی طرف اوسلام علیک کی اوس سے سو
جواب دیا اوسنی میری سلام کا پیر سلام کیا مینی اوسکو دوبارہ تو کہہ دیا اوسنی زمین پر اپنی اوٹھی سی یہ بہرہ پل

كوفت البلاد و جاليلها فاجت

لا تمسه و احمد في الحارات

بلاین سر کے اوپر سے کی باعث اوقات

بسر کر جہ میں اللہ کے تو اپنی سب اوقات

اصنع اللسان من الكلام لا انه

فاذا نطق فكأن لربك ذاكرا

ترجمہ زبان کو روکتا ہوں سخن کی گونگائی میں

نہو نطق بغیر ذکر حق اور بول مت اوسکو

حضرت ذوالنون کہتی ہیں کہ بہت رویا میں اور کہا مینی یہی جواب اوسکا زمین پر اپنی اوٹھی سے

ويبقى الدهر ما كنت يداه

ديرك في الضيامة ان توالا

وما من كاتب الا سيلى

فلا تكتب بكفك غير شيء

ترجمہ نما ہوتا ہی ہر ایک مکہنی والا	لکھا اوسکا زما کر ماہی بائیے
لکھہ پر گر مگر وہ ستے کہ اوس سے	قیامت میں تو حوسستیں ہوا اور

کہا حضرت ذوالنون کی پس چچ ماری اوس شخص نے روسی اور سخت ہوا دنیا سے اوسے چچ ملین
تو کہہ ہوا میں سوطی غسل اور تدفین اوسکی کے پس سامنی کہ کہا کسی غیبے الگ ہوا اس کے تحقیق
اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی اس سے کہ ہر متولی ہوگا اسی کام کا کوئی شخص سوافرستوں کی کہا حضرت
ذوالنون نے سوگما میں طرف ایک وقت کی اور نماز پڑھنی لگا بھی اوسکی ہر جگہ آما میں اوس جگہ کہ
ومات کی تھی اوسنی دہان تو رہا یا مینی کچھ اترا اوسکا دہان اور رہا یا مینی کچھ حرا صی ہو اٹھ اوس سے
حکایت مستقل ہی امین حضرت ذوالنون سے کہ فرمایا دریاں اوس حال کے کہ پھرتا رہتا
میں بہاؤ زمین سے مقدس کے ماکہ ستامی یہ آواز کہ کہا کسینی عاتی رہیں علقین ابدان سے نیت
کہ یہ ذوالنون کی اور خواہان ہوئی عسادت کی کہا ما اوینا جو ٹکرا اور لفت ہوئی اوسکی بدنوں کو طول
قیام کی آگی ملک علام کی حضرت ذوالنون کہتی ہیں پس جلا میں بھیجی اوس آواز کے تو دیکھا مینی
ابک نوحان امر کہ غالب تھی اوسکی چیری برز دی جہا ہوا تھا ستل ڈالی کی کہ جہا آدمی اوسکو ہوا
ماہی ہوئی تہا تہا ابک ٹکڑی کا اور ایک ٹکڑا ڈالی ہوئی تہا سر پر سوب دیکھا اوسنی ٹکڑا چہا
ایک درخت میں کہا مینی اسی جوان اسقدر جہا اور سہری اخلاق مومنین سے نہیں ہی باتیں کر
اور کچھ نصیحت کر ٹکڑا تو گر پڑا وہ سجدہ میں سوطی اللہ تعالیٰ کی اور کئی لگا یہ مقام ہی اوس شخص کا
کہ بیاہ ڈھونڈی تھی اوس من لی تیری معرفت ہی اور جو کہ ہو تیری محبت ہی پس اسی آلہ قلوب اور
اوس چیر کے کہ گیر لھے توئی اوسکو طلال عظمت اپنی سی چہا لی تو چکو اون لوگوں ہی کہ روکین

مخبر تجسی میر نامت ہو گیا وہ تجسی اور نہ دیکھا یعنی اوسکو کہہ ہی راضی ہوا اللہ تعالیٰ اوس سے سی
اور اوسہیں سی ہی کہ فرمایا و میان اوس حال کے کہ پرتوتا میں شام کی پہاڑوں میں لگا دیکھا
یعنی ایک شخص بڑا گڑھی میں زمین کی کہ لگی تھیں بلکین اوسکی آنکھوں پر پڑ پڑی سی سو سلام
کیا یعنی اوسپر اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا ہر کہنی لگا کہ ای وہ ذات پاک کہ پکارتی ہیں اوسکو
کہنگار تو پاتی ہیں اوسکو قریب اور ای وہ ذات پاک کہ قصہ کیا اوسکا زبردن فی تو یا یا اوسکو
حبیب اور ای وہ ذات پاک کہ انس بکرا اوس سے اہل کوشش سو یا یا اوسکو حبیب پر پڑی سی شہار

اختارہم فی سالف الامان
فہم ودائع حکمت و بیان

والہ حضائن مصطفون لحیہ
اختارہم من قبل فطرۃ خلقہ

ترجمہ اور وسطی اوسکی خواص ہیں کہ برگزیدہ کمی ہوئی ہیں وسطی محبت اوسکی کے پسند کر لیا ہی اوسکو زمانہ
قدیم میں پسند کیا اوسکو پہلی پیدا کرنی خلق کے سودہ ددیت میں حکمت اور بیان کے
حکایت منقول ہی اوسناد ابو القاسم چند بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ فرمایا اوزون
سے حاضر ہوا میں اکثر جماعت ابدال اللہ میں مردوں اور عورتوں سی سوتھا اوس جماعت میں کوئی
حاضرین سی مگر یہ کہ مارتا مارتا اپنا ہوا میں اور ڈال دیتا تھا لیکر درو یا قوت وغیرہ زمین پر لگی اور
کے تو اڑٹا یا مینی بھی مارتا اپنا اور مٹھی بہر کر زعفران سی ڈال دی رو بہ و اور مکی تو فرمایا مجسی
حضرت خضر علیہ السلام فی کہ نہ تھا اس جماعت میں کوئی شخص جو پیش کرتا اوس چیز کو جو ہنر و اعراس
سوا تیری فہم کلام دال ہی او پر تنبیہ حضرت جنید رح کی کہ ابھی تک تمکو تو جہ طرف ہشیامی وغیرہ
نفس کے باقی ہی نہ اور حاضرین جماعت کو اور کہا ہی بعض عارفوں فی کہ مجید ایک بار ظاہر ہوئے ہیں

حوریں سوؤں بکھائی سی اور کو کہ جاری تھیں ہوا میں اور تھی اور کپڑی سوئی جائی کی اور لہری ہوئی
 تھیں جواہرات میں سوؤں بکھائی سی اور کو کہ نظر ہو کر تو عتاب آئیے رہا خیر چالیس دن تک یہ سجدہ
 حید ایم کی ظاہر ہو پس مجھ پرستی خورین راہ دوشی جس و جمال میں اور آواز آئی مجھ کو کہ دیکھہ کی
 طرف تو گریڑا میں سجدہ میں آگے اللہ تعالیٰ کی اور سب کر لین مینی اکھین سجدی میں اور کہا پناہ
 مانگتا ہوں میں تجھی اوس حیر سے کہ وہ سواتیری ہی نہیں حاجت مجھ کو طرف سکی اور دیر تک بغیر
 وداری کرتا رہا و بروا ہی مالک کی یہاں تک کہ لوٹا لیا اور کو میری پاس حکایت
 مقول ہے شیخ عبد الواحد بن زبیر اسی کہا اور ہوں فی عارض ہو اچھا و ایک بار عارضہ میری متاقلین
 کہ دھوا تھا اوس سی اوٹھنا لیکن پڑتا رہا میں نماز اور وجود اوس تکلیف کے اور شب کہ اری بھی زیادہ
 کڑی ہوئی نماز میں تو نہایت تکلیف ہوئی مجھ کو تو بیٹھ گیا کچھ دیر و سٹھی استراحت کی اور کھینچا
 بیسی اپنی چادر کا لپیٹ کر اور لیٹ گیا اوس محراب میں کہ کمر سراپا اور سر اور حالت ہوئی مجھ پر غم
 تو دیکھا میں قریب آتی ہوئی اسی ایک نوجوان لڑکی کو کہ فی مثل تھی حسن و خوبی میں اور تھیں
 پیچھی اوسکی اور خید لڑکبان آراستہ لباس و زیور سی اور کڑی ہوئی وہ مہری پاس اور تھیں وہ
 سب پیچھی اوسکی لیس کہا اوسنی اپنی بھنی ہوا میں سی اور ٹھاؤ اسکو اسطرح کہ نہ بیدار ہو سوئے پڑیں
 میری طرف اوسکی کہنی سے اور اوٹھا لیا مجھ کو زمین سی اور میں دیکھہ رہا تھا اوسکی طرف خواب میں
 پھر کہا اوسنی اپنی ساتھ والیوں سی فرتن کرو اسکی و اسکی ریم و عمدہ و رش اور کمر کہو تو بچہ
 اونہوں فی میری و اسطی سات سات سی کہ بر دیکھی میں مثل اوسکی دیا میں اور کہتی میری ہوا
 تکی عہدہ سبر ملک کی پھر کہا دن حور توں سی کہ اوٹھا لائیں تھیں مجھ کو ٹا دو اس و رش آرام سے کہ

نہ جگتی پاوی تو لٹا دیا مجھ کو اونہوں نے اوس فرش پر اور میں دیکھ رہا تھا اون کی طرف اور اوسکو
 کہ حکم کرتی تھی میری حقین پر حکم کیا اونکو کہ چوگرد اسکی فرش کے کہو یہو لو نکو سولائین وہ پہونچ سہلی
 کے اور گنیز دیا اوسنی فرش میرا پڑا ہی وہ سرگروہ اون کی پاس میری اور کہا ماتہ اپنا موضع درویشی
 کے اور میرا ماتہ اوس پر پڑی قدم شفاک الله الى صلاقتك غیر مضرو یعنی اوٹھ کر اٹھا
 ہوا اپنی نماز کے طرف حالت تندرستی میں سوچا گیا میں اور واللہ تہا میں گویا رہا ہوا میں قید سے
 بہرہ شکایت کی مینی کہی اوس عات کی بعد اوس رات کی اور نہ دور ہوئی میری دلی شہرینی باویکے
 کہنی کے کہ اوٹھایا مجھ کو اپنی کلام سے حکایت منقول ہی انہیں عبد الواحد سی کہا اونہوں نے
 سو گیا میں ایک دن بی پڑی وظیفہ اپنا سو دیکھی یعنی ایک لڑکی حسین کہ نہ دیکھی مینی کہی شال اوٹھ
 خوبصورت پہنی ہوئی کپڑی شیم سبز کے اور پاؤں میں تھی اوسکی جوتی عمدہ اور کہا اوسنی محبی امی
 ابن زید محنت کر میری طلب میں کہ میں طلب گار تیری ہوں بہر کہنی لگی جسنی خریدا مجھ کو اور ہوا
 ہنشین میرا تو بی فکر ہوا اپنی نفع میں نقصان سی عبد الواحد کہتی ہیں تب پوچھا یعنی کیا ہی
 قیمت تیری تو پڑا اوسنی یہ شعر:

د طول فکریشا بالخرن

محبة الله شتم طاعته

ترجمہ محبت اللہ کے پھر طاعت اوسکی اور دانی فکر کے کہ مرکب ہے ساتھ غم کے پہر پوچھا مینی اوس
 کسی ملک ہے تو کہا اوسنی یہ شعر:

من مخاطب قداماہ بالتمن

لما لك لا يولي ثمتا

ترجمہ واسطی اوس مالک کے کہ نہیں بہر تا قیمت کو اوس مانگنی والی مہی کہ لایا نہ دیکھا اوسکی قیمت

کہا اہوں نے یہ سید ہوا میں اور قسم کہا میں کہ اب کسی نہ ہو گا تمام رات اور موعی اوس تجارت سے کہ جو عارضہ ہی بہن حرکت کی و صوبے اور ہی اوس حال پر تات قدم چالیس سال تک حکایت مری ہی کہ شیخ مظہر سعید بنی روروتی رہی شوق آہی میں ہاں نہ برس نکستہ کہ جواب میں کہ میں کہاری ریک ہر کی ہوں کہ مانی اور کتا سب اور چھ اور اوکی دونوں کہار و نہر وخت موتیوں کی بہن ڈالیں اوکی سونی کی یہ راگمان دیکھیں وہاں چند لڑکیاں آ رہتے کہ کھ رہی تھیں وہ ایک آواز سی سحان المسح بکل اسان سبجانیہ سحان الموحود بکل صکان سحانہ سحان اللہیم فی کل الارماں سحانہ یسی رارہ شیخ کہہ رہی تھیں تو یہ چہا میسی لوشی کوں ہو غم کہا اونہوں نے ہم ایک مخلوق بہن مخلوق الہی سے کہا میسی کیا کرتی ہو اس جگہ پر تو جواب دیا اونہوں نے اس شعرون میں :

بر انا اللہ الناس مرت محمد	لقوم علی الاقدام مالیل قدم
یا حور رب العالمین الوہم	فتسری هموم القوم والناس

ترجمہ یہ کیا ہی ہو جدا آدمیوں کی فی جور ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی اون لوگوں کی جو اپنی قدموں پر رات کو کھڑی ہوتی ہیں : مناجات کرتی ہیں یہ وردگار عالم کی سے جو مہربان و کاہن یس شب کو پہنچتی ہیں دعائیں اوس قوم کے اوس وقت میں کہ لوگ سونی ہوتی ہیں حکایت مری ہی شیخ ابو بکر صریض سی کہا اوسوں نے تھا میری پڑوس میں ابک جوان خوبصورت صائم النہار قایم لیل کہ ہرگز نہ سوتا شب میں اور مشغول تھا عبادت میں سو آیا میری پاس ایک دن اور کہا اسی استاد میں سو گیا تہارت ابی وظیفہ سے تو دیکھا مینی خواب میں کہ تنہا

خواب میری اور نکلیں اوسین ہی میری پاس خپڑ لگدین حسین اور دیکھا مینی اونین ایک عورت
بہ شکل قبیح صورت کو تو پوچھا مینی اولنسی کسکی ہو تم سب اور یہ بد شکل کسکی ہے کہا اونون نی ہم سب
تیری راتین گزشتہ ہین اور یہ تیری آجکی رات ہی کہ سو یا تو امین اپنا وظیفہ چوڑ کر اور اگر مرنا
تو اس رات تو ہویتے یہ تیری حصہ مین پیر پڑھے اوس بد شکل نے یہ شعار رو برو میری

فانت قبھتتی من بین اشکالی
نمت الیالی فھن الدھر اثنالی
جوف الظلام سیکنی المنزل العالی
فابشرنا فانت من اللہ علی دال

اسبال لمولائک وارد دنی الی حالی
لا ترقن الیالی ما جئت فان
بخن السرور لمن قال السرور بنا
فقد اردت بخیر ادو غطت بنا

ترجمہ سوال کر اپنی مالک سے اور لوٹا تو مجھ کو طرف حالت میری کی کہ تو فی ہی بد صورت کیا ہی مجھ کو اپنی
مہم شکون مین سی ہے نہ سو یا کر تو راتون کو جب تک کہ زندہ ہی تو اگر سو یا کر گیارا تون کو تو وہ تمام
میری مثل ہون گی ہم خوش کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ حاصل کر ہی خوشی کو بسبب ہمارے
درمیان اندھیری راتون کے ساتھ سکونت منزل بلند کی ہے پس تحقیق ارادہ کیا مینی ساتھ تیری خیر کا
اسی کہ نصیحت کیا گیا تو ساتھ ہماری تو خوش ہو تو قدرت الہی سے اوپر ایک شان عجیب
کے ہی تو ہے سو جب فارغ ہوئی وہ ان اشعار ون سے تو جواب دیا اس کو
ایک نے اون خوبصورتون مین سے ساتھ ان اشعار ون کے

فی جنۃ الخلد فی مرضات جنات
تتلو القرآن بترجیع ورنات

ابشر بخیر فقد نلت المنی ابدًا
بخن الیالی اللواتی کنت لشرھا

محسن الحسنان اللوای کتب تحطسا	جواب الطیلام بلوغات و دران
اشرف قدس ملت ما توحه من ملک	بریحیہ و افضال و مرصعات
عدا تراہ تجلی عن صاحب	قدانی الیہ و تحطی بالشیات

پہرہ جو س ہو تو ساتھ خیر و خوبی کی پس تحقیق یہی تو مقصد کو ہمیشہ سچ جہت علی کی سچ باعون
 سمون کی ہم وہ راتیں ہیں کہ سیدار رختا تھا تو اون میں بڑھتا تھا قرآن ساتھ آواز سرین و نرم گئی
 ہم وہ حسین خورتین ہیں کہ تو خواستگار ہوتا تھا ہمو در میاں اندھیروں کی ساتھ اشک گریان اور
 دم گرم کی ہوس ہو تو پس تحقیق تو فی حاصل کیا اوس خیر کو کہ امید رکھتا تھا مالک محسن سے
 کہ بخت کرنا ہی ساتھ سمون زائد اور جوشیوں کی یکل دیکھی گا تو اوس کو درحال کہ جلوہ گر ہوگا
 فی حجاب کے رویک ہوگا تو اوس سے اور جو وقت ہوگا تو ساتھ تحفون کی کما راوی فی تہر بعد بیان
 اس جواب کی نعرہ مارا اوس جوان فی اور گرازمیں پر در حالیکہ مردہ تھا حکایت
 مقتول ہی بعضی ماروں سی کہ کہا اوہون فی سوگنا میں ایک شب بی ٹیر ہی و نطفہ مقررہ اپنا
 اور قصا ہوا محسی و دردمرا تو دیکھی یہی جواب میں ایک بہت خوبصورت لڑکی کہ بہتر اوس کے کوئی
 موند اور معطر اوس سی کوئی خوشبود مکیوی تھی تود ما اوس جو را دے مجھ کو ایک قلعہ کہ ہوا وہ
 اوسکی باتہ میں اور کہا مجھسی پڑا سکو کہ کہا لکھا ہوا ہی اہمیں توحب پڑا مکی تو تھی او میں تین اشار

لذت بسمۃ عن حیر حیس	مع الولدان فی عرف الحنان
تعیش محللا لاموب بہا	وتقی فی الحنان مع احسان
تیقظ من منامک ان خلد	من النعم النعمد بالقران

ترجمہ مزہ پایا تو فی تمیز مین اور محروم رہا تو بہتر عیش سے ساتھ ولدان کی بیچ غرقون جنتون
کے زندہ رہیگا تو ہمیشہ نہیں ہی موت اوسمیں اور باقی رہیگا تو بیچ جنتون کی ساتھ خلعت
عورتون کی پیدار ہو اپنی نیند سی تحقیق بہتر سونی سی جگنا ہی ساتھ قرآن کی پڑھی ہی اون
شعرون کی جگ گیا مین ذکر سو قسم اللہ تعالیٰ کے نہیں یاد کیا مینی کہی اون شعرون کو مگر
یہ کہ اوڑگی نیند میری رحمت کری اون پر اللہ تعالیٰ حکایت مروی ہی حضرت شیخ سہر
سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ امی انکی پاس حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دجالیکہ
غالب تھا شیخ سری پر گریہ دیکھا تو پوچھا اوسنی حضرت جنیدنی کہ کیا باعث ہی تمہاری گریہ و زاریکا
کہا اونہون فی شب گذشتہ مین آئی میری پاس ایک لڑکی میری اور کہا اوسنی بابا میری یہ رات
بہت گرمی کی ہی اس کوزہ کو یہاں لٹکای جاتی ہون مین تمہاری وسطی کہ سرد ہو جاوی پائے
اسکا کہا مینی اچھا پر حضرت سری کہنی لگی کہ غالب ہوئی میری انکون پیند اور سو گیا مین
تو دیکھا مینی خواب مین کہ ایک لڑکی حسین تر سب مخلوق سی او تری آسمان سی تو پوچھا مینی
اوس سی کسکی وسطی ہے تو کہا اوسنی مین اوسکی ہون جو نہ پی ٹھنڈا پانی کوری لوٹون کو
سو جگ گیا مین اور اوتار کر اوس کوزہ کو مارا زمین پر کہ پارہ پارہ ہو گیا حضرت جنید کہتی ہیں
دیکھی مینی لکڑی پڑی ہوئی اوسکی کہ نہ اوٹھایا اونکو کہ مینی یہاں تک کہ چپ گئی مٹی مین اور
حضرت شیخ ابوسلیمان دارانی سی منقول ہی کہ سو گیا مین ایک رات بی پڑی اور داپنا تو ناگاہ
دیکھا مینی ایک حور کہ کہتی ہی امی ابوسلیمان تو سورنا ہی اور حالانکہ مین تیزی وسطی
پر درخش کی جاتی ہون خیمون مین جیت کی عرصہ پانسو برس سی یا تو تیس سکی اور کلام

حکایت مقول ہی حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمہ سی کہا اوہوں فی درمیان اوس عالمی
 کہ ہم ایک دن بیٹھی ہوئی تھی اسی مقام میں اور تیار تھی ہم واسطی روانگی ایک جہاد کی تو حکم
 کیا میں اپنی لوگوں کو کہ آمادہ ہوں واسطی بیڑ مہنی دو آیتوں کی سوچ رہی ایک شخص نے حاضر بن
 ہماری محفل کے یہ آیت تریفہ ایت اللہ اشتری مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
 يَآئِلَهُمْ اُحْسَنَ تَرْجِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰی فی خرید لی مسلمانوں سی اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ
 او کو بہت ہی سویرہ سکر اوٹھ کھڑا ہوا ایک لوحان کہ تھینا عمر اوسکی پندرہ سال کی ہوگی اور گریا
 تہا باب اوسکا اور ورثہ چھوڑا تھا اوسکی واسطی مال و اسباب کو تو کہا اوس لوحان فی امی عبد الواحد
 بن زید کیا اللہ تعالیٰ فی مول لی تبا مومنوں سی اونکی جانوں اور مالوں کو عوض جنت کے
 کہا مینی مان امی حبیب ہری بولا وہ لوحان گواہ کرتا ہوں میں تمکو اس بات پر کہ تحقیق سچا
 مینی اپنی جان و مال کو بعوض اس بات کی کہ ملی بجکو جنت کہا میں اوس سے امی عزیز مارہ تو اسی کے
 سخت تر ہی ہر سیکو اوسکی روبرو شیر نادشوار ہوا میں اور تو ابھی لڑکا نو عمر فی تجربہ کار ہی میں ڈرتا
 کہ شاید ہر سکی تو اور عاجز ہو شیر فی سے صف حگ ہیں تو بولا وہ لڑکا امی عبد الواحد خرید یا ہوں
 میں اللہ تعالیٰ سی جنت الفردوس کو کیا اب میں کوتاہی کرونگا اور عاجز ہوں گا حصول اس سعادت
 سے میں گواہ کرتا ہوں پروردگار عالم کو کہ بیشک یہ لین دیں کیا میںی اوس سے حضرت عبد الواحد
 فرماتی ہیں کہ پیر سکر کوتاہی کرنی لگی نعوس ہماری اس راہ میں تو کہا میں سبحان اللہ لڑکا تو یقین
 کری اور ہم لوگوں کو اطمینان حاصل نہو موعبد ربانیہ پر پیر تمام مال اپنا لاکر اوسنی تصدق کر دیا
 راہ خدا میں اور رھنی دیا فقط ایک گھوڑا اور ہتیار اور زاد راہ اپنا پیر مہار دن کوچ کی آمادہ

پہلی سب سے اور کہا السلام علیک یا غنیذہ او اعدکما بینی وعلیک السلام فائدہ منہ ہونی میج تیرے
 پہر چلی ہم اور وہ ساتھ ہماری تر کہ روزہ کرتا تھا دن میں اور نماز میں پڑھا کرتا تھا رات کو اور خدمت
 کرتا تھا ہماری جانوروں کی اور جب ہم سو جاتی تو پورا دیتا ہمارا یہاں تک کہ جب پہنچی ہم ملک مہین
 سو درمیان اوس حال کی کہ مشغول تھی ہم اپنی کاموں میں ناگاہ سامنی آیا ہماری وہ نوجوان بچہ
 ہوا واشتوقا الی العیناء المرضیہ یعنی امی و امی میں شتاق ہوں طرف عیناء مرضیہ کی یعنی
 طرف عورت بڑی انگہوں والی پسندیدہ دل کے سوا و سکو اس گریہ و زاری میں دیکھ کر کہا میری بہن
 نے کہ کچھ دوسو اس ہو گیا ہی اس نوجوان کو اور عارض ہو اسی اسکو جنون پہر پوچھا مینی اوس سے اسی
 جیب میری کون ہی عیناء مرضیہ کہا اوسنی ابھی کچھ او نگہ آگئی تھی مجھ کو تو دیکھا مینی اوس میں کہ گویا
 آیا ہی میری پاس ایک آنی والا اور کہا اوسنی تجسی چل طرف عیناء مرضیہ کے پس لگیا مجھ کو ایک باغین
 کہ درمیان اوسکی نہر جاری ہی عمدہ پانی کی اور اوس نہر کی کنارے پر چند نو عمر لڑکیاں ایسے
 تشکیل و حسین کٹری تھیں کہ انکی زیور و لباس کا تجسی کچھ بیان نہیں ہو سکتا سو جب دیکھا
 اون لڑکیوں نے مجھ کو تو خوشش ہوئیں آپس میں اور بولیں ایک دوسری یہ آیا خاوند عیناء مرضیہ
 کا تو سلام علیک کی مینی اوسنی اور پوچھا مینی کیا تم میں ہی موجود عیناء مرضیہ کہا اونہوں نے
 نہیں ہم تو اوسکی چوکرٹیں اور لونڈیاں ہیں جلا جاسا مینی اپنی پہر ثرابین الکی کو یہاں تک
 کہ پہنچا ایک اور نہر پر دودہ تازہ کی کہ نہ بدلاتا تازہ اوسکا اور دوسری باغین کہ نہایت آراستہ
 پیراستہ تھا اور موجود تھیں وہاں پر بھی چند لڑکیاں کہ مینی ویسی کہی نہیں دیکھی تھیں اور شفقہ
 اور گشتہ ہو گیا میں انکی محبت میں بسبب انکی حسن و جمال کے پہر جب دیکھا اونہوں نے

سہی مجھ کو تو خوشی سی ہنسی لگین اور بولن آیا وا اللہ حاوند عینا و مرصیہ کا کہا مٹی اسلام علیک کیا
 تم میں ہی عینا و مرصیہ کہا اوہوں فی و طلبک السلام یا ولی اللہ ہم سب تو او سکی لوڈین بانڈین
 ہن چلا حاسا مہی کو پہر سید با چلا مین اگی کو تو ناگاہ ٹی مجھ کو ایک تیسری نہر تراب مصفا کے
 جسکی حتمین لدہ للشارعین فرمایا ہی حق فی اور او سکی کساری یرکڑی دکھیں مٹی ایسی چسپ
 نو جوان عورتین کہ سلا دیا اوہوں فی خوشی چیلہون کو لیس کھائی اوئی اسلام علیک کیا ہی ہم
 من عینا و مرصیہ کھا اوہوں فی نہیں ہمتو او سکی لوڈین جیو کر مین ہن چلا حاسا اگی کو بہر اگی ٹی ہن
 اور پیا ایک جو ہی نہر تراب شفاف کی اور جمع تہین او سکی کساری یرکڑی ٹی کٹن ہر ہر لوڑ جمال کے
 اسطرح کی کہ سلا دیا اوہوں فی مہری دلنی چیلہو کو تو سلام علیک کہا مٹی اور چوچا کا تم مین ہے
 عینا و مرصیہ کہا اوہوں فی اسی ولی اللہ ہم سب او سکی جیو کر مین لوڈین ہن چلا حاسا اگی کو تو
 پہچا مین قریب ایک خیمہ روشن منور کے کہ تہا وہ موتی سفید کا اور اوس خیمہ کی درپر کڑی تھی
 ایک لوڑ عورت السی زیور لباس پہی ہوئی کہ نجسی او کا کچھ وصف دیاں بہن ہو کسا سو وہ
 محکو دیکر بہت خوش ہوئی اور منہ پر حہ کی طرف ہونہ کر کے یکاری ای عینا و مرصیہ بہر نا حاوند تیرا
 کہ ابھی چلا ہوا آیا ہی پس آیا مین قریب اوس حہ کی اور چلا اندر او سکی تو ناگاہ دکھا اوس محبوب
 و لوڑ صبر گزار کو بیٹھی ہوئی ایک سونی کے تخت حواہر نگار پر سوچو ہن نظر پڑی میری تو شام
 ہو گیا مین اوسیر سو جان ہی اور حاتی رہی عقل میری اور بولی وہ مجھ کو دیکر مرحبا ہو مجھ کو ای
 ولی حسن کی تحقیق آپہنچا ہی زمانہ تیری وصال کا نجسی سو اوس بے صبری اور فی تابانی مین بڑا
 مین کہ گلی ملون اوس سی بولی وہ صبر کر اور مت گہرا یہ وقت مین ہی نجسی تیری بل گیر ہو گیا

اسو اسی کہ ابھی تجھ میں روح حیات باقی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تو ابھی شب میری ہی پاس
 افطار کرے گا پھر کہا اوس نوجوان مجاہد فی کہ ہوشیار ہو گیا میں اپنی اس خواب سی ای عبد الواحد اور
 میں بتیاب ہوں اوسکی جدائی سی اور نہیں صبر کر سکتا اوسکی دوری پر حضرت عبد الواحد کہتی ہیں
 کہ ہنوز اوسکا یہ کلام خوب تمام نہیں ہوئی پایا تھا کہ دکھا ہم کو ایک غبار بلند اور نکلا اوس میں سی ایک
 چوٹا لٹکڑا شمنون کا سوا اول حملہ کیا اونپر اوسی جوان فی گوشتار یا میں کہ ماری اوسنی تو شخص
 و شمنون میں کے اور دسویں بار تمام ہوا کام اوسکا اور گرا گھوڑی سی چور چور ہو کر سو گیا میں اوسکی پاس
 تو دیکھا میں اوسکو تھرا ہوا خون میں اور خوب مونہ کھول کر نہتا تھا اور اسی حالت خندہ اور ضحک میں
 سفر کیا دنیا سی راضی ہوا اللہ تعالیٰ اوس سے اور کیا خوب کہا ہی کسی کہنی والے نے ++

یا من یعانق دنیا لا یبقا لہا	ہمسی و یصبح مغرور او غرارا
صلواتک من الدنیا معانقہ	حتی تعانق فی الفردوس بکارا
ان کنت تبغی حیان الخلد تنکھنا	فلنبغی لك ان لا قامن النارا

ترجمہ ای وہ شخص کہ بغل گیر ہوتا ہی دنیا سی کہ نہیں ہی بقا اوسکو شام کرتا ہی اور سچ اوسکی داؤ اور دھوکہ
 میں ہی کیون نہیں چھوڑا تو فی دنیا سے بغل گیر ہوئی کوتا کہ معانقہ کرے تو سچ فردوس کی زبان شہ
 سی اگر تو چاہتا ہی بہشت خلد میں ہنا تو چاہی کہ نہ بخوف ہو تو آگ سی حکایت
 منقول ہی بعضی صاحبین زاہدین سی کہ عبادت کی ایک شخص نے پروردگار کے چالیس سال پہر ایک
 شب خیال آیا اوسکو عنایت الہی پر تو معجزہ زاری عرض کی اسی اللہ تعالیٰ اور اسی پروردگار
 کریم دکنادی مجھ کو زندگی میں وہ چیز کہ آمادہ اور تیار کیے ہی تو فی واسطی میری حبت میں اور ملا

محکوم کو کچھ مقرر کے ہیں واسطی میری حوراں دلربا اور خواں مسرت زاسی سوہ تمام کرنی یا یا تہا
 وہ کلام ایسا کہ ماگاد ہیٹ گئی محراب اوکی اور کچلی شکاف دیوار من سی ایک لوجوان جس جس حور
 کہ اگر ظاہر ہوتی وہ دنیا من تو دیوانہ اور میوش ہو جاتی تمام اہل دنیا او سکودیکر پس پوچھا او
 سہ جدائی اوس سے آیا تو از قسم انسان ہی یا از قسم سی جان سویر ہی اوکی جواب میں پرہ اشعار

ستکوت الی اللہ و بعد علم الشکوی	واعطاک و ما ترحو و بعد کسف البیوی
و ارسلی احسا الیک و اسی	اداحدک طول اللیل و شمع البیوی

ترجمہ شکایت کی تو فی اپی سولی سی اور تحقیق جانتا تھا وہ تیری شکایت کو او عطا کتا محکوم کو کچھ کہ امید
 رکھتا تھا تو اور تحقیق دور کہا عم تیرا او یہی محکوم واسطی محنت کی طرف تیری اور تحقیق من رازگوئی
 کرتے ہوں تخی رات بہر کاتنی سسا تو میری راز کو سو پوچھا اوس بزرگ فی اسی اڑکی تو کسکے
 ہے کہا اوس ہی من واسطی تیری ہوں پر دریافت کیا اوسنی کہ میری واسطی مثل تیری کتنی حورین ہیں
 کہا اوسنی سو حورین اور نہ تھا بلکہ ساتھ ہر ایک حور کے سو سو لونڈی من ہیں او واسطی ہر لونڈی کے
 سو سو خدمت گذار ہیں اور واسطی ہر خدمت گزار کے سو سو داروغہ ہیں پس یہہ شکر بہت خوش ہوا
 وہ بزرگ اور کہا اسی ماریں کیا دیا گیا ہی کو بی شخص زیادہ محبی تو جواب دیا اوس حور فی اسطی
 کہ اسی سکین یہ عنایت تجیر مثل عنایت بظالین و مساکین کی ہیں کہ کتنی ہیں وہ اللہم اعصر لی
 فسرانا ہے واسطی اوکی پروردگار عالم موافق اوکی تمنا کے پیردو بارہ مغفرت مانگتی ہوں
 وہ اللہ تعالیٰ سے وقت غروب آفتاب کے تو پیر معترف اور رجوع برحمت کرتا ہے
 اون کے طرف پروردگار جسم بھیر یہہ کہکریٹھے اوس حور فی یہہ اشعار

وله حضا أضرمطعون لحبه اختارهم من قبل فطرة خلقه	اختارهم في سالف الأزمان فهم ودائع حكمة وبيان
ترجمہ اور واسطی اوسکی خاص لوگ ہیں برگزیدہ واسطی محبت اوسکی کے کہ پسند کر لیا ہی او کو زمانہ قدیم میں پسند کیا ہی او کو پہلی سید کے خلق کے پسند و امانت ہیں حکمت اور بیان کی اور بعد اوسکی ٹہنی پر چار شعر	
نشرت لهم علام حب حبهم يا حسنهم في ظل عرش مليكهم حتى اذا صاروا لحضرة قدسه فهم الملوك العارفين بربهم	فتبايعوا وتناهبوا لاعلاما كل يقود من الخبيث زما ما كشف الملك حجابيه اكراما والدائبون ببابه خدا اظلا
ترجمہ بلند کی گئی واسطی اونکی نشان محبت حبیب اونکی کے پس بیجا اونہوں فی اپنی جانوں کو اور لوٹ لیا اون نشانوں کو وادہ وادہ کیا خوبی ہی او کو بیچ سایہ عرش الہی کی ہر ایک اونکا کہنچکا سواری اسیل سی باگ کو ٹھکان تک کہ حبیب نہیں گئے بیچ درگاہ قدس اوسکی کی تو کو لگا پروردگار حجاب اپنا واسطی اکر ام اونکی کے پس وہ بادشاہ ہیں عارف اپنی پروردگار کے اور جنبی والی اوسکی درواری پر خدمت و طاعت میں پھر امام عقیق الدین ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی تضرع الحرمین المکرین فی جو مصنف روض الریاحین فی حکایت الصالحین کے ہیں اونہوں فی اور بیچ شعر اسی طور سے کہہ کر ان چار شعروں سے ملا دیں	
من عال یا قوت وزاھی جوهر ومع احسان الحور عین لوبد	یعلو نور سیکوت خیاما لیلا اذارت باجمال ظللما

و لعل طرب کل الوجود و روح	و لما کل بالجمال عتدا ما
یا حستہا میں انوار یعدا	تمتہا لیلی ما د میں کرا ما
مخرو عرقات ہا خفا للی	و محیہ دلعوبہا و سلاما

ترجمہ بتدیا قوت اور روش جواہر ایسی کہ او سپر نور ہوگا اور سکونت کہیں کے وہ چیموں میں
 حشر کی ہے اور ساتھ حسیوں حورون عین کے کہ اگر ظاہر ہوں ایک رات تو روشن کری انہی جمال سے
 اندھیروں کو ہے اور البتہ مسطر کری ہر وجود کو اور آراستہ کری او کو اور مراوی ہر شخص او کی شکل
 عشق میں ہواہ واہ کیا حوی ہوگی حور کے درمیان او کی حادموں کی او سوفت من کہ چلی کے
 واسطی استقال آئی والون ررگ کی ہے دینی جاویں گے او کو غرضی حشر میں زیادہ آرواوی
 سے اور دعا کہ ملاقات کریں گی ومان اور سلام حکایت منقول ہی حضرت شیخ
 عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ سی کہ کہا او انوں فی سوار تہا میں ایک بار حجاز میں سوا وڑا سیلے
 کچھ ہوا طرف ایک جریرہ کے کہ دکھا مہی ومان ایک شخص پوسی والابت کا یوچا ہمینی اوس سے
 اسی شخص تو کسی عبادت کرتا ہی تو بتا رہا کیا اوسی طرف سے کی کہا ہمینی اوس سے تیرا خدا صوع
 اور ساختہ ہی اور ہماری ساتھ ایسی لوگ ہیں کہ اس طرح اور بہت ببادین یہ معبود کچھ سزاوار
 عبادت کی نہیں غرض اوسنی ہماری یہہ تقریر سنکر ہسی کہاتم لوگ بیان کرو کسکو پوجتی ہو
 کہا ہمینی ہم عبادت کرتی ہیں او کی کہ عرش او کا آسمان پر ہے اور غلبہ او کا زمین پر اور طلب
 تقدیر او کی رنڈہ اور جڑہ دونوں پر مقدس ہیں اسما او کی اور بڑی ہی عظمت اور کبریا
 او کی کہا اوسنی کسی مصلح کیا تم کو ان ما تو نیز کہا ہمینی سیچا ہے اوس بادشاہ حقیقی نے

ہماری طرف نائب کریم اپنا سوخبر دی ہی اوس سول فی اوسکی ہمکوان باتون کی بہر کہا گیا ہوا وہ
 رسول کہا مہنی جب پورا کر چکا وہ امر رسالت کو تو بلا لیا اوسکو بادشاہ فی اپنی طرف اور پسند کیا اور
 اوسکی اوس چیز کو کہ نزدیک اوس بادشاہ کی ہی پوچھا اوسنی بہر کیا چہوڑ گیا ہی وہ رسول تمہارے
 پاس کو فی علاقہ کہا مہنی مان چہوڑی ہماری پاس ایک کتاب اوس بادشاہ کی بولا دہا و محکو وہ
 قرآن شاہی اوسطی کہ سزاوار ہی یہ کہ ہو فرمان سلاطین بہتر اور حمدہ سولامی ہم اوسکی پاس قرآن مجید کو
 کہا اوسنی مین اسکو نہیں سمجھتا تو بیڑ ہی مہنی اوسکی روبرو ایک سورہ شریفہ سورہ و ما شروع کیا اوسنی
 جب تک کہ تمام کیا مہنی اوس سورہ کو پھر بولا سزاوار تعظیم کلام والی کی یہ ہی کہ نکی جاوی نافرمانی اوسکی
 بہر اسلام لایا اور اچھا ہوا اسلام اوسکا اور سکھلا ہی مہنی اوسکو احکام دینیہ اور یاد کرادین چہند
 سورتین بہر جب رات کو بعد نماز عشا کی بیٹی ہم بستر و نہر تو پوچھا مہنی ای لوگو یہ خدا جسکی طرف
 تمنی محکوراہ نمائی کیے کیا جب رات آتی ہی تو وہ سو جاتا ہی کہا مہنی نہیں ای بندہ خدا وہ تو
 عظیم حی قیوم ہی نہیں آتی اوسکو اوگنہ اور نیند تو کہا اوسنی کہ تم بری بندی ہو کہ سوتی ہو حکمیکہ
 مولی تمہارا جگتا ہو پس متعجب ہو ہی ہم اوسکی اس بات سی بہر جب ارادہ کیا مہنی لوٹنی کا اوسجگہ
 سے تو بولالی چلو محکو ہمراہ اپنی تو ہمراہ لی لیا مہنی اوسکو بہر جب پہنچی ہم موضع عبادان مین تو کہا
 مہنی اپنی ہمراہیوں سی یہ شخص نو مسلم ہی تالیف قلب اسکی لازم ہی سو کہا کیا مہنی اوسطی اوسکی آواز
 اور کڑی اور دینی لگی ہم اوسکو تو بولا یہ کیا ہی کہا مہنی یہ مال و اسباب ہی خرچ کر اوسکو اپنی کاموں
 مین تو کہا اوسنی لا الہ الا اللہ بتلا فی ہو تم محکو ایسی راہ کہ نہیں چلا مین اوسمین یعنی جس طرح
 مال کا اور بہر و سا کرنا اوسپر حاجت روانی مین پہلی خبر یہ مین عبادت کرتا تھا مین ایک

است کی جو عز اس غلامی پر جو کی تیرا سوہ ضائع اور مارا کیا اوسے محکو حالانکہ میں اوسکی
 معرفت بہن رکھتا تھا اب کیونکر ضائع اور مارا درگیا محکو معصود در حق در حالکہ حاصل ہوئی
 محکو معصوف اوسکی حلافتہ للہم یہی کہ بعد تین دن کی کسبھی محسوس کیا کہ وہ نو مسلم خالہ بی بی
 اور جان کندی میں ہی تو آیا میں پاس اوسکی اور کیا مینی کیا ہی تیری دل میں کوئی حاجت اور
 ارمان تو جواب دیا اوسکی کہ یوری کر دس سب حاصین میری اوسے جو لگتا تھا تمکو طرف اوس
 خیرہ کی سچ بھلا اللہ فرمائی ہیں میر غالب ہوئی مجھ پر جواب در حالکہ میں پاس اوسکی تو تیار دیکھو
 اور سو گیا میں پاس دیکھا مینی جواب بہن ایک باغ سنبر و شاداب اور اوس میں ایک قہہ اور قہہ میں
 ایک تخت اور تخت پر ایک عورت نوجوان حسین کہ مادیدہ و ناشدہ تھی اور وہ یہ کہہ رہی تھی
 قسم اللہ تعالیٰ کے جلد تر لاؤ تم اوسکو اسی لوگو میری طرف تحقیق اب گزر گیا شوق میرا اوسکی
 طرف ہی اور میں سرکرایا تا اوسکی دوری پر سو جاگ پڑا میں تو دیکھا اوسکو کہ کوچ کر گیا ہے
 و نہا سے رحمت کر می اوس پروردگار پر ملایا اور کفنا یا مینی اوسکو اور دس کیا پر شب کو در و بارہ
 دیکھا مینی وہی لعل اور قہہ اور تخت اوس پر وہی عورت کہ برابر اوسکی پہلو کے بیٹھا ہوا تھا وہی نو مسلم
 اور بڑھ رہا تھا یہ آیت وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ ثَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
 مِمَّا صَنَعْتُمْ وَحِمْ عُنُقِي الدَّارِ تَرَجِبُوا وَرَسْتِي آتِي بِهِنَّ اُنْكِ يَاسَ ہر روز وہی ہی کہتی
 ہیں سلامتی ہو تم پر بڑی اوسکی کہ تم تاست رہی سو خوب بلا چلا گھر اسی ہوا اللہ تعالیٰ اوں سے
 حکما یہ مروجی ہی سچ الوقریشی سہی نکما اونوں فی تہا میں نر ویک شج الواسحق
 ابراہیم بن طریف کی پاس آیا اوسکی پاس ایک شخص اور یو جہا اوسے اوسے کہا جائز ہے انہا کو

یہ کہ لگا دی اپنی جان پر ایسی گرہ کہ پھر نہ کھول سکی اور سکو مگر ساتھ یا فی مطلوب اپنی کی تو فرمایا
 او نہوں اوس سی کہ مان درست ہی اور دلیل لای حدیث ابولبابہ انصاری کی رضی اللہ عنہ قصہ نبی
 قرینہ کے کہ یہ قول آنحضرت کا ہے اما اذہ لواتانی لاستغفرت لہ ولکنہ اذ قل فعل
 ذلک بنفسہ فدعوه حتی یحکم اللہ تعالیٰ فیہ یعنی آگاہ ہو تحقیق وہ اگر اتامیری
 پاس تو ہر آئینہ مغفرت چاہتا میں واسطی اوسکی اور لیکن اوسنی جبکہ کر لیا کام خود تو چوڑو اوسکو
 یہاں تک کہ حکم کر ہی اللہ تعالیٰ اوسکی حق میں کہہ راوی فی لیس نامینی میرے مسئلہ اور شرط کی اپنی
 نفس سے کہ میں نہ کہنا ونگا کوئی چیز مگر ساتھ ظاہر ہوئی قدرت الہی کی کہ کہلا جاوی وہ مجھ کو سٹیر رہا
 میں تین دن تک اور تھا میں اون دنوں میں کہ بنایا کرتا تھا کام اپنا ایک دوکان میں سو پڑا
 اوس حال کے کہ بیٹھا ہوا تھا میں کرسی پر یا گاہ ظاہر ہوا ایک شخص ایک برتن ہاتھ میں لی ہوئی اور کہا
 مجھسی صبر کرنا عشا تک کہ کہنا ونگا تو اس برتن میں ہی پھر غائب ہو گیا وہ مجھسی پس درمیان اوس
 حال کی کہ وظیفہ پڑ رہا تھا میں اپنا درمیان مغرب اعرش کی ناگاہ شوق ہوئی دیوار سانس کی اور نکلی
 اوسمیں ہی ایک حور کہ ہاتھ میں تھا اوسکی وہی برتن جسکو لایا تھا وہ شخص اور تھی اوسمیں ایک شئی
 مشابہ شہد کی پس آئی وہ پاس میری اور کہلا میں مجھ کو اوسمیں سے تین انگلیں سو غرہ مارا مینی
 اور گر پڑا بہوش ہو کر پھر جب ہوش ہوا مجھ کو تو دیکھا اوسکو کہ غائب ہو گئی تھی پس طلب ہوئی مجھ کو
 بعد اوسکی کہانی مینی کہے اور سما گئی اوسکی صورت دلیں سو نہ پس نہ کیا مینی بعد اوسکی کسی کو اور نہ تاب
 ہوتی تھی مجھ کو مخلوق کی باتیں سنتی کیے کہ کہہ کرتا تھا دل میرا اور تخلیہ طلب کرتا تھا اور رہا میں اس طرح
 بہت مدت تک حکایت مروی ہی حضرت مالک ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی

کہا اور مومن کی حالت تھان ایک دن سچ ایک کوچہ کی نصرت میں سونا گاہ ملا میں ایک چوکر پر تھے
 چوکر میں باد تھان ہی سی کہ تھی وہ ہوا اور بہراہ تھی اوسکی بہت خادم سوجب دیکھا میں اوسکو تو پکار
 کہا اسی لوٹھی کیل سچ دیکھا تجھ کو مالک تیرا پوچھا اوسنی یہ سکر کہ کیا کہا تو فی اسی سچ کہا میں کہتا ہوں
 کیا مروخت کر گیا تجھ کو مولی تیرا کہا لوٹھی فی اگر سچا سی اوسی مجھ کو تو کیا تجھے ایسا فقیر خرد سبک
 مجھ کو کہا میں ہاں ملکہ تھی ستر کو لیس ہی لگی وہ اور حکم کہا لوگوں کو کہ لی اوس مجھی اوسکی گھر ستر کو
 مجھ کو گ دیان بہر گئی وہ یاس اینی مولی اور یاس کیا اوس سی یہ قصہ سوسہی لگا وہ مہی یہ سکر
 اور طلب کا مجھ کو اور یس اگی گامین اوسکی تو لڑی بہت میری اوسکی مالک کی دلیر تو پوچھا اوسنی
 مجھے کیا ہے حاجت تیری کہا میں مروخت کر ایسی اس چوکر پر کو میری ہاتھ کہا اوسنی کہا بستی ہوں تم
 اوسکی قیمت کو کہا میں قیمت اوسکی میری یاس دو گنٹلس ہن چواروں کی گلی ہوئی تو ہنسی لگی
 سب لوگ پوچھا اوسکی مالک فی کسوا سٹی ہوئی یہ قیمت اوسکی تیری نزدیک کہا میں یہ کم قیمت اوسکی
 یہ سب کثرت عیوب اوسکی کی ہے کہا اوسی کوشی ہن وہ عیب اوسہن کہا میں اگر عطر نہ لگاوی تو
 لو کر ہی بغل اوسکی اور اگر دست نہ مانگی تو ظاہر ہو گدہ مہی اوسکی اور اگر چوڑی لگی تیل کو تو خراب
 اور بی رون ہو جاوین بال اوسکی اور اگر زرد رہی بوڑھی ہو جاوی صاحب جنس اور پول گندگی
 کے ہی اور سب حرن اور غم و کدورت کی اور یہ بہین چاہتی تجھ کو واسطی ایسی نفیس کے اور نہین محبت
 رکھتی تجھی مگر جنس اپنی نعمتوں کی نہین وفا کر نیوالی ساتھ حمد اور اقرار تیری کی اور نہین صادق
 تیری محبت میں اور یہ طالب ہوگی بعد تیری کسکی مگر جبکہ ہو وہ باند تیری اور میں باقی ہی بھر دو
 کہ پوچھا تو فی اپنی چوکر پر کی واسطی قیمت سی ایک ایسی چوکر پر جو مخلوق ہوئی گاری سی کافر

اور مشک اور زعفران اور جواہر اور نور کے اگر لک جاویں لعابِ صحن اسکا شورخیز سے تو البتہ
 عمدہ ہو جاویں اور اگر بولی وہ مزدی سی تو جواب دی وہ بھی اسکو زندہ ہو کر اور اگر کھل جاویں
 گہونگٹ رو برو آفتاب کی تو بیشک تاریک اور کسین ہو جاویں اگر چلی اندھیری میں تو روشن
 اور منور ہو جاویں اندھیرا اسکی جہت سی اور اگر ظاہر ہو زمانہ میں آراستہ ہو کر اپنی لباس اور
 زیور میں تو معطر اور جگمگا جاویں تمام عالم پرورش ہوئی ہی باغِ مشک اور زعفران میں اور
 جہولون یا قوت و مرجان میں رہی خیموں میں جنت کی اور غذا دیکھتی ہے چشمہٴ نینم کی پانی
 نہیں خلافِ عمدہ اسکا اور نہیں بدلتی محبت اسکی سو تلاب تو کہ کون ان دونوں میں مستحق
 تر ہے ساتھ دینی قیمت کی کہا اس مالک نے وہ چو کر ہی کہ بیان کیا تو سنے خال اسکا کہا مہی
 پس وہ معشوقہ طناز اور محبوبہ باعثوہ و ناز ہو سکتی ہے قیمت اسکی ہر دم اور ماتہ اسکا ہی صل
 اسکا ہر زمانہ میں پوچھا اوسنی کہ کیا ہی قیمت اسکی بیان کر رحمت کری تجھ پر اللہ تعالیٰ کہا مہی
 وہ بہت حقیر چیز ہے کہ خرچ کی جاتی ہے بڑی عمدہ شے کی یعنی میں اور وہ یہ ہے کہ باخلاص اور
 تورات میں ایک ساعت پر پڑھے دو رکعتیں خالص واسطی اپنی رب کے اور یہ کہ رکھی تو سانی
 کہانا اپنا پر یاد کری ہو کی کو پر ختیار اور پسندیدہ کری تو اسکو اپنی ہو کر اور خواہش پر
 اور یہ کہ اوٹھا ویں تو راہ سے سنگ و کڑکٹ اور گندگے اور کاٹی تو دن اپنی ساتھ قدر کافی
 اور قلت کی اوٹھا ویں مہمت اپنی وارنایا پھر محلِ غفلت سے پس زندگی کری دنیا میں ساتھ
 عزت قناعت کے اور اویں تو قیامت کو موقف کر امت میں ساتھ امن اور خوشی کی اور اوتارے
 جنت میں کہ دار النعیم ہی بیچ پرورش بادشاہ کریم کی ہمیشہ کو اسوقت کہا اویں شخص نے

اپنی لوطی سے کیا بہین سنا تو فی کلام ہماری اس سچ کالولی بان سناسی کہا مالک نے پہرہ
 سیاہی یا چوٹا بولی سیاہی اور ہلانی اور خیر خواہی کی اسی یس لولا مالک او سکا جاتوا ب آزاد ہی
 واسطی اللہ تعالیٰ کی اور یہ سب زیور و لباس کہ پہنی ہوئی ہی توفیق دیا مٹی ٹھکوا و تم سب اسی
 غلاموں میری ازاد کما مٹی ٹھکوا اور کل مال و اسباب میرا کہ یاس تمہاری ہی دیا مٹی ٹھکوا اور یہ گھر
 میرا مع تمام اس مال اسباب کے حواوہین ہی صدقہ کیا مٹی راہ خدا میں یہ راتہ بڑا کر کچ لیا ایک
 پردہ موٹی کٹری کا کہ لٹک رہا تھا دوار می بر اور اوارڈ الا تمام لباس اپنا پہرا ورہ لیا او سکو تہ
 کہا اوسی چوکر بی فی اس پسد بہین رمدگی بٹکو بعد تیر می اسی آوا مبری سو اوارڈ الی اوسی ہی
 تمام کٹری اسی اور ہسٹا موٹا لباس اور نکلی ساتھ مالک کے سو حست کیا اوں دو لوں کو حست مالک
 بن دیا رے اور داجیر کے واسطی اوں دو لوں کی یس کٹری اوں دو لوں فی ایک راہ اور نبات
 کرتی رہی تمام عمر بیان مک کہ آئی او کو موب اور کوچ کیا طرف آخرت کی عبادت میں رحم کری او
 اللہ تعالیٰ حکایت منقول ہے جعفر بن سلیمان سے حست کری اویر اللہ تعالیٰ کہ فرماتی ہیں
 جاتا تھا من او مالک بن دینار ایک بار بصرہ من سو گذری ہم سیر کرنی ہوئی اویر ایک محل کے کہ
 بن رہا تھا اور بیٹا تھا و مان ایک جوان جسب کہ دیکھا تھا مٹی مثل اسکی اور حکم کہ رہا تھا وہ درو
 کو تعمیر کا اور تاکید کرتا تھا واسطی مانی اور حست کرنی کی تو کھا محسی مالک نے کیا بہین دیکھتی تم اس جاکو
 اسکی حسن و خوبی اور حرص کو تعمیر مکان پر چاہتا ہی دل مرا کہ دعا کروں اسکی واسطی پروردگار سے
 کہ دور کری اسکی دل سی الفت دنیا کو اور اللہ ہی کہ کری اسکو جو اماں جنت می اسی جعفر او ہر او
 پلین اسکی یاس جعفر کہتی ہیں یہ گئی ہم دو نو اسکی پاس اور سلام علیک کی اوس سے جواب دیا

اوسنی سلام کا اور اول میں دیہچا نا تھا حضرت مالک کو پہر پہچانا او کو تو اوٹھ کر اٹھا اور کھڑا
 کیا کچھ ضرورت ہی اے کو کسی امر کی کہا مالک نے کس قدر خرچ کا ارادہ کیا ہی تھی وسطی تعمیر اس کا بھی
 کہا اوسنی لاکھ روپیہ کا کہا مالک نے کیوں نہیں دیتی تم مجھ کو اس قدر مال کہ صرف کروں میں اوسکی تعمیر
 پر اور ضامن ہوتا ہوں میں وسطی تیری اللہ تعالیٰ سے ایک محل کا جنت میں کہ بہر موجودہ اس محل
 مع سامان خانہ داری اور لوٹ می غلاموں کی اور ہون گھس اور بالا خانہ اوسکی باقوت سب کے
 جزا و اجوارات سی مٹی اوسکی رغفران سی اور گارامشک سے خوشبودار زیادہ ہو اس تیر محل
 نہ پیرانا ہو کبھی اور نہ چوہا ہو اوسکو کسی بات نہ فی اور نہ بنایا ہو اوسکو معمار نے بلکہ حکم کیا ہو اوسکو
 پروردگار نے موجود ہونی کا ساتھ لفظ کن کی سو موجود ہو گیا ہو وہ اوسوقت یہ سن کر کہا اور
 جوان فی باشی مہلت عنایت ہو مجھ کو آج کی رات اور صبح کو پر قدم رنجہ فرما دین آپ یہاں تو جواب
 دو گامین اسکا کہا مالک نے اچھا اور لوٹ آئی جعفر کہتی ہیں کا فی وہ رات حضرت مالک نے
 کمال فکر سے اوس جوان کی حقین پر صبح کو کمال دعا کی وسطی اوسکی اور نماز سی فارغ ہو کر گئی
 ہم اوس جوان کی پاس تو پایا اوس جوان کو بیٹھا ہوا دروازہ محل پر حجب دیکھا اوسنی مالک
 کو تو خوشی اور بولا کیا کہتی ہو تم آج اوس امین کہ کہا تھا کل محسی کہ حضرت مالک نے کیا عمل
 کر ہی گا تو میری اس کہنی پر کہا جوان فی مان میں اوسکو قبول کروں گا پس حاضر کر دی اوسنی
 توڑی لاکھ روپیہ کے اور منگوایا دوات و قلم اور کاغذ سو لکھا اوسپر حضرت مالک نے ضمانت نامہ لکھ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ضمانت نامہ ہی مالک بن دینار کا وسطی فلان بن فلان کے تحقیق
 ضامن ہوا میں تیر اللہ تعالیٰ پر ایک محل کا عوض تیری محل کے ساتھ اون اوصاف کی

کہ بیان کی مینے تھسی اور زیادہ فی اویر اللہ تعالیٰ کے باب سے ہی اور خرید اپنی وسطی تیری
 اس مال سے ایک محل حثت من کہ خوشنودار زیادہ ہی تیری محل سے بیچ ظل عنایت قریب
 رب العالمین کے فقط پر وہ کا عید سجدہ کر کے دیدیا اوس جوان کو اور اوٹھا لایا ہی ہم وہ مال
 سو صرف کر دیا اوسکو مالک نے راہ حرامین اوسے دیں اور یہ باقی رہا شام تک قوت اوس کا
 بس نہ گدہ رہی تھی اوس جوان پر چالیس دن کہ پایا حضرت مالک فی اپنی محراب عبادت میں
 بعد نماز فرودہ کا عید رکھا ہوا تو اوٹھا لیا اوسکو اور جب کہولا تو پایا اوسکی پشت پر لکھا ہوا ہے
 سیاہی ہی حکم منظوری ضمانت مالک کا مالک الملک رب العالمین عم سلطانہ کی جانب سے
 ساتھ مضمون اس عبارت کی یہ سہ سہ حاتم سے اللہ عزیز و حکیم کے وسطی مالک بن دیا
 کہ لوری کی ضمانت تیری اور دیا اوس جوان کو وہ محل بہشت میں جسکا تو ضامن ہو اتھا راہ
 اوس و صفوں سے کہ تو فی اوس سے اقرار کیا تھا نہ شتر حثی پس پڑھنی اوسکی سے منتحت ہوی مالک
 پہر گیا میں اور مالک ساتھ اوس کا خذ کے طرف مکان اوسے جوان کے تو پایا دروازہ پریشان
 اور فی رولی اور سینا آواز رونی کا اوس مکان سے پوچھا ہم نے لوگوں سے کیا ہوا فلا شخر
 کہنا لوگوں فی وفات کی ہی اوسے کل پہر بلوایا ہم نے غسل کو اور پوچھا اوس سے کہ کس طرح غسل
 تجھیزا و تکفین کے تو فی اوسکی بیان کر سہی مفصل کہا جہاں سے اوس جوان فی پہلی اپنی وفات
 بلوایا تھا جگو اور کھا تھا جب من مر جاؤں اور غسل و کف و بکی تو مجھ کو تو رکھ دینا یہ کا غدیر میرا
 کف کے سری بدن سے لگا کر سورکھ دیا میں وہ کا خذ حسب وصیت اوسکی کف میں ملا جو اپنے
 پہر دم کر دیا ہی اوسکو مع کا خذ کے یہ ہی ماجرا اوسکا ہے حضرت مالک بن دینا سے بعد تمام

قصہ نکالا اپنی حبیب سی وہ کاغذ اور کہا غسل سے کیا وہ کاغذ اس طرح کا تھا تو حیران ہو گیا
 غسل اور بولا واللہ یہ وہی کاغذ ہے کون لی آیا اسکو بعد اسکی کہ مینی دفن کر دیا تھا اسکو
 ساتھ کفن میں رکھ کر پھر وہاں وہ غسل بے نہایت اور سب لوگ دیکھ کر مصنون عافیت ربانیہ کو
 اوس کا تذکرہ جو ان کی حال پر پس کھڑا ہوا ایک اور جوان محفل سے اور بولا اسی حضرت قبول
 فرمائی محسی دولا کہہ رویہ اور ضامن ہو جی واسطی میری بھی اسطرح فرمایا حضرت مالک نے
 افسوس ہو گیا جو ہونا تھا اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس بات کا ارادہ
 کری مروسی ہی کہ پھر جب حضرت مالک ذکر کرتی اوس جوان کا تو رویا کرتے اور دعا کیا کرتے
 اوسکی واسطی رب العالمین اور رحم الراحمین سی رحمت کری اوپر ابد جل جلالہ وعلم لوالہ
 حکایت منقول ہے محمد بن سماک رحمہ اللہ سی کہ کہا اوہنوں فی تہی موسیٰ بن محمد بن یحییٰ
 ہاشمی پڑی دولتمند بنی امیہ سی نہایت عیاش اور حاصل کرنیوالی خواہشوں کے ہر طرح کی لذات
 کے کہانی بینی اور لباس و عطریات اور لونڈی غلاموں سی بی فکر سب باتوں سی اور مصروف
 تہی بہت اونی عیش و آرام اور استیفا سی لذات نفسانیہ میں اور تہی جوان حسین خدیجی مشیل
 چاند چودہویں کی پوری کی تہین اوپر اللہ تعالیٰ نے نعمتیں اپنی کہ ملتی تہی ہر سال اونکو تین
 لاکھ تین ہزار شرفی اور خرچ کرتے تہی وہ یہ سب اپنی عیش و آرام میں اور تہا اونکی بالا خانہ میں
 ایک برآمدہ کہ بیٹھا کرتی تہی اوسمیں شام کو اور دیکھا کرتی تہی شہر کے لوگوں کو اور تہیں اسہیں
 کہہ کتین ایک طرف رستی پر اور دوسری طرف جانب اونکی باغ کی اور نہایا تہا اوس بالا خانہ پر
 شکم سفید ماتی و انت کا آراستہ چاندی سونی سے اور رکھتا تھا اوسمیں ایک تخت ہاشمی

و دوست کا اور مانڈتی تھی سر پر علامہ جڑاؤ موتیوں کا اور حاضر تھی تھی اوکی یاس اوس قہر من
 مصاحب اور اہل قرابت اوکی اور سلام کمٹری تھی یاس دستارستہ اور لوڈ بین حسین خوش آواز شا
 مجلس کے باہر مالا خانہ سی کہ دیکھا کرتی تھی اوکو اور حب چاہتی تھی میرائی اوکی تو اشارہ کیا کرتی ^{سط}
 ڈالی بر دون کے اور حب موقوف کیا چاہتی راگ راگ تو اشارہ کرتی اوگلی سے یہ دون کو مانڈ ہی
 یس حاضر تھیں ہو جاتا کرتین وہ سب اور ہی بہا طریقہ اوکا بہت بہاں تک کہ بدست ہو جاتی یہ
 اوسوقت اوٹھ جاتی مصاحب اوکی اور کبھی خلوت میں جب کو یا تھی فخر تک اور دن بہر مشغول تھی
 کہل تماشائی میں مثل تطیح و سر کی نہ یاد آتی اوکو کبھی موت نہ درد نہ حرص اور نہ ہوا کرتا اوکی لگی
 ذکر ہم کا سوا ہسی خوشی اور قصہ دل لگی کے اور نہ صرف ہوتا سطر اور مول سن اوکی محفل میں
 سوا ہی عیش و عشرت میں گدیری اوکی ستائشیں رس اس ابنت بیٹی ہوئے تھی وہ مالا خانہ میں
 اور گزری تھی رات زیادہ ایک ہر سے کہ ماگاہ سما اوہوں فی ایک آواز درد پاک بر خلاف آواز
 لہو و غلب کی سو موثر ہوا وہ اوکی دلیر اور تلخ ہوگا اوہ عیش و آرام تو اشارہ کیا لوگوں کو حاضر
 رہنی کا اوز کا لاسرا پنا باہر برآمدی راہ کطرف کہ تحقیق کریں اوس آواز حنین کو سو کبھی ہستی وہ
 آواز دل خراش اور کسی سستی تو گنہرا می اور بکارا علامہ کو اور کہا اونی حاد و بلاستس کرو
 اس صاحب آواز حنین کو کہ کون تھا کہ بستم رسد ہی سیدہ اور حب بدست ہو رہی تھی وہ
 اوسوقت نشہ شراب میں سود و طری سب غلام کلیرن میں ڈوبی ہوئی ہوئی اوس شخص کو تو دیکھا
 ایک جوان لاسر جسم مار یک گردن ر درنگ خشک لب پریشان مال کو لگا ہوا شکم اوس کا پست
 ساتھ دو ٹکڑوں میں کل کے ٹھنڈے یا کڑا ہوا تھا مسجد میں اور گریہ و راری کر رہا تھا لگی ایسی پروردگار

سولی آئی او کو غلام مسجد سی اور کٹر اکیار و بروائی آئی تو پوچھا موسیٰ فی یہ کون شخص ہے
 اونہون نے یہی شخص ہے صاحب آواز خرمین کا پوچھا کہاں پایا اسکو کہا مسجد میں کہ بیٹا تھا نماز
 اور مناجات کرتا تھا رب العالمین سے تو پوچھا موسیٰ فی اوس جوان سی کیا پڑھتا تھا تو کہا اوسنی
 میں پڑھتا تھا کلام نبی پروردگار کا کہا اوسنی سنا جگہ ہی اوسی لہجہ سی کہا اوسنی اچھا اور شروع کیا
 اوسیطح اعوذ بالله من الشیطان الرجیم اِنَّ الْاَبْرَادَ لَیْقِیَنَّ عَیْمًا وَاِنَّ الْفُجَّارَ
 لَیْقِیَنَّ عَیْمًا یَصْلَوْنَ فِیْهَا یَوْمَ الدِّیْنِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِیْنَ ؕ عَلٰی الْاَرْمَلِیْنَ
 یَنْظُرُوْنَ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النِّعَمِ ؕ یُسْقَوْنَ مِنْ تَرْحِیْقٍ تَحْتَوِیْ
 حِثْمَهُ مِیْسَکٌ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلِیْتَخَافُ الْمِتَّافِیْوْنَ ؕ وَفَرَّاجُهُ مِنْ تَسْلِیْمٍ
 عِیْنًا یَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ فَ شَرَاب کی نہر میں بہن کہ سی کی گہر میں لیکن یہ شراب اور
 جو زیر در ہتھی ہی اور اوسکی قدر کے موافق نہرتی ہے مشک پر پھر کھایہ ذکر بخلاف ہی تیری مجلس
 اور برآمدہ اور فروش کے بلکہ یہ ذکر ہے اون تختون مفروشہ کا کہ فرماتا ہے پروردگار اوسکی حق میں
 یَفْرِشُ قَرْفُوْعَةً بَطَانُهَا مِنْ اَسْتَبْرِیْ عَلٰی رُفْرِیْ حُضْرٍ عَبْقَرِیْ حِسَانِ
 کہ بیٹھیں گی اونپر دوستان الہی اور کنار سی نہروں کی جو بہتی بہن جنتوں میں کہ فرمایا اوسکی تعمیر
 فِیْهَا مِنْ کُلِّ نَاقَۃٍ مَرْوَجَانٍ لَا مَقْطُوْعَةٌ وَلَا مَسْفُوْعَةٌ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَۃٍ
 فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَۃٍ لَا تَشَّحُّ فِیْهَا لَا غِیۃٌ فِیْهَا عِیْنٌ جَارِیۃٌ فِیْهَا سُرُورٌ مَرْفُوْعَةٌ
 وَاَكْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ وَتَمَارِقٌ مَصْفُوْفَةٌ وَزُرَّارِیُّ مَبْشُوْرَةٌ فِیْ ظِلَالٍ وَّعِیْنٌ
 اَکْثَہَا دَایِمٌ وَظَلَّہَا تِلْكَ عَقَبِی الدِّیْنِ التَّقْوٰی وَعَقَبِی الْکَافِرِیْنَ النَّارِ

[illegible]

دو اپنی جان کو پروردگار کریم رحیم ہی قبول کرتا ہی تھوڑی نیکی بھی اور ثواب دیتا ہی بہت توکتا
وہ ہاشمی اوشی اسی یارو میں خوب مطلع ہوں اپنی نفس کے خطاؤں پر بڑی بڑی گناہ کی ہیں
مینی اور نافرمانی کی ہی پروردگار کے شب و روز مدتوں تک پہروتا اور روتی اوسکو دیکھ کر اور لوگ
بھی پہر گیا دسٹلیج کی پیادہ پا کہ نہ تھا پاس اوسکی کچھ سو ایک لکڑی اور لوٹی اور نیل کے یہاں تک
کہ پہنچا مکہ میں اور پراکیا جج اور اقامت کی در پر خانہ الہی کے یہاں تک کہ وفات پائی وہیں اور رویا
کہ تارات کو حرم میں اور کہا کرتا اسی اللہ بہت دنوں بھولا رہا ہوں مجھ کو تنہا راتوں میں بہت دنوں
خلاف کیا مینی تیرا گناہوں سے اسی مالک میری نہیں پاس میری کوئی نیکی اور بار ہی گردن پر
گناہوں کا خرابی اور شرم گئے ہی مجھ کو اوس دن سے کہ ملن میں تجسی جسمین اور خرابی ہی میری
جبکہ ملیگا مجھ کو نامہ اعمال میرا کھلا ہوا اور بھرا ہوا میری خطاؤں اور گناہوں سے بجا ہی مجھ پر
غصہ اور عتاب تیرا کہ احسان اور عنایتیں کین تو فی مجھ پر اور مقابلہ کیا مینی اونکا ساتھ گناہوں
اور خرابیوں کے تو خوب آگاہ ہی میری کاموں کا اسی مولا میری اب کھان جاؤں پہلک کر
تجسی سوا تیرے اور کس سے التجا اور کس سے پرعتماد کروں سوا تیری اسی پروردگار میری نہیں
سزاوار و لائق ہیں اس بات کی کہ سوال کروں تجسی جنت کا بلکہ عرض والتجا میری تیری کم
اور عنایت سے یہ ہی کہ مغفرت کر تو میری اور رحم کر مجھ پر بیشک تو صاحب کرم اور مغفرت ہی
اور کہی ہیں اہل اللہ فی مطابق اس مضمون کے یہ شعر

فقر ھم ماتری من سق ھالی

الی صولاہ یا مولیٰ الموالی

عصیتک جاہلا یا ذالمعالی

الی من یرجع المملوک الی

ترجمہ نافرمانی کی بیسی تیری صاحب مرتون ملند کی اب دوزخ کو محکوم ہے سہی حالون میری
کسی طرف رجوع کرتا ہی سلام سوا مولا اپنی کے اچھا صاحب صاحبون کی حکایت
مردی ہی کہ باروں رستید کا ایک لڑکا اٹھارہ سرس کا محفل بر باد و عدا وین رہا کرتا اور
قرستان میں جا کر یہ کہتا کہ تم لوگ ہمسی پہلی مالک دیا کی تھی سو نہ دیکھا مینی اوس دنیا کو کچا پڑا
تمہاری وال اور ارحال سے اور داخل ہوئی تم قومین سو کیا کہتا تھی اور کیا پوچھا گیا تھی ہر وقت اور ہر وقت

وہجری مکاء الشائعات

توقعی انحصار کل عام

ترجمہ ڈراتی ہیں مجھ کو حساری ہر روز اور غم میں ڈالتا ہی مجھ کو روزناری والیون کا بیہر لکین
گہا یا سہی باپ کی دربار میں کہ تھی گرداوسکی ورر اور لکین دولت در حالیکہ مہنی ہوئی تھا وہ لڑکا
حبہ اور عمامہ صوف کا تو اسکو اس حال میں دیکھ کر بعضی دربار والی آسمین یہ کہنی لگی کہ اس لڑکے
امیر المومنین کو نصیحت کیا ہے در میان سلاطین زمانہ کی اگر تنبیہ کری اسکو خلیفہ تو امید ہی کہ اپنی
صوف یوتیے اور شکستہ عالی اور اصحمالی سی بار آوی سو خلیفہ فی اہل دربار سے یہ تہذہ سکر
جگر گوتہ سی کھا ای نور چشم تحقیق نصیحت اور فی آمد کو اسنے مجھ کو اپنی اس وضع سی سو دیکھا
اوس لڑکی فی سکر باپ کی طرف اور کچھ جواب دیا یہ دیکھا اوسنی ایک جانور کو محل خلافت کی بلند
دوار پر بیٹھا ہوا تو کہا اوس جانور سی مخاطب ہو کر کہ اسی جانور قسم ہی تجھ کو تیری پیدا کر نیوالی
آٹھ مہر میری اس ہاتھ پر سوا بیٹھا وہ جانور اوسکی ہاتھ پر پہر کہا اوسی جا بیٹھہ وہین دوار پر
تو جا بیٹھا وہین پہر کھا اوس جانور سے قسم ہے تجھ کو تیری خالق کی کہ بیٹھہ اگر امیر المومنین کے ہاتھ
پر قونہ بیٹھا وہ اگر خلیفہ کے ہاتھ پر کہا اوسوقت لڑکی فی اپنی باپ سی کہ تمہنی نصیحت در سو کیا

محکمہ باعث دوست رکھنی دنیا کی اب مستعد ہون میں متسی الگ ہونی پر سوراوانہ ہوا دانیسی
 اور نہ لیا کچھ خچ سوا ایک مصحف اور انگوٹھی کی اور جالبہ لجرہ میں اور مزدوری کیا کرتا اور غربا
 کی ساتھ گاری کی اینٹیں بناتا لیکن یہ مزدوری بھی فقط ہفتہ کی دن کرتا ایک درم اور ایک انگ
 اور باقی انیم مشغول رہتا عبادت الہی میں اور ہر روز اوسے مزدوری ایک دانگ کھاتا البتہ عام بصری
 کہتی ہیں گر بڑی تھی ایک دیوار میری گھر کے ترمین اوسکی بنوائی بکے فکر میں باہر گیا کہ کسی فرد کو
 بلاؤ تو ناگاہ دیکھا مینی راہ میں ایک جوان حسین خوش وضع کو کہ زنبیل اوسکی آگے رکھی تھی اور
 مشغول تھا قرأت قرآن مجید میں تو پوچھا مینی اوس سے اسی شخص کیا فردوری کر گیا تو کہا اوس نے
 کیون نہیں مخلوق ہوں میں واسطی مزدوری کی لیکن پہلی کہو کیا کام لوگی مجھے کہا اوس نے مینی گاری
 مٹی کا کہا اچھا لیکن مزدوری ایک درم اور ایک دانگ لوں گا اور پڑھوں گا اپنی نمازوں کو
 کہ درمیان مدت اجارہ کی واقع ہوں ابو عامر کہتی ہیں کہ منظور کیا مینی اوسکی شرطوں کو اور لیکھا
 میں اوسکو ہمراہ اپنی اور لگا دیا کام پر پر مشغول ہوا میں اپنی اور کاموں میں جب آ یا شام کو
 تو دیکھا مینی کام اوسکا کہ بار کھاتا اوسنی بقدر دس آدمیوں کی خوش ہوا میں اور دینی مینی سوچکر
 اور دو درم زیادہ اوسکی مزدوری مقررہ سی تو کہا اوسنی امی ابو عامر نہیں کی ہی مینی یہ خدمت
 واسطی زیادہ طلب کرنی کے میں فقط وہی مزدوری مقررہ لوں گا سو مینی لاچار ہو کر وہی ایک درم اور
 ایک دانگ دیا وہ لیکر روانہ ہوا پر دوسری دن گیا میں بازار میں اوسکی تلاش کو تو نہ دیکھا
 مینی اوسکو مزدوروں میں سو دریافت کیا مینی اوسکو اور وٹسی تو کہا اوس نے مینی وہ نہیں مزدور
 کرتا سو ہفتہ کے اور تم دیکھو گی بھی نہیں اوسکو سو ہفتہ آئندہ کے سولا چار ہو کر مقوف رکھا مینی

مینی کام ایسا ہفتہ آئندہ پر پیر آیا بہن اوس ہفتہ کی فجر کو مارا رہن تو دیکھا اوسکو حال سابق
 پر سلام علیک کے مینی اوس سے اور کہا واسطی بنانی باقی کام دیا کہ تو پہر وہی تیر طس کین
 اوسنی اور لیکیا مین اوسکو ایسی کام پر پیر دیکھا مینی اوسکی کام کرنی کو دوسری کٹڑا ہو کر اسطرح کہ
 وہ محکومہ دیکھی سو دیکھا مینی اوسکو کہ ڈالی اوسی ایک مشت مٹی لیکر دیوار پر ریس تگلی سب پتھر
 آئین برابرخوبی کھائی دل مین سبحان اللہ اولیاء اللہ یون ہی بہ دیکھی ماتی بہن ہر کام
 پر پیر شام کو جب وہ بانی لگا تو دینی مینی اوسکو تین درہم لیکن لیا اوسنی گروہی ایک درہم اور
 ایک داگ پیر قسری ہشتہ گیا بہن مارا رہن تو یہ یا مینی اوسکو اور یوچا مزدور ونشی تو کہا
 اوسون نے مجھے تین دن ہوئی کہ وہ بیمار ہو گیا ہے اور پڑا ہوا ہے ایک کھڈا بہن دیر سب ان
 تخفیف سکرات کی سو مزدور کیا مینی ایک شخص کو اس بات پر کہ لیجا وہی مجھ کو اوسکی پاس پیر لیکیا
 وہ مجھ کو اپنی ہمراہ اور پیچی ہم اوسکی پاس کنڈل مین در حالیکہ طاری تھی اوسیر حالت سختی کے
 س سلام علیک کی مینی اوس سے تو نہ خبر دار ہوا وہ اور دیکھا مینی تگہ اوسکی سر کا ایک ٹوٹی انٹہ کو
 اور ہوا وہ حالت موت میں پیر دوبارہ سلام کیا مینی اوس سے تو بچا مجھ کو اور اڑٹھا یا مینی سر اوٹکا
 کہ کہون ایسی گود بہن تو منع کیا مجھ کو اور کہا رہی دو اسی خاک و خشت پر اور پیر سی ستار

یا صاحبی لا تعتر رب تعمر

واذا علم ما ناک عہم مسئل

واذا حملت الی القور حصار

ترجمہ امی صاحب میری معرودہ ہو نعمت پر بس ستر تمام ہوتی ہے اور نعمت کو زوال ہوتا ہے

جبکہ جانا تو فی حال کسی قوم کا ایک بار پس جان لی کہ تو حال اوسکی سی سوال کیا جاو گیا
 جبکہ اوٹھایا تو فی طرف قبرستان کی جنازہ کو پس جان لی کہ تو بھی بعد اوسکی اوٹھایا جاو گیا
 ہا ابو عامر سی جب جدا ہو جاوے روح میری بدنسی تو غسل دیگر اسی میری جیہ میں دفنانا
 ہا مینی ای حیث میری کیون نہ کفناؤں تمکوئی کیڑوں میں کہما زندہ محتاج زیادہ سے
 جبرید کی مردہ سی اور قطع نظر اس سے ہر طرح کا کپڑا گل جاتا ہے اور غسل باقی رہتا ہی نظر اوپر
 کے چاہی نہ لباس کے پہر بعد فراغت کی محبسی دنیا نہ نسیل اور نہ بند میرا گور کنون کو اور یہ صحف
 شتری میری لیجا نا طرف امیر المومنین مارون شید کی اور نہ دنیا اوسکو گر خود دست بدست
 صلح کرنا اوسکو اس طرح کہ اسی امیر المومنین میری پاس منت ہی ایک نوجوان غریب اور کھدیا
 مٹی کہ منت مرا گر عقلت میں یا سفور اس دولت میں پہر وفات کی اوستی یہ باتین کہہ کر اور
 فی روح مبارک اوسکی راضی ہوا مد تعالیٰ اوس سے پس سمجھ لیا مینی اوسکی باتوں سی کہ یہ فرزند
 در خلیفہ وقت کا ہی پہر حب پوری کی وصیت اوسکی تو بعد فراغت کی جملہ کاروبار ضروریہ
 ہی صحف حمید اور انگشت شری کو اور گیا میں بغداد میں اور متوجہ ہوا طرف قصر خلافت مارون
 مین کی اور کھڑا ہوا جا کر قریب محل خلافت کی ایک اونچی مقام پر پس نگلی ایک بڑی سواری
 بنا اوسمیں ہزار سواری پہر اگی بھیجی آئی اوسکی سواری کے اور دس سالہ کہ ہر ایک سالہ میں ایک
 ہزار سواری ہیماں تک کہ دیکھا مینی امیر المومنین کو اخیر دسویں سالہ میں جو اوسکی جلوس میں
 سب تھا تو پکارا مینی اوسکو کہ قسم ہی تجھ کو قربت قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی
 مومنین کھڑا ہو میری سٹائی تھوڑی دیر پہر حب سنا اس کچھ فی کو اور دیکھا طرف میرے

تو کھامیسی ایسی امیر المومنین یاس میری پرہیزگاری ہی ایک جوان سرب کی اور دیا مینی دو
 مصحف اور گتھری اور یان کی وصیت اوسکی پس بھی ڈالا اوسنی پر لیا اور وئی لگا اور
 فرمایا ایک ایسی دریاں حاص کو کہ حردار بہرہ رکھہ اس شخص کو اپنی جہاں تک کہ ملو اون اسکو بخشی
 بہر حسب لوٹ ابا حلیہ اچھی محل میں تو حکم کیا یہودی اوٹھانی کا اور کہا دریاں سی لاؤ اوس شخص کو
 اگر یہ سنی سر سی ہمساک کر بگا وہ محلو پس پھر اگر کما محسی دریاں فی اسی انو ما میر المومنین وقت
 ہمساک اور رجبہ ہی اگر ارادہ رکھا ہو تو اسوقت دس ماتو بکا تو یا پنج مانتیں کنا کھامیسی چہا
 یہر لیکھا وہ محلو آگی حلیہ کے تو دیکھا مینی تمہا اور لوگوں سی یہر جب دیکھا محلو کما قرب امیر سے
 اسی انو عامر لبس قریب ہو اوس حلقہ سے یہر یوچا کیا عارف ہی تو میری سر زبرد سے کھامیسی
 مان یوچا وہ کاکرنا تھا برص کی مینی وہ مردوری کیا کرنی تھی تہر گاری کی یہر یوچا کیا مزدو لگایا
 تہا تھی بھی اوسکو کھامیسی مان ہر کھا اسی انو ما رخصت لی تو فی اوس سی حالانکہ وہ سبز و قریب
 تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھامیسی یہ امر دلستہ ہو اہی عذر چاہتا ہوں بن اللہ تعالیٰ ہی اس
 حرات کا یہ آپ اسی امیر المومنین اسو اسطی کہ نہ یہی نامیانی اوٹو کہ کون حسین مگر وقت و مکان کے
 یہر یوچا کیا خود تھی غسل دیا اوٹو اپنی ماتون سی کھامیسی مان فرمایا لامتہ اپنی پر میری ماتہ پڑ
 کر لگای ایسی جہا تھی سی اور کما قراں ہو باب پیر اوس قتل پر کہ غسل دیا میری غر عرب کو اور پڑی شتار

یا عمر یا علیہ علیہ یی و ب	و لعینی علیہ دمع سکوب
یا بعید المکان حزنی قریب	کنار الموت کل عیش یطیب
کاں بدر اعلیٰ قصہ لحن	فہو المدد فی التری والقصب

ترجمہ اسی ہے کہ اس سپردل میرا گھستا ہی اور واسطی انگھواں میری کی اوس سپر انسوہنی والی
 بنیں اسی دور کے رنجی والی غم میرا ترویک ہوا کہ ترو کیا موت فی ہر شیش خوش کو ہوتا چو وہوین
 رات کا چاند اور چرخ چاند ہی کی سو وہ اب چاند ہی تھا کہ میں اور شہیرے ابو عامر کتنی ہیں پر
 تیار کی خلیفہ فی اور چلا بصرہ کو لیکر تیار چھی یہاں تک کہ پہنچی ہم اون کی قبر پر حسب دیکھا خلیفہ فی قبر فرزند
 چکر پیند کو تو یہ پیش ہو گیا اور بعد افاقہ کے پڑ ہی یہ اشعار

یا غائباً لا یؤوب من سفر	عاجکہ موقتہ علی صغره
یا قرة العین کنت لی انساً	فی طول لیلہ غم و فی قصہ
شربت کاسا البواک شاربها	لا بد من شربها علی کمره
اشربها والا خام بکرم	من کان من بدوہ و حسنہ
والحمد لله لا شریک له	قد کان هذا القضاء قدله

ترجمہ اسی وہ غائب کہ نہین پہر گاسفر ایسی سبانی کی اوس پر موت اوس کی فی طفولیت کی حالت پر
 می اور چشم میری تھا تو واسطی میری دلکا بہلا فی الارات کی فرازی میں اور رات کی کوتاہی میں
 باتو فی پیالہ کو کہ باپ تیرا ہی پیو گیا اوس کو ضروری اوس کو پیلا اوس کا بوڑا بی کی حال میں پیو گیا
 بن اوس کے اور مخلوق تمام جو کوئی ہو جنگلی اور جو کوئی ہوشیاری پس تعریف اللہ کو کہ نہین کوئی شریک
 و سکا تھویتی تھا یہ عالم تھا کہ اوس کی سی ابو عامر کتنی ہیں پر حسب شب ہوئی پڑا مٹی وردا ہوا اور وہاں
 و دیکھا مٹی خواب میں ایک قبوڑا فی کہ گیری ہوئی ہی اوس کو ایک ابر نور کا پر بعد تھوڑی سی
 پہا کہ لا وہاں تو دیکھا مٹی اوس نے پوراں کو اوس قبو میں کہ پکارتا ہی چکو اسی ابو عامر خراک اللہ

عنی حیرالیں پوچھا مینی اسی لوحوان کہاں گیا تو کہا اوسی گیا میں طرف پروردگار کریم کی گھر بھی
 تھا محسوس نہ ناراض اور عنایت کیا مجھ کو اوسی وہ کچھ کہ نہیں دیکھا ہو کبھی آنکھوں میں اور نہ سنا ہو
 کبھی کالون میں اور نہ گزرا ہو کبھی کسی دلبر آہ می کی اور وعدہ فرمایا اسی ساتھ اسرات کا کہ رہ جاؤ
 اوسکی طرف کوئی بندہ ماسد جانی میری کی گریہ کہ عنایت فراوی گا اوسپر پروردگار مثل عنایت
 میری کی پس جب گیا میں خواب میں اس خوشی میں اوسکی باتوں میں اور شارات دینی میں راضی ہو
 اللہ تعالیٰ اوس سے اور روی ہی حکایت اور طرح میں بھی کہ کرا اوسکی راوی میں پوچھا کبھی نے مارون
 رستہ میں حال اوسکی لڑکیا کہا اوسی وہ پیدا ہوا تھا قتل میری خلافت کی اور بڑا اچھی حال میں
 اور بڑا مرقان مجید اور علوم دس کو بہر حرب خلیفہ ہوا میں تو جو پوڑ دیا اوسی مجھ کو اور نہ اختیار کیا
 کچھ میری مال اور دنیا میں تو دی مینی اوسکی ماکو یہ انگوٹھی یا قوت بیش قیمت کی اور کہا مینی اوس سے
 کہ دنیا یہ اسی لڑکی کو اسو اسطی کہ نہا وہ بیکو کار فرمان بردار مینی والدہ کا حکایت میں مردی
 ہی عبد اللہ بن مہران رحمہ اللہ سے کہ کہا اوسوں میں حج کیا اکیار مارون رشید فی الس میں کونہ میں
 اور مقام کیا وہاں حیدر ورون پہر حرب کوچ ہوا اوسکی لشکر کا اور قارہ ہوا تو کچھ لوگ شہر کے اوسکی
 دیکھنی کو اور تھی اون لوگوں کی ساتھ ملول دیوانی ہی رسی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک
 گھوڑی پر اور لڑکی تکلیف دیتی تھی اونکو اور چہڑی تھی کہ ناگاہ اسی حال میں ظاہر ہوئی ہوج
 لشکر کی اور آئی سوار سی مارون رشید کی پس الگ ہو گئی لڑکے اونکی تنگ کرنی اسی حب قریب
 آیا مارون رشید تو یکرا اوسکو بہلول نے اسی امیر المومنین تو کو لا مارون رشید فی یرود ہوج کا
 ایسی بات سے اور کھالیک مایہلول کو کہا کہ متی ہو کو کہا بہلول نے اسی امیر المومنین حدیث کی ہے

مجسی امین بن ناکلے اور اونسی قدامہ بن عبد اللہ عامری فی کہا اونہوں فی دیکھا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منامین اونٹ پر سوار پرانی کجاوی پر اور گردا کی لوگ بازو دام کثرتی سونہ تہا ومان پر آواز بچو ہٹو کا اور نہ الگ کرنا لوگون کا باوجود اس عظمت اور شوکت رسالت پناہی کی اسی مارون متواضع ہونا تیرا اس سفر میں بہتر ہے وسطی تیری استکبر ہونی سی اور پرائی کرنی سے پس رونی لگا مارون یہاں تک کہ گری آنسو اسکی زین پر پیر کہا اسی بہلول زیادہ نصیحت کر کے جو حجت کری تجھے پس پڑھی بہلول نے یہ اشعار

ودان لك العباد فکان تاذا
ومحیث الترب هذا ثم هذا

هـ اناك قد ملكت الارض
اليس غدا مصيرك جوف قبری

ترجمہ فرض کری کہ تحقیق تو بادشاہ ہوا تمام زمین کا اور مطیع ہو گئی واسطی تیری تمام آدمی تو کیا ہوا کیا نہیں ہے کل بازگشت تیری اند قبر کے اور کھا جاوی گی قبر اسکو پھر اسکو پھر ویا مارون بہت اور کہا اچھا کہا تمہنی کچھ اور یہی ہی سوا اسکی کہا بہلول نے مان اسی امیر المؤمنین ایک شخص ہے کہ دیا اسکو اللہ تعالیٰ فی مال اور جمال سو خرچ کیا اسنی مال اپنا اور بچا یا جمال اپنا محرمات سی تو لکھا جاو گیا وہ حاضر دیوان الہی میں ابرار سے کہا خلیفہ نے اچھا کہا تمہنی اسی بہلول اور دیا اوکو انعام کہا بہلول نے اٹھا لیا انعام اپنا طرف اوس شخص کے جولی اسکو تجھسی کہ نہیں مجھ کو حاجت اسکی طرف کہا خلیفہ فی اسی بہلول اگر تیرے قرض ہو تو میں آدا کر دوں او اسکو کہا اونہوں فی اسی امیر المؤمنین نہیں بہتر اور اگر بعض کسی کی پہنچا حقوق کو طرف انکی مستحقون کی اور چہر قرض اپنی نفس کا خود آپ کہا خلیفہ ہم مقرر کریں واسطی تیری وجہ کفاف ہمیشہ کو پس یہ سنکر اوٹھیا سر اپنا بہلول نے آسمان کی طرف

یہ کہہ اسی امیر المومنین میں اوتھم ہندگان حداسی ہیں اب محال ہی یہ کہ یاد رکھی ٹنگو اور بھول جاؤ
 مجکو تیس ڈال بیا علیہ نے یردہ ہوج کا اور روانہ ہو گیا حکایت مروی ہے کہ جب علیؑ مارون
 رسید کہ کو واسطی ح کی تو بھیایا گیا واسطی او کئی تین مرس عراق ہی حرم تک مرغزی او فی غالیو نکا
 کہ قسم کھائی تھی او ہوں فی مانی کی حج کیا پیادہ پس چلا ایک دس ایک میل او بیٹھ رہا تھ کہ
 سونا گاہ بستر آئی غلیبہ کے حصرت سعدون مجدوب اور بیڑ ہی اونہون فی بیہ شمار

هـ الدنيا تواتيكا	اليس الموت ياتيكا
صا تصع حالدشا	وطل الميل بكفكا
الا يا طالب الدسا	دع الدسا الشاسكا
كما اصحكك الدهر	كذا ان الدهر ييككا

ترجمہ مرض کرے کہ دبا مطیع ہو تیری کیا تہیں کہ موت آوی گی تجکو پڑ سو تو کیا کر گیا دنیا کو آو حال
 کہ سایہ میل کا کافی ہی تجکو پڑ اسی طالب دیبا کی چوڑ دی دنیا کو واسطی دشمن ایسی گی عیب کہ پہا
 تجکو زمانہ فی اسطرح زمانہ تجکو رولاو گیا پڑ پس گر پڑا غلیبہ سیوش ہو کر یہاں مک قصا ہوئیں او سیک
 تین نمازین یہ رب ہوتس مین آیا تو طلب کہا سعدون کو لیکن نہ ملایا اونکا اور رہا یہ افئوس غلیبہ
 کو مدت تک حکایت مروی ہے محمد بن صباح رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کہ کہا اونہون فی سکلیم
 لوگ بصرہ مین واسطی استقا کی پس ملی ہمکو جاتی وقت سعدون کہ بیٹھی ہوئی تھی راہ مین سو
 اوٹھ کھڑی ہوئی مجکو دیکھ کر او پوچھا کہا نکا قصہ کیا تھی کہا مینی جاتی ہیں ہم استقا کو پوچھا کہا
 طلب ماران کرتی ہو تم ساتھ دلون بلند روستن کی یا ساتھ دلون نیر آباد کی کہا مینی ساتھ دلون

تو کہا اونیون فی بیٹھ جاؤ میں اور طلب کرو باران کی پس بیٹھ گئی ہم بیان تک کہ چڑھا دن
 اور بڑھی گرمی اور زیادہ ہوئی دھوپ تو دیکھا اونیون فی ہماری طرف اور کہا اسی جھوٹو گر مہتی
 دل تمہاری بلند روشن تو بیشک برستا پانی پڑو منو کیا اور پڑہین دور کعتین اور دیکھا آسمان
 طرف اور کہا کچھ ایسی کہ نہ سمجھائیں باتیں اونکی سو قسم خدا کی نہ تمام ہوا تھا کلام اذکا کہ گرجا آسمان
 اور چمکی بجلی اور برسا خوب باران تو پوچھا میں اونیسی کیا کہا تھا مٹی آسمان کی طرف دیکھ کر کہا اونیون
 نے الگ ہو جاؤ مجھی یہی دل ہی کہ غمناک ہوا اور رویا پس مشاہدہ حاصل کیا اور جانا نفس لا کر واپس
 عسل کیا موافق اوسکی اور اپنی پروردگار پر توکل کیا پھر بیٹھے اونیون نے یہ شعر

اعرض عن الهجران والتمادي -	وارحل لمولى منعم جواد
ما العيش الا في جوار قوم	قد شر بوا من صافي الوداد

ترجمہ اغراض کر جہانی اور دوزی سی اور کوچ کر طرف مولا نعمت دینی والی بخش کرنے والی کی
 نہیں ہی عیش مگر مہساگی میں اون لوگوں کی کہ تحقیق پیا اونیون فی پیا کہ صاف شراب محبت کا
 حکایت مروی ہی مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ کہا اونیون فی دخل
 ہوا میں درہ بصرہ میں تو ناگاہ ملا میں وہاں سعد بن سی تو پوچھا میں اونیسی کیا حال ہی تمہارا
 کہا اونیون فی اسی مالک کیا پوچھی ہو حال اوسکا جو ہر صبح و شام تیار ہوا کھڑی پڑی سفر کی
 بلا لاؤ و ساما کی اور جاؤی اگی رب عاقل حاکم بین العباد کی پڑوسی فی نہایت تو پوچھا میں
 اونیسی سبب رومی کا کہا اونیون فی واللہ نہیں رویا میں بسبب حرص دنیا اور نہ خوف موت
 و فنا کی لیکن یہ کہ میرا عمر گذشتہ کی واسطی ہے کہ نہ کیا میں اوسمیں کوئی پہلا کام واحد یہ کہ

میرا اور قلت را اور بعد راہ اور دتواری طریق کی ہی اور بہین معلوم بعد اسکی حا و کما میں
 طرف جنت کی یاد و فرخ کی پس جب سنا مینی اولیٰ نبی یہ کلام حکمت تو پوچھا مینی کہ لوگ تمکو گمان
 کرتی ہیں جنھوں کہا کیا تو یہی دہو کی مین آگیا ہی اوس حیر کے کہ دہو کا کہا ماسے ساتھ اوسکی
 دنیا داروں فی گمان کرتی ہیں وہ چہیر خون کا اور نہین محکوم دیا لگی کسی طرح کی لیکن محبت الہی
 کس گئی ہے میری دل اور گ و دوست مین اور عاری ہوئی در میان مین میری گوشت اور خون
 اور استخوان کی سو مین و اللہ اوسکی محبت من حیران و سرگردان ہوں کہا مینی اسی سعد وین پھر کہ
 بیٹھتی تم لوگوں میں اور کہوں میں ملتی اولیٰ نبی تو پڑی انہوں نے یہ دوشہر عیدم احتاط کرنی مین ساتھ اہل ذلیل

کن من الناس حایا ، وارض بالله صا حیا

قلب الناس کیف ستعجدہم عمار دا

ترجمہ ہو لوگوں سی کنارہ کر موالا اور راضی ساتھ اللہ کی کہ میں ہی تیرا لوم با کر دیکھ لوگوں کو جس
 طرح سی جا ہی تو کہ پاویگا تو اؤ کو بچو ۶ اور کہی مین بعض اہل اللہ نے بھی اسی باب مین یہ شعر

اعتق من صد الوری تم اکتف

حرى الله حیرا کل من لست اعرف

ولا کل من تحب لیکن لک منصف

ولا الدار الدار الیٰ التی کت قالف

و صارت مدح المسیتہ رقة

فما ان عرفت الناس لاد ممتهم

صا کل من تھوی یحک قلبہ

وما الناس بالناس الدین عہد نام

ترجمہ اور ہمیشہ رہا مین حبیبی کہ ظاہر ہوا ابراہیم پامیری میں تحقیق کرتا تھا میں حال اس خلق کا پھر
 خوب ظاہر کرتا تھا میں اوسکو ۶ پس نہیں پہچان مینی کسی شخص کو مگر برا یا پامیری اوسکو خیر آدمی اندیک

ہر شخص کو کہ نہیں سچا تاہون میں اوسکو پچیس نہیں ہی ہر شخص کہ دوست رکھی تو اوسکو دوست
 رکھی دل اوسکا اور نہیں ہی ہر شخص کہ محبت کری تو اوس سے ہمدردی واسطی تیری رفیق اور نہیں ہیں
 لوگ وہ لوگ کہ جانا تو فی انکو اور نہیں مکان وہ مکان کہ الفت کرتا ہی تو اوس سے حکایت
 منقول ہی حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سی کہ ہا انون فی درمیان اوس حال کے کہ طواف
 کرتا تھا میں بیت اللہ کا اور سو گئی تھی اور مخلوق کہ ناگاہ دیکھا میں ایک شخص مجازی بہت احرام کے
 کہ کہتا ہی اسی رب رحیم تیرا غلام مسکین و طریڈ و شہید تیری اگی سی سول کرتا ہی تجسی بطفیل امور حسنہ اور
 طاعات پسندیدہ کی اور ناگتا ہی تجسی بطفیل تیری برگزیدہ لوگوں کی کہ ہیں وہ کرم تیری اور مخلوق
 سے مثل شبیا علیہم السلام کی یہ کہ پلاوی تو مجھکو ایک جام اپنی محبت کا اور دور کردی میرے
 دل سے پردی جہالت کی کہ حاصل ہو جاوی مجھکو معرفت تیری کہ اڑون ساتھ بازون شوق کی
 طرف تیری پس سرگوشی کروں تجسی بیچ کنون حقی درمیان ریاض معرفت کی پہر رویا وہ اسفہ
 پہوٹ کر کہ سنی مینی آواز اوسکی اشکو نگی گرنی کی کنکرون پر پہر ہنسار نرسی اور لوٹ گیا تو بھیجی
 چلا میں اوسکی دیکھنی کو اور کہا میں اپنی دلین کہ یہ شخص یا کوئی بڑا عارف ہی یا کوئی مجنون عقی
 ہے پس نکلا وہ باہر مسجد الحرام سے اور لیا راستہ ویرانہ مکہ کا بہر دور چل کر موڑا لہ لطف اور کہا
 کیا کام ہے تیرا کہ آتا ہی تو بھیجی میری چلا جا کہا میں کیا ہی نام تہرا کہ عبد اللہ پہر بوجہ مینی
 کسی بیٹی ہو کہا میں بیامون عبد اللہ کہا میں سمجھ گیا میں بی شک کل مخلوق اللہ تعالیٰ کے
 غلام اور غلام زادی اوسکی ہیں اسم خاص ایسا تاؤ کہا میری مانی میرا نام سعدون کھا تھا
 کہا میں خیر کیا تمہی ہو وہ سعدون جو مشہور ہے ساتھ لقب مجنون کی بولا مان کہا میں وہ

کوں لوگ ہیں کہ سوال کہاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہوا سبھی اور ان کی حرمت و عزت کی کہا وہ وہ لوگ ہیں کہ علی وہ اللہ کی طرف چلا اور اس شخص کا کہ نقش ہو گئی ہی محبت اور کی بیانیہ پیر اور یہ کہ اور اس سے بہتر ہو گئی ہیں سب تعلقات و بیانیہ متعلقہ جو اس شخص کے کہ داخل ہو گئی ہی عظمت الہی کی بیانیہ میں بہتر نہ کہتا میری طرف اور کہتا اسی ذوالنون بولامین مان کہاتے ہیں سبب ہی کہ تو باتیں معرفت کے بیان کیا کرتا ہی سو کچھ بیان کر کہ سون میں اسباب معرفت کی کہاتے ہیں ان کی نظم سی روستی حاصل کرتی ہیں اہل معرفت کیا قدر ہی مسری کہ میان کروں ایگی رور و تقریر عشق کی کہاتے سوالی جواب ہوا ہی اور تم پہلو تہی کرتی ہو جواب سی پھر پڑھے فقط او نہوں فی بید و تشکر

قلوب العارفين تحت حتى	محل بفرقة في كل راح
صفت في ودمولاها فلتس	لها عن ودمولاها فلتس

ترجمہ دل عارفوں کی رونی حین یہاں تک کہ نہرل کرتی حین نہر دیک اور کی سچ بہتر اب کی کہ رضا ہے سچ محبت مالک اور کی کے پس ہیں ہی ہوا سبھی اور کی محبت مولا اور کی سے جدا ہونا حرکت محبت مقبول ہے کہ سعد و ن محبت رضی اللہ عنہ پیر کرتی بصیرت کی گلوئیں اور کڑی ہوئی ہر کہ کے دروازے کہ ملتا اور کڑی ہوتی وہاں ربایت یا اللہا الناس النقا سر یکم ان رنولوا الساعة شتی عظمیٰ ہی ای لوگوں کی ہوا ہی رب سی تحقیق رزق و پائے کے دن کا پیر استی ہی بہتر ہو اور پڑھے

قلوبم بکن شتی سوی الموت والبلا	ولم ترق اعضاء و لحم مبدد
لکنت حقیقا یا ادم مالک	علی ناسات الدھر مع کل مسعد

ترجمہ پس اگر ہوئی کوئی شتی سو امی موت اور کہ نہ ہوئی کی اور پائش پائش ہوئی اخرا ہی ہیں کے

اور گوشت بکھری ہوئی کے ذریعہ ہوتا ہیں لایق اسی مٹی آدم کی ساتھ دنی کے اوپر حوادث
نہانہ کے ساتھ ہر بار کے ذریعہ اور جب ان سعدون کو بہرے غالب ہوتی تو پڑھتے یہ اشعار

اللہی انت قد لیت حقاً واقک ضامنٌ للرزق حتی واپی واثق بک یا اللہی	باقک لا تضیع من خلقتنا لقدی ما ضمنت کما قسمنا ولکن القلوب کما علمنا
--	---

ترجمہ الہی تو فی قسم کہانی سچی کہ تحقیق تو نہ ضائع کر گیا اپنی پیدا کی ہوئی کو ذریعہ اور تو وہ دوسرے
روزی کا بیان تک کہ پورا دیکھا تو وہ کہ وہ دہرہ ہوا تو اس کا جیسی کہ قسم کہانی تو فی ذریعہ اور تحقیق ہیں
ہر و سا کر تا ہوں تجھ پر میری محبوب میری لیکن دل ایسی ہیں جیسا کہ جانتا ہی تو ذریعہ اور تھا انکی پر فی کا
ایک جہ صوف کا کہ لکھا ہوا تھا اسکی سید ہی آستین پر شعر

عصیت مولک یا سعید	ما ھذا تفعل العبد
-------------------	-------------------

ترجمہ نافرمانی کے تو فی مالک اپنی کے اسی نیکی بات نہیں کرتی حین بندے
اور اولی آستین پر پڑھتے یہ شعر

تبا لمن قوقہ مرغیف یعنی الھالہ حلال	یا بی بالسیّد اللطیف وہو بہ راحم مرف
--	---

ترجمہ ہلاکت ہو گیا اسکو کہ کرنا اسکا ایک روٹی ہی کہ دیتا ہی اسکو سرد مہربان ذریعہ نافرمانی کرنا اللہ
کہ واسطی کی بزرگی ہی اور وہ ساتھ اسکی مہربان ہی حجت کرنی والا اور اسکی پشت پر یہ شعر

کل یوم یمیر یاخذ بعضی	یذهب الاطیبن منی وعضی
-----------------------	-----------------------

نفس کفی عن المعاصی وتولی	ما المعاصی علی العباد لفرص
--------------------------	----------------------------

ترجمہ ہر دس کہ گد رتا ہی لیجاتا ہی کچھ لیجاتا ہی دو عہد چیر و ن کو بخشی اور گد رتا ہی ہے : امی
نفس میری مازہ گسا ہوں ہی اور تو کہ نہین گماہ بد ویر و فرس اور در و کیر و اوس جتہ کی یہ دو سطر تہین

ایہا السامح الدی لا یرام	محسن من طیبہ علیک السلام
امامہذا الحماہ مسامح	تم موت وہ مساوی کا امام

ترجمہ امی تمھیں ملد قدر کہ تہین قصد کیا جا تا ہی تیری برابر ہی کا ہم خاک سی تہین اور تیری سلام
بتیک یہ زندگی حیدر و ز کا فغ لینا ہے ہر موت ہی کہ ساتھ اوسکی برابر جاتی ہی تمام خلق اور اور جوب دسی
اوسکی کی مسطور تہین یہ دو سطر سن :

اعمل واسد الذی علی وحل	واعلم ما انک بعد اللوب مسعود
واعلم ما انک ما قدمت من عمل	محیی علیک وما خلقت مود

ترجمہ عمل کرو اور تو ساتھ اس دنیا کی اور ستا بج ہی کی ہی اور جاں لی کہ تو بعد موت کی زندہ ہوگا
اور جان لی کہ تحقیق تو فی جو کچھ آگے بھیجی ہیں اعمال ہی گنی جاوین گی اور تیری اور جو چیر کہ بھیجی
جہوڑ گیا تو وارث لی لین گے پوس کر گیا اوس کی کہ تم تو تیری دشمنہ آرت اندر پس ہوئے دیوانہ
فی عقل کہا او نہون فی یار وین مجنون الاعضا ہون نہ مجنون القلب یعنی میری باتہ پاؤں دیوانہ
ہین کہ آرام و خواہش کی طرف متوجہ نہین ہوئی اور دل میرا ہوشیار فہم ہے کہ مشغول ہے اپنی
نجات اور آرام دہی میں پھر بہاگ گئی منہ موڑ کر اسی ہو اوسنی اللہ تعالیٰ حکایت
منقول ہے ابو الجوال معری سی کہا او نہون فی تھا من مشیا ہو اساتہ ایک مرد صالح کی القیس

میں ناگاہ اگی آیا ہماری ایک جوان اور لڑکی گرداؤسکی تھی مارتی تھی اوکو پتھر اور کہتی تھی
 کہ دیوانہ ہے سو گھس آیا وہ مسجد میں اور دعا مانگی اوسنی پکارا اللھم ارحمہ فی من ہذا الدار
 یعنی اے اللہ ارام دی مجھ کو اس گہری یعنی دنیا سی فانی سے یہ سنکر کہا مینی اوس سی کہ اسی شخص
 یہ کلام تو دشمنند کا ہی عقل کھانسی سکی پی جواب دیا اوسنی کہ حسنی اپنی مالک کی خالص دلسی خدمت
 کیے تو وہ سکھا دیتا ہی عجیب و غریب باتیں حکمت کی اور مددگار ہوتا ہے اوسکا اور کوتاہی اوسپر
 راہین عصمت کی پھر پڑہی اوسنی یہ شعاریہ سوز

وعفت الکرى شوقا اليه فلم اتم
 لا کتم مالى من هوا فما انکتم
 کشف قناعي ثم قلت بعم نغم
 وان قيل مسقام فما لي من سقم
 وحرمة روح الاله فجدس الظلم
 فقلت لطفی افصح العذر فما
 واخبرهم ان الهوى یورث السقم
 وقرب من اری هذا یا بادى السقم

هجرت الوری فی من جاد بالنعیم
 وموهت خفتی بالجنون علی الوری
 فلما رایت الشوق بالحب باثما
 فان قيل مجنون فقد جفتی الهوی
 وحق الهوی والحب والعهد بیننا
 لقد کافنی الواشون فیک جهالة
 فعاتبهم طر فی بغیر تکلم
 فبالحلم یا ذا المن لا تتجد نبي

ترجمہ چورانی طلق کو اوس مالک کی محبت میں کہ بخشش کرتا ہی ساتھ نعمتوں کی اور ترک
 کی مینی نینداؤسکی اشتیاق میں پھر نہ سو یا میں اور منع کیا مینی اپنی عقل پر جنون کا لوگوں کی دکھانے
 کو تاکہ چنانچہ میں اوسکو جو میری دل میں ہی محبت اوسکی سوز چہ پی پھر جب دیکھا مینی کہ اشتیاق

محبت کا ان قابو نشی کل گما کہول دیا میسی ایسی سوئے کا پرده اور کہد یا پسے بان باں اگر کوئی کہی
 کہ دیوانہ ہی تو سچ ہی محکوم دیا نہ کرد یا ہی عشق نے اور اگر کوئی کہتی کہ ہمارے ہی تو نہیں ہی محکوم کیا
 اور قسم ہی دوستی کی حق کی اور محبت کی اور عہد و پیمان کی جو ہماری درمیان میں ہی اور قسم ہی عہد
 انسان کامل کے روح کی اندھیری رات میں کہ محقق محکوم امت کی لڑا مارنی والوں فی تیر ہی محبت میں
 نادانی ہی تو اشارہ کیا میسی ایسی اکبرہ کو کہ جواب دی اور بیان کر عذر تو دہدہ اپنا ظاہر کیا اوسے تو
 یہ گھر کا اور کو میری اکبرہ نے بس لولی اور حتما دیا او کو کہ محبت پیدا کرتی ہی ہمارے ہی کو پس قسم ہے
 تیر ہی علم کے اتنی صاحب احسان کی نہ خدائی کر بھی اور قریب کر دیدار کو مجھے اسی پیدا کوالی
 حان کی ہوا احوال کہتی ہن کہ حسب سی میی یہ شعار تو افرین و تحسن کی مینی او سکوا اور کہا میسی متیک
 غلطی کی جسی ہام رکھا تیر ادوارہ تب دیکھا اوسے طرف مہری اور دیا پتر کھا کہا نہیں پوچھا تو محسوس حال
 اہل اللہ کا کہ سطح طلب کہا اوہوں ہی وصل الہی کو یہاں تک کہ حاصل ہوئی او کو تو دولت وصال کے کہا
 مینی کیون نہیں یہ مکتہ تو صر و تھیان کر محسوس کا طریق و حصول او کا بہ ہوا کہ پاک وصال کی او نہوں
 اخلاف ایسی اور صی ہوئی اوس مالک سی ساتھ ہوئی زرق کی اور خیر ان و شر گردان پیری
 او کی محبت میں درمیان ملکوں کی او لباس گردانا ایسا صدق کو اور ظاہر کی شفقت مخلوق پر
 اور سچا اوس تھی کو جو ماحول و فانی ہی ساتھ آمیزہ باقی کے اور حوالہ ہوئی بمبتدان حجابہ دین پہلی
 او روشنی اور اوٹھائی دین اپنی مثل اوٹھائی صاحب محبت و شہادت کی نیٹان تک کہ اوس گیارہ زرق
 سے سو کر دیا اوسنی او کو جگل اور پٹا لون میں اور فائز کر دیا او کو مخلوقات ہی کہ نہیں آرام تیا
 او کو مکان اور نہیں پاس آنا او کی صبر و قرار پس دیکھنا او کی طرف سب حصول عبرت کا ہے

اور محبت اونکی سرمایہ افتخار ہے سو وہ لوگ خلاصہ ابرار ہیں اور علماء صاحب ریاضت اور مدح فرائی
سے اونکی پروردگار عالم نے اور تعریف کی ہے اونکی حضرت اشرف نبی آدم فی اگر آدمین وہ لوگ محفل نور
تو بیچا نے جاوین اور اگر چلی جاوین تو نہ ڈھونڈ ہی اونکو کوئی اور اگر مر جاوین تو نہ حاضر ہوں
اونکی جنازی پر لوگ پھر پڑھنے لگے وہ یہ اشعار

کن من جمیع الخلق مستوحشا	مستأنسا بالواحد الحق
واصابرفبا الصبر تنال النی	وارض بما یجری من الرزق
واحد من اللطق وافاته	فأفة المؤمن فی النطق
وجدل فی السیر وشمکما	شمل اهل السبق للسبق
اولئک الصفوة ممن سما	وخيرة الله من الخلق

ترجمہ ہو تمام خلق سے وحشی اور ایس ایک حق کا ہے اور صبر کر کہ صبر ہی براؤ کا مطلب اور ارضی ہو
اوس سے جو کچھ ملی رزق سے ہے اور بچ بولتی سی اور اوسکی بلاؤں سے کہ بلا آتی ہی سہماں پر بولتی ہیں
اور کوشش کر چلی ہیں اور دامن اوٹھالی جیسی کہ دامن اوٹھالی سبقت لیجانی والوں فی واسطی سبقت
وہ لوگ برگزیدہ پر اونی جکی رتبی بلند ہیں اور پسندیدہ خدا کی خلق سے ہے ابوالجوال کہتی ہیں بعد سنی
اوسکی باتوں کی بھول گیا میں بالکل دنیا کو اور وہ یہ کہ ہر گاہ گئی ایک بار گی اور رہ گیا میں فراق
میں متاسف و متروک رحمت فراموشی اوپر اللہ تعالیٰ حکایت منقول ہے ابن القصاب
صوفی ریح سی کہا اوہنوں فی گئی ہم چند لوگ ایک بار بیمارستان یعنی شفا خانہ کو سو دیکھا مہمی
وہاں ایک نوجوان نہایت مصیبت زدہ غمناک سخت متفکر پس شوق ہوا ہم کو اوس گنگو

اور ملنی کا صولگی ہم اوسکی پاس تو چیخ ماری اوسی اور لولا دیکھو لوگو طرف عمدہ کپڑوں منقش
 اور خطر آلودہ کی اگر گردانا ہی اوسون کی حرص کو بونجی ایسی اور بی سخی کو بصاحت اپنی اور سگانہ
 ہوئی علم سے کسر نہیں یہ لوگ حقیقت میں بہتر تو سنکر یہ کلام اوسکا یوچیا ہمیں اوس سی کیا اچھا
 طرح حاصل کیا ہی تو ملی علم کو اب یوچین ہم تحسی کوئی بات کہا مان میں واللہ ہر آئینہ ہنرموں
 تمام علموں میں دریافت کرو محسوس جو یا ہو کہا مہنی ہماں کر کہ حقیقت میں سخی کو شصت سے بولا
 سخی حقیقت میں وہ ہی حسی روری دی ہمارے مثال کو اور ہم نہیں برابر کرنی دوسباں
 قوت ایک دن کے آپس میں تو مہسی لگی ہم اوسکی مات سی اور پوچھا مہنی کون شخص کم ہی لوگوں میں
 آرومی شکر کے کہا وہ شخص کہ حیا لگا اناک ملاسی بہر دیکھا اوس بلا کو غیر میں اور نہ حاصل کیے
 عورت اوس سے اور نہ شکر کیا اپنی عافیت پر اوس ملاسی بلکہ اور عوص اوسکی مشغول و مستوجہ ہوا
 بطالت اور لہو میں ابن قصاب کہتی ہیں یہ سیکر جواب اوسکا ٹوٹ گئی دل ہمارے عرض کیے ہیں
 مہنی اوس سے اور حید خستین محمودہ تو کہا سب باتیں برخلاف اوس حال کے ہیں کہ تم اوس میں
 مبتلا ہو پھر رونی لگا اور کہا اسی اللہ اگر سہن دیتا تو مجھ کو عقل میری تو پیر دی محکومتا تہ میرے
 کہ کہو نہی اور طمچی مارون ہر ایک کو انہیں سی تو چوڑا مہنی اوسکو اور یوٹ گئی ومان سے
 حکایت مردی ہی عبد الواحد بن زہد رحم سی کہا اوسون فی سوال کیا مہنی اپنی سرور کار
 کریم سی برابر تین تب تک اس بات کا کہ دیکھا دی مجھ کو میرا رفیق حبت کا یعنی حوخت میں میری
 ساتھ بیوی میری ہوگی سو کہا مجھ کو کہ اسی عبد الواحد نام تیری رفیق حبت کا میمونہ شہودا سے
 عرض کیے مہنی کہ وہ کہاں ہے تو اترتا ہوا مجھ کو کہ فلا فی قبیلہ میں شہر کو فہ سی سور واللہ ہماں

طرف کو نہ کی اور دریافت کیا وہاں جا کر اوسکو تو کہا لوگوں نے یہ عورت مجھ کو نہ ہی چرایا کرتی ہے
 چند بچی بیٹروں کی کہانی میں اوسکو دیکھا جاتا ہوں کہا اونیوں نے جاپڑے فلاںی جنگل کے
 سو گیا میں اوس طرف سونا گاہ دیکھا میں اوسکو کڑی ہوی نماز میں اور کڑی تھی اگی اوسکے
 ایک لکڑی اور لٹکتا تھا اوسپر جبہ اوسکا صوف کا کہ لکھا ہوا تھا اوسپر لاتباع و لالتشری یعنی
 خرید و فروخت متکر اور دیکھا میں اوسکی بیٹروں کو باہم بہیڑوں کی کہ نہ گرگ کہاتی تھی اوسکو
 اور نہ وہ ہانگتی تھیں اوسنی غرض جبکہ دیکھا اوسنی محبو تو اختصار کیا اپنی نماز میں اور بعد اتمام
 کہا محبو دوسری باواز بلند ای ابن زید لوٹ جا مقام ملاقات اور محل نشست برخواست ہمارا تمہارا
 یہاں نہیں ہی بلکہ وہ میعاد گاہ کل کو ہی کہانی رحیم کریم تجیر اللہ تعالیٰ کسی خبر دی اس بات کے
 کہ میں ابن زید ہوں کہا اوسنی کیا نہیں جانا تو فی ان الاصلاح جنود مجتہد صانع عارف
 منها التلک وصاتنا کرنا مختلف یعنی روح میں ایک لشکر میں اکٹھا جسنی پہچانا اونیوں سے
 وہاں پر وہ دوست ہوا آپس میں یہاں پر اور جو نالستہ رہا وہاں ایک دوسری سی وہ مخالف
 اور نا شناسا رہا یہاں پر پہر کھا میں اوس سی کچھ نصیحت کرو محبو بولیں افسوس میں اعظمو
 کہ نصیحت کیا جاؤی پہنچی ہی محبو یہ بات کہ نہیں کوئی سبزہ جو دیا گیا دنیا سی کچھ نعمت پہر خواہش کے
 اوسنی اوس نعمت کی دوبارہ گریہ کہ سلب کر لیا ہے اوسنی اللہ تعالیٰ ذوق و شوق اوس خلوت
 کا کہ حاصل ہے اوسکو ساتھ پروردگار کے اور بدل دیتا ہے قرب حاصل اوسکا
 ساتھ بعد کے اور دیتا ہے اوسکو وحشت بعد اسکی پہر بڑھنی لگیں وہ یہ اشعار

تجزع قوام الذخیر

یا واعظا قام لاحساب

تنتهى وانت السقيم حقاً لو كنت اصحت قل هذا كان لما قلت يا حسيبي تنتهى عن النفي والتماذى	هذا من المنكر العجيب عيبك اودنت من قلب موقع صدق من الصلوب وانت في التهي كالمرئيب
---	---

ترجمہ اسی واعظ کہ کھڑا ہوا احتساب کو دیکھتا ہی تو لوگوں کو گماہ سی و منع کرتا ہی تو اسکو کہ
تو جو بیمار ہی تحقیق یہ برائی بات ہی تعجب کیے اگر اصلاح کرتا تو اس سے بلی اپنی عیب کے یا تو بہ کرتا تو
جلدی و تہوتا تیری قول کا اسی بیماری موقع مان لسی کا دل میں۔ تو منع کرتا ہی کراھے اور
حدی ماہر مونی سی اور خود منہا ہی میں مثل شک کرنی والی کی ہی و پھر کہا مینی او سے میں دیکھتا
کہ گرگ مخلوط ہو رہی ہیں تمہاری بیٹرون میں نہ یہ او کو نارتی ہیں نہ وہ النسی بہا گتی ہیں کیا ہی
سب اسکا کہا خوب یاد رکھ اس بات کو کہ سنوارا مینی اور درست کر لیا ہی وہ معاملہ کہ درمیان میرے
اور میری مالک کی ہی سوچ کر دی اوسنی درمیان میری بیٹرون اور بیٹرون کی فقط
راضی ہوا و النسی پروردگار اور نفع دی اونکی برکات سی حکایت مقول ہے
الو الریح سی کہ کہا اونہون فی شب گذری می اور محمد بن شکند اور ثابت بنانی نے نزدیک
ریحانہ مجنوں کی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا ابن ریح فی کہ کھڑی ہوئیں وہ اول شب میں در حالیکہ یہ کہتی تھیں

قام المحب الى المؤمن قومة	کا دالغواد من السرور بطول
---------------------------	---------------------------

ترجمہ کھڑا ہوا محب طرف محبوب کی اسطر حکا کھڑا ہونا کہ دل خوشی آوڑا جاتا ہے و پھر حبیب کی
لصف شب تو سنا مینی اون کو یہ کہتے ہوئے

<p>لَا تَأْسِنُ مِنْ تَوَحُّشِكَ فَظَرَقَتْهُ وَأَجْهَدُ وَكَدَّ كُنْ فِي اللَّيْلِ دُشْمَنُ</p>	<p>فَقَنَّعْنِ مِنَ التَّدْكَارِ فِي الظُّلَمِ لِيَسْقِيَنَّكَ كَأْسُ دَادِ الْغُرِّ وَالْكَرَمِ</p>
<p>ترجمہ نہ محبت کر اوس سہی کہ وحشت میں ڈالی تجھ کو اوس کا دیکھنا کہ روکا جاوے گا تو یاد سی اندھیری رات میں اور کوشش کر اور کہہ کر اور بن رات کو صاحب درد کا پلاوے گا تجھ کو یہاں کہ محبت عزت اور بزرگی کا پہر جب آخر ہوئی رات تو پکاریں و آخر آہ و اسلبا و کہا خیر سے کس سے فریاد کرتی ہو تم اور سنی پنج پہنچا تھکو تو جواب دیا اونہون فی اسطرح</p>	
<p>ذَهَبَ الظَّلَامُ بِأَنَسِهِ وَبِالْفَقْهِ</p>	<p>لَيْتَ الظَّلَامُ بِأَنَسِهِ يَتَجَدَّدُ</p>
<p>ترجمہ گزر گئی رات اوسکی محبت اور الفت میں افسوس رات اوسکی محبت میں بار بار نئی ہوئی تے حکایت مروی ہی عقبہ غلام رضی اللہ عنہ سے کہ اوناہون فی نکلا میں بصرہ سہی کہ جاتا تھا کسی طرف کو سونا گا دیکھی مینی چند چھوڑ میں بڑوں کی جنگل میں کہ بونی تھی اوناہون فی ومان کہتی اور کڑا تھا قریب اوسکی ایک چوٹا خیمہ اور تھی اوس خیمہ میں ایک عورت جوان دیوانی پہنی ہوئی جُبہ صوف کا کہ لکھا ہوا تھا اوسپر کاتباع و لا تشتری یعنی نہ بیچا جاوے اور نہ خریدی اوسکو کوئی سو قریب گیا میں اور سلام علیک کی اوس سے لیکن نہ جواب دیا اوسنی کچھ میری سلام کا پھر سنا مینی اوسکو کہ پڑھتی تھی یہ اشعار</p>	
<p>أَفْلَحَ الزَّاهِدُونَ وَالْعَابِدُونَ أَسْهَرُوا أَعْيُنَ الْقَرْمِخَةِ فِيهِ حَيَّرْتَهُمْ مَحَبَّةُ اللَّهِ حَتَّى</p>	<p>أَذْلَمُوا لَهُمُ أَجَاعُ الطُّرُقَا فَضَى إِلَيْهِمْ وَهُمْ شَاهِدُونَ حَسِبَ النَّاسُ أَنْ فِيهِمْ جَنُونا</p>

ہم الیاد و عموں ملک

قد شہا ہم جمع ما لیر صا

ترجمہ مراد یابی زاہدون اور مادنوں فی اسلی کی اسی مالک کی واسطی پہو کار کہا یست نہ چکا یا
 آنکھوں دکھتی کو اوسکی محبت میں تو گذر نی ہی رات اونکی اور وہ حاضر تھی بہن چیراں کیا اوکو
 اللہ کی محبت کی یہاں تک کہ گماں کیا لوگوں فی کہ انکو جنون ہی ہو وہ ہوسیا بہن صاحب
 حقلوں کے لکبر تحقیق متعار کر دیا اوکو اوسکی معرفتوں کی پہر پاس گیا مین اوسکی اور پوچھا
 مینی یہ ہستی کسکی ہے کہا واسطی ہاری ہے اگرچہ رہی پہر اوسکو چور کر آیا مین طرف اون جہو ٹپڑ
 کے پس رسی لگا پانی موسل د مار بڑی رور تورو سے کہا مینی دل مین واللہ دیکھو ن گامین
 اوسکو اور دریافت کرو کا حال اوسکا اس بابس مین سو با گاہ پایا مینی اوس کہی کو ڈوئی ہوئی
 پانی مین اور وہ عورت کھڑی کہہ رہی ہی یہ مات کہ قسم ہی نکجو اوس ذات پاک کی جیسی امانت بکھو
 ہی میری دل مین خالص محبت اپنی بیتی کہ دل سرا ہر ائیہ میٹھن موقوف ہے تیری طرف سی ساتھ
 رضا و تسلیم کے یہ ملتفت ہوئی میری طرف اور لولی بچب رہی مات کہ اوسنی بویا اور اوگا با
 اور سید ہاکڑ کیا اسکو اور مالین نکالین انکی پہر رسا با اپر پانی اور سیراب کیا اور خر رکھی آپکی
 اور حفاظت کی پہر ب قریب آیا وقت اوسکی کاٹنی کا اور نفع حاصل کر لیکا تو ہلاک و نراب
 کر دیا اوسکو پہر کہ مگر نجسی اوٹھایا منہ نہ انیا آسمان کی طرف اور کہا سب بندی غلام تیری ہنر
 اور رزق اونکی تجھ پہن سو کر جو چاہی تو یہ سنکر کہانی اوس سے کیون صبر و قرار آیا نکجو ایسی
 ٹری نصیبت اور فقدان سامان معاش پر پس بولی چپ رہو ای علتہ ہر پروردگار متیک
 غنی حمید ہی ملنا ہی ہر روز اوسکی طرف سی رزق جدید اور حمد ہے اوس اللہ کے کہ ہمیشہ معاملہ کرتا ہے

ساتھ میرے زائد اوس سی کہ چاہا یعنی تلبہ کہتی ہیں یہ وہ اللہ نہ یاد کیا یعنی کہہ بی کلام اوس کا
بعد اس سی مگر یہ کہ غالب ہوا مجھ پر یہ وہ کا حکایت منقول ہے ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ
سے کہا ذوالنون فی تعریف کیا گیا مجبسی ایک شخص اہل اللہ میں کا کہ رہتا تھا وہ جیل کام میں سو گیا
میں اوسکی ملاقات کو اور جب پاس پہنچا میں اوسکی مقام کے تو سنائی کہ کٹر اسی ساتھ صوت
خرین اور گریہ و این کے ان شعرون کو

انت الذي ما ان سواك اريد

يا ذا الذي انس الفؤاد بذکره

وهو الغرض في الفؤاد جديد

تفتي الليالي والزمان بأسره

ترجمہ اسی وہ ذات پاک کہ مانوس ہوا ہی دل ساتھ ذکر اوسکی کے تو وہ ہی کہ نہیں میں سوائتیری کارا وہ کرتا
فنا ہو جاوین گی راتیں اور زمانہ باکل اور محبت تیری اکھٹا دل میں نیسے ہے حضرت ذوالنون
فرماتی ہیں پس چلا میں اوسکی آواز کی طرف تو ناگاہ ملا مجھ کو ایک نوجوان شخص خوب صورت خوش آواز
اور حال بہہ کہ جاتی رہی تھیں اوس سے یہ سب خوبیان اور رنگی تھیں رسوم علامات دلوں کی بہاغت
کثرت ریاضت اور فطرت مشقت کی اور ہو گیا تھا نحیف زرد رنگ محرق الاخطا ملوثا بہوش
باختہ اور حیران کی غرض کہ سلام علیک کی مینی اوس سے اور جوابے یا اونی میری سلام کا اور دیکھا حیرت اور شہ

فانت والروح مني غير مفترق

اعصيت عيني عن الدنيا ونسيتها

من اول الليل حتى مطلع الفلق

اذا ذكرك واني مقلتي ارق

الا دانتك بين المحفون والمحقق

وما نطقت لاحدا عن سة

ترجمہ بند کی تو فی میری آنکھوں کو دنیا سی اور اوسکی آرایش سے تیرا اور جان میری الگ نہیں تھی

جبکہ یاد کرتا ہوں پچھتی ہی میری اکھوں سی بجز ابی شام سی صبح کی نکلنی تک ڈاؤر نہیں
 سد ہوتیں پلکیں حدود گی سے مگر دیکھتا ہوں ٹھگو درمیاں یلکون اور کو یون کی ڈاہر کہا جسی
 اسی دو والنون کہا ہوا ہے ٹھگو کہ در پی طلب دلو انون کی ہوا ہی کہا مینی کیا تم دیواہ ہو کہا اب
 نام ہو گیا ہے میرا کہا مئی آیا ہون میں تمہاری یاس واسطی تحقیق ایک مسئلہ کے کہا پوچھو چوچا ہو
 کہا مینی بیان کچی محسی سب اس بات کا کہ کس چیز نے محبوب ویسیدیدہ کر دیا تیری سر دیک خلوت
 دتہائی کو کہ قطع کر دیا تجبی رشتہ تعلق دوستو کا اور حیران و سرگرداں کیا ٹھگو درمیاں وادیون
 اور ہاڑوں کے لولا ختیق میرا جو اوسکی طرف ہی ماعت حیرانی میرا ہے اور توی میرا اوسکی طرف
 سرگرداں و مضطرب رکھتا ہی اور اوسکی تصور و خیال لے تنہا اور متفرد کیا ٹھگو میرا لولا اسی دو والنون
 تعجب مین ڈالا ٹھگو گنگونی دلو انون کے کہا مینی مان قسم اللہ کے اور آرزوہ کر دیا میری دل کو سو
 یہ لکھ فائب ہو گیا میری نظرون سی کہ نہ معلوم ہوا ٹھگو کہ کس طرف چلا گیا رحمت فرادی اوس
 پروردگار عالم حکایت مروی ہی حضرت دو والنون مصری سی یہ بھی کہا اوسون نے
 سنائی اکیبار کہ جبل مقطم میں ایک عورت بڑی عابدہ راہدہ ہی سو شوق ہوا ٹھگو اوسکی دیکھنی کا
 اور چلا مین طرف جبل مقطم کے اوسکی ڈھونڈنی کو پس نہ ملا میں اوس سے اور دیکھا مینی دمان ایک
 جماعت زما د و عباد کو تو دریافت کیا مینی اولسی حال اوس عورت کا سو کہا اوسون فی چوڑتا ہی
 اہل عقل کو اور ڈھونڈتا ہی دیوالون کو کہا مینی خیر تم بتلا دو ٹھگو مقام اوسکا اگر یہ وہ مخبوتہ ہے
 تب کہا وہ رہتی ہی غلانی وادی مین تو گیا مین طرف اوس وادی کی جب پہچا مین قریب
 اوس وادی کے تو سنائی ایک آواز غناک کہ سنا جاتا تھا اوس سے یہ شعر

انف الذی ما ان سوک اید

یا الذی أنس العواد بذكره

ترجمہ اچھا صاحب کہ محبت رکھتا ہی دل تیری ذکر سی تو وہ ہی کہ سوای تیری میری مراد نہیں
حضرت ذوالنون فرماتی ہیں پہر چلا میں در میان جہاڑی کی اوس آواز پر تو دیکھا ایک عورت کو
بیٹھی بھوی بڑی پتھر پر تو سلام طلب کی مینی اوس سی اور جواب دیا اوسنی تجکو سلام کا اور بولی ای
ذوالنون کیا پڑھے تجکو کہ تو ڈھونڈتا پھر تارھے دیوانوں کو کہا مینی کیا تم دیوانی ہو تو بولی اگر میں دیوان
ہوتی تو کیوں مشہور ہوتا جنوں میرا پوچھا مینی اوس سے کس چیز نے مجنون دبی عقل کیا تجکو بولی
ای ذوالنون اوسکی محبت ہی مجنون کیا تجکو اور اوسکی شوق نے سرگردان کیا اور اور اوسکی ذوق نے
خلق میں ڈالا تجکو اسوا سطحی کہ بیٹھ گئی ہے محبت اوسکی قلب میں اور شوق اوسکا فواد میں اور وجد
سرسین کہا مینی اسی نیک بخت کیا فواد اور دلین فرق ہی بولی بان قلب دل ہے اور فواد نور قلب ہے
اور سرنام ہی نور فواد کا بس دل محبت رکھتا ہی اور فواد میں شوق ہوتا ہی اور سر پاتا ہے اور ملتا ہی
پوچھا مینی کس سے ملتا ہی بولی حق سی ملتا ہی کہا مینی کس طرح پاتا ہے حق کو بولی ای ذوالنون پاتا حق کا
بلا کیف ہے کچھ بیان اوسکا نہیں ہو سکتا پہر پڑنا اوس نے یہ شعر:

انفسی وجودک الابد موجود

ان کنت بالوجود موجود افلا وحید

ترجمہ اگر رہوں میں وقت جذبہ عشق کی موجود پس نہ پائا نفس میری فی وجود تیری کو مگر بعد موجود
اپنی کے پہر کہا مینی اسی نیک بخت نہیں صادق پاتا تیرا حق کو پس روئی روزا سخت استعد کہ
قریب تھا کل جاو می جان اوسکی پہر بیہوش ہو گئی اور بعد ہوش میں آئی کی پڑ ہی اوسنی یہ شعر:

ووجد وجود الواحدین لہیب

من حیدی بہ وجد لوجد وجودہ

ترجمہ میں حالت حدیث میری ایک بہت سیسٹ فی وجود و سکی کی اور حالت وجود و حد کر فی و لوں کے
 ایک بیوی تھی اگر مرد و عورتیں قسم ہی حق کی یہ محبت میاں میرے تو عین آرزو ہی پس تحقیق موت پہنچ
 دل کے حوس معلوم ہوتی ہی غصہ ہر چہ ماری رو رہے اور لولی دیکر اس طرح مرنے ہیں صاف
 اور بیہوش پڑی رہی ایک کھڑی تک تو ہلا میسی او کو سووہ مردہ اسرہ تھی بس ڈھوڑی پھر
 وہ حیر کہ کہو دون قبر و سکی تو ماگاہ مائے ہو گئی لاش او کی ہری رو رہی اور یہاں پہنچ نام
 اورستان او کا حکایت **مسقول** ہی حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
 اوسوں نے ٹھہرا تھا میں جامع مسجد کو فہ کے میں تین دن تک کہ اس مدت میں یہ کچھ کہا میسی تو
 دن چوتھی ملا دیا محکوم ہو کہ فی سو اسی حال میں کہ ٹھہرا ہوا تھا میں آبا میری پاس دروازہ مسجد سے
 ایک شخص دیوانہ اور تہا ماتہ میں او سکی بڑا پتھر اور پڑا تھا او سکی گردن میں ایک طوف بھارے
 اور لڑکی او سکی بھی تھی سو پھر فی لگا مسجد میں اور جب آتا میری پاس تو خورد سی دیکھتا مجھ کو تو گھبرا
 میں اوس سے دلہن اور کیا مینی ای مالک میری بی طاقت ہوں میں اور مسلط کیا تو فی مجھ پر
 اوس شخص کو کہ مار ڈالی مجھ کو پس لوٹ آیا وہ میری پاس اور پڑا ہوا تھا

فیالیت شعری هل لصبر اخر

محلیات الصبر یک عمر

ترجمہ جگہ پیدا ہونی صبر کے سچ محبت تیری کی بہت کثرت دے پس کاتکی جانتا میں آیا تیری صبر کے
 انتہا ہے حضرت فضیل فرماتی ہیں کہ سکر یہ شعرا و سکا جانار ما غم والم میرا اور حیران ہو گئی عقل
 اور کہا مینی ایہ رہاں اگر ہوتی امید تو نہ صبر کرتا میں اس قدر پتھر بولا مجھ سے کہ تاک ہی محل تیری

امید کا کہانی اوس مقام تک کہ ہوتا ہی ہم و خیم عارفین کا بولا خوب کہا تو فی اسی فضیل بشک
تعمیر قلوب عارفین کی مہم سہی ہی اور دل اونکی اوطان ہیں اخراں کی پہچان لیا ہی اون
دلوں کو رنجوں فی سو محبت کر لی ہی اوسنی اور آگہی ہیں اوسین پس عقلین اونکی صحیح حدین
اور دل ڈوبی ہوئی منور ساتھ انوار کے اور ارواح اونکی علم علوی ملکوت میں متعلق ہیں
پہر لوٹ گیا میر سے پاس سے یہ شعر پڑھتا ہوا

فہام ولی اللہ فی الفقر سائحا	وحطت علی سید القدرم روحا
بغاد بخیر قد جری فی خمیر	تذوب بہ احشاؤہ ومقالہ

ترجمہ پس حیران ہی ولی اللہ کا فقر میں پڑتا ہوا اور تاریکی میں اوپر سفر وصول کے سوار ہیں اوسکی
پس حاجت کی ساتھ خیر کے تحقیق جاری ہوئی اوسکی دلین کہ گلشنی ہیں اوس سے آستین اوسکی
اور پڑ ہیں اوسکی حضرت فضل فرماتی ہیں کہ والدہ زما میں پھر وہیں اوس طرح میں تک کی کہانے
یعنی کے اوسکی اشعار کے وجد و کیفیت میں پس خوشخبری ہو اوس شخص کو کہ تنہا ہوا کہہ کر محو
سے اور مانوس ہو ساتھ حق کی اور کیا خوب کہی ہیں کسی بزرگ فی اس باب میں اشعار

اشرت بوحداقی ولزمت بدینی	مطاب الاشی لی وصف السور
وادی الزمان قلدا ایاالی	هجرة فلا ازاد ولا ازور
ولست بسائل ما عشت یوما	اساد المجند ام ركب الا صبور

ترجمہ انیس ہوا تو میرا میری تنہائی میں اور لازم پکڑا تو نے میری کہہ کر میں خوش معلوم ہوئی
محبوب است تیر ہی اور صاف ہوش اور اب دیا مجھ کو زما فی فی پس نہیں خوف کرتا ہوں

کہ چوتھوں میں مجبور لوگ پس تہ طین مجبسی اور ہ ٹون میں کینی سی اور میں ہون میں کسی پوجہنی
والا احت تک کہ رنہ رہوں کہسی آیا رواہ ہوا ت کر یا سوار ہوا امیرا اور کسی کا اور فول سے

۱۔	کھائی من اللات ان کا یو عی	دبر ولا یطو علی امیر
----	----------------------------	----------------------

ترجمہ کفایس ہی مجبور تون میں سی بھی کہ بہنس ڈاتا ہی محکو وزیر اور بنین غصہ ہوتا ہی محمیر میرا
تکابیت حضرت شلی رخ فراتی ہیں کہ آیا میری یاس ایک روز ہلول مجبون در حالیکہ
جاتا ہوا طرف جگل کے اور یاس اوکی ایک لکڑی تھی کہ مایا ہوا او سکو گھوڑا بینا یعنی اوس لکڑی پر
سوار تھا مثل ترکون کی اور دوسری ہاتھ میں کوڑا لٹی تھا اور دوڑتا ہوا سوکھا سی او سکو دیکھ کر
کہان علی ای ہلول کہا واسطی جیتس ہونی کی روبرو اللہ تعالیٰ کی حضرت سلی سے منقول ہے کہ پہر
ہیٹھ گیا میں اوسی جگہ یہاں کہ آئی ہلول لوٹ کر اور لوٹ گئی تھی وہ لکڑی او کی سواری کی
اور سرخ ہو گئی تھیں انگہ میں او کی کترت بکاسی تو کہا میں اوسی کیا حال گذرا تمہارا کہا کھڑا ہوا تھا میں
بنا کر روبرو اللہ تعالیٰ کی اس امیر کہ لکھ لیا حاوی مام میرا خادون میں میری بچان کر کا لدا
مجبور اور اوٹھا دیا حضرت سلی رخ فراتی ہیں کہ او سوقت گذرا میری دلین کہ یہ ول ہلول کا تحقیق
قول ہے مارے مقبول کا کہ کہا بچی اوسنی خاطر میں سی کہ مستعمل تھا ساتھ خوف الہی کے اور

سچ معنی و در قول کے تصف کی ہیں یعنی یہ وس اشعار

عمر صنا علی المولیٰ و محی عید	مننا تنقی سرۃ لا وسعد
من کان منا لبس بصلح احدا	فمن جابہ بالطرح ذاک بعید
ومن کان بصلح فہو فی قد حصرۃ	قریب و مقبول ہوا کہ حبیل

حبيب له جاء عريض ورفعة	و محمد علي مر المحيد سيد
اولئك خدام كرام وسادة	ومن عبيد السوء عبيد
فيا غيبنا يوم التغابن عندنا	يقابلهم وعد ومن عبيد
توري الناس الا هم سكارى وهم	سكارى ولكن العذاب شديد
تحيطنوا الا بهول من كل جانب	الى ان كانا بالعقار فميد
وهم ركوا نجبا من النور في الهوى	تطير الى الرب الكريم وفرد
ولا فزع يخبرهم بل يقربه	لهم فرح يحلو هناك وعيد

ترجمہ روبرو کڑی گئی گئی ہم بالکلی اور ہم غلام اسکی ہیں کوئی تو ہم میں سے کم نجت ہی اور کوئی نجات
پس جو شخص ہم میں سے نہیں لیاقت رکھتا ہی خدمت کے پس دروازہ اسکی سے ساتھ راندہ جانی کی وہ بعد
اور جو کوئی لیاقت رکھتا ہی تو وہ بیچ درگاہ مقدس اسکی کے قریب ہے اور مقبول ہی وہاں پسندیدہ ہی
وہ محبوب ہی اسکی ہی مرتبہ عظیم اور فخرت ہی اور الیسی بزرگی کے علی الدوام تازہ تازہ ہی اسی صفت کے
لوگ خادم بزرگ بارگاہ کی ہیں اور درمیں اور ہم نالایق غلام ہیں بری غلام ہیں پس ای وای لو
میں میں گے ہم دن حسرت اور ٹوٹی کے یعنی قیامت میں اسوقت کہ اگی ایگا انکی وعدہ عطا
الہی کا اور عفو عذاب ہو اسدن تو دیکھی گا لوگوں کو مدہوش اور نمون کے وہ حقیقت میں مدہوش
لیکن عذاب اللہ سخت ہی یعنی وہ خوف عذاب ہی ہوش باختہ ہوگی اگیر میں گی یہو حوشتین
اور خوف ہر طرف کی یہاں تک حالت سخت ہوگی کہ گویا کہ ہم زمین کے زلزلہ میں مبتلا ہیں اور وہ
اسوقت سوار ہوں گے ہیل گھوڑوں پر نیز کے کہ ہوا میں اڑیں گی پروردگار کریم کی طرف چلی جائیں

اور نہ کوئی خوف ممکن کر گیا اور کوئلہ سب قرب الہی کے اور کو فوج ہو گئی کہ تیرن اور لہد معلوم ہو گا اور کو اوس وقت عذاب کہا گیا کہ مثال صاحبین کی اور اوس حیرت کہ ریت دی ہی ہو اور کو اللہ تعالیٰ فی ساتھ اوس چہر کے سونے حیروں کو مثل اوس لشکر کی ہے کہ کہا اوس بادشاہ فی آراستہ ہو کر آنا کل کو روبرو میری وسطی ملاحظہ کی سو جسکی نصرت اور آراستہ عمدہ اور اچھی ہو گئی تو قرب و نصرت اویکی میری یاس بڑی ملد ہو گی بہر خفیہ بادشاہ فی شب کو معتدوں کی ہاتھ اسباب ریت و حشام اپنی توتہ خانہ شاہی سی ایسی جدید سیدہ اور مخصوصان مملکت کو سہو اما کہ دلیات شکرین کسی کی یاس رہتا وہ لوگ محو کو لشکرین ساتھ اس ساز و سامان کی آراستہ اور پرستہ ہو کر اویں غرض کہ جب صبح کو حاصر ی لشکر کی ہوئی تو طلعت یافتگان شاہی فی فخر و عظم حاصل کیے تمام لشکر پر بادشاہ کی نزدیک سونٹل اون لوگوں کی ہے کہ توفیق دی اور کو برو و دگار عالم نے وسطی کرنے اعمال صالحہ کے حکایت — کہا حضرت سرہی سقطنی نے کہا کہ گما بن اکدن قمرستان کو اور ملائین وہاں بھول مجنون سی پوچھا مینی اوسی کیا کرے ہو تم یہاں پر کہا ہمیشہ کراہوں میں یہاں اون لوگوں سے کہ نہیں تکلف و تہی وہ محکو کی طرح کی اور اگر غائب رہنا ہوں میں اوسی چند روز اور نہیں آتا مٹی کو تو نہیں غیبت کرتی بھیجی میری پوچھا مینی اونس کی یہاں ہو کہ لگی ٹکو کہ رختے ہو جنگل میں دور تر سے تو یہ سکر لوٹ گئے میری پائیں سی بہ شعر پڑھ کر۔

مختار ماں المصوع من علم التعلی	وان طویل المصوع یوما سیتبع
--------------------------------	----------------------------

ترجمہ ہو کہ کو اختیار کر کہ ہو کہ ملا مصی تقویٰ کی ہی اور یقیناً اس شری ہو کہ کو اکدن سیرانی ہو گیا اور کہا گیا ہے ایک اور کو بھی ہو بسیار دیوانوں سی جبکہ آتا تھا وہ مقابلہ سے کہ کہا سی آتی ہو تم

کہا اوسنی آیا ہون میں اس قافلہ اترتی ہوئی کی پاس سے پوچھا گیا اوس سے پہر کیا کہا تم فی اوسنی
اور اونہون نے کیا جواب دیا بولا پوچھا یعنی اوسنی کب کوچ کر جاو گی تم یہاں سی کہا اونہون نے
جبکہ اگر مقام کر دگی تم یہاں پر اور پوچھا گیا ایک اور سے کہ کیوں نہیں ملتا تو مجھ سے تو کہا
اوسنی ایک کلام عجیب و غریب اور پڑھنی یہ شعر

يقولون ذہرنا واقض واجتہنا	وقد اسقطت حالي حقوہم عني
اذا هم مرا وحالي ولم يانفوا لها	ولم يانفوا منها انفت لهم مني

ترجمہ کہتی ہیں زاریت کیا کر ہماری اور اوکرتی واجب ہمارا اور حال یہ ہے کہ اوتار دینی سیری حال نے
حق اوکی جو مجھ پر تھے بہ جہوقت کہ دیکھا اونہون نے حال میرا اور نہ مشتاق ہوئی اوکی اور نہ تنگ
ہوئی اوس سے تنگ ہوا اوکا مشتاق اپنے آپ سی : اور اسی مضمون میں ہے یہ شعر بھی

يقولون محبون ولو علوا	اقاسيه من فرط الحوى بسطوا
-----------------------	---------------------------

ترجمہ کہتی ہیں وہ دیوانہ ہی اور اگر عاشقی جو کچھ اوٹا تا ہون میں اوکو بہت سوزش سی تو بہت عذر کرتی :
اور سوال کیا کسینی بعض اہل اللہ سی ان دیوانی مجذوبوں کی حال کا کہ باوجود اس بی دانشی کی کتی ہیں
باتین حکمت اور معرفت کی تو کہا اون بزرگ فی ہوتا ہی واسطی ان لوگون کی فضل و عقل پر چلے لی اللہ
نے عقل ظاہری اوکی تو دھنی دی اوکی پاس فضیلت اور قابلیت باطنی حکا سیت
منقول ہے حضرت عطار رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نے کیا میں ایک بار بازار میں تو ناگاہ دیکھا میں
وہاں ایک لونڈی کو کہ آواز ہی جاتی تھی اوس پر واسطی فروخت کی سو خرید اپنی اوکو ساٹھ دینار
میں ساٹھ قبول کرنے اس بات کی کہ اگرچہ دیوانے ہی اور لایا میں اوکو اپنی گھر پر پریشام ہوئی

اور کچھ رات گئی تو دیکھا مینی کہ اوسے دھوکا اور کڑی ہوئی قندہ روزانہ ٹھہری کو سہا مینی آوار
 اوسکا کہ گھٹ تا ہوتا سب کثرت گریہ کی اور کہتی جاتی تھی اسی اندھیری لطیف اوس محبت کے
 کہ ہی محکو ساتھ میری جم کر تجیر اور جنت ہی محکوس سجھ گیا میں خون اوسکا اور کہتا مینی اسی ایک محب
 یوں کہ ہو بلکہ بواسطہ اوس محبت کی کہ محکوتھے ساتھ تیری سو یہ سنگر کہا محسی اوس حورت کی کہ الگ
 ہٹ حاجبی اسی لظال قسم ہے محکوتوت اوس حق کی کہ اگر نہ چاہتا وہ محکوتوہ حوتس دل اور نہ فہم
 رکھا محکوتو جادوین اور یہ کہہ کر گریہ سے زمیں پر سپہوس پیر پڑھتی شروع کئی رہتھار

الکرب محمع والقلع محصر	والصبر مصروف والدفع مسسوق
کف المعار علی من لا قرار له	مما جباہ الہوی والشوق القلق
یارت ان کان شیء فیہ لی مرج	فامس علی حد ما دام لی مرج

ترجمہ عم اسوہ ہے اور دل سوختہ اور صر جہ اور اشک روان : کہ سطح قرار ہوا اوسکو کہ ہنس قرار ہے
 اوسکو اوس سبب سے کہ قتل کہا اوسکو عشق اور شوق اور فلولی : اسی رات اگر کوئی میر ہے کہ اوس میں محکو
 راحت ہو تو احسان کے ٹھہر ساتھ عطا کرنی اوسکی کہ جس تک رہی مجھ میں کینہ مان : پھر کار کے کہا اوسنے
 اسی اندھیل میں یہ معاملہ میری اور تیری درمیان شہید تھا اور جواب جان لبا مخلوق کی سوا دشمنی تو اس
 محکو اپنی طرف پہر ایک نذر مارا اوسنی مانگ لدا اور سفر کر گئی دنیا ہی رحمت کری اوس پروردگار عالم
 حکما سیت **حصر** نسلی دم و ماتی ہیں کہ دیکھا مینی ایک دیوانہ کو راہ میں اور لڑکی اوسکی
 پیچھی ہی مارتی تھی تیر و نشی او خون آلودہ کر دیتا اوسکی حزن کو اور چھی کر دیا اوسکا سوڈا یا یہ
 اون لڑکوں کو اور باز کہا اوسکی ایذا دہنی سے کہا اون لڑکوں کی محبی اسی سنخ چھوڑ دو ہم کو

اور اجازت دو کہ اسکو مار ڈالیں اسواسطی کہ یہ کافر ہے پوچھا مینی کیا علامت ظاہر ہوئی تمہارے کسی کفر سے
 بولی یہ کہتا ہی مینی پروردگار کو دیکھا اور اوس سے باتیں کیں کہ مانی تیری رہو توڑی دیر او گیا
 میں قریب اوسکی تو یا پامانی اوسکو کہ باتیں کرتا ہی اور ہنستا ہی اور کہتا ہی درمیان اپنی اذن باتوں کے
 یہ ہی کہ محکومہ امر تیری طرفی اچھا معلوم ہوتا ہے مسلط کر چہر لڑکوں کو کہ گرین مجبسی وہی بار دیا
 اپنی کہ اسمین مرضی اور خوشی تیری ہے پس کہ مانی اوسکی ہی ہائی یہ لڑکی مجبسی ایک عجیب نقل کرتی تھیں
 تو پوچھا اوسنی اسی شبلی کیا کہتی ہیں وہ کہ مانی وہ کہتی ہیں کہ تو کہتا ہی کہ میں دیکھتا ہوں اپنی اللہ
 اور باتیں کرتا ہوں اوس سے سو ایک چنچ ماری اوسنی اور کہتا ہی شبلی قسم ہے محکومہ حق اوس ذات کے
 کہ آزدو کی جاتی ہی محبت اوسکی اور حیران و سرگردان کر کہتا ہی محکومہ اپنی فراق و وصل میں اگر محبت
 و محفی ہو جاوی وہ مجبسی بقدرت ایک پل کے تو بیشک ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوے میں درد فراق اور
 رنج میں ہما جرت سے پھر بہا گا وہ میرے پاس سے یہ کہہ کر

و مثلاً في قلبي فابن تغيب

خيالك في عيني وذكرك في فمي

ترجمہ صورت تیری آنکھ میں اور یاد تیری منہ میں ہی اور جگہ تیری دل میں ہی سو تو کہاں چپا
 ہوا ہے کہ مانی دل میں بہترین تھا کہ کہا جاتا یہ شعر اس طرح

و حبيبك في قلبي فابن تغيب

جسمالك في عيني وذكرك في فمي

ترجمہ جمال تیرا نظر میں اور ذکر تیرا منہ میں اور محبت تیری دل میں ہے سو تو کہاں چپا ہوا ہے
 یعنی کجی خیلک جلالک اول مصرعہ میں اور بجای مثواک کی جبکہ دوسری مصرعہ میں اسواسطی
 کہ بعضی الفاظ اول شعر کے جائز نہیں اطلاق انوکھا بیچ صفات خالق سبحانہ و تعالیٰ کے

حکایت مروی ہے محمد بن محبوب ہم سہی کہ کہا آدھون فی ماتا تہا من راوین
 بیمارستان کی تو نگاہ ماضی ایک روحان کہ طوق اٹھائیں پہنی ہوئی تہا سو کہا اوسے بھگدیا
 اسی ابن محبوب کیا یا تہا ہی تو میری اوس بالک کو اس طوق وقید میں رہی مجھے یہ سب تکلیف و
 مستق گواری کی ہیں اوس کی محبت میں پھر روپا زور سے اور پڑھے یہ اشعار

میں دہو بی بھتی لی اں اوجا	لم تلح لی الدیوب فلما صحبنا
احلقت مہجتي الف المعاصی	وقعالی المتیب بعاصریجنا
کما یقلب قدوی جرح قلبی	عائد فلی من الدیوب جرجنا
اما الفود والبعیم تعد	حاء فی المختار صا صیرجنا

ترجمہ گناہوں سے چاہی بھگدیا کہ روون میں کہ نہ باقی رہا میری دلو گناہوں کی صحیح سلاست
 نالوان کر دیا میری روح کو الفت معاصی فی اور دیکھتا ہی تو بڑائی کو کہ خیر موت کی دیا ہی صبر کا
 جسوقت کہ گناہوں میں کہ اچھا ہو گیا زخم دل میری کا تو یہ ہو جاتا ہے دل میر گناہوں سے
 زخمی ہو گیا کہ بہن کہ نجات اور بعتیں اوس بندہ کی دہائی ہیں کہ آیا خیر میں بغم خوش حال

حکایت موصول ہے علی بن عبدان نے کہا اوہون فی تہا ہمارے یاس ایک دیوانہ
 کہ مجھون ہوتا تھا وہ دن کو اور ہوشیار ہو جاتا تھا اگر کو اور نیاز پڑا کرتا اور سنا جات کرتا اپنی
 مولا سی مستحک سو کہا مینی اوس ایک دن کتبی بیت سی دیوانہ ہوا ہے تو کہا اونی جیسی کہ معرفت
 حاصل ہوئی بھگدیا پڑھے اونی یہ اشعار

اما الذی العسی سیدی	لما قهرت لباس الوداد
---------------------	----------------------

حضرت کا اوی الی مودنس	الا الی مالک رزق العباد
<p>ترجمہ کہ پہنایا مجھ کو میری مالک فی حیکہ قریب حاصل کیا مینی اوس سے لباس محبت کا پس ہوا مین ساتھ میں حال کے کہ نہیں غبت کرتا ہوں مین طرف کسی دوست کی مگر طرف مالک رزق بندوں کے علی بن عبدان کہتی ہیں پھر گیا مین ومان ہی کہ سیطرف تو ملا وہ مجھی راہ مین ایک بار سرگردان و حیران اور پڑھے اوسنی اگر میری یا پس یہ آیہ کریمہ اٰتِنَا غَدَاً نَا لَقَدْ لَقَيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا یعنی دی ہو کر غدا ہمارا تحقیق پائی ہمینی اپنی اس سفر مین تکلیف پس معلوم کیا مینی کہ یہ ہو گا اور لایا مین اوسکی واسطی کھانا سو کھا یا اور پیا اوس نے اور پڑھے یہ شعر</p>	
علیک اتکالی لا علی الناس	وانت بحالی عالم لیس تعلم واقسمت انی کلما جعت سبکاً سبغت لی کباباً فاستی واطعم
<p>ترجمہ تجھ پر میرا اعتماد ہے نہ لوگوں پر اور تو میری حال کو خوب جانتا ہی حالاً کہ حال میرا پوشیدہ غیر ظاہر ہے اور قسم کھاتا ہوں کہ مین جبکہ ہو گا ہوتا ہوں تو سید میرا کہوتا ہے واسطی میرے دروازہ میرا پس کہانا پائی دیا جاتا ہوں مین پھر کہتا مینی اوس سے کچھ مصیبت کہ مجھ کو تو جواب دیا اوی ان شعار</p>	
الزیم المخوف مع الخمر واترك الدنيا جميعاً واجتهد فی طلبة اللیل واقترح الباب قلباً	ان و تقوی الله ترح ان التقوی الله ارجح اذما الدلیل اجمع فلعل الباب یفتح

منجھہ اختیار کر حقوق کو ساتھ غم کی اور ڈر کی اللہ سے فائدہ دیا وی گا تو اور چوڑ دیا کو بالکل
 تحقیق ڈرا اللہ کا بہت بڑا ہے اور کوشش کر اندھیرات میں جسوقت کہ رات آوی ڈا اور کوٹہ
 دروارہ کو کچھ پس امید ہی کہ دروارہ کو لانا وی ڈا اور پوچھا گیا نصی محذوبون سی بہرہ تہاؤ
 محکو کوئی ایسی شئی کہ نص حاصل ہو محکو اوس سی تو جواب دیا اوس سی کہ بہاگ لوگون سی اور مت
 مانوس ہوا ونسی کہ یور اہوگا قرب تیرا مالک سی اور کم ہوگا غذا محکو پیرکھا اوس سے کچہ زائد کرو
 نصبت سی تو کہا الزام کہ صدق اور تقوی کا اور ترک کر عجب اور یا کو اور مغلوب کر لی اپنی نفس
 اور خواہش کو کہ روزی ہو محکو مطلوب اور مقصود کہا مینی بس کافی ہے اسقدر راضی ہو
 پروردگار تجھی حکایت مقول ہے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سی کہا او انون
 دیکھا مینی فارمین کوہ لبنان کی ایک شخص سفید سراور ڈار پی والا پرستان ہو کر داکوہ نجف
 وضعیف اور مال یہ کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا بعد فلغ ہوئی کی نماز سے سلام سلیمت کی مینی اوس سے
 تو جواب دیا اوسنی میری سلام کا اور پیرکھا ہو گیا نماز پڑھو اسطرح مشغول رہا وہ نماز میں بہانیا
 کہ تیرھی اوسنی نماز عصر کی پیر عیسا تکبیر لگا کر ایک تیر سے اور شروع کی تسبیح و تہلیل اور نہ کلام کیا
 کچھ عجبی تو کہ مینی اوس شخص جنت کر ہی تیر پروردگار داکوہ اسطرح میری پروردگار سی کہا اوسنی محبت
 پروردگار کر ہی محکو اللہ تعالیٰ اپنی قرب و صالکی کہا مینی کچہ اوزائد کرو دعائیں تیری واسطی کہا اوسنی
 شخص کو اللہ و محبت دی اللہ تعالیٰ فی ایسی قرب کی تو عنایت فرماتا ہے او سکوت پروردگار چار
 خصلتیں عمدہ ایک خرت کہ نہیں ہوتی وہ اوکی اہل قوم اور سہری مین دوسرا علم بغیر طلب کی تیری
 غنی بی مال کے چوتھی دل جمعی اور انیت خیر جماعت کی پیر ہیوش ہو گیا اور نہ اقامہ ہوا او سکوت کر

بعد تین دن کی پہر اوٹھا اور وضو کیا اور پوچھا مجھی کتنی نمازین قضا ہوئیں میری بیگناہی اوسکی
اگلی اور نماز کو تو کہا اوسنی

ان ذکر احبیب هیچ شوقی

ثم حبا احبیب اذ هل عظمی

ترجمہ تحقیق ذکر محبوب کی فی اوہار امیری شوق کو نہر محبت محبوب کی فی زائل کیا میری عقل کو ہادی
ذوالنون وحشت ہو گئی ہی مخلوق سی اور النسن محبت ہی محجوب العالمین کی ساتھ مت مشغول کر
وقت میرا ساتھ اپنی رخصت ہو مجھی ساتھ سلام کی تو کہا مینی اوس سے رحم کر می تجھ پر پروردگار مین
تیری پاس تین دن تک باسید زیادت محبت کی اور چاہتا ہوں تجھی بند وضیعت پہر و نی لگامین
روبر و اوسکی کہا اوسنی اسی شخص محبت حاصل کر اپنی مولا سی اور مت قصور کر اوسکی محبت میں ہل
اور عرض کا بیشک محبان خدا سر تلج ہیں اور لوگون کی اور نشان ہیں زندہ کی یہی لوگ برگزیدگان
آہی اور احباب اوسکی ہیں اور بندگان خاص اور اولیا اوسکی ہیں پہر ایکس چیز ماری اور رخصت ہو گیا دنیا
سو نہ گندی تھی مگر تھوڑی دیر کہ آئی وہاں ایک جماعت او تر کر پہاڑ سے اور سامان تجھیز کیا اوسکا
اونہون فی یہاں تک کہ فارغ ہوئی اوسکی دمن ہی تب پوچھا مینی اوسنی کیا نام تھا اس شخص کا
کہا اونہون فی یہ حضرت شیبان مصاب یعنی غمزدہ ہیں رحمت کر می اللہ تعالیٰ او پر اور نفع دی ہو اوسنی
حکایت مروی ہی انہیں حضرت ذوالنون م سنی کہا اونہون فی در میان اوس حال کے
کہ بیٹھا ہوا تھا میں بعضی واد یوں میں سی بیت المقدس کے کہ ناگاہ سنائی ایک آواز کہ کہتا ہی کوئی
یا ذا الایادی الی لا تحصى و یا ذا الجود والبقاء متع بصرقلی فی الجحولان فی جبروتک
واجعل همتی متصکة مجتهد لطیف و اعذنی من مساکین المتجبرین

بِحَدِّ لَيْلٍ نَّجَّائِكَ نَارُؤْفُ وَأَنْعَلْنِي لَكَ فِي أَمَحَالَتِي حَادِثًا وَطَالِبًا وَكُنْ سَيِّدِي
 يَا مَسِيْرَ قَلْبِي وَعَايَةَ طَلْبِي فِي الْقَصْدِ صَاحِبًا تَرْجِيهِ اِي صَاحِبِ جُودٍ وَتَقَا مَتَشِيْعٍ كَرَمِيْرِي
 دِل كِي بِيَانِي كُو سَبْر كَر مَسِيْرِي اِيْنِي قَالَم حِيْرَت ميْن اور كَر مِهْت مَسِيْرِي مَسْمُوعِل مِاتِه جُو دَاسِي كِي اِي
 لُطْف اور بَار كِه مَحْبُو طَرَقِ اَهْل كَر اور ظَلَم سِي سَبْر كِت بَر رِي كِه اِي سِي لُور كِه اِي رُؤْف اور كَر كِي مَحْكُو
 هَر جَال ميْن اِيْمَا عَادَم اور طَالِب اور مَوْجُو حَالُو دَاسْطِي مَسِيْرِي اِي سُوْر كَر مِيُو اِي مِيْرِي دَكِي اور اِي مِهْمَت
 مَطْلُوْب مِيْرِي بِيْج قَصْد عَارُو كِي صَاحِب مِيْرِي بِ حَضْرَت دُو اَلْوَن فَرَاتِي مِيْن مِيْرِي حِلَا مِيْن اُوْس
 اَوَا زِيْرُوْ دِهُونْدُ تَا هُوَا تُو نَا گَاه پَا يَامِيِي اِيْك عَوْر كُو كِه گُو يَا وَه اِيْك لُكْزِي حَلِي هُو تِي تَهِي مِيْسِي هُوِي
 كَر مَاصُوْف كَا اِر اوْز مِيْنِي كَل كِي كِه لَاعَر مَوْگُو تِي تَهِي لَسْب كُتْرْت عِبَادَت كِي اور صَا كَر دِيَا تَهَا اُو سُو
 مَحْسُوتِي اور كُتْلَا دِيَا تَهَا مَحْسُوتِي اَلْبِي فِي اور كِه وَا بَا هَا وَجُو دِو حَال فِي سُو سَلَام عِلْم كِي مِيْسِي اُوْس سِي
 تُو كَر اُوْسِي وَعَلِيْك السَّلَام يَا دُو اَلْوَن كِه پَامِيِي لَا اِلَه اِلَّا اَللّٰهُ كَسِي بِيْجَان لَبَاسِي نَام مَسْرَامَا وَجُو دِي كِه هُو
 مِهْنِيْن مَظْهَرُون مِيْن مَسِيْر كِه اَوْنُون فِي كُوْل دِيَا هِي مَسِيْرِي حَبِيْب نِيْ سَبْد كُو اور اُوْثَا دِيَا هِي پُورُو
 نَابِنَا مِي تِيْرِي دِل سِي اُوْسِي فِي بِلَادَا مَحْكُو مَام تِيْر كِه مِيْنِي مَسْمُوعِل هُو اِي سَا جَات مِيْن سَا تَه
 يِرُوْرُوْ دَا رَكِي كِه خُوْش مَعْلُوْم هُو تِي مِيْن مَحْكُو دُعَا مِيْن اور مَاتِيْن تَهْمَارِي مَتَاعَات كِي سُو كُنِي
 لُكِي وَه كِه سُوَال كَر تِي هُون مِيْن تَجْهِي اِي صَاحِب لُورُوْ سَتِي كِي پِي كِه اُوْثَا لِي مَحْسِي بَر اِيْ
 اُوْس چِيْر كِي كِه يَانِي هُون مِيْن اُوْس چِيْر كُو بَهَارِي اِيْ سِي دَلِيْر اور مَسِيْك اَب نَهَامِيْت تَنُگ آبي
 هُون مِيْن رَنْد كِي سِي عِيْصِي وَرُوْ فَرَا ق مِهْمَارَت سِي تَنُگ هُو كَر رُو اَل حِيَات كِه مَالِع وَصَالِي
 طَلَب كَر تِي هُون مِيْرِي كِه كَر زَمِيْن كَرِيْزِي وَرُو اِي كِه مِهْنِيْن مِيْ جَان اُوْسِيْن لَس مِيْن پِيَا لِه دِي كِه

حیران و متفکر ہو گیا کہ اسی حال میں ناگاہ آئی وہاں ایک پیرزن مانند حیرانوں اور ستر گردانوں کی پس دیکھنی لگا میں اس کی طرف پہرے اوس بڑھیا فی کہ شکر اوس مالک کا جس نے مکرم کیا اسکو تو پوچھا میں اوس ہی امی یا یہ عورت کون تھی کہا اوسنی میرا نام زہرا و لہانہ ہی اور یہ بیٹی میری ہی ہیں برس سے لوگوں کو گمان آئی جنوں کا تھا مگر زہرا ہی اسکو شوقی محبت آئی ہے اور کیا خوب کھا ہے اس باب میں کسی نے یہ شعر

مالذة العیش الی للعجائین

قالوا جنت بمن یقوی فقلت لهم

ترجمہ کہا دیوانہ ہوا میرے حب کو چاہتا ہے تو کہا میں انہی لذت زندگی کی مگر دیوانوں کو
حکایت منقول ہے ابو عبد اللہ اسکندری سی کہا انہوں نے ایک بار پیر زہرا میں جہاں
 میں کوہ لکام کے اس بات کی جستجو میں کہ ملوں یہاں کسی مرد یا عورت جماعت صلیا سے جو
 بخششی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو میری مراد اور اول بیٹی مجھ کو ایک عورت کہ پڑھی اوسنی رو برو میری یہ اشعار

هل عودۃ الی الینا علی العلم

وحبل و دی لدیکم غیر منضم

فاقرأ السلام علیہم غیر محتشم

میتا کی بغیر السقم ذاسقم

یا حبیرة السجی من شرقی ذی سلم

ایام شمسی بکم باسلم مجتمع

نابشدک الله ان جرت الحقیق

وقل توکت صریحاً فی دیار کم

ترجمہ امی ہمسایہ قبیلہ جانب شرقی سلم کی کیا پیر لوٹیں گی راتیں ہماری علم پرہ دن فراق کے
 متسی امی سلم کوٹی ہیں اور شتہ محبت کا متسی نہیں ٹوٹا ہے قسم ہی تجھ کو اللہ کی امی جانی والی اگر
 گزری تو حقیق ہی دن میں تو سلام کہنا میرا اور پیر تاجر ہی سے نہ اور کہنا کہ پیر پڑا یعنی ایک مقتول

سہاری تہریں مردہ مثل مرد کی کہ دونوں ہماری کی بیاہرے و عرض کہ جب دیکھا مٹی اوکو تو آیا دہن
 سری خیال کہ اگر تمنا میں کسی مرد سی تو ہر تہاہرست ملاقات اس عورت کی سو وہ میری اس خطہ
 قاضی ترواقف ہو کر لولی محسوس ای حد اللہ محکوڑا تجب آتا تیری حال سے کہ تو لکھا جاہتا ہے
 مردوں سی کہ ہنن بھی ہیں وہ عورتوں کی مقام تک کہا مٹی بڑا دعویٰ کہا مٹی بولی کچھ ڈر ہیں
 سچ ہی دعویٰ فی دلیل جوٹ معلوم ہوا ہے کہ مٹی اچھا تمہاری یا اس اس دعویٰ کی کہا دلیل ہے
 بولین وہ واسطی میری حسطر حکا کہ راہہ کروں مین اس واسطی کہ مین واسطی اوکی ہوں حسیا کہ پاہی او
 یعنی جب میں ہر طرح ہر حال میں فرماں روا اور جی حالت شراپا پروردگار پر ہوں تو وہ بھی ہر طرح
 کیے خواہش میری پوری کر رہی انہی کمال عناب اور مدہ یوروسی کہا مٹی اچھا اسوقت مین
 آب سی ماہی بریان مانگا ہوں کہا او ہوں فی یہ سوال تیرا محسوس مقتضای استی مقام تیری کہ
 ہی اور فی تاب ہونی مین طلب خدا ویرہ کی کیون ہنس سوال کیا تو فی اسوقت یورودگار عالم سے
 اس بات کا کہ حساب و ماویٰ محکو دوازدتوں کی کہ اڑتا تو اسکی طرف اولسی حسطر کہ مین پتی
 ہوں پیرا زگنی وہ اور جوڑ گئی محکو دہن مہا سو اسد نہ دیکھی مٹی کو فی حیرت بلخ تیرا مٹی ولس
 کہ حاصل ہوئی اسکی روبرو محکو اور سیرین ترا و اسکی سرت سی لس دوڑا میں اسکی بھی اور پکارا
 مینی امی سیدہ میری قسم ہی تگو اس ذاب پاک کہ عیاب کیا ہی اسنی تمکو یہ عالی مقام اور
 رو کا محکو تمہاری محبت سی اور شہس کی تیر اور نامہ اور کہا محکو بہ کہ عنایت کرو مجھے ساتہ و مار
 خیر اپنی کہ بولین اسی شخص نہیں ماہتا ہی تو سوا و ادعوام لوگو کی پیر پڑھے اونہوں نے نہ ستر

وَمَا يَنْفَعُنِي الْعَفْوَ وَالسَّكِينُ	اِنْ لَمْ اَرَ كُمْ بِالْحَيِّ سَكَانُ
--	--

ترجمہ کہ نہیں جبرج اور نہ غصا اور نہ نوحان اگر نہ ہوا اور نہ طویل اور نہ بان نہ اور نفع نہ دیتی محبو
عقیق اور دھنی والی اوسکی اگر نہ دیکھا نہین تمکو و بان کی جنگل میں دھنی والی نہ پھر کہا میں اگر دعا کرو
و اسطی میری تو عنایت کرو مجھ پر سقذ کہ دیکھ لوں میں تمکو ایک منظر تو بولیں اسکی جواب میں

قَفِي مَرْوَرِي نَظْرَةً مِنْ جِهَالِكَ	وَكَأَدَ عَلَيَّ سَائِلًا مَعَ جِهَالِكَ
وَقَوْلِي لِحَادِي الْعَيْسِ هَذَا السَّبْرُ	تَرْقُقُ بَصْنَبَ وَالْهَ صَهْلًا لَكَ
وَجُودِي عَلَى الْمَشْتَاكِ يَوْمًا بِطَرَفِ	وَقَاوِلُهُ اِنْ الْوَاقِعَ مِنْ فَعَالِكَ

ترجمہ مٹو توشہ عطا کر مجھ کو ایک نظر اپنی حال سی یہ نہ تو چوڑ مجھ کو کہ چوں ہمراہ تیری اونیٹوں کی نہ اور
کہدی شربان سی کہ یہ قیدی میرا ہے نرمی کرنا اس عاشق حیران مرقی پر نہ اور بخشش کر اپنی مشتاق
پر ایک دن ایک بار دیدار کیے واسطی وفا اپنی وعدہ کی تحقیق وفا تیری کاموں سی ہی نہ پھر کہا اونیٹوں نے
جس حال میں ہوں میں خوف خطر سی وہ اولی ہی تیری ساتھ مشغول ہونی میں دیکھنی بہانہ سی کہا
میں ضرور ہے کچھ دعا سے بولیں کل لگیا تو ایک شخص کامل صاحب روشن بال طلیح صورت مقبول العباد
سے یہ کہر غائب ہو گئیں اور میری مال شیریں کو تلخ کیا اور تیر مہاجرت سی سینہ میرا مانند غزال مشک
کر دیا پیرات کاٹی میں فی جون تون وہیں پر قلق و اضطراب میں پر دوسری روز صبح کو دیکھا میں
ناگاہ ایک شخص ضعیف و نحیف کہ ظاہر ترین اوس سی خوبان اور مہویدا تھی اوس سے اتنا محبت کے
تو کہا میں دل میں شاید یہ وہی شخص ہے جسکو وہ بی بی کل کہہ گئی ہیں سو قریب آئی وہ بزرگ میری
اور فرمایا مان میں وہی ہی کہا میں اسی سردار میری عنایت فرماؤ مجھ پر ساتھ ایسی دعا کے

کہ حاصل ہو محکو برکت اور سبکی قرب و مسرت۔ درگاہ کا تو کہا اوہوں نے امی عبد اللہ محل کی تیرے
 ہاتھ سے کل دعا اور سن شخص کے کہ بہتہا واسطی اور سبکی کچھ دعویٰ کیا تھی مجھ کو حقیقت یہاں کہ یہ بھی تا تو وہ درگاہ
 کو یہ تھی و لیکن میں امی عبد اللہ ہیں قدرت کی تیا یہ کہ دعا کروں واسطی تیری وہ دعا کہ بس برکت اور
 کے حاصل ہو محکو مقام ہماری مجاہد کا اور کل کو لیکھا تو اون لوگوں سے کہ محامین سدیہ ہیں اور پیش
 اگر لیکھا تو اوکی وعدہ سال کا اور یہ کہ کبھی وہ میرے فرد سے میری رو بروی یا آپ ہو گئی پس حاصل ہوئی
 محکودہ وجہ و کسب کہ بیان نہیں ہو سکی اور سرور ہو میری رباں حال سے بہرہ اشتہار

اما سح الہوی برواہ الحب	ومن مدعی العرام صمدی
والدی صاب العرام سہد	داک فی شرعة الہوی من تہو
وفیہ مکتب سن العشق	من الدی لکون معدی
واد ما ادعی المحبة صوام	ذبح دعا و ہم فہم من عید
ما اصل الہوی الی ہلوا	اما سلیطاکم و ام صودی
قلب للقلب قدام عراما	فاحاد الصواد ہل من مراد
سکرۃ الحب ایں مہا حادی	لس عن سکرۃ الہوی من محبت
واد انکر العدول عن امی	فالہوی سالتی و مدعی تہو

ترجمہ میں یہ عیشتی کا ہوں بیچ گوشہ محبت کی اور جو کہ دعویٰ کری محبت کا میرے میرا ہے
 اور جو کہ میرا ساتھ محبت کے سہبہ تو یہ بیچ راہ محبت کی گواہ میرا ہے اور میں عالم مدرس طریق
 ہوں پس کون ہو سکتا ہے معاملہ میرا اور جبکہ دعویٰ کریں محبت کا لوگ نہ سن دعویٰ اول کا

دوسری غلام میں ایسا جو عجب کی جاتی تو نزدیک میر میں بارشاد تھا امین اور تم شکو میری بکرمی دسی تو پر ہو گیا
 عشق ہی تو جو اپنے یاد دل کے پکار اور چاہی زیادہ اوس کا عشق کا نہیں ہے اوس کی جو دوسری نہیں عشق کے حلقہ کی بگم اور جبکہ
 انکار کرین بدخواہ میری عشق کا تو عشق رہ میرا ہی اور آنسو میری گواہ ہیں پہر دوسری دن
 ناگاہ سنائی ایک قاری کو کہ پڑتا ہے وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَقُوا حَتَّى إِذَا أَصْبَحَتْ
 عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَصَاحَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ
 اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَرَجِمَهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اور پرتین شخصوں کی جو کہ بھیجی جو گئی تھی یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی
 اوپر ان کی زمین ساتھ اسکی کہ کشادہ تھی اور تنگ ہو گئی اوپر ان کی جان ان کی اور جانا اونہوں نے
 کہ نہیں پناہ اللہ سے مگر طرف اسکی اور پڑنا اوس کی اسکو ساتھ آواز نرم اور دردناک کی دل سے
 قریب تھا کہ سنی والا اسکا کچل جاتا شوق و ذوق سی تو کما میں دل میں شکر اوس آواز کو کہ سنی
 غلام کر لیا تجھ کو اپنی آواز خوش اور اچھے دلکش سے قسم ہی اوس ذات کی کہ کیا ہی اوسنی خوش
 آوازی کو بڑے موثر تر دل عشاق اور خاطر مہاجرت کشیدہ میں غرض میں اسی سوچ میں تھا
 کہ ظاہر ہوا وسطی میری ایک شخص کہ گونٹ دیا تھا گلا اوسکا محبت فی زار نزار صدقات عشق سے
 اور کما اوسنی محبت قریب اگر اسی شخص کیا کام ہے تیرا اوس دیوانہ سی کہ آنسو اسکی نصین
 تھمتی اور نہ علاج ہی اسکی جنون کا نہ امید خلاصی کیے اور تمام عمر آتش سوزان محبت سی نالان
 ہے لیکن بھیجا ہی تجھ کو میری طرف وسطی دعا کی سولازم پڑ تو جناب مجذوبوں کی اور محبت رکھنے والی
 اور ہمیشہ مستعد ہو سنت سنہ اور طریقہ مرضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ اور انکار
 اور ڈرنا ہو اس بات سی کہ کہیں نہ نکل جاوی تو ان کی طریقہ سے کہ ہو موجب غضب اور عتاب کا

کہا میں اوسے کچھ وصت کروں جو کہاں کر اینی جان پر گناہوں کی طرف سے اگر نقشِ سرِ اصغیہ سے
 اور وہ کام کر کہ آرام یا وحی وہ دنیا پر اور بھاریا ہو یہی دیا ہے کہ وہ زبانی ویرین ایسی بڑی شری
 اولاد کو بھڑکائیں ڈلو کر دے نام و نشان کر دے ہی اور متوسط مرتبہ والوں کو گھوشتی ہی کھلا اچھو لگا کر
 اور ادنیٰ لوگوں کو جلاتی ہی حسرت و طلب میں فائدہ مند کریں بجویر و دروگہا ساتھ قبول اور مول
 اور رعایت مرتبہ صدق کی اور داخل کریں جو حماست میں اون لوگوں کی کہ فریادی لگی جھین اوسے
 ماوتامہ غالب فی کہ اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا یعنی وہی لوگ سچی مسلمان ہیں اور محروم
 رکھیں جو وہ مالک لدا دیدار سے اور نہ کریں جو اوسے سی حقانیت کرتی ہیں بعد دیکھنی کی سی پر اب
 عبداللہ اسکندری کہتی ہیں کہ سمجھ گئی ہیں ان باتوں کو جس کی طرف اشارہ کیا اوسے ان کلام میں حسرت
 فراموشی اور سیر اندعالی حکایت — مشغول ہی حضرت دوالتون رضی اللہ عنہ سے کہ وراثتی
 ہیں درمیاں اوس مالکی کہ سیر کرتا تھا میں پہاڑوں میں اسلکھ کی ماگاہ ملی جو وہاں ایک عورت
 گویا کہ وہ محوہ تھی یہی ہوئی کرتا صوف کا سلام کہانی اوس سے تو حوا دیا اوسنی میری سلام کا
 یہ کہہ گیا تو میں سے ذوالنون کہا میں نگاہ کریں بجویر و دروگہا کسی پہچان لیا تو فی جو کہہ اوسنی
 جانا میںیں جو کہ ساتھ علامت محبت محبوب حقیقی کی یہ کہہ میں تجھ سے ایک بات پوچھتی ہوں کہ میںیں درنا
 کرو جو چاہو کہ اوسنی بیان کرو سخاوت کسکو کہتی ہیں کہ میںیں دنیا مال نقد کا بولی یہ تو بیاں کیا تو
 سخاوت دنیا کو سخاوت دین کی کیا ہی کہ میںیں سخاوت دین کے سے ہے کہ جلدی کری انسان
 طرف مرا برداری حضرت رب العالمین کے بولی جبکہ جلدی کری آدمی طرف بجا آوری اعانت
 الہی کے تو ضرور ہے کہ وہ مالک مطلع ہوگا اوسکی دل پر تو چاہی کہ اوس وقت دل تیرا مخلص ہو

خالص ساتھ اللہ تعالیٰ کے نہ چاہی سوا او کی اور سیرامی ذوالنون میں طلب کیا پڑھتی ہوں
 اوس ہی ایک چیز میں برس ہی پڑھتی ہوں مانگتی ہوں بخوف اس بات کی کہ ہو جاؤں
 کہیں مثل مزدور سخت دل کی کہ جب کام کیا اوسنی کچھ تو مانگ لی مزدوری و لیکن کام چاہی کہ خادم
 بنیت تعلیم اور محبت اور بزرگی مخدوم کی کر ہی اپنی غرض کی لپی پیر یہ کہہ کر چلی گئی اوس میں
 اور چھوڑ گئی محکو تھنا رضی ہو اوس ہی اللہ تعالیٰ حکایت منقول ہی انہیں ذوالنون
 رضی اللہ عنہ ہی کہ کہا اونہوں فی ایک بار پیر بہتہ میں درمیان دشت کی جبکہ تہ نی ہر سہل کتنی
 ہن کہ ناگاہ ملی محکو وہاں ایک عورت سیاہ رنگ کہ حیران و سرگردان کر رہا تھا اوسکو محبت الہی
 فی اور ٹٹکتی لگی ہوئی تھی اوسکی طرف آسمان کی کہانی السلام علیک یا اختہ کہا اوسنی و علیک
 السلام امی ذوالنون پوچھا مینی کس طرح پہچان تھی محکو بولی امی نا سمجھہ پروردگار فی پیدا کیا ہے
 ارفاح کو پہلے اجسام ہی دو نیز برس پیر پیرایا اون روح کو گردانی عرش مکرہ کی سو
 وہاں جو زمین آسمین ملین اور پہچانا ایک دوسری کو تو وہ یہاں مالوف اور باہم موافق ہوئی
 ہن اور جو وہاں نہ ملین اور نہ پہچانا وہ یہاں غیر و نا آشنا ہن سیری روح فی تیری روح کو
 گشت و دوزی میں دیکھا اور پہچانا ہی اسوا سطلی یا دھے تو محکو جب ہی پڑھی اوسنی یہہہ دو شعر

لله في الغيب والاهواء مختلف

وما تراك منها فهو مختلف

ان القلوب لاجناد مجتدة

فما تعارف منها فهو متلف

ترجمہ تحقیق روحین البتہ لشکر جمع کیا ہوا اللہ کا ہی غیب میں اور خواہشیں جدا جدا ہن
 پس جس ہی پہچان ہوئی تو وہ دوست ہی اور جس ہی آشنا فی شخص ہوئی تو وہ الگ ہی ولا ہی

حضرت ذوالنون کہتی ہیں پھر کہا میں اوس سی میں تھگو دلتی ہوں سکو ملا عکو کوئی بات
 اویس سی کہ تلافی ہین تھگو اللہ تعالیٰ ہی تو کہا اوس سی اسی اویس ہی میری حضرت ذوالنون
 کے کہ ایسی تمام انصاف و انصاف کی مانگہ تھگو اویس ہی ہر وہ حیر کہ ہوا اوس حصو میں سوا اللہ تعالیٰ
 کی اور جو باوخی دل مصفی کہ ورت اعیاستی کہ نہ دیکھی اوس سوارب العالمین کے بموجب تو ایسا ہوا
 عاویگا تو تھرا دیگا تھگو اویس دروازہ ہرا ورت دیگا تھگو مرتبہ ولایت جدد کا اور حکم کہ گیارہ ورت
 کو تیرہ سی سماعت کا تیرہ گنا تھی اوس سی اسی ہن کچھ اور زیادہ کہو تو بولی اسی اویس ہی حاصل کر
 ایسی نصرت سے فائدہ اپنی نفس کا اور تالبع رہو ہر روز دگر کا خلوت و تنہائی میں کہ جواب دیگا وہ تھگو
 حکم گیارہ گنا تو اوسکو سرت و اضطرار عن رحمت کری اوس پر اللہ تعالیٰ حکامیت
 مستول ہے حضرت اوقات سمعید رہی کہا اویسوں نی حج کیا یعنی ایک بار تھرا اور پھر اھا کر
 مکہ میں اور اکثر طواف کیا کرتا تھا میں تب کو ناگاہ ایک بار ملی تھگو وہاں ایک خوف کہ طواف
 کرتی تھے اور یہ پڑھے جانی تھی :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَبْلِ دَمِیْ	فَاَصْبَحَ عَدِیْ قَدَاحَ وَطَنِیَا
اِذَا اسْتَدْتُوْقِیْ هَامَ قَلْبِیْ مَدْرُکَیْ	وَاَنْ رَمَتْ فِرْعَاوْنَ حَبِیْبِیْ تَقَرُّقَا
وَبِیْدِ وَفَاعِیْ ثُمَّ اِجَابَہُ لَہُ	وَبِیْعَدِیْ حَتّٰی الدَّوَاطِرَ مَا

ترجمہ اھا کیا محبت نی پوشیدہ رہی کا اور میں بہت جہنیا یا اوسکو پس صبح ہو گئی سردیک
 میری کہ تحقیق مضبوط ہو کر بیٹھی اور جگہ بکڑی : حکم سخت ہوا ہے شوق میرا تو حیران ہوا
 دل میرا اوسکی یاد میں اور جو جاتی ہوں میں قریب ہوا حسب سی تو قریب ہوتا ہے :

اور ظاہر ہوتا ہی تو فنا ہوتی ہوں میں پہر زندہ ہوتی ہوں میں اوسکی توجہ سی اوسکی دیدار کی لپی
اور مدد کرتا ہی میری کہ لذت پاتی ہوں اور خوشی کرتی ہوں میں نہ سوکھا مینی اوس سے اسی لڑکی
کیا نہیں ڈرتی تو اللہ تعالیٰ سی کہ ایسی مکان بہر کہ اور حیات کا مین پڑھتی جاتی ہی تو یہ اشعار
ماشتقانہ تو دیکھا اوسنی مڑ کر میری طرف اور کہا ای جنید

لو لا التقي لم ترينے	اھجر طیب الوسن
ان التقي شر دينے	کما تری عن وطنی
اخر من وجدی	فحبہ ہیمنی

ترجمہ اگر نہ تو خوف خدا کا تو نہ دیکھتا تو مجھ کو کہ چوڑ دیا مینی لذت سونی کو نہ تحقیق خوف خدا نے
نکال دیا مجھ کو جیسا کہ دیکھا ہی تو فی وطن میری سی نہ بہا گئی ہوں بیقرار سی اوسکی شوق میں
کہ محبت اوسکی فی حیران و پریشان کر دیا مجھ کو پہر بولی اسی جنید ایا تو طواف کرتا گھر کا یا صاحب
گھر کا کہ مینی میں طواف کرتا ہوں خانہ کعبہ کا سوئے سکر اٹھایا اوسنی سر اپنا آسمان کی طرف
اور کہا سبحانک سبحانک ما اعظم مشیتک فی خلقک ایک مخلوق بہر مین کہ پہر تی مین گردیدہ فکی
پہر پڑھے یہ اشعار

یطوفون بالاحجار یبعون قربۃ	الیک وہم اقصیٰ قلوبا من الصحنی
وقاھوا فلم یدرو من التیہ منہم	وحدو محل القرب فی باطن الفکر
فلو خلصوا فی الودعابت صفۃ	وقامت صفات الودع الحق بالذکر

ترجمہ طواف کرتی مین گڑھ پڑوں کی چاہتی مین ثواب تجھی اور وہ سخت تر مین اپنی دلوں مین

یہ ہے۔ اور حیراں ہوئی بہرہ جاننا حیرانی کے سبب سی کہ کون ہیں وہ اور کچھ بانی محل ورت
 میں بیچ و طرح فکر کے پچھلے لگاؤ خاص کرتے بیچ محبت کی تو مافی ہوتیں حالتیں اوکی اور قائم
 ہوتی ہیں جمعیتیں محبت کی وسطی حق کی ساتھ ذکر کے + حضرت جبکہ کہتی ہیں عس گیا محک و طواف
 ہیں اوکی اس کلام سی اور گریٹ اس زمین پر حب ہو انکو کچھ افاقہ تو نہ پاتا یعنی اوکو وہاں اسی پر
 یزور و گار اوس سے حکایت منقول ہی حضرت ذوالنور مصریؒ سی کہ مرایا او شہل
 ملا میں ایک بار تیرہ بنی اسرائیل میں ایک عورت سی کہ سی اتنی کرنا مالو کا اور تیری ہی یاد رکھ کے اتنے
 ہاتھ میں اوکی ایک رحیمی ہو سی کی تو کہا مینی اوس سی السلام علیک ورحمۃ اللہ علیا اوسنی وعلیک
 السلام ورحمۃ اللہ علیا کام ہی مزدون کو عورتوں سی لونی کا اچھا رکھی تھو اللہ تعالیٰ کہا مینی سانی
 تیرا ہون دو انوں مصری تو لوبی مرچا ہو تجھ اور ردہ رکھی تھو اللہ تعالیٰ ساتھ سلامتی کی یہ
 بوجہ مینی کیا کرتی ہو تم یہاں پر کہا بت باقی ہوں کسی شہر میں اور کرتی ہیں وہاں لوگ ماورائی
 ایسی حبیب کی تو تک ہو جاتا ہے عجیب وہ شہر بہر و ٹھوڑی ہوں کلائی منفا کم اور گری ہوں وہاں
 سجدہ میں اور مساجد کرتی ہوں ساتھ دل لگی ہو سی کی سو سی اوکی دیدار کی ہی کہا ہی
 اسی ہن ہن سننا کسی اور سی مینی ذکر حبیب کا بہتر تیری بیان سی سو بیان کرو کہ محبت کا یہ ہے
 لو کہن سبحان اللہ تو خود ڈاکھم خود اسطہ ہو کر پوچھتا ہی محبت کو اتنا ہی محبت شروع ہوتی
 ہے کہ دائمی اور محبت لاری سی یہاں تک کہ حسب سبب جانی ہن رو بہن لوکی نہایت صفائی کو
 تو پلائی او سوقت محبت او کو پالی لدف کی بس گریڑی یہ لکرا اور بیوست ہو گئی لغو مار کر
 یہ بعد افاقہ اور ہوش میں آئی کے بڑھے یہ اشعار

وَحَبَا لَا فَكْ أَهْلَ لَذَا كَا	اَحَبَّ اِلَيْ حُبِّين حَبَّ الهوى
فَذَا كَرِ شَغَلَتْ بِهِ عَنْ سَوَا كَا	فَاَمَّا الَّذِي صَوَّحِبَّ الهوى
فَاكْشَفَكَ لِلْحُبِّ حَتَّى اَرَا كَا	وَاَمَّا الَّذِي اَنْتَ اَهْلَ لَه
وَلَكِنْ لَكَ اَلْحَمْدُ فِي ذَاوَذَا كَا	وَلَا حَمْدُ فِي ذَاوَذَا كَا لِي

ترجمہ دوست رکھتی ہوں میں تجھ کو و محبتوں سے ایک محبت عشق کی اور ایک محبت اپنی کہ تو
 لائق اسکی ہی نہیں وہ محبت کہ وہ محبت عشق کی ہی پس وہ ذکر ہے کہ غافل ہوئی بسبب اسکی
 غیر تیری سے اور وہ محبت کہ تو لائق اسکی ہے پس کشادہ کرنا ہی تیرا پر دون کو تاکہ دیکھوں
 تجھ کو اور بخین تعریف اسمین اور اسمین میری ولیکن تیری ہی تعریف ہی اسمین اور اسمین
حکایت منقول ہے محمد بن رافع رحمہ علیہ کہ اسکا اور ہون لیا لوٹا تھا میں بعضی شہروں سے
 شام کے سو درمیان اس حال کے کہ تھا میں راہ میں دیکھا میں ایک جوان کو کہ پہنی تاجہ صوف کا
 اور تھا اسکی ہاتھ میں لوٹا پوچھا میں اسکی کہانکا قصد کیا تھنی کہ انہیں معلوم محکو کہ میں کہانی
 آئی ہو کہ انہیں معلوم سو گمان کیا میں اسکو صاحب و سواس پہر پوچھا میں کہنی یہ کیا ہے
 محکو تو زور دیا کہ رنگ اسکا یہ سنکے بعد نہ اندر رنگ نہ عرفان کی پہر پوچھا میں کہنی یہ محکو اسنی
 کہ نہیں اسپر پوشیدہ کوئی چیز برابر ذرہ زمین و آسمان میں کہانی رحمت کری تجھ پر وردگار
 ہوں میں تیری بہائیوں میں سے اور اون لوگوں میں سے جنکو اللہ متعلق ہے تیری طرح
 کے لوگوں سے سوا ب رنگ دل اور پیکانہ نہو محبی اور ساتھ رہا کہ اسنی امی بہائی قسم اللہ کے
 اگر جائز ہوتا محکو ترک جماعتوں کا تو محبوب و پسندیدہ تھا محکو یہ کہ تھا رہا کہ تیرا دروازہ پہنچا

خشکی را ہیں و سوار گذر ہوں یا کسی عازم و تاریک میں تمام حاصل ہو سیری دل کو کوئی سخت
 راحت اور عدم تعلق دنیا اور اسکی لوگوں سے کہانی کیا گماہ کماہ تمہارا دنیا کی کہ مستحق ہوئی
 ہی سبب اسکی تمہاری طرف ہی استقدر بعض وفات کی کہا اوستی ایک رائی اسکی تمام برائیوں سے
 یہی ہی کہ نابینا کر دیتی ہے انسان کو ایسی رائی اور خرابیوں کی دیکھی اور سمجھی سے یو چاہی یہ
 کہا کوئی دوا سی ہے اس اندھی میں کی کہ دور جہاؤں سے یہ پردہ جسکی سبب اپنی مقصود سی بارہتی
 ہن لولایان کیون ہنیں ہی لیکن ہنیں دیکھتا ہوں تجکو دلیلا کہ قادر ہو تو اوس علاج کی کرے
 یہ لیکن استعمال کر دو تم اسکی دواؤں میں سی آسان و سہل علاج کو کہانی بیان کر کوئی دوا تہہ
 لطیف یو چاہی اول بیان کر یاری ایسی کہانی عارضہ سے محبت دنیا کا سوچا ہتا ہوں کہ دور جہاؤں
 نجسی یہ مرض ہیں ہنسا اور کہا کو سنا مرض اس سی بڑ بڑ اور خوفناک تیر جو گالیکیں اگر سہہ علاج اسکا
 چاہتا ہے تو اول تی رہ رہی تازہ اور مسکت سخت پر یو چاہی بعد اسکی کیا کروں کہانہ اسکی چکر تھی
 اوس چیر کے کہ جسمیں جرع و مرج نہوا اور اٹھاؤ تعب و محنت کہ جسمیں راحت و آرام نہوا کہانی یہ کیا
 کروں کہانہ رحمت ہی جسمیں لگاؤ کچھ الش کا نہوا اور وقت کہ کس طرح اسکی ساتھ اجتماع نہوا
 یو چاہی یہ کیا کروں کہانہ انقطاع ہی مقاصد سے اور باز رہنا سے مرغوات سی سو اگر چاہتا ہی تو
 علاج تو استعمال کر اسکا والا پیش قدمی کر اور مت مڑ اس راہ میں اور خوف کر قنوں ہی کہ اس
 راہ میں ٹری ٹری قتی ہن مانند امیری راتوں کی کہانی اوس سی تبا و محکو کوئی ایسہ
 کہ نزدیک کری وہ محکو اللہ تعالیٰ سے پس کہا ای بہانی نظر کی مینی تمام عبادتوں میں سونہ پایا ہی
 کوئی ارفع اور الفع تنہائی سے اور بہانگی میں لوگوں سے اور عدم محالطت ساتھ انکی ای ہائی

پایا مینی دل کو دس ٹکڑی سو نو ٹکڑی او کی ساتھ آدمیوں کی میں اور ایک ٹکڑا ساتھ دنیا کی سو
 جو قادر ہوا تنہائی اور الگ مینی پر تو بچا لیا او سنی اپنی نو ٹکڑوں کو دل کے پر غائب ہو گیا یہ کہہ کر
 مجھسی کہ کہی نہ دیکھا مینی او سکورا مینی ہو او سنی پروردگار حکایت مروی ہے
 بعضی صلی سے کہ کہا او نہون گی گیا میں ایک طبیب کے پاس در حالیکہ گرد او کی بہت آدمی تھے
 اور تیار ہاتھ وہ دوا میں اور غذائیں موٹر ہا میں بھی او کی نبض دکھائی کو تو چہو او سنی ہاتھ میرا
 نرمی سے اور کھا مجھ سے:

ولكن محمد الله يدرى اللطف
 صدقت وقد اظهرت جملة ما
 فقد حل ما بي من سقامي وشفف

ارای کداع لیس بلغه وصفی
 فصحت من الا لام صحة مقدم
 فجد لي بوصف فيه بولي من الضني

ترجمہ دیکھتا ہوں کہ تجکو بیماری ہی کہ نہیں پہنچتی او سکوعقل میری لیکن ساتھ حمد حق کی اچھا اگر
 تجکو صاحب جہر ہائے کا: پس چلا یا میں دردوں ہی مثل چلا فی عاشق و لدا وہ کی کہا سچ کہا تو
 اور ظاہر کر دیا مینی اپنا تمام حال پوشیدہ: پس احسان کر مجھ پر ساتھ بیان کرنے لنگھ کے کہ او سمین
 میری شفا ہو بیماری سی پس تحقیق بڑی سخت ہی جو کہ تجکو بیماری اور ضعف ہی: پہر سوچا
 رہا تو بڑی دیر تک پہر بولا اسی غزیر نسخہ تیرا یہ ہے کہ لی تو عرق فقر اور ورق صبر اور ملا اون کو
 ساتھ ملیہ تواضع کی پہر کہہ ان سب کو طرف یقین میں اور بگو ان کو آب خشیت اور حیا میں اور چلا اسکی
 نیچی آگ حزن و غم کے پہر چہان اسکو چلی مراقبہ کی سے جام رضا میں اور ملا او سمین شربت توکل کا
 اور اوٹھا صدق کے ہاتھ میں اور پی اسکو پیچ پیالی استغفار کی پہر کلی کر بعد اسکی ساتھ با پی

روح اور تقویٰ کی اور گریہ پیر اسی جدارِ حسی میں حرص و طمع سی سوا کر کیا تو فی ہمدہ علاج تو امتحان ہی
محکو تیرے شفا کی اشارت نہ تھا لے اور کہاوت کہا ہی اٹھتے اسباب میں ان اشار و کمو

قل للطیب اذا ما حثت سألہ	هل فی علمک ما یتفی من الکل
ای مرتبت باوراری و جمعہا	ولیس العلم استکونہ فی خبسی

ترجمہ کہ تیری لیب سے جبکہ آوی لو اور سی یو جیتی کو کہ کیا جانتا ہے وہ دوا کہ تسانی ہو در و دل سے
تحقیق میں بیمار ہوں سب ایسی گماہوں کی اور محیط ہو مانی اونگی کی اور میں مجبور و کہ مان کروں ہی
جسم میں حکایت مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیؑ طاب کرم اللہ وجہہ
ایک دن تشریف لے جاتی تھی کسی گلی میں نصرہ کی ماگاہ دیکھا ایک جگہ آڑو عام کثیر اور حلقہ آڑو کا
کہ لوگ سراوٹھا کر اوسکی اندر دیکھی ہیں سو قریب گئی آپ بھی اوس شمع کی تادیافت کریں سب اوس
استیحا کا لیس دیکھا درمیاں اوس مجمع کی ایک نوجواں خوش وضع صاف لباس صاحب وقار و دربار
بیٹھا ہوا ایک کرسی پر اور لاتی تھی لوگ اوسکی پاس قاروری بیماریوں کی اور دیکھا وہ دستان
اوسکی ذلائل امراض کو اور کہتا تھا ہر ایک سی ادویہ موافق اوسکی مارضہ کی تھو دیکھ کر یہ خیال دیکھا
تھی اوسکی طرف حضرت جناب امیر المومنینؑ اور فرمایا السلام علیک ایہنا الطیب و ختمہ اللہ و کرمہ
کیا ہی تیری یاس کو تہی محنت ادویہ تھی کہ رفاں کر می گناہوں کا کہ تحقیق لاچار کر دیا ہی لوگوں کو گناہوں
بیماری نے رحمت کر دی تمہیز پروردگار سو سنکر یہ جہکالیا اوس حکیم نے سراپا طرف رہیں کے
اور نہ یا کچھ جواب تو پھر کہی اوس سے یہی بات حضرت امیر المومنینؑ نے دوبارہ پکار کر تو پھر ہے
کچھ نہ لولا وہ آپ کی جواب میں پھر جب تیری بار فرمایا اوس سے حضرت فی تو اوٹھا ما اوسنی سراپا

اور جواب دیا حضرت کی سلام کا اور کھا کیا آپ کو معلوم ہیں دو امین زوال گناہ کی برکت اللہ تعالیٰ
 درمیان تمہاری فرمایا آپنی مان میں اون دو اون کو خوب جانتا ہوں اور اسکی استعمال کا تجربہ کار
 ہوں اور مرض معصیت کا طبیب ہوں کہنا اور اس طبیب کرنی نشین کے لکے جانتی ہیں آپ تو بیان
 کچھ بی روز بروز میری نسخہ اوسکا کہ دیکھوں کبھی ہیں وہ دو امین اور ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہی توفیق ہر مریض
 فرمایا حضرت امیر المؤمنین نے وہ نسخہ تجربہ زوال مرض معصیت کا یہ ہی ہوا الشافی کہ یا تو طرف باغ
 ایمان کے سولی وہاں تھی عروقی نیت اور حب مذمت اور ورق تدبر اور بذر فروع اور ترفیع اور
 اخصال یقین اور لب اخلاص اور مشورہ اجتہاد اور اصول توکل اور پوست حجت اور شاہین اثبات
 کے اور تریاق تواضع کا سولی تو ان سب دواؤں کو ساتھ قلب حاضر و منہم وافر کے تصدیق کے
 ہاتھوں سے تواضع کی پہلی میں پیر کہہ ان سب کو طباق تحقیق میں اور دہو ساتھ یا فی الشوہ کی
 پہر چڑھا دیگ امید میں اور طاب نجی اسکی آگ شوق کی یہاں تک کہ ظاہر کری وہ جہاں حکمت کی
 پیر نکال اوسکور کا بیون میں رضا کی اور ملا اوسپر نیکیا استغفار کا تیار ہو گا واسطی تیری ایک شہ
 عمدہ خوشگوار پہر خالیسی مکان میں کہ نہ دیکھی کوئی شکوہ مان ہوا اللہ تعالیٰ کے سویہ علاج دور کر دیا
 تجھسی گناہ تیرے اسطرح کہ نہ رہیگا کوئی گناہ تیری ذمہ پر سویہ شکر تیری اوسطرح یہ شعر

یا خا ط ب ل ح و ر ا ع ف ی خ د ر ہ ا

ش ر ق ق و ی ل ل ل ہ م ن م ہ ر ہ ا

و ک ن م ج د ا ل ا ت ک ن و ا ن ی ا

و ج ا ہ د الن ف س ع ل ص ب ر ہ ا

ترجمہ امی نکاح کرنی والی حور سے بیچ پردہ اوسکی کی کوشش کر کہ تقویٰ اللہ کا مہر اوسکا ہے
 اور ہو خوب کوشش کر نیوالا شہوہ ست اور جہاد کر نفس سے اوپر صبر کرنی اوسکی کے پیر ایک

لہو دار کر حصت ہو گیا دیا سے او موقت کہا اوس سے حصہ علی کرم اللہ وجہہ فی حقان کر کے
 کہ وہ اللہ پہلی تھا تو فقط طبیب دیا کا اور اب ہو گیا تو طبیب دیا و آخرت کا یہ حکم کیا اوسکی
 تحمیر و تکفین کا حصت کریں اوسیر اللہ تعالیٰ حکما **ب** معول ہی حصت دو النون مری
 اندر سے لکھا اوسوں کی گیمین ایک مار کسی طے کے پاس درج ایک کہ کرو اوسکی تنی جماعت مردوں
 اور عورتوں کی اور وہ کہہ رہا تھا ہر ایک کو دو این موافق اوسکی حال کے سو قریب گیا میں اوسکے
 اور سلام علیک کی اوس سے تو حوا دیا اوسنی میری سلام کا کہا میں اوس سے رحم کری تحمیر لہو دار
 میں کبریٰ سہلی دو گیا ہوں کی اور تہا وہ حکیم عاقل رستہ سکر تھوڑی دیر تک جھکاٹی رہا وہ سہرا پا
 یہ رکھا اگر میں کر دگامیں سمجھ اسکا تو کیا سمجھ لیا تو کہا میں ہاں یاد کرو گامیں اللہ اللہ تعالیٰ
 کہا اوسی نسخہ دوائی معصت کا یہ پی ہوا الشافی کہ لی تو عروہ فقیر کو ساتھ ورق صبر اور کلیلہ
 تو اصح اور بیڑہ جمیع اور روعہ سنہت بہت اور غرضی محنت اور ترمہ ہی سکیت اور گل صدق
 سو جب جمع ہو جاوے یہ سب چیزیں تو کہہ اگو دیا حکام بن اور ڈال اوسیر باقی احکام کا اور
 حلا اوسکی تلی اگ کہ سیاق کی اور بلا ہاتھ چھی خطبہ کی یہاں تک کہ ظاہر کری وہ جہاں
 حکم کی یہ سب صاف ہو وہ ساتھ صفا فکر کے تو کہہ اوسکو جام دکر میں اور بلا اوسیر
 لکھا صفا کا اور ڈال اوسیں محمودہ انابت کا اور گول منقل کو شش فی العمل کو اور پی اوسکو
 حجرہ خلوت میں پھر رکھے کہ بعد اسکی ماہ و ماسی اور سواک کر خوف اور ہوک سی اور سو گنہ قلع
 جماعت کو اور پوچھ لپائی رد مال عراض ماسی سو یہ شربت و در کرو گانگن ہون کو
 اور نزدیک کر گیا حکو عظام الغیوب سے حکایت مروی ہی بعضی اہل اللہ

کہ بیمار ہوئی وہ اوزار و نحیف یہاں تک کہ زرد ہو گیا رنگ اونکا پوچھا اوسنی لوگوں نے بلال اور
ہم واسطی مٹھاری کسی طبیب کو کہ علاج کریں تمہاری بیماری کا تو کہا اونہوں نے میری طبیعت
بیمار ڈال ہے مجھ کو پر یہ شہر پڑنا

✓ کیف اشکوا لی طبیبی صابی والذی بی اصابنی من طبیبی

ترجمہ کسطرح شکایت لیجاؤں طرف طبیب اپنی کی اپنی درد کی حالانکہ جو بیماری کہ مجھ کو پڑی ہے
طبیب کے طرف سے غمناک حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہ تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی بہت
بندی ایسی ہیں کہ لگائی ہیں اونہوں نے درخت خطاؤں کی رو برو اپنی پہر سنبھا ہی اونکو ساتھ بیانی
توبہ کی پہر لگے ہیں اوسمیں ہول ندامت اور حزن کی پس توڑی ہیں اونہوں نے وہ پہل حالت
غیر دیوانگی میں اور بیٹھ رہی ہیں بی تکی ہوئی اور خاموش ہو گئی ہیں بی گونگی ہوتی کی اور
حالانکہ وہ بیشک اہل بلاغت اور فصاحت ہیں خوب بچان نے والی ہیں اللہ اور اوسکی رسول کو
پلائے اونہوں نے ساغر صفا کو اور اختیار کیا صبر کو طول بلا پر سوچیراں ہیں دل اونکی عالم ملکوت
میں اور پہر تپے ہیں فکر میں اونکی پردوں میں عالم حیرت کی اور آرام لیا ہے اونہوں نے
نیچے سایہ درختوں ندامت کے اور پڑھتی ہیں صحیفی اپنی خطاؤں کی سو پیدا ہوا ہے اونکی تھوڑ
میں جوع و فرح یہاں تک کہ پہنچائی ہیں طرف بلند می زد کے بواسطہ سیر ہی و روع و تقویٰ کے
پس شیریں جانی اونہوں نے تلخی ترک دنیا کی اور نرم سمجھا ہی کہہ کر ہی بستر کو یہاں تک مائل کیے
ہے جیل نجات اور عروہ سلامتی کو اور سیر کی ہے اونکی روح نے عالم علوی میں اور اوتری
ہیں باغ بہشت میں اور گھسی ہیں بحر حیات میں اور بند کر دیا ہی خدقون کو جوع و لاچار ہی کیے

اور گدگئی نہیں خواہتوں کی تلوں نشی اور چاہتی ہیں میدان علم میں اور سپا یا نی جو جس حکمت کا
 اور سوار ہوتی ہیں سفینہ عطا میں اور چلا تاشے اون کشتیوں کو ساتھ ہوا ہی کجات کی بحرِ شامی
 میں بیان تک کہ پہنچی ہیں آخر کو طرفِ ریاضِ راحت کی اور محدثِ غزو کراٹھ کی اور کھا ہی حصر
 دواہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اپنی دھامین کہ ای اسد کر لی محکموں کو گوت میں تھی کہ سیراں
 ہو گئی ہیں زمینیں اُن کی بیج عالمِ ملکوت کی اور کھل گئی ہیں اویر زردی خیروت کی لکس گئی ہیں
 وہ بحرِ یقیں میں اور جوتس ہوتی ہیں خوشنویں ہی باغِ متقین کی اور سوار ہوتی ہیں سفینہ
 توکل میں اور کاٹ ڈالا تاشے رشتہ توکلِ غیر کا اور اورتی ہیں ساتھ ہوا ہی جھب کی نہروں میں
 قربِ عرت کی اور ٹھیری ہیں اویر کناروں اِخلاص کے لیس شرک کر دیا ہی اونہوں فی خطاؤں کو
 اور اوٹھالیا ہی سر پر طاعت کو محض سیرتی رحمت نشی ایی ارحم الراحمین اور کھی ہیں تعصن
 اہل اللہ لے اس باب میں یہ استعار

مرکب المحب الی الحب سقسہ	متحری من المحطرات فی اموج
فی سرور السرور اقلعت	فی لمح یخدر اخر عجاج
یا حسنا نخریہ متفردا	لعلومہ فی حتم لیل واجی
فالقلب مشکو وفہ زحابة	قد عقلت سلاسل الشہاج
صنوعہ والنور من رشودہ	نسفی سراحا فای کل سراج

شیرِ حمیمہ سوار ہوا عاشقِ طرفِ مشوق کی اوس کشنی میں کہ جاری ہوتی ہی سچ موجوں خطرات
 اور میان بہید سر الانسار کے پوشیدہ تھا می گئی بیج موج دریا ہی عظیم موج خیرِ شورا انگیز کے

کیا خوبی ہی اس کشتی کو کہ جاری ہوتی ہی ساتھ اسکی تنہا بسبب علوم اسکی کی تاریکی میں
 اندھیری رات کی آپس دل طاق ہی اور اس طاق میں قندیل آگینہ کا ہے کہ لٹکا ہوا ہی ساتھ
 زنجیروں و صول کے پر روشن ہی وہ قندیل ساتھ نور کے زیتون سی کہ سیراب کرتا ہی چراغ کو
 کہ فایق ہی تمام چراغوں سی : اور اسی باب میں کہا مینی یہ مضمون کہ جب آئی ان اہل اسد کو
 عنایت فضل تو چوڑا اونہوں فی فضول کو اور سفر کیا طرف منازل وصول کے اور سوار ہو ہی
 یہ مساوات اوپر سوار یوں سعادات کی اوزار اور راہ لی واسطی اپنی اس طریق سلوک میں سرمایہ
 تقویٰ کو ساتھ پانی توفیق کے اور چرایا ہی اپنی گھڑوں کو چراگاہ ریاضت میں اور جاکش
 کیا ہے اونکو پہر چڑھائی ہی اونپر لگام بی التفاتی کے طرف غیر مولا اپنی کے اور ڈانٹا اور مارا ہے
 اونکو ساتھ کوڑی خوف کے اور دوڑایا ہے اونکو واسطی خاص کرنے اعمال شوق کے اور چلایا
 ہے اونکو نہایت آرزو تک میدان سیر میں اور حاصل کیا ہی ساتھ خرچ کرنے ہمت عالیہ کی بڑی
 بڑی خوبیوں کو عرائس النوار اور معارف اسرار سے گلزار سرور میں بعد اسکی کہ محنت کی چلنی
 میں اس راستہ کی ساتھ لڑنے لشکر ہوا وہوس کے جبکہ روکنا اور بٹھانا پایا ہی اوسنی انکا
 اس راہ سی اور فوج کیا ہی اونہوں فی خواہشوں کو ساتھ تلواروں مخالفت نفس کے اور
 چمیدا ہے شہسواران طبع کو برچہوں ترک عادت سی اور خسل کیا ہے ساتھ پاک پانے
 آئینوں کی جود ہونی والا ہے آلائش ذنوب و عیوب کا یہاں تک کہ صاف و پاکیزہ
 ہو گئی انکی واسطی وہ عبادت جو محتاج ہی طہارت کاملہ کے مثل نماز و غرہ کی اور علاج کیا ہے
 اپنی دلون کا امراض حب دنیا اور باقی حظوظ نفسانیہ سے مثل جاہ وغیرہ کی اور چلایا ہی

اشعار حبیبہ نفوس کو ساتھ لگ کر ن قلب آؤ کس کے اور خوش کیا ہے ابھی دلوں کو رہا
 یہی گلاب اور اوطاف کی اور زندہ کیا ہے مردوں کو ساتھ دکر ابھی کی اب انیسویں ہے
 ہم لوگو کو کہ کس طرح پیچا میں ہم اور حمایت و احوال کو اوجودیکہ ہمن دور ہوا ابھی
 یہ مرض سخت حب دنیا اور آرام طلبی کا کہ بردہ ہو رہا ہے یہ درمیان ہماری اور اول خیالات ربانی
 کی سوکھان ہیں ہم مثل اون کی پاک و صاف اون باریوں ہی اگر گرفتار ہیں درمیان اون کی دل
 ہماری ایس کیوں کیسے کر رہیں ہم تلخی مرا ہم بر مثل اون کی صبر کی تاکہ صحیح ہوں ہم بھی اون کی طرح
 اور دور کر رہیں اپنی اسی امراض حب کو میک ہم مغلوب اور باطل نہیں حوائج ہون کی اور مالوف
 ہون ہی ہیں عادتوں کی اور نہیں دور ہونے ہیں ہمسایہ عورتیں اور وہ طبعتیں کہ کل گئی ہیں
 اون کی حدودی وہ سرداراں محابہ کیش ہیں اور ہم ہیں پندیر ہوئی ابھی تک ساتھ کیا
 بضیحت کی اور ہ باز رہی کسی ہی سی ہ بجالای کسی حکم کو سو یہ سب خطائیں ہیں ہماری نفوس
 تاروتیرہ کی اور عدم مسامتہ سعادت ازلیہ کی ورہ یوں بطریق علم بلا حمل کے جانتی ہیں
 ہم ہی سر ہم ان زعمون کی کہ استعمال کیا ہے جبکہ اون سعیدان جفا دوست فی اور اسی
 ماب بین کہی ہیں مینی یہ اشعار

وَعِنْدَ الْهَوَىٰ مِمَّا رَمَىٰ عَيْنُكَ	لَدَىٰ سَهْوَةٍ أَوْ عِنْدَ صَدَمٍ طَلَبُكَ
لَكِبُوا الْبَلَاءَ بِدُرُومٍ مِنَ التَّحَرُّسِ	وَبِئْسَ دُخَانٌ مِّنْ خِطِّ الْبَحْرِ فِي كُلِّ مَحَلَّةٍ
حُلَا مِنْ حُلَا قَدَمِ كَرَامٍ تَدْرِي عَوَا	دُرُوعَ الرِّصَالِ وَالصِّبْرِ فِي كُلِّ تَبَلَّةٍ
وَلَا قَبْلَ طَعَامِ الْمَصْنُوعِ مَعْرَاقُ اللَّهِ	وَرَأْسُ أَوْ قَدَارٍ وَأَمُوسَىٰ لَأَسَدُ

وساقوا جیاد الحید عند استیقام	وارخولها انحو العلال للاعنة
سموا فاجتلبوا بیض المعالی عواليا	یلبض العوالی فی القصور العلیة
مقامات قوم تعبى النفس فی السری	فاضح ملوک الدهر فوق الاسرة
بذل انیلو الغر والیسمهد راحة	وقفر غنی واخلزن کل مسرة
وطیب عیش بالطوی ثم بالطبا	شراب کوس حالیات هنیة
بجنات وصل فی ریاض معارف	لهم ذلک منها قطوف تدلت
جن من جناها زاکیا لا یدوقه	من المخلق الا کل نفس زکیة
نسلت عن الدنیا وماتت عن الهوی	وعسلها فی مرتها ما مدسعة
وصلت علیها اصالحات فعالها	وقد کفنت فی بیض اثواب توبه
وشملت علی نعش انتعاش الالبقا	بقبر خمول شق فی ارض غریة
وقومها فی البعث باعت عقلها	وحاسبها فی کل مثقال ذرة
والزمها تمشی صراط استقامة	دقیقا کحد السیف ان عنه
صوت خوف ناز الهجر والبعد والقلاد	وان ثبتت سارت بجنات صلة
وفالت منهاها والسعادات کلها	فیاسعد نفس ادرکت ما تمنت
الهی تفضل بالعطا واكشف العطا	وکل الخطا فاغفر ومن بحجة
وصل علی خیر الانام والاله	واصحابه و الحمد لله قمت

ترجمہ اور بندہ خواہش نفس کو نماز پڑھتا ہے بندہ خدا سی نزدیک شہوت کی اور وقت صدمہ بلا

سچ سٹی ملاکی ظاہر ہوتی ہی سونی کی ڈلی سی حوی او سکی او ظاہر ہو جاتا ہے تا ساسو سہی آراتر
 میں کہ دور ہی وہ رہو۔ قوم سرگ سی کہ سہنی ہین او ہوں فی رہین رضا کی ساتھ قصا کی
 اور سر کے ہستی من۔ اور ملاقات سیروں نص کی سہی سچ معرکہ ہوا ہی نصا کی کی اور جلی اور
 تحقیق سراب کما انہوں فی قتل لیس سے تیر بہالوں کو ۴ اور باگ کو تنگ کے گھوڑوں کی وقت اشتاق
 ایسی کی اور جیوڑا طرف لندی کی او کی باگون کو جڑ ہی لندی یس علوہ دیکھا حوران بلند
 قدر کا کہ لندی ہین وہ ساتھ او صاف لیسیدہ کی سچ مخلوں لندی کی یہ مرتی ہین اون لوگو کی
 کہ تکلف میں رکھا آپ کو دیامیں لیس ہو گئی مادتاہ زمانہ کی اور تحت کی یعنی آخر میں کہ بسبب
 اعتبار کرنی خواری کی یا فی سوت اور تکلیف کی آرام اور فقیر کے تو انگری اور غم کے لوری خوشی
 اور یا فی عمدہ پیش بست تکلف کی سچی ہو کہ کی پرست تکلف یا س کے شراب پالون کی نہایت
 شیرین خوشگوار ۴ سچ حلوں وصال کے سچ ماعوں معرف کی واسطی اونکی تابعدار ہوئیں اور
 ماحون میں مباحن سہی ہوئی سیوی کی ۴ جیا او ہون فی سیودن او سکی سی یا کیر و سیوہ
 کہ ہمیں چکھا او سکون خلق سی کسی فی کردہ آدمی کہ پاک ہو ۴ اور فی پروا ہوا ہو دیاسے اور مردہ
 ہو گیا ہو جو ہستون کی طرف سی او تنسل و با ہوا و سکوا و س موت میں آنسوؤں کی یا فی سی
 اور ہماز پڑ ہی ہو او سکی نیک عملوں فی اور کف دیا گیا ہو سفید کپڑوں تونہ کا اور اوٹھا با
 ہو او پر جنازہ شوق اور خست آخرت کی مدحون ہو بیچ قرگما می کی کہ کہودی گی غرت
 کیے زمین اور اوٹھایا او سکوی سچ محشر کے اوٹھانی والی حقل کے فی اور حساب لبا او س سے
 ہر عمل ذرہ ذرہ میں ۴ اور حکم کیا او سکوا کہ جلی پل صراط است پر کہ باریک ہے مثل پاؤں کے

اگر اوس سی قدم پیسنے تو گری اندر دوزخ جدائی اور دوزی اور دشمنی کی اور اگر قدم ثابت رہی تو چلا جاوی جنہوں وصال کے ہیں اور پادوی اپنی مرادوں کو اور نیک نصیوں کو سب بہلا کیا سب دہند ہی وہ جان کہ پادوی جو کچھ آرزو کر ہی پیا اللہ معرمانی کر ساتھ ہلا کے اور کہوں پردی اور تمام گناہ بخش اور احسان کر ساتھ جنت کی اور درود بھیج اوپر ہر خلق کے اور آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور شکر اللہ کا کہ تمام ہوا قصیدہ و بعد لکھنی قصیدہ کی مصنف کتاب فی وسطی کسر نفسی کے عزیز کیا ہی سچت کمال ایمان کی اس طرح کہ یہ کلام میرا بلا عمل ہے جیسا کہ عوام کہا کرتی ہیں اور مغفرت چاہتا ہوں میں پروردگاری اس حال قول بلا عمل سی اور لکھا ہوں اوس سی توفیق نیک کاموں کی اور حسن خاتمہ انجام کام میں حکایت منقول ہے

حضرت سہری سقپی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اوہوں فی درمیان اوس حال کی سیر کرتی تھی ہم شام کے شہروں کی ناگاہ کہہا جیسی ایک باری ساتھی فی زبان ایک شخص عابد گوشہ نشین ہے اوچلین ہم سب اوسکی ملنی کو شاید اللہ تعالیٰ مسخر کر دی کہ باتیں کر ہی ہم سی سو گئی ہم سب اوسکی پاس تو پایا ہمینی اوسکو روتا ہوا اور پوچھا ہمینی کیا سبب ہی اسی عابد تیری رونی کا ہوا لکھا ہوا ہے محکو کہ کر یہ وزاری نکروں اور حال یہ کہ دشوار گزار ہو گیا رہتا اور کم ہو گئی راہ چلی والے اور چوڑی دی گئی اعمال اور قلیل رہ گئی راغب حسنت کی اور تھوڑا رہ گیا حق اور مٹ گیا زہد و تقویٰ سو نہیں دیکھتا میں درویشی اور تصوف کو مگر اوپر زبان ہر طال کے کہ باتیں کرتا ہی حکمت کی اور نہیں خبر لیتا اعمال کے پیکر لیا ہی خست کو اور بنا کار کہا ہے تاویلات پر اور گرفتار ہے ساتھ زلات کاروں کے ہر ایک چوچ باری اوسنی اور کھا کھینٹیں ہو گئی دل اون کی طرف آرام دیا کے

اور یکجا ہو گئی راحت حکومت سما سے یہ کسی لگا ہائی ایسوس علما کی فتنہ میں پڑی سے ہائی
ایسوس رہبروں کی حیرانی و پریشانی سی یہ ایک جنش کے یکا یک اور کہنی لگا ہائی ایسوس
علما کی فتنہ میں پڑی سے ہائی ایسوس رہبروں کی حیرانی اور پریشانی سی یہ ایک جنش کے یکا یک
اور کہنی لگا کہان کی ابرار علما لکھ کیا ہوئی سچی قول راہروں کی پہرہ ویا اور لولا وایہ مستغول
کر لیا انکو طول عمل نے رد جواب سی اور ذکر خبت و نارا و تو اب و عصاب اور طول حساب سی اور لولا
استغفر اللہ جس کلام سی یک سو ہو ما وای لوگو نجی یس چوڑائی ہم او سکورو ما ہوا و یہ گیا
او کی طرف سی ہماری دل میں بچ و غم اور کہا خوب کہا ہے کس نے اس ثواب میں

وعدرتقی یا امر التماس والتقی	طیب یدادی التماس وعلیل
------------------------------	------------------------

ترجمہ اور غیر متقی کہ حکم کرتا ہی لوگون کو تعوی کا طیب ہی کہ دو اگر تا ہی لوگون کی اعداپ ہمارے
اور کہی ہیں بولف روض الیامین رحم فی اسی باب میں واسطی مدت اپنی نفس کے سہ ہستار

الہی لئس لم تعف مالویل کلا	لصد مسی دی صلال وامل
تقام علما لیس منہ معامل	و کما فال من قول و لیس لھا عل
ماں استقم من طالم شر طالم	فعدل اتی من عادل حیو عادل
واں لعف صد العفی صلال	سحاٹ حود جاد یا نصیب لھا لیل
علی مجدب عطشان لھا من مقصر	فقیر الی عوت نعت و وامل

ترجمہ یا اللہ جو توہ معاف کری تو خرابی ہی بالکل اس بندہ بدکار صاحب گراہ باطل کے ہوسیکھا
علم او سیر عمل نہیں کرتا اور اور ونگو کہتا ہے اعداپ نہیں کرتا پس اگر انتقام لیوی تو اس

عالم بری ظالم سے تو یہ عدل ہے کہ صادر ہو عادل بہتر عادل ہے اور اگر معاف کر ہی تو تو معاف
 کرنا تیرا فضل ہے کہ لایا او سکو بخشش کا کہ بخشش کے ساتھ بارانِ خاطر خواہ برسی والا ہے
 اوپر قحط زدہ تشنگینِ بے فلس کے کہ محتاج ہی فریاد سی کا ساتھ بارانِ کثیر کے حکایت
 مذکور ہے بعضی اہلِ اللہ بھی کہ کہا اونٹوں نے دیکھا مینی نزدیک قبرِ نرلیف اور مقدسوز آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے نو شخصوں کو اولیاء اللہ ہی ہیں ہمراہ ہوا میں اونکی تو پیر کر دیکھا میری طرف اونہیں سے
 ایک نے اور کہا کہ ان تارے تو کہا مینی میں ہمراہ رہا چاہتا ہوں تمہاری اسواسطی کہ محبت ہو گئی ہے
 تمہاری میری دل میں اسی کہ پہنچا ہی مجھ کو قول اس شخص کا جسکی زیارت کی تھی یہ کہ اَللّٰهُ
 مَّعَ مَنْ لَحَبَّ تَبَّ بولایک اونہیں کا نہ میں سکیگا تو او سجا کہ کو کہ قصد کیا ہی عنی وہاں کا
 اسواسطی کہ نہیں قادر ہوتا وہاں تک چلی پر گر وہ شخص کہ پہنچا عمر او سکی چال لیسال کو پیر کہا دوسری
 فی مت منع کر اسکو شاید اللہ تعالیٰ عنایت فرما دی اسپر اور روزی دی او سکو سو چلا میں سہلہ
 اونکی اور زمین لپٹ تی جاتی تھی نیچی ہماری قدموں کی اور محبت کتنی تھی عاشقوں سے بڑی چلو
 اور کہی ہیں اسی معنی میں یہ اشعار

واللہ ما حبستکذا انرا	الارامت الارض نظری لیه
ولا امتی عنی عن بابکم	الاتعتوت باذیالیه

تو مجھ خدا کی قسم نہ آیا میں تمہاری زیارت کو مگر دیکھا مینی زمین کو کہ لیتی تھی واسطی میری
 اور نہ پیر اعزم میرا تمہاری دروازی سی مگر شوکر کہا فی مینی اپنی ہی وامن سی ہوا سبیل
 چلی جاتی تھی ہم یہاں تک کہ پہنچی قریب ایک شہر کے کہ بنی ہوئی تھی مکان او سکی سولی چاند سی

اور اتجا رو مان کی گھنٹی سنانہ وار تھی اور نہر من عمدہ پہنچ والی اور بیوی بہت عمدہ عجیب و غریب
 یسٹ مانل ہوئی تھم اونہیں اور کھای بیوی دوان کی اور لی بی بی تھی اپنی ساتھیہ میں شیب دوان کے
 سونہ مس کیا محکو کبستی او کی لینی سی پیر سوال کہا میںی اوتسی لوتنی کا اوس تہر سے تو کہا اونہوں سے
 یہ تہر اولیا کاٹھے حیکہ ارادہ کرتی ہین وہ تہرہ کا تو ظاہر ہو جاتا ہے یہ تہر و اسطی او کی جہان پر کہ
 ہون وہ اور تہن آنا اسمین کوئی قتل چاہتیں بنا لکی ہمر کے سوا تیری پیر حب آئی ہم مکین تو دیا
 مینی دامعانی کو وہ ایک سیب دمانکا لیں ہنک سیا اوتسی او کو تو ملاست کی محکو میری ہمر اہم
 اور کہا کہ آہ کو اسکی جگہ پیر اور تہا من جبکہ سو کا موتا تو کہتا اوتس سبب سی اور وہ کم اور خراب
 سین ہوتا ہا پیر آیا من طرف اپنی اہل و عیال کے اور گیا تہا میری ساتھیہ ایک تیب کہ وہ خیر و دانا
 تہا میںی او کو اپنی واسطی سولٹ گئی میری گلی سے تہن میری اور بولی کہاں ہی وہ تحفہ کہ لایا
 تو ہماری واسطی اپی اس سہری کہا میںی کہا سوغات لانا واسطی تہا میںی حالاکہ میں ایک مرغریب
 یارک الدنیا ہون دور راحت و سامان ہی تو بولی وہ نجسی کہاں ہی وہ سیب سونا دوان من کہاں
 او کی آگی اور کہا میںی کہا سب تو کہنی لگی ای سکین و ایہ لگی ہین محکو اوس شہر میں جب تھی
 من بیس برس کیے اور تو فی نہین و کہا ہی او کو مگر لعدا اسکی کہ مانکا اور کالا اونہوں فی محکو
 اور میں تہر کہی گئی تھی او کی طرف اور حکم کی گئی تھی او کی سیر کے کہا میںی ای ہین اونہیں ٹری
 شخص نے کہا ہی نجسی کہ اسمین کوئی نہن آنا جب تک نہو جاوی عمر او کی یا میں برس کے کو تو
 کہا اوس سن فی کہ مان سچ ہی مال ہے مریدون کا اور جو قاصد آو کا ہوا اور لوگ فوق
 مرتہ مرید ہی سی ہین اور حاصل ہے او کو تہرہ مراد ہونی کا یعنی مقام محمد تہہ کا سولی جاتی ہین

وہ لوگ انکو وہاں بجا ہشت اپنی اور بدین راضی ہوتی وہ مراد لوگ اوسے اور جب کہی تو تو
 وکھلا دون کی مین تجکو وہ شہر کما مینی مین ابھی دیکھنا چاہتا ہوں اوسکا تو بولی ای قلاتی
 شہر حاضر ہو سو واسد دیکھاپنی اوسے سیاحت کہ ظاہر ہوا وہ شہر بعینہ اور نہایت قریب ہوا
 میری بہن سی پھر پڑیا اوسنی مانتہ اپنا اوکھا کہاں ہی سیب تیرا بہر ملائی اوسنی مجھ پر والی
 سیون کی اور گرامی مجھ پر عمدہ عمدہ او مین کی پھر ہشتی لگی اور بولی جی بس یہ ملک قبضہ مین ہو
 وہ کیا محتاج ہوگی تیری سیب کی پس واسد اوسوقت بہت حقیر جا نامینی اگیا اور نہ معلوم
 تھا تجکو پہلے سی کہ بہن میری منجہ اون ابرالون کی ہی راضی ہو واسد تعالیٰ اون سی اور
 اون سے اوکھی گئی بہن اسی باہر مین یہ شہار

والسقم بکم والشفاء بعید
 ازعمتم ان الغر حیدید
 وطوبیخ والیان حین میبد
 والرقبتین وما حوقہ نرود
 وعلی القطیعة صابر وحبید
 ابکی اسی ویلذی التقرید
 شوقا الی واد الغضی وامید
 بان الکری وتزاید الشہید
 کتم الغرام وصفلتاہ شہود

الشوق ینمو والغرام ینرید
 وقدیم عہدی ثابت لا ینقضی
 لا والعقور وساکنیہ ورامہ
 وحیاء من عرج اللوامن لخالع
 ما حلت عن عہدی ولا خلت الیقین
 واذا ترنم طائر فی ایکسہ
 وانوح اذا نوح الحمام علی اللوا
 یا بامۃ الحجراء من وادی النقا
 الا رحمت مولیٰ احلف الضنا

دبطل فی عرصات محمد مرشد	قلنا لراة الواحد فهو صعيد
یکی سحران و مرمله علاج	و یجب ساکله انجنا و مرید
مجبی هوا حیفه و تسترا	عن عادل والعدل لیس لید

ترجمہ شوقِ ژرتہا ہی اور عشقِ زیادہ ہوتا ہے اور بیماری پوشیدہ ہی اور تسعد ووری اور محبت
قدیمی تاس ہی نہیں جانی کیا تم سمجھی کہ عشقِ بیا ہے پھر گر نہیں قسم جویر کے اور وٹاں جسی وٹو
اور رامہ اور طویل کی اور درخت مان کی حکم کہلتا ہی : اور قسم ہے زندگی اوس شخص کے کہ چڑھا
ٹیلی پر تلش کی اور رقتین کی اور گل گردا گرد زود کی پھر کہ نہیں یہ امن ایسی وادی اور نہ
خیانت کی ملی عشق کیے اور اوپر مدھری کے صابر ہون بہادر پڑ اور جبکہ بولتا ہی جاوے اپنی بہا
میں روتا ہون غم سے اور خوش آتی ہی ٹکوتہائی : اور روتا ہون جبکہ روتا ہی کسوٹر ٹلی پر
مستاق ہو کر طرف وادی غضا کی اور روتا ہون پڑ اسی درخت بان ریس صاف کی وادی
نقا سے جدا ہوا خواب مجبسی اور ٹرگہی بی خوابی پڑ رحم کر ماشق دلدادہ پر کہ رفیق ہی لائیکا
چہا پامشق کو اور انگین اوسکی گواہ ہن پڑ اور پرتا ہی جگلوں میں بخد کی راہ بتاتا ہوا پڑ
دل کو کہ پارہ کر دیا اوسکو شوق فی سو ہی وہ گم گشتہ : روتا ہی عمان میں اور ساج کی رستی میں اور
دوست رکھتا ہی خیمہ کی رھنی والی کو اور چاہتا ہی اوسکو : چہا پتا ہی ایسی عشق کو وادی خوف کی
اور جینی کے چیل جزسی حالانکہ چلی کچھ مصد نہیں یعنی عشق کو کم نہیں کرتی حکایت
منقول ہی شیخ ! بی بیج مالتی رھی اللہ عنہ سی کہا اوہوں نے سائینی ایک بار ذکر ایک عورت
صالحہ کا کہ رھتی تھی کسی گانہ میں اور مشہور تھی ولایت اوسکی اوس طرف میں اور تھا قاعدہ میرا

یہ کہ نہیں زیارت کو جاتا تھا میں عورتوں کی لیکن برخلاف عادت مستمرہ اپنی کی جلا میں اوسکی
 دیکھنی کو تاکہ مطلع ہوں اوسکی کسی کراست سی اور نام مشہور اوسکا فضا تھا سو مقام کیا مینی
 جا کر اوس کا نو میں کہ حسین وہ رشتی تھی سو بیان کیا مجھسی وہاں لوگوں نے کہ اوس ولیم کے بیان
 ایک بکری ہی وہ اوس سے دودہ اور شہد دودہ لیتی ہی تو خرید مینی پہلے وہاں سی ایک نیا پیالہ
 اور لیکیا پاس اوسکی اور سلام علیک کی اوس سے پہر کھا مینی مقصود میرا یہ ہے کہ دیکھوں میں وہ
 برکت اس تھاری بکری کی کہ بیان کیا ہی حال اوسکا مجسی لوگوں نے سو حوالی کر دی اوسنی میری
 وہ بکری اور دو ما مینی اوسکو پیالہ میں اور پیامینی دودہ اور شہد پہر بعد دیکھنی اس کراست کے
 پوچھا مینی اوس سی حال اوس بکری کا تو بیان کیا اوسنی کہ ہماری ایک بکری تھی اور ہم لوگ
 فقیر و غریب ہیں اور نہ تھا ہماری پاس کچھ اور مال سو اوسکی سو ہوا عید کا دن اور چاھا
 میری خاوندنی فرج کرنا اوسکا اوسدن میں اور تھا وہ مرد صالح تو روکا مینی اوسکو فرج
 کرنی سی اوس بکری کی اور کہا مینی پروردگار نے بیعاف کی ہی ہمسی قربانی اور وہ خوب
 جانتا ہی ہماری حاجت کو طرف اس بکری کی سو باز رہا وہ اوسکی فرج سی لیکن حسب اتفاق
 اوسی دن الگی ہماری گھر چند مہمان اور نہ تھا ہماری پاس کچھ سامان دعوت تو کہا مینی خاوند
 سے اسی شخص یہ مہمان الگی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہی واسطی اکرام اور خوش کرنی کے
 سولیا اس بکری کو اور فرج کرو واسطی الگی کہانی کی میری مین اس سے کہ شاید اوسکو فرج ہوتی
 دیکھ کر چھوٹی لڑکے بسبب فقہان معاش کے گریہ و زاری کریں اور مہمان دل تنگ ہوں تو کھانا
 مینی خاوند سی کہ لیا تو بکری باہر گریسی تا نہ دیکھیں یہ لڑکے اور فرج کر اوسکو باہر دیواری کے آڑ میں

سوج نہ کیا اوسنی اور بہا حن اوسکا تو کو دانی گری دیوار پر پیرا تو تری گہرین تو خیال
 ہوا مجھ کو کہ شاید یہ اوسکی ہاتھ سی چوٹ گئی ہی اور ہٹ کر گہرین آئی ہی تو باہر نکلی نین کہ دیر
 کروں خاموشی ماجر تو ناگاہ دیکھا میں اوسکو کہ اوپر پیرا ہی بکری کو کھائی اوس سے اسی شخص
 بڑا اوجھ ہے پھر کھائی حال تو بولا وہ کچھ شک میں فی تک اللہ تعالیٰ سے معوض میں دی ہے
 نہ بکری اوسکی سو وہ دیتی تھی وہ فقط اور بدودہ اور تہہ دونو دیتی ہی سیرک عزت کرنی ہماری
 معانوں کی پیر لوی ای اولاد میری یہ مری ہماری جزئی ہی مریدوں کی دلوں میں سوج
 اچھی ہوتی ہیں دل اونکی تو اچھا ہونا ہی دودہ اوسکا اور جب بدل جاتی ہیں دل اوں کے
 تو متغیر ہوتا ہے دودہ اوسکا سو پاک و صاف کرو تم اپنی دلوں کو کہ پاک و صاف ہو جاوی گے
 فاطمی تمہاری ہر شئی کہ طلب کرو گی تم اوسکو بہر حسب بیان کیا یعنی حال رو برو اوروں کی تو جو چاہا
 مجھسی اہل علم و دانش نے کہ اوس عورت کی مراد مریدوں ہی کہا تھی یعنی مرید کسکو کہا سو ظاہر ہوا
 میری دلیر و اللہ اعلم کہ مراد مریدوں ہی اوسکا خاوند اور اپنی ذات یہی لیکن ظاہر میں اوسنی
 لفظ مطلق بولا اور ارادہ کیا تخصیص کا واسطی پر وہ اور برانگیختہ کرنی مریدوں کی پاک و صاف
 کر نہیں دلوں کے واسطی کہ پاکیزگی سے حاصل ہوئی ہی ہر شئی پاکیزہ کہ مطلوب ہو خواہ انوار
 ہوں خواہ اسرار خواہ لذت حیات نہایتہ قرب اور خصوصیت پروردگار کے اور معنی یہ ہیں
 کہ جب پاکیزہ ہو جاویں گی دل ہماری تو پاکیزہ ہو جاوی گی ہر وہ شئی جو نزدیک ہماری ہے
 پس پاک کرو اپنی دلوں کو کہ پاک ہو جاویں وہ چیزیں کہ پاس تمہاری ہیں اور اگر نہوتا
 حال ایسا جو بیان کیا یعنی بلکہ مراد اوسکی تمام مریدین ہوتی تو بیشک طیب و پاکیزہ ہو جاتا

دودہ تمام بکریوں کا اور گرنیٹ ہوتا دل اون دونوں کا تو نہ نافع ہوتا اور کو کچھ عمدہ
 اور طیب ہونا دل اور مریدوں کا اور جب طیب اور پاک ہوئی دل اون دونوں کی تو نہ مضر ہوئی
 اور کو برائی اور مریدوں کی دلوں کی حرکات منتقل ہے بعض مریدوں سے حضرت
 سری سقطی ام کی کہ تھی حضرت سری سقطی کے ایک عورت مرید اور اوس عورت کا بڑا بھتیجی
 جایا کرتا تھا ایک اور معلم کے پاس سو ایک دن بھیجا اوس لڑکی کو معلم نے وسطی آٹا لائی کہ بچہ کی
 طرف پس اور تروہ لڑکا پانی میں جیسی کہ عادت ہوتی ہے لڑکوں کے کہ جب کوئی بڑا ساتھ نہ ہو
 تو کہلتی ہیں اور نہ مانتی ہیں سو ڈوب گیا وہ لڑکا دریا میں پس اطلاع کی اس بات کی معلم نے
 حضرت سری کو تو فرمایا آپ فی حاضرین محفل سے کہ چلو تم ساتھ میری اوسکی ماکی پاس سو گئی یہ سب
 اوسکی بیان اور بیان کیا حضرت سری فی اوس سے ابر صبر کا اور خوبی رضا بالقضا کی اور وقت
 تک ما اوس لڑکے کی بی خبر تھی اوس حادثہ سے پس عرض کہ شمع سی کہ اسی پر کیا قصہ لکھا
 اون باتوں سے تو اوس وقت فرمایا آپ فی کہ اسی نیک تحت لڑکا تیرا ڈوب گیا دریا میں وہاں میں
 تو تعجب سے پوچھا اوسکی مانی کہ کیا لڑکا میرا ڈوبا ہے فرمایا آپ فی مان تو بولی میرا وہ گار میرا
 مرگنہ ایسا کیا ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ میری لڑکی کو ہرگز نہ ڈوبا و گیا اوس وقت یہ اعادہ کیا حضرت شیخ
 نے اوس پر بیان صبر و رضا کا تو بولی وہ تو تم سب میری ساتھ تو ہمراہ گئی سب ساتھ کوئی اور
 چلے یہاں تک کہ پہنچی وجہ تک تو پوچھا اوس عورت فی کس جگہ ڈوبا ہے لڑکا میرا کہا لوگوں نے
 فلاخی جگہ پس اوس جگہ کہ ٹھہری ہو کہ پکارا اوس عورت فی کہ اسی بٹی میری محمد نام تو جوان
 اوسنی دریا کی اندر سے کہ مان لیک یا اما تو گھسی یہ عورت اندر راہی کی اندر کال لائی اوسکا ساتھ لے کر

اور لی آئی اپنی گھر میں کہا حضرت سری فی حضرت جدیدی بیہ کیا بات ہی فرمایا حضرت جدیدی نے
 کیا بیان کروں حقیقت اس معاملہ کیے متسی کہا اونہون فی ہاں کہا حضرت جدیدی بیہ عورت
 خیال اوزنگاہ رکھتی ہی احکام اللہ اور امورات شرعیہ اور حقوق الہیہ کو کما بیجی ادا کرتی ہی اور
 جو شخص نگہبانی کرتا ہی حقوق پروردگار کیے تو مال اوسکا بیہ کہ نہیں واقع ہوتا اوسپر کوئی حادثہ
 اور نہیں پڑتی اوسپر کوئی مصیبت جب تک کہ نہ مطلع کر دی اوسکو اللہ تعالیٰ وقوع اوس واقعہ سے
 اور جبکہ یہ حادثہ پہلی سے اوسکی ماکو معلوم ہوا تھا اور ایسی مصیبت سخت سی بالکل بے خیر تھی اسلئے
 ایک کنہی کا انکار کیا اور کھا کہ یہ وردگار نے ایسا نہیں کیا ہی کہ ڈو یا ہو میری بیٹی کو رہی یا
 اللہ تعالیٰ اون سب سی اور رفع دی ہو کو اوزکی برکات سی حکایت منقول ہے ابو نامر و غلط
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہا اونہون فی در بیان اوس حال کے کہ بیٹا ہوا تھا میں مسجد نبوی میں
 علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام لا با میری پاس ابک غلام حبشی ایک رقعہ سوڑے مٹی اوسکو تو لگا رہا تھا
 اوسمیں رقعہ ای ہوائی اللہ تعالیٰ تیری مدد کری ساتھ رفاقت فکر کی اور محبت عطا کری تجکو
 ساتھ مصاحبہ عبت کی اور کیا کری تجکو غلو ت محبت میں اور بیدار کری تجکو غفلت سی ای اویا
 میں ایک بہائی ہون تیری بہائیون سی مینی سنا کہ آیا تو اس شہر میں تو خوش ہوا اس بات سے
 اور شتاق ہوا تیری ریارت کا اور تیری پاس بیٹھنی کا اور تیرا کلام سننی کا اور تجکو اس قدر
 اشتیاق ہے کہ اگر ہوتا اوپر میری تو سایہ کرتا تجکو اور اگر ہوتا نیچے میری تو اوٹھالتا تجکو اب
 خدا کی واسطی حبشی تجکو بلاغت عطا کی سوال میرا تجھ سے یہ ہی کہ تو اپنی ملاقات سی عطا کر تجکو
 باز وصال کا و السلام کہا ابو نامر نے اوٹھ کر امین وہ رقعہ پڑ کر اور چلا اوس رقعہ کے

لانی والی کے ساتھ یہاں تک کہ لایا وہ محبو محلو قبائین اور داخل کیا محبو ایک کنڈرین
 اور کہا کڑی رہو تم یہاں تاکہ خبر کروں میں آپ کی آئی سی اپنی آقا کو اور اجازت لاؤں اندر
 چلنی کے تو کڑا رہا میں اور کیا غلام اور بدل لونا اور کہا اندر چلو سو جب بڑا میں تو دیکھا یعنی نقطہ
 ایک کوٹھڑی کو اوس کنڈرین کہ دروازہ اوس کا شاخ خرمی کا تھا اور اوس میں ایک مرد شیخ رقبہ
 بیٹھی ہوئی تھی سو محبت سی حیران و پریشان اور خوف آئی سے خائف و ہراسان ظاہر تھی چہرہ
 اوسکی سے رنج باطنی اور جاتی رہی تین روتی روتی آنکھیں اوسکی اور مجروح ہو گئی تین بلکین
 اوسکی غرض کہ سلام علیک کی مینی اوس سے اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا سو یا مینی اوسکو
 کہ لاچار کرو یا تہا نابینائی نے پہر کہا اوسنی امی ابو عامر دھوی اللہ تعالیٰ سیل تیری گناہوں کے
 تیری دلسی ہمیشہ میرا دل تیری واسطی مشتاق تھا اور تیری کلام موعظت التیام سنی کا حصہ فائدہ
 اور مجھ میں ایک خم خراب ہی کہ تھک گئی ہن پند کو اوسکی دوا سی اور عاجز آئی ہن اطبا اوسکی شفا
 تحقیق سنا ہی مینی کہ تیری پاس ایک مڑم عمدہ اور نافع ہے رخنون کا اور در دو کا سو جلد ہی
 کر جم کر می تجھ پر در و گار استعمال اوس تریاق میں اگر چہ ہو و قلع فراق سو میں بیشک صبر
 کرنیوالا ہوں الم دوا پر بامید شفا کی ابو عامر کہتی ہیں کہ میں اوسکی باتیں سن کر کہہ رہا تھا اور دیکھ کر وہ
 حال جاتی رہی خواہ میری سو سو چار با میں دیر تک پہر بیان کیا مینی اوس سے یہ مضمون ہی
 شیخ ڈال بصارت قلبی اپنی ملکوت سما میں اور لگا کان معرفت اپنی کی طرف سکان مقام
 امیدوں کی اور نقل کر حقیقت ایمان اپنی کو جنت الماوی کی طرف پس دیکھی گا تو وہاں اوس
 چیز کو تیار کیا ہی وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اولیا کی واسطی پہر چھانک طرف آتش و فرخ کی

کہ تعلقہ زنی ہی کہ دیکھی گاتو مان اوس چیر کو کہ آئوہ اور میا کیا ہے ایدہ تعالیٰ بی واسطی
 انتقبا کی پس مرق ان دیویں میا تو مکالمہ مرق دیویں مرقیوں کے ہی موت میں جب
 سینا اوس شیخ مہرور سے نہ کلام اوعامر کا تو اک بغیر کہا اور ایدہ اویسی اور دنی کا پرتک
 کہ کثرت گزرتہ اوسکی بی کثیر ہو گئی رہیں ہر لولا اسی اوعامر واقع ہوئی دوائی تیری بھر میں
 ایدہ ہی محلو کہ سما میری تیری یا میں ہے ایدہ کلام دلیند اپار جم کر ہی تجھ پروردگار
 کہا اوعامر نے یہ حسب اطلب اوسکی کہ مینی اسی شیخ مشک ایدہ تعالیٰ عالم تیری اسیر کا مطلع
 سے نری حسرت دل پر ماطر ہے تیرا خلوت میں بیاتہ کہ یہ حدیث اسی کے جہاں کہیں کہ ہو تو تیرا
 اوسکی مخلوق سے سو یہ سکر پر دوبارہ آہ دیا کہ اوسی مثل اول کے یہ کسا کون خبر گیر
 میری فقر کا کون دستگیر ہے میری باق کا کون رحم ہے میری گناہوں کا کون بخشی
 چرا لہ ہے میری خطا کا تو ہی یست و پناہ میری اسی مولا میری اور تیری ہی طرف ہی باز
 باور جای قرار میری پرتنا کہ یہ گر ترار میں برہوشیں اور جان بحق تسلیم کے پس سکرنا لہ لہ
 اور آہ جاگد اپسکرا آئی میری یاں ابک لڑکے نوجوان کہ کرنا اور اڑھنی اوسکی صوف کی سیہ
 اور گھس ڈالا ہوا مسجدوں نے اوسکی ناک اور عیشیانی کو اور سوچ گئی تنہی کٹری کٹری نارین
 پاؤں اوسکی اور رہو گیا تھا کثرت مجاہدہ سی رنگ اوسکا بولی اچا کہا تو فی اسی بقیر کر بولی
 قلوب عارین کے اوپر لگتے کہ موالی عجم عاجز شکستوں کی تہو لگا یہ وقت تیرا عالمین
 میرا باب تھا مٹلا امراض میں پس پس سے عارین پڑھیں ہتھ پر کہ اگر گیا اور رو یا یہاں
 کہ کہ ایدہ ہوا اور آرو کیا کرنا تھا تیری بلا فائ کے ایدہ لہا لے سی اور کہتا تھا

دیکھی ہی مینی مجلس ابو عامر کے سوزندہ کر دیا ہی اوسنی میری فکر مردہ کو اور دور کر دیا ہے
 میری نیند کو بہر اب سنا مینی اوس سی بجای اس شکر گزاری کی یہ کہ مارڈالا مجھ کو پس عوض دی
 تجھ کو اللہ تعالیٰ اس تیری وعظ و نصیحتیں کا ساتھ خیر کے اور متمتع کر می تجھ کو ساتھ اور حکمت
 اپنی کی کہ غنایت کی ہی تجھ کو پہر اونڈی گر پڑی لاش پر اپنی باپ کی کہ چوم تی تھی پیشانی اوسکی
 اور روتی تھی اور کتی تھی ای ہی باپ میری اسی وہ شخص کہ اندھا کر دیا اوسکو رونی فی اپنی گناہوں کے
 یاد پر ای ہی باپ میری ای وہ شخص کہ مارڈالا اوسکو ذکر عذاب مولا اوسکی فی ای ہی باپ مصاحب سوز
 دل اور گریہ جانگداز کی امی ہنشین عجز و انکساری کی ای ہی باپ رنجی و عاظ اور خطیون کی ای
 باپ مقتول نا صحن اور حکما کی کہا ابو عامر نے پس حال اوس لڑکیا دیکھ کر کہا مینی ای رونی وائے
 حیران اور ای غمزدہ جگر پارہ پوری کر گیا باپ تیرا حاجت اپنی اور داخل ہو گیا دار خرابین
 اور دیکھا حسن انجام اپنی اعمال اور افعال کا جو کچھ کہ تھا لکھا ہوا اوسکی نامہ اعمال میں نہ دیکھتے ہو
 کے کہ نہیں ہوتا اور نہ چوکتا حسنی اچھا کیا اوسنی اچھا پایا اور حسنی بر کیا داخل ہو اگر میں
 برائی کی پس چیخ ماری اوس لڑکی فی مانند اپنی باپ کی اور ٹپک فی لگا ہر بن موسیٰ اوسکی بنکی
 پسینہ بہا تک کہ وفات کی رحمت کر ہی اون دونوں پر پروردگار عالم رحیم و کریم سو پڑ ہے
 ہمیں نماز جنازہ اون دونوں کی اور دفن کر دیا اون دونوں کو پھر تحقیق کیا مینی لو کون قرب
 جوار سی احوال اون دونوں کا تو کہا مجبسی لو کون فی یہ دونوں سادات کرام اولاد عظام سی ہیں
 حضرت جناب گل گلزار فردوس امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سو ہشتاد مین بی ارام
 ولی قرار رہا کرتا تھا اون دونوں کی طرف سے کہ کیون وعظ جاندار زویر سوز کہا مینی رو بہ راو نی

کہ مر گئی خیال آخرت سی یہاں تک کہ دیکھنا مینی اون دونو کو ایک بار جواب میں کہ سہی ہوئی
 ہیں مدد کبڑی سہررگ کی تو کہا مینی اون دونوں کو صر جبا یکساں و اہلا و سہلا
 میں ہمیشہ عیناک و خوف الودہ رہا کرتا رہا بخمال اوس وعظ کی کہ کہاتسی بایں کرو محسی حال
 معصیل کہ اطمینان ہو میری دل کو اور آرام میری جان کو کسا معاملہ فرمایا تمسی ایسہ نعالے
 مالک مہرمان فی تو بڑی ہی اوس شیخ سرور قمر سادات القسانی یہ استعار

ایب شریکی فی الدی ملہ	مستاهلہ الدی ایا عاصرا
وکل من ایفد اعفلة	مصف ما عطاءہ للامر
من رد عبد امدسا کان مکن	قد راقب رب العزة القاهر
واجمعانی دارعدن و فی	جوار رب سب غاصر

ترجمہ تو شریک میرا ہی اوس تحت میں کہ پہنچا میں اوسکو اہلبت کرتا ہی اوسکی امی ابو عامر اور
 جسی کہ جگا یا کسی غفلت میں رہنی والی کو یعنی نصیحت سی پس آدما اوس نعمت کا کہ ملی گی اوسکو
 و اسطی نصیحت کرنی والی کی ہی ہو کوئی راہ پر لایا بندہ گنہگار کو ہوتا ہی مانند اوس شخص گنہگار
 حاضر ناظر سمجھا خدا تعالیٰ صاحب عزت فابر کو پڑا اور وہ دونو جمع ہون کی جنت عدن میں ہر
 قرب پروردگار مالک عفار کی بیہر کہا ای ابو عامر آیا میں پاس رب کریم کی درحالیکہ وہ راضی
 تھا مجسی نہ ناراض ہو کر کہا اوسنی حکو اینی حبون من اونکاح کیا میرا حوران حسین سی حرص کہ
 امی ابو عامر اس بات کی کہ جب قدر ہو سکی کثرت کہ استغفار کی معصرت میں ہر وقت خصوصاً آخرت میں
 کہ پڑوسیے اور ہمسایہ ہو جاوی گا تو پروردگار عزیز عفار کا اور کہا ہی کسی فی اسی باب میں

وبت مجاور الرب الرحيم
لك البشرى قدمت على كريم

اذا اصابني من تراب
فهنوني اصباحي ودفني الو

ترجمہ جبکہ شام کو نہر بہتیرا خاک میں اور سوون میں پڑوس میں رب رحمت کرنی والی کی تہ
تب مبارکبادی دو بجو اسی دوستو اور کھجکونبات ہو کہ آیا تو پاس کریم کی حکایت منقول
حضرت بہلول ہی کہ کہا اوھون فی درمیان اوس حال کے کہ پڑا تھا میں بعضی گلیوں میں نصبر
کیے ناگاہ دیکھا ایک مقام پر لڑکوں کو کہلاتی ہوئی ساتھ جوڑ اور باداموں کی اور ایک لڑکے کو
کھڑا ہوا کہ دیکھتا ہی او کی طرف اور وٹا ہی تو کہا میں اپنی دلین شاید یہ لڑکا افسوس کرتا ہی
اون چیزوں پر جو پاس اور لڑکوں کی ہی اور زمین اسکی پاس کچھ تاکہ کہیلا اوس سے سوچو چکر
کہا میں اوس ہی اسی پیاری بیٹی میری کیوں غمگین اور وٹا ہی امیری ساتھ کہ مولے دول
تجکوبہت اخروٹ و بادام نہ کہیلا تو بھی لڑکوں کی ساتھ تو یہ شکر دیکھا اوسنی تجکوبہ اور کہا ہی
بی عقل ہم کہیلا کے واسطی ہمیں پیدا ہوئی ہیں پوچھا میںی پہر کس واسطی پیدا ہوئی ہیں ہم
کہا واسطی حاصل کرنی علم اور بحالاتی عبادت کی کہ میںی کہ انسی دریافت کی تو فی یہ بات
برکت کری تجھیں اللہ تعالیٰ کہا اس کلام معجز نظام الہی سے افسسیتہم انما خلقناکم
عباداً واکفکم العینا لا ترجعون ترجمہ کیا تم یوں سمجھتی ہو کہ پیدا کیا میںی تجکو عبث
اور تم ہماری پاس پہنچاؤ گی کہ میںی اسی فرزند میں تجکوبہت دشمن دیا ہوں سوچو نصیحت کر
تجکو کہ ہو مختصر بہت فائدہ والی پس پڑ ہی اوسنی یہ اشعار عربی کے

مستمرة على قدم وساق

اری الدنيا تجھن باطلاق

فلا الدسا ماقه لحي	ولا حي على الدنيا ماق
كان الموت والحدقان بها	الى نفس العتي قمرها ماق
ما صغر ودالد ما رويدا	ومها خذل لنفسك مالوثاق

ترجمہ دیکھتا ہوں میں دیا کو ساماں کیا جلتی کا داس باد بکرم اوٹھا کر ڈر دنیا ماتی رہی
 کیے کسی رمدہ کی واسطی اور نہ زندہ دیا میں ماتی رہی گاؤں گویا سوب اور حوا دست و منار
 حاس انسان کی دو گھوڑی مسافت کی مین ڈاب اسی ڈیا پر بھولی ہوئی جو پڑ دیا کو اور
 اور سے لی ایسی جان کی واسطی حاسی یاہ ڈے حضرت بھول جاتی ہیں پھر دیکھا اوسے ایسی گھوڑی
 آسمان کی طرف اور اشارہ کا طرف اوسکی ہتھیلیوں سے دریا لکھ آئندہ اوسکی بہتی جاتی تھی اوسکی
 حصار وں پر اور کھا

يا من الله المفضل	يا من الله المتكل
يا من ادا ما امل	يا من لم يحط الاصل

ترجمہ یا اللہ کہ تیری ہی طرف ہی رو مایہ اما اللہ کہ تجھی پر ہی بہر و ساہ یا اللہ جبکہ کوئی امید
 کرنے والا تجھسی امید کرنا ہے خطا نہیں جاتی امید اوسکی ڈے بہر حجب تمام کر چکا کلام اپنا
 تو گر پڑا بیہوش ہو کر پس رکھا مینی سر اوسکا اوٹھا کر انی گود میں اور پوچھی مٹی اوسکی
 منہ سے ایسی آستیں کے ساتھ جب ہوش ہوا اوسکو تو پوچھا مینی اوس سے اسی فرزند کیا ہوا تھا
 ٹھکو اور کیا واقع ہوا تجھ پر حالانکہ تو ابھی صغیر السن ہی نہیں محسوب ہوئی گناہ تیرے
 ذم پر کہا اسی بھول الگ ہو جا تجھسی میں بڑی مقام خوف پر ہوں دیکھا مینی اپنی ما کو

بہت بار کہ جلائی ہیں اوستی اک مین بڑی بڑی لکڑیوں سوہنیں سلگی ہے وہ اک
 اول مگر ساتھ چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کی محکوبہ ڈریہ ہی کہیں مین چھوٹی لکڑیوں سے
 دوزخ کی نمونہ کہانی فرزند مینی تجھ کو بڑا عقیل و فہیم پایا اور کچھ نصیحت کر محکوبہ ڈریہ اوستی
 یہ اشار

<p>فان لم ارج يوم افلايدان عند وليس لحيي من لباس البلبا ومن فوقه ردم ومن تحت لحد ولم يبق فوق العظم لحم ولا جلد وليس معي زاد وفي سفري بعد واحداث احدانا وليس لهارد وما خفت من سري عند اعداء وان ليس يعفو غير الله الحمد ولم يك من ربي وعيد ولا وعد عن اللهو لكن زال عن رايها الله فقد يعفر المولى اذا ذنب العبد كذلك عبد السن ليس له عهد ونار لا يقوى لها الحجر الصلد</p>	<p>عففت وحادي الموتى انعم جسي باللباس واليه كاني به قد مر في برزخ البلبا وقد هبت مني الحاسن وانحت اري العرق قد طام ولم ادرك النسي وقد كنت جاهرت المهين عاليا وارخيت خوف الناس ستر من احيا بلي خفته لكن وثقت بمجده فلم يكن شئ سوى الموت والبلا لكان لنا في الموت شغل وفي البلبا عسى غافر الزلات يعفره لتي انا عبد سوء عرفت مولاي عهدا فكيف اذا احرق بالنار جشتي</p>
--	--

اما المرء عند الموت والمرض والبلد
وابعث حرد اذا رجع الفرد فسأله

ترجمہ عامل ہوا منی اور اولاد میں والاموت کا بھیجی تیری اور دنیا ہی نہیں اگر دستہ کروں میں تمام
کو تو مرو جھڑ کروں ختم کو نہ راجت پہنچا تا ہوں اپنی جسم کو ختم نہ لایں ہم کی اور نہیں میرے
جسم کو لباس پوشیدگی سی چارہ ہو گا کہ میں اسی حالت میں ہوں کہ جسم میرا اگر اچھ سرخ پوشیدگی
کے اور اور اسکی بہتر چینی ہو ہی ہن اونچنی اسکی لحد ہی ہو اور تحقیق کم ہو گئیں محسوس ہو میں اور البور
ہو گئیں اور سناقتی رہا اوپر پڑیوں سکتے گوشت نہ چڑا: دیکھا ہوں میں ہر کوئی تحقیق گذر گئی اور
یا با مقصد و نون کو اور میں ہی ساتھ میری توتہ اور میرا بعد ہے: اور ہوا میں علامہ اللہ کا
ما فرمان اور کی ملی عمل تہ اور میں تھا اور کوز کرنی وللا: اور کیا میں آدمیوں کی خوف سی پر وہا
اور ہوا میں کہ کل ہر صراط و ذیک اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہو طاعی کا ایمان میں خوف سی کا اللہ تعالیٰ
سے لیکن اعتماد کیا میں اسکی علم میرا اور اسپر کہ میں مساف کرتا کوئی سوا ہی اسکی میں اسکو تعجب
یہں اگر ہوتی کوئی شئی تنہا ہی موت اور گلی سٹرنی کے اور نہ میری رب کی طرف سی وعدہ اور وعید
تو البتہ ہوتا و اسطی ہمار ہی موت اور بلا شکتی چینی کا کو تعجب میں لیکن زائل ہو ہی عقل ہمار ہی سے
اسی: قریب ہی ہستی واللہ ہوں کا خشتی گناہ میری پس تحقیق بخشتا ہی مولیٰ جبکہ گناہ کرتا
بندہ: مومن غلام بندہ ہوں کہ خشتی کی معنی مولیٰ اپنی کی اسکی عہد میں اسطی سی بندہ بد نہیں
ہوتا ہی اسکو و مای عہد پس کیا حال ہو گا جو قوت کہ بلاوی کا تو لاگ میں جسم میرا اور اگر تری
میں قوت رکھتی ہی اسکی بہتر سخت میں تہنا ہوں وقت موت کی تو تہنا ہوں وقت پسند
ہوئی کے قبر میں اور اوٹھوں گا میں بعد مری کی تہنا پس رحم کرتا تہنا ہی تہنا کہا جہلوں

بخش گیا مجھ کو سترکہ یہ بات اوسکی اور گر پڑا میں خبر ہو کر اور چلا گیا وہ لڑکا بہر جب ہوش ہوا
 مجھ کو تو وہ ہونڈا مینی اوسکو لڑکوں میں لیکن نہ پایا او نہیں تو دریافت کیا اوسنی کہ وہ لڑکا کون تھا
 کہا او نہون فی ای بملول کیا تم اوسکو نہیں پہچانتی کہاں مینی نہیں کہا او نہون فی وہ شیرف زادہ
 نیک اطوار اولاد امیر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی ہی کہنا مینی چہی بڑا تعجب ہوا تھا مجھ کو
 کہ یہ عمدہ پہل اور کس دخت کا ہو گا سوا گلزار قبول یا ہر رضی کی فقط نفع بخشی ہو پروردگار اوسکی
 آباؤ اکر ام کے برکات سی آئین حرکات است معلول ہے حضرت شیر حافی رضی کی کہا او نہون نے
 دیکھا مینی ایک شخص کو عرفی شب میں پریشان حواس ہوش باختہ روتی ہوئی آوار سے یہ اشعار
 پڑھتا تھا جاتا تھا کہ

سبحان من لا یحیط بہ العین ۴	علی تنبأ الشواہد والحق من لا یحیط بہ
لم یبلغ العشر من عشر الجنۃ	ولا العشر من عشر الجنۃ
ترجمہ پاکی ہے واسطی اوس خدا کی کہ اگر سب سے کہیں ہم ساتھ آئیں گے کائناتی کی ایک پر ہا سوبی گرم	ترجمہ پاکی ہے ہم دسویں جتنی کو دس حصوں لغت اوسکی سے یعنی تلو میں سے ایک کو اور دس ہزار سے
ایک کو اور دس ہزار سے ایک کو اور سب سے پڑھتا تھا ابن شہر یون کو	ایک کو اور دس ہزار سے ایک کو اور سب سے پڑھتا تھا ابن شہر یون کو
کم قد زلت قلم اذ کرا فی زلی	وانت یا مالکی بالعین تدکونی
کہا کشف السیر جلد عند معینی	وانت تلطف لی جلد و تسدنی
ترجمہ لیا اوقات لغزش کرتا ہوں یعنی مبتلا ہوا میں خطاؤں میں پس نہیں یاد کرتا ہوں	مجھ کو اپنی لغزش کے وقت میں اور تو اسی مالک میری سچ غیب کی یاد کرتا ہے مجھ کو

بہت دفعہ پردہ دری کرتا ہوں اپنی ادا فی سے وقت معصت کرنی کی اور تو مسکراتا ہی مجھ پر
 حلیہ سے اور رد و پوشی کرتا ہی تو میری تیرہ عتاب ہو گیا وہ میری روبروسی یہاں تک کہ چاروں طرف
 ڈھونڈا ہی اوسکو لیکن نہ پایا تو دریافت کا مینی لوگوں سے نہال اوسکا کہا اونہوں نے وہ اوسیدہ
 خواص ہے خاصگان الہی سے تشریں ہوئی اسکو کہ سطر عظمت اور بیت الہی کی نہ دیکھا اسنی آنکھ
 اڑھا کر کبھی طرف آسمان کی اور مارا پوچھا اوس سے لوگوں نے سبب تہ اڑھا کی طرف آسمان کی تو
 کہا میں ترنا ہوں اس بات سے کہ کروں طرف محسن بی یار کے مونہ گنگارایا سو سطر الصاف دیکھے
 آسمان کر گیا بڑا مقام ہی تھے کا کہ ایک وہ لوگ ہیں کہ باوجود درمان روری کی اپنی کو ذلیل سمجھتی
 ہیں اور تیر ماتی رہی ہیں ہر دم اوسکی احسان سے اور ایک وہ گنگار ہیں کہ نار ان ہیں اور نہیں تیر
 ایسی گناہوں سے اسی پروردگار ہماری مت محروم رکھنا ہم کو و بداری وجہ کہ ہم اپنی کی اور تیر
 کر رہا ہم کو ساتھ برکات اولیا صالحین ایسی کے اور تیر کرنا ہمارا اوسکی ساتھ اوس جہان میں اپنی
 کرم سے آمین **جس کا میت** منقول ہے مالک من دینار رضی کہ کہا اونہوں نے جیلا میں
 ایک بار بیت اللہ کے حج کو ماگاہ ملا مجبور راہ میں ایک جوان کہ باہا تھا وہ بھی حج کو تیار پایادہ بی زاو
 ورا حلقہ کے سو سلام علیک کی مینی اوس سے جواب دیا اوستی مجھ کو سلام کا یو جہا مینی اوس سے اسی
 جوان کہاں سے آیا ہی تو کہا اوسکی پاس سے پیر کہا مینی کہاں جاوی گا بولا اوسکی طرف کہا
 مینی کہاں ہی سامان سفر تیرا کہا اوسکی پاس سے کہا مینی رستا نہیں کشتابی پانی اور خرچ کے
 کیا ہی تیر کی پاس کچھ سبب سے کہا مان زاد و راہ لیا ہی مینی وقت کلنی سفر کے پانچ خرچوں
 کو پوچھا مینی وہ کیا حرف ہیں کہا یہ قول الہی کہ یعیص کہا مینی کیا نہیں مینی اسنے

جی ایچ بی سی یوم عدد صم

للماس ج ویا ح الی سیک

والناس صبی ابتل الشاء و النسم

نہدی ایصاھی وادی محبتی

ہر جہ محبتی حبیب کہ خوش آتی ہی او سکو خیر نیر جی میری خون میرا حال ہے او سکو حل و عرم میں
قسم اللہ کی اگر حاشی جان میری کہ سپر تلاء ہی کٹری ہو تی سر کے مل قدم تو در کنا میں نہ ای ملاست
کر توالی مست ملاست کر محکو او سکی محبت میں پس اگر مشاہدہ کری تو او میں ہی وہ خیر کہ مشاہدہ کی ہی
تو نہ ملاست کر ہی گا پڑ طواف کرے ہیں مت اللہ کا لوگ اگر ساتھ دل کے قسم اللہ کی طواف کرنا اللہ
بی نیاز کرتا اون کو حرم ہی نہ قربانی کی مینی حبیب سری حاش کی در عجب کے اور لوگوں کی قربانی
ساتھ بکری اور موتی کی نہ واسطی لوگوں کی جج ہی اور میرا جج طریا معشوق سیری کی ہی ہری
کرتی ہیں لوگ انجھون کو اور بن ہری کرتا ہوں ایسی جاں اور خون کو نہ بعد فارغ ہونی کی ال
اشعار وں ہی لولا ای اسدا دیون لی وچ کلین قربانین اور مردیک ہری تجبی اور بن پاس
سیری کچھ چیز ایسی کہ مردیک ہوں میں تجبی بسا او سکی حرج کرنی کی بیکر جان سری سویند
کرتا ہوں بن سیری قبول مرا اسن میری نذر کو پر نعرہ شوقیہ کیا اور گرانہ میں پر مراد ہوا حجت
فراموی او سپر پروردگار پس او سید وقت سسا لوگوں کی آواز مالت غیب کا کہ کہا شخص
حبیب اللہ تعالیٰ کا ہے یہ شخص مقتول الہی ہے کہ مارا گیا ساتھ سیف الہی کی پس تجہر و کفین
یکے مینی او سکی اور دفن کیا اور سویا او س رات میں در حالیکہ فکر مند تھا میں او س قتل الہی کے
معاملہ میں سو دیکھا او سکو مینی خواب بن تو پوچھا مینی او س ہی کیا فرمایا تجبی پروردگار نے
بولا کیا ہی تجبی میری غمخوار نے معاملہ شہداء بدر کا سا اور پھر او س قید پر اپنی جنایت سے

اور کچھ زیادتی فرمائی کہ مہربانی کیا وہ تجھے زیادہ مزاجم فرمائی کہ یہ نسبت اونکی بولا وہ ماری گئی
 تیری کفار کی تلوار زن سی اور میں مارا ہوا ہوں محبت جبار کا رحم فرماوی او سپر پروردگار اور
 منتفع فرماوی ہوگا او سکی برکت سی فقط حرم کا سب سے مقتول ہے حضرت ذوالنون مصری
 رضی اللہ عنہ ہی کہا اونہوں نے دیکھا مینی اکبر ایک دشت ہولناک میں ایک نوجوان کو جسی گلی
 ہونی چاندی سفید و لطیف کہ غالب تھی او سکی احوال پر چیرائی ویریشانی اور قصد کھتا تہاج کا
 پس ہمراہ ہوا میں او سکی اور چھپائی لگا میں او سکو اور بیان کی مینی دور سی اور داری اس راہ
 کیسے مع او سکی محنتوں اور تکلیفوں کی توجہ اب دیا او سنی محکم ساتھ اس شعر کے

فاما علی المشتاق غدر بعید

بعید علی الکسلان اودى ملالة

ترجمہ بعید ہی اچرست کی یا صاحب دل کی لیکن او پرشتاق کی بعید نہیں ہے اور
 مشہور ہے کہ کڑی ہو ہی حضرت شبلی خرافات میں تو خاموش رہی اور نہ بولی کچھ یہاں تک
 کہ ڈوب گیا آفتاب پر جب گل گئی باہر صدی دو علموں کی کہ کڑی ہو ہی میں واسطی علامت
 توروئی لگی اور پڑ ہی یہ اشعار

بحبك ان يحل به سوا کا

فلم انظر به حتى ارا کا

واخر يدعي معه اشتر کا

تبين من بكي من تبا کی

اروح وقد خفت على خا دی

فلواني استطعت عنصت طری

وفي الا حباب مخلص بوجد

اذا انشكت دموع في خدود

ترجمہ میں جانتا ہوں اور ہر گاہ مینی او پر دل اپنی کی ساتھ محبت تیری کی کسی کہ نہ ہو

اوسمین کوئی سوای تیری نہ، اگر میں طاقت رکھتا بند کر لیتا اپنی آنکھ کو پیر نہ دیکھتا اوس ہی کسی
 جب تک تجھ کو دیکھ لیتا: اور سچ دوستوں کی مخصوص ہے ساتھ بقراری کے اور دوسرا دعویٰ
 کرتا ہے ساتھ اوسکی شرکت کا: جب کہ تہی ہین آنسو خساروں پر ظاہر ہوتا ہے رونی والا اور
 بناو کری رونی میں: اور اکیلا رکھا حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سب لوگ کٹری ہوتی تھی
 عورات میں یہ کہ اسی حاضر کیا کہتی ہو تم اس باب میں کہ اگر کوئی طلب کری کسی امیر ماذل سخی
 ایک داگ تو کیا لوٹا دیکھا وہ اوسکو نامراد اسی خطاسی کہا سہون لی سہین ایک داگ کیا حقیقت
 رکھتا ہی الگی امیر سخی کے کہ بھل کری اوس میں اور نہ ہی کہا حضرت فضیل نے اسی یار و قسم ہی پروردگار عالم
 کے ہر ائینہ محضرت مطلوبہ ہم سب کی یہاں پر رست کرم الہی کے کمتر اور آسان ہی اوس مالک
 الملک حقیقی اور معطی تحقیقی پر بہ رست کرم اوس امیر سخی کے ایک داگ دیسی میں اوس شخص کو
 اور ناموش کٹری رہی ہین یہ حضرت فضیل ہی ایسی بعضی ججون میں عورات پر کہ نہیں کہی
 ایک مات ہی تمنا ہم روز پر بعد غروب آفتاب کی فرمایا ہی واسواتا ہ وان عقوق
حکایت منقول ہی امیر اہیم بن مویب صالح رحمہ سی کہا اونہون فی و میان اوس مالکی
 کہ میں ملواف کر رہا تھا ناگاہ دیکھا میں ایک نو عمر عورت کو لٹکی ہوئی ساتھ بردون کہنے کرم کے
 کہ کہہ رہی تھی ایسی سناجات میں یہ کلمات سیدی محبت لی الاہر دت علی ولی
 یعنی اسی مالک میری قسم ہی تجھ کو اوس تیری محبت کی کہ رکھتا ہے محسنی یہ کہ پیر دی تو تجھ کو
 دل میرا تو کہا میں اوس ہی اسی سیک نخت کہان سی جا تا تو نے کہ وہ تجھ کو جاتا ہے بوسے
 جاتی ہون میں اس بات کو سبب جنایت قہرہ اوسکی کے کہ بھیجی اوسنی میری طلب میں

اور صرف کئی بہت مال یہاں تک کہ کمال لایا مجھو بلا و شرک سی اور داخل کیا مجھو توحید میں اور
 دسی مجھو دولت معرفت اپنی بعد اسکی کہ جاہل تھی بہن اوس سی سوا سی ابراہیم کیا یہ باتیں نہیں پڑ
 اوسکی محبت اور عنایت کی کہانی اچھا پر کسی ہی تجھو محبت سی بولی اسی ابراہیم افسوس بہت بڑی
 اور بزرگ بات پوچھی توئی کہانی بیان کرو اوسکو کہ کیا کیفیت اوسکی ہی تو بولی وہ رقیق و لطیف
 تر ہے شراب سی اور شیرین تر ہے شربت شکر سی پھر لوٹ گئے یہ اشعار پڑھتی ہوئی

لہ مقلة عبر الصربها النبا

من ذایداوی المستهام من الضنا

اذا عطف منه العولاف بالقنا

وذی قلق لا یعرف الصبر والعزا

وحبسم تحیل من شجاعة الوعة الهوی

ولاسیما وانما صعب مرامہ

ترجمہ اور صاحب قلق کا نہیں جانتا ہی صبر کو اور بی صبری کو وسطی اوسکی انگلیں بہن جاری کہ ضرور
 اوسکو وائی؟ اور جسم لاغر و دسی اور سوزش عشق سی پس کون شخص ہے کہ دوا کری عکین کی لاغر
 سے؟ خصوصاً محبت مشکل ہے مطلب اوسکا جبکہ رجوع کریں اوس سی رجوع کرنی والی ساتھ تیز و تکی؟

حکایت منقول ہے بعضی صلحا سی رضاکہ کہا اونہوں فی رشتی تھی میری پڑوس میں ایک

پڑیا اور زار و تزار کر دیا تھا اوسکو عبادت سے تو کہنا ملنی اوس سے یہ کہ نرمی کر اپنی نفس پر کہا

اوسنی اسی شیخ کیا نہیں جانتا تو کہ نرمی کرنا اور آرام دینا نفس کو غیر حاضر کر دیا مجھو باب

مولائے اور جو غالب ہوا اوس دروازہ سی بسبب مشغول ہونے کی دنیا میں تو پیش کیا اوسنی اپنی

جان کو وسطی محنتوں اور سختیوں کی اور کچھ قدر نہیں ہے میری اعمال اور عبادت کی اوس

بارگاہ کبریا میں باوجود میری اس چنددکوشش کے سو کیا حال ہوگا اگر قصور اور سستی کرو میں

اوس میں میری افسوس ہی ماکامی حیرت مساق اور درو فراق سیس حسرت مساق کی یہ ہی کہ حیرت نہیں گے لوگ اسی قروسی اور سواروں پر نذران کی اور عادیں کے طرف مخلوق برزیت اور طلال کے اور پندہوں کے واپسی او کی مسائل محبت کی اور طیس کے رد و او کی کوئل گوری قرب و مریت کے اور وہ جاوین گے نیس لمدہ تاجت خننا کون میں تو ٹوٹ ماد گادل او سکا او سوقت حیرت اور یاسف سی اور گیل جاو گیا بد امت اور سسی اور ظہور و دراق کا معلوم ہوگا وقت تیز کرنی لوگوں کی ساتھ جمع نور وراق کی اور ہوگا یہ سطر حسی کہ جب جمع کر گیا و رزگار مخلوقات کو لکین بین تو تکم دیگا فرشتی کو کہ پکار دی اسی گنگار و جدا ہو جاؤ اب انکے متقین پہنچی مطلب کو اور دلالت کرتا ہی کہ یہ قول الہی و امننا و المؤمن ابھما المجرمون یعنی خدا اور الگ ہو جاؤ ابھی دن ابی بدکار و نیس الگ ہو جاؤ گامرد اپنی عورت سی اور اولاد والدین سی اور دوست دوست سی اچھی انھن کے جاوین کی طرف جبات نفیم کے پرواہ الہی لیکر اور بدکار ناکی جاوین کے طرف و رخ کی طوفی اور بیشرین پہنچی ہوئی اور بڑہ جاو گیا انکی دلون میں رنج قلب ہوئی عمر اور حراق اجباب کا اور جاری ہوگی انکے انکی رخسارون پر شمل نہروں کی درو جدائی سے اور کیا خوب کہا ہی کہ سنی میانین فراق و جدائی

لوکے ساعہ بیسما مایسا	و مرآت کف نکر التود دعا
لعلمت ان من الدمع محذقا	و مرآت من عتب محدث دمعاً

ترجمہ اگر ہوتا تو ساعت جدائی کے درمیان ہماری اور دیکھتا تو کہ کس طرح بار بار کرتی ہیں ہم تو دیکھ جانتا تو کہ آنسو ہی کلام کرتی ہیں اور دیکھتا تو کہ انھوں کی کلام سے آنسو

کہتا ہوں میں تحقیق بدل دی ہی مینی یہ بیت ثانی اوس بیت سی کہ مناسب ہے فراق آخرت
کی اور روئے والوں میں وٹان کی

لعلت ان من الدمع لافھرا تجری وعلیت الدماء دھوعا

ترجمہ البتہ جانتا تو کہ آنسوؤں سی نہرین جاری ہیں اور دیکھتا تو خون آنسوؤں کو حکایت
منقول ہی مالک بن دینار سے کہ اونیہوں فی دیکھا مینی ایک بار ایک جوان کو کہ ظاہر تھی اوس پر
آثار دعا اور انوار اجابت اور تھی تھی آنسو اوسکی رخساروں پر پس نہ چھایا مینی اوسکو اور دیکھتا تھا
مینی اوسکو اول خبرہ میں حالت غمت و جاہ میں سوڑنی لگا میں اوسکو دیکھ کر حال خراب اور تھی
دستی میں اور روئی لگا وہ بھی ٹھک کر بیان دیکھ کر اور ابتدا کی مجھسی ساتھ سلام کے اور بولا امی مالک
قسم ہی تجھ کو اللہ تعالیٰ کے کہ یاد کرنا مجھ کو اپنی وقت خلوت میں اور مانگنا اللہ تعالیٰ سے اوقت
میری وسطیٰ توبہ اور مغفرت شاید پروردگار رحم کرے تیری برکت دعا ہی مجھ سپر اور
مغفرت کرے میری پر پڑ ہی یہ اشعار

وعرض بدکری حین تسمع زینب
عشاها اذا ما مردکری یسمعها
وقل لیس یجدو ساعة منك باله
تقول فلان عندک کیف حاله

ترجمہ اور کسی بہانہ سی کہ ذکر میرا جہوقت کہ سنی زینب اور کہ کہ نہیں خالی رہتا اکیدم تجھ دل
اوسکا شاید جبکہ گزری ذکر میرا اوسکی کان میں کہی کہ فلانا شخص نزدیک تمہاری کس طرح
ہے حال اوسکا حضرت مالک کہتی ہیں پھر چلا گیا میری پاس سے اور آنسو اوسکی جاری تھی
یہ حرب آئی ایام چمکی تو گیا میں مکہ معظمہ میں بنو درمیان اوس مالکی کہ تھا میں منسجی الحرام میں

دیکھا مینی ایک حلقہ لوگوں کا تو گپا میں بھی کہ دیکھوں سب اجتماع میں دیکھا بھی درمیان
 اوکی ایک جوان کو کہ مستول نہا وہ تسخ اور رازی میں اور رک گئی تھی لوگ طواف میں سب
 کثرت کر یہ و رازی اوکی کے سو گھڑا ہو گیا میں اوکی یاس کہ دیکھا تھا میں ساتھ اور لوگوں کے
 پہر بھی نامی اوکو کہ یہ وہی ملاقاتی میرے خوش ہوا میں اوکی مٹی سی اور سلام ملک کے
 مٹی او سپر اور کامی مٹی او سی حمد سے اوس حداب کے کہ بدل دیا اوسی و سطلی بجای خوف کی
 اس و راحت کو اور عطا کی تجکو وہ شہی کہ مقصود تیری تھی کہا حضرت مالک فی بس پڑھی اوسی استعار

فلما ادا حوا فی صی بلعوا المی
 سویتہ الحیصاع العنحی
 وما احتج العدا المسی وما حی
 فنا وامن الساقی مقال لهم اما
 لی المجد والعبد والملاک والناس

فساد ولاحوف الی حیصا منہم
 فمنوا فاعطاهم مناہم وصانہم
 وسامع علی الذنوب الی حرب
 ایدار علیہم ساقی القوم خمرہ
 اما اللہ فادعولہ اما اللہ ربکم

ترجمہ پس علی بی خوف طرف حیف اس میں اپنی کے پس جبکہ اونٹ بٹلائی مٹی من پیچی آرزو کو
 آرزو کے اوہوں نے پس عطا کی اوکو آرزو اوکی اور محفوظ رکھا اوکو ساتھ تو خطہ خالص اپنی
 بدنی اور جسمانی سے اور درگزر کے تمام گناہوں میں کہ جاری ہوئی اور از کا کیا اول کا
 بندہ گناہگار سے اور قصور کیا مہرانی او سپر ساقی قوم کے فی تیرا بیاں کو پس کیا اوہوں نے
 کہ کیوں ہی تو ساقی کہا کہ میں ہوں نہ میں اللہ ہوں پس دعا کرو میں اللہ ہوں رب تمہارا
 پتیری ہی و سطلی ہی مرتبہ اولیندی اور ملک اور خوبی حضرت مالک فرماتے ہیں

پہر پوچھا مینی اوس ہی کہ قسم ہی تجھ کو پروردگار کے کہ مطلع کر تو تجھ کو اپنی حال پر کہ کس طرح پہرتا
پہلی تو بولا کہ نہ ہوتا مگر خیر و بہتر بلایا اوس ہی تجھ کو اپنی طرف محض فضل سے پس قبول کیا مینی اوس کی
بلانی کو اور وی تجھ کو اوس ہی پر وہ شہی کہ طلب کی وہ مینی اوس سے پہر پڑ ہی یہ اشعار

وما دعا نبي قلت اهدا و مر حيا	بوصلتك ما احلى هواء عذبا
وحقك انت السؤال والقصد للمنى	وان لا منى فذلك العذول وطيبا
فقلبي ما اشتاق لدارك لا حله	ولا ارض نعمان ولا الحيف اوقبا
لذلك النقا واللبان والنجع واللوى	بهم ان حلا الحادى وغنى الطربا
وان عرضاوى ما يسعد وزيب	فما اشتقت سعدا ولا دمت سينا
لئن ذكرت تلك المنازل سادتي	فقصدي دون اكل ساكنة النجا

ترجمہ اور یہ گاہ کہ بلایا تجھ کو کہا مینی اہلا و مر حبا تیری وصل کو کہ قدر شیریں ہی محبت تیری اور لذت
ہذا و قسم ہی حق تیری کی تو مطلوب اور مقصود اور آرزو ہی اگر چہ یہ ملامت کریں مجھ کو تیری محبت
میں ملامت کرنیوالی اور مبالغہ کریں ملامت میں : پس دل سیرانہ مشتاق ہوا ارک کا واسطی
اوس کی اور نہ زمین نعمان اور نہ خیف اور قبا کا : ایسی ہی نقا اور بان اور جع اور او کی ٹلونا کا
اگر خدا کی خدا کنی والا اور گامی اور راحت پہنچا دی : اور اگر ذکر کریں کہی سعدی اور نیک
تو نہ مشتاق ہوں سعد کا اور نہ چاہوں زینب کو : البتہ اگر ذکر کریں ان منازل کا نہ واسطی
تو مقصود میرا سوای ان سب کی رھنی والی خیمہ کی ہے : پہر کہا مالکؑ کی کہ یہ باتیں کر کے
مشتغول ہوا وہ اپنی طواف میں اور چھوڑ دیا تجھ کو اور بعد فراغت طواف کی چلا گیا پہر نہ دیکھا

ملی او سکواور نہ سنی او سکی کچر حرکایت منقول ہی بعضی صالحین مسمی کہا
 اونہون فی جلا میں جم کو ایک سال اور تہی اوس سال من نہایت گرمی اور لوہ پراکندن میں اون
 امام سے کہ تیج گئی تھی ہم زمین حب میں الگ ہوا میں قافلہ سے اور سوگنا تھوڑی دیر سو
 نہ گد رہی تھی مگر تھوڑی دیر کہ جب گاس تو یا یا می ایی آب کو نہادست میں اور نہایت متفکر
 اور حیران ہوا تو ظاہر ہوا ایک شخص مہری آگی اور دوڑا میں او سکی طرف اور جا ملا اوس سے
 او سکوا ایک نوجوان فی ریش وروت کی روش منہ منداہ روشن اور انصاف بابان کی جاکر
 عیان تھی اوس ہی آثار ناز و نعمت اور آسائش و تازگی کے کہانی اوس سی اسلام علیک یا غلام
 تو جواب دیا محکو علیک سلام و رحمۃ اللہ و رکاتہ اسی ابراہیم پس نہایت تعجب کہا میں اوس سے اور
 متردد ہوا میں او سکی امر میں اس قدر کہ قدرت رہی محکو کہ کہوں اوس سے سبحان اللہ کہانی
 بہچاں لہا تو نے محکو حالانکہ نہیں دیکھا ہی تو فی محکو قبل اس سی سوا ہی خاموش تھا میں
 اور گزرا تھا یہ خطرہ میری دلین کہ وہ نوجوان اس خطرہ قلبی پراگاہ ہو کر بولا محبی اسی
 ابراہیم نہیں بہو لایں حبسی کہ بھی نامی اور نہیں دور ہوا ہوں حبسی کہ ملا ہوں پوچھا
 یعنی اوس سے کسنی ڈالا محکو اس دست میں خصوصاً ایسی سال گرم میں سو بولا وہ اسی ابراہیم
 نہیں محبت کی مینی سوا او سکی کسی سے اور نہ رفاقت کی او سکی غیر کے بالکل منتقطع ہو گیا ہوں میں
 او سکی طرف متفر ہوں واسطی او سکی ساتھ عبودیت کی پوچھا میں اوس سے کہان سی ہی
 کہانا پیا تیرا بولا کہ مشکفل میری ان امور کا محبوب میرا ہے یہ کہانی اوس سے و اللہ میں
 ڈرنا ہوں تجھ پر اوس بات سی کہ ذکر کی مینی گرمی موسم او سنی جگل سے تو جواب دیا او سنی

محبو در حالیکہ اشک اوسکی جاری تھی حسار و پیر مانند موتیوں کے ساتھ ان شعر و کلامی

من ذا یخوفنی بالبراقطه المحب فلقنی والشتوق اعجبنی فلو اجوع فذکر الله یشبعنی وان ضعفت فوجد منہ یمجملنی فهل اصغری تکلون الیوم تحقرنی	الی المحب وقد قدمت ایما نا ولا یخاف محب الله انسانا ولا الکن مجدا لله عطشانا من الحجاز الی اقصی خراسانا دع عنک عذلك لی قد کان
--	---

ترجمہ کون ہی وہ کہ فداویٰ محبو جنگل میں کہ سپرد گردن او سکھ طرف محب کی اور حال یہ ہی کہ پیشینہ بچایا
مینی ایمان و محبت فی غم میں ڈالا محبو اور شوق فی بی وطن کیا محبو اور زمین ڈرا ہی دوست اسد کا
کیسے سی؟ اگر بہو کا ہوتا ہوں میں تو ذکر اللہ کا بہرہ ہی پیٹ میرا اور نہیں ہوتا ہوں میں اللہ کے
فضل سی پیاسا؟ اور اگر ضعیف ہوتا ہوں میں پس اشتیاق اوسکا اوٹھاتا ہی محبو حجاز سی خراسان
کے کنارے تک؟ اب کیا میری ضمیر ہونی کی سبب سی آج محبو حقیر جانتا ہی تو دور کر تجسی ملت
اپنی تحقیق جو کچھ ہوا؟ پھر کہا مینی اوس سی اسی نوجوان سوال کرتا ہوں میں تجسی بوسطہ نام
پاک اللہ تعالیٰ کی یہ کہ بتلا محبو کہ کتنی ہے عمر تیری کہا اوسنی قسم دی تو فی محبو بڑی قسم
میرنی گمان میں عمر میری بارہ برس کی ہی پھر کہا ای ابراہیم کس بات فی مضطر کیا محبو سہ طرف
کہ پوچھی تو نے عمر میری پس تحقیق خبر دی مینی محبو اپنی عمر سی کہا مینی واللہ میں حیران ہو گیا
ہوں تجستی یہ شکر کہا اوس غلام فی الحمد للہ علی ما اولانا من نعمہ وفضلنا علی کثیر
من عبادہ اللہ صلیون حضرت ابراہیم کتنی میں پس مستعجب رہا میں حسن و جمال اور روشنی

طلعت اور شیری گستاو کی سی اور کہا منی سبحان الله الخالق المصور میں جو کہ لیا ایا
اوس لوحیوں کی زمین کی طرف تھوڑی دیر تک ہوا دھنیا تیرا ایا بچا ہاں آسمان اور دیکھا اور تیر

سی اور پڑھی یہ اشعار

وہی ادا کاں التحیم جبرائی یہی العذاب محاسنی ویشیہا و یقول لی التحسار جل جلالہ ما رزنی وعصت امری جاہلا وتری وحو الطائیف کاہا کشف الحجاب فعاہوا فادھشوا وکساہم حلل المہایة والرصا	مبادا محفل صحیحی و بہائی و یطو لمی فی التحیم یکاے باعدا سوا اب من اعدائی انس عہدی تم نوم لقای مدردی فی لیلۃ الطلما وسو عجمہم و کل رجا و حبا الوحی بطرہ و بہا
---	--

ترجمہ افسوس مجھ کو جبکہ ہو دو رخ سزا میری کیا کام آویگی حوی اور روتی میری ہر
کر دیکھا سبب خوبی تیری کو اور معیوب کر دیکھا او سکو اور دراز ہو گا و رخ میں رونا میرا اور دیکھا
مجس خد اعل جلالہ اسی بندہ بد تو میری و تمولنی ہی لڑا تو مجس او زنا فرامی کی میری جہل
سے کیا تو بھول گیا تھا میری وعدہ کو اور میری روبرو آئی کو قیامت میں ہا اور حال کہ نظر آئے
گے نمونہ فرمان برداروں کی گویا کہ وہ چاند بین چودہوین رات کی کہ ظاہر ہو ہی اندھیری رات
میں ہا دور کیا حوا دیکھا پردہ پس معائنہ کرین گی او سکو تو مدہوش ہو جاوین گی اور بھول
جاوین گی نمبتن اسی کو اور ہر آسائش کو ہا اور پھاو گیا او کو زور زت اور رضا سدی کے

اور عطا کر گیا سو ہون کو تازی اور رونق پہر کھائی ابراہیم جان لی کہ منقطع وہ شخص ہے
 جسکو قطع کر دیا حبیب نے اور مواصل وہ ہی حبیبی حاصل کیا یہی طاعت سی حصہ لیکن تو
 منقطع اور باز رہا وہی قافلہ حاجیوں میں اسی ابراہیم کھائی اوس سی مان میں جدا
 ہو گیا ہون ہر ایہون سی اور میں سوال کرتا ہون تجسی شہادت کا کہ دعا کری تو درسی
 میری یہ کہ ملا وہی محبو اللہ تعالیٰ میری ہر ایہون سی جو اگی نکل گئی ہن کمتی ہن ابراہیم
 پس دیکھا یعنی اوس نوجوان کو کہ گوشہ چشم سے نظر کے اوسنی طرف آسمان کی اور کئی کچھ کھاتا
 کہ ہلایا ساتھ اونکی اپنی ہوٹوں کو سوا وسیقت غالب ہوئی مجھ پر اونکہ اور ڈال گئی مجھ پر ہوشی
 سو نہ ہوشیار ہوا میں مگر اوسوقت کہ دیکھا اپنی آپ کو یعنی درمیان قافلہ کے کہ کھانجہ سی میری
 ہنشین نے اونٹ پر اسی ابراہیم ہوشیار ہو جا کہیں کہ نہ پڑی تو اونٹ سی پیر نہ خبر رہی محبو
 کہ وہ نوجوان چڑھ گیا آسمان پر یا کہس گیا زمین میں نہ چرب پہنچی ہم مکہ میں اور داخل ہوئی
 درمیان حرم کی تو ناگاہ دیکھا یعنی اوس نوجوان کو کہ لٹکا ہوا ہے ساتھ پردوں کے
 اور رونما ہی اور پڑھتا ہے یہ اشعار

تعلقت بالاستاد والبيت زرتہ	وانت بما فی القلب والسر اعلم
انیت الیہ ما شیا غیر ذلک	لا ین علی صغری محبت متیم
هویتک طفلا حیث لا اعرف الله	فلا تغدونی انتی متعالم
وان کان قد حلت الہی منیتی	لعلی یوصل منک الخطی وغنم

ترجمہ لکھائیں ساتھ پردوں کی اور بیت اللہ کی زیارت کی اور تو میری دل کے حال کو اور یہید کو

حجب جاتا ہے : آیا میں طرف میت کی یاد دہ یہ سوار اسکی کہ میں ایسی بچپن میں ماستق ہوں
 ولدا دہ : دوست رکھا مینی تجکو رکھنے میں اور سوقت میں کہ میں ہنیں بیچا تا تھا دوستی
 سوہ ملاست کہ ونگو میں مبتدی ہوں : اور اگر ہی یہ بات کہ انکی ایسی معبود میری موت میری
 اسہد رکھتا ہوں میں کہ ساتھ وصال تیری کے مخلوط ہوں میں اور عنیت حالون گاہ حضرت
 ابراہیم کہی ہیں پھر ڈھیل کیا اوسی بدن اپنا اور چوڑا پردون کو خانہ کعبہ کے اور گڑ پڑ پڑ
 اور میں دیکھ رہا تھا یہ سب حرکتیں اوسکی سو آیا میں پاس اوسکی اور پلا یا مینی اوسکو تاکہ اوشی
 سچہ یہی تو پایا مینی اوسکو کہ پورا کر چکا تھا مطلب اپنا اور کوچ کر گیا دیاسی طرف دار القواد کے
 راضی ہوا اللہ تعالیٰ اوس ہی پھر تاسف کہا مینی اوس پر نہایت اور کیا میں طرف اپنی سواری کے
 اور لایا میں اپنی اسباب میں سی کپڑا واسطی اوسکی کفن کے اور میرا لی مینی چند آدمی رفتای
 کہ جنہوں نے واسطی حصول ثواب کی باری مات میری اور آئی دفن کرنگو پھر جب آیا میں اوسکی
 مقام انتقال پر تو نہ پایا اوسکو وہاں پھر پوچھا مینی اور حاجیوں سی کہ تھی وہاں پر سو کہا مینی
 ہنیں دیکھا مینی اوسکو یہاں زندہ اور نہ مردہ پس جان لیا مینی کہ مستور ہی چشم مخلوقات ہی
 اور ہنیں دیکھا ہی اوسکو یہاں یہ کہ مینی سوا مبری پھر لوٹ آیا میں اپنی مکان پر اور لپٹا سونی
 کو تو دیکھا مینی اوسکو خواب میں بڑی جاہ و شرف کی ساتھ جم غفیر میں کہ دو لگی سیکی ہی اور
 اوسکی چہرہ پر وہ نورا اور عمدہ لباس ہے کہ اوس ہی اچھا کہی کہ مینی نہ دیکھا ہے اور ہنیں ہو سکتا
 محسوس بیان وصف اوسکا تو کہا مینی اوس سی کیا ہنیں ہوں میں صاحب اور میرا ہی تیرا کہ
 کیون ہنیں تو کہا مینی کیا ہنیں مگر کیا ہی تو کہا میں ہوا ہے دیکھا کہا مینی داہدہ ہونڈا مینی

تجھ کو واسطی کفن دینی اور نماز پڑھنی کی سونہ پایا مینی تجھ کو کہا ای ابراہیم جان لی تو کہ جسنی کمالا تجھ کو
 میری شہر سی اور اپنی محبت میں سرگردان کیا تجھ کو اور گیلانوں اور دوستوں سی غریب اور جد کیا
 تجھ کو اوسنی گور کفن کیا میرا اور نہ محتاج کیا تجھ کو دوسرے کا پہر کہا مینی کیا کیا تجھ سی تیری پروردگار
 بعد اسکی بولا کہ اے کیا تجھ کو و بروانی اور پوچھا تجھ سی کیا ہی مقصود تیرا عرض کیے الہی وسیع
 تو ہے میرا مقصود اور غایت آرزو ہی تو ارشاد فرمایا تو میرا بندہ سی ہی اور کیا اور واسطی تیرے
 میری پاس یہ مرتبہ ہے کہ باز کہو گناہ میں تجھ کو تیری مراد سے تو عرض کیے مینی کہ میں یہ چاہتا ہوں
 کہ شفاعت قبول فرمادی تو میری بیچ حق اوس قرن اور زمانہ کے کہ میں اوس میں ہوں پس حکم ہوا
 کہ قبول کیے مینی یہ آرزو تیری اور قبول ہوئی شفاعت تیری واسطی اس قرن کے پہر اوس جوان نے
 مصافحہ کیا مجھ سی اور بعد مصافحہ کے بیدار ہو گیا میں خواب سی اور صبح کو پوری کئی مینی ارکان مفروضہ
 حج کے اور تقرر تھا دل تیرا اوس نو جوان کی یاد سی اور ہر دم افسوس ہوتا تھا تجھ کو او سپر اور
 سیر کی مینی تمام حاجیوں میں پس شخص اوعین کا یہی کہتا تھا کہ ای ابراہیم تحقیق ہلا دیا
 تو نے لوگوں کو اپنی ہاتھ کے خوشبو سی کیا چیز عمدہ خوشبو دار ملی ہی تو نے اس میں اور بعضی
 راہیوں نے اس حکایت کی یوں ذکر کیا ہی کہ ہمیشہ مادام مرگ وہ خوشبو اوس طرح آیا کہ
 ابراہیم کی ہاتھ سی یہاں تک کہ کچ کیا دنیا سی رحمت کر می او نیر پروردگار حکایت
 مروی ہی ابراہیم خواص رہی کہا او ہون فی جلا میں ایک سال حج کو سوا اس حال میں کہ
 جارہا تھا میں مہراہ لوگوں کے ناگاہ واقع ہوئی میری دل میں خواہش خلوت اور تنہائی
 اور جانی کے شاہ راہ سی طرف بکٹنڈی کے سوا اختیار کیا مینی ایک رستہ کہ تھا وہ غیر راہ

بقاعدہ کے اور جلا گیا مین آؤس راہ میں تیس دن متواتر شبت و روزہ کہ نہ خواہش ہوئی مجھ کو
 اس بات میں کہ اتنی پستی کی نہ بول راز کیسے یس بیچا میں طرف ایک صحرا اور سبر و سیراب کی کہ تھے
 اوہیں پہول ہر طرح کے اور میوئی اور دریاں او سکی ایک نہرتی کہا مینی دلس گویا یہ ایک جنت
 اور ہوگا میں متعب او سکی خوبی سے سو ہی حال ہن کہ متعب نہا میں اور متعکرا گاؤ دیکھا میں
 حید لوگوں کو کہ آئی اگی سڑی میثیابی او کی او سون کی سی تھی ہینی ہوئی لباس عمدہ اور اوڑھی
 ہوئی چادرین خوش رنگ اور گہیر لیا اوہوں فی محکو اگر اور سلام حلیک کی محبی تو کہا میں و علیکم
 السلام و رحمت اللہ وبرکاتہ کیا ہی یہ مقام حسن ہم تم ہن یہ بعد اس سوال کے واقع ہوا میری
 دلین کہ یہ سب حنات ہن اور مقام موضع نجس ہی بس کہا ایک شخص نے اوہیں سی کہ واقع
 ہوا ہے دریاں ہماری ایک مسئلہ اور اختلاف پڑا ہے دریاں ہماری او سس سلسلہ میں اوہم
 لوگ جبات ہن وہ جنات کہ سنہی ہینی قرآن شریف کو زباں مبارک انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 سے لعلۃ الغنہ میں اور پہلا و باہمی آپ کی طرز قرأت فی تمام امور دیا وہ کہ او تحقیق سدا پڑا
 اللہ تعالیٰ نے واسطی ہماری اس نہر کو اس صحرا میں نکالی ہماری اگلی مقاموں کی پوجا میں سدا
 فاصلہ ہے اس جگہ اور او س مقام ہن جہان جیوڑا ہی مینی انہی ہر ہون کو توہنی لگی بعضی اوہیں
 کے اور کہا ای آبا اسحق تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کے بہت اسرار عجیبہ ہن اس جگہ کہ اس تم جو
 نہنن آیا یہاں کہی کوئی آدمی پہلی ہنی مگر ایک جوان تین کا کہ وفات کی ہی او سنی یہاں
 اور یہ قبر او سکی ہے پراشارہ کیا او سکی قبر کے طرف کنارہ نہر پر کہ گرد او سکی باغ اور پہول
 تھی کہ یہ دیکھا تھا میں و لیا کوئی موضع دلکش پہلی او سکی پھر کہا او سنی دریاں تیری او تیری

لوگوں کی حبشی جدا ہوا ہی تو مسافت اتنی مہینوں کی یا کما اتنی برسوں کی واحد اعظم کیا کہا
 اون دنوں میں سنی ابراہیم اصل راوی فی غرض ابراہیم کہتی ہیں پہر پوچھا میں اداں جنوں ہی
 بیان کرو حبشی حال جوان صاحب قبر کا کہا ایک فی اومین ہی ایک بار بیٹھی ہوئی تھی ہم چند شخص
 کنارے تھر پڑ کر تھی محبت کا اور بحث کرتی تھی اوسہن کہ ناگاہ ظاہر ہوا ایک شخص اور آیا
 ہماری پاس اور سلام علیک کی مہسی پس جواب دیا مہنی سلام کا اور پوچھا مہنی کہاں سی آیا ہی تو
 اسی جوان کہا اوسنی آیا ہوں میں شہر نشیا پوری پوچھا مہنی کب چلا تھا تو کہا ساتہ دن ہوئی کہا
 مہنی کیا باعث ہوا تیری نکلتی کا وطن بالوف سی کہا اوسنی سنا میں یہ قول کہ واندیسا الی ہیکم
 واسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون پہر پوچھا مہنی اوس
 کیا ہیں معنی انابتہ اور تسلیم کی اور کیا معنی ہیں اس عذاب کی کہا انابتہ یہ ہی کہ رجوع کری تو
 اپنی آپ سی طرف اوسکی اور نہیں بیان کئی معنی تسلیم کے اصل روایت میں جس سی نقل کیے گئی ہے
 یہ حکایت اور شاید کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ سوپ دی تو اپنی نفس کو واسطی اوسکی اور جان تو
 کہ وہ اولاہی واسطی تیری تجسی کہا اوس جن فی پہر کہا اوس شخص نے والعذاب یعنی بیان کرنا
 چاہا معنی عذاب کا لیکن یہ لفظ کہتی ہی ایک نعرہ مارا زور سی اور گر پڑا ہوا پس تجنی نکھین
 کی مہنی اور یہ قبر اوسکی ہے رحمت کری اوسپر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کہتی ہیں پس نہایت
 تعجب ہوا محکموں کی اس بیان سنی اور کیا میں قریب اوسکی قبر کے تو دیکھا میرے نزدیک ہوں
 نرگس کا استدر بڑا کہ گویا وہ چلی ہے بڑی اور لکھا ہوا تھا اوسکی قبر پر کہ یہ قبر ہے حبشی کی
 جو مارا گیا ہے غیرت سی اور اوس نرگس کے ایک نیک بڑی پر لکھی تھی معنی انابتہ کی ابراہیم

فصوص کہتی ہیں پھر پڑھی مینی وہ منہ کی لکھی ہوئی تھی اوسکی بی بی پر اور سوال کیا معنی اون
 حوتوں کی کہ میدان کو تہی مطلب اوس تحریر کا تو بیان کیا مینی اوسکی تفسیر کو لیکن ظاہر مینی
 اونہیں خوشی اور طرب اور بعد اسکی کہ اتفاقہ اور تسکین ہوئی اؤ کو اوس خوشی سی تو بولی کا یہ
 ہو گیا ہو کو حوات ہماری مسئلہ تازہ فیہا کا حضرت ابراہیم کہتی ہیں بہر تغیر اسکی ڈالی گئی مینی پھر
 اور مال ہوئی غفلت سونہ بیدار ہوا من مگر در حالکہ وہ کہا مینی انہی آب کو قریب پہنچے حضرت
 عائشہ صدیقہ رحم کی اور رہ گاہتا مبر ہی کیر ہون میں ایک بھول و مان کا سورہا وہ میری پاس
 ایک سال کامل تر تو تازہ خوشبودار کہ نہ مدلی رنگ و بو اوسکی اس مدت تک یہ بعد سال کے کہ گیا
 وہ مجسبی راضی ہوا دلہنی اللہ تعالیٰ حکام **سب** مروجی ہی بعضی صلحا سی کہ کہا اونہوں
 نکلا میں ایک بار چ کو اور سو گیا میں راہ میں در میان چاندنی رات کی پس شامی آواز ایک
 صلیف آدمی کا کہ کتا ہی محسی انہی ابو اسحق غنطرمون میں تیرا فجر سے سو قریب گیا میں
 اوسکی تو ناگاہ تھا وہ ایک جوان لاغر جسم کو با کہ قریب ہی موت سی اور کرد اوسکی بھول سے
 بہت سی کہ جانتا تھا میں اونہیں بعضوں کو اور بعضوں کو نہیں پوچھا مینی اوس سی کہ انہی
 ہے تو کہا اوسی فلانی شہر کا ہون میں اور تھا میں پہلی بڑی غرت اور شروت میں میں ہر
 یکے میری دلنی تنہائی کیے تو نکلا حیران اور گردان طرف جنگل اوسے بیان کی اور اب قریب
 مرنی والا ہوں میں اور سوال کیا مینی پروردگار سی کہ مقرر کردی مجھ پر کسی ولی کو اپنی اولاد
 سے اور آمد ہے مجھ کو کہ ہو تو وہی پوچھا مینی اوس سی کیا ہیں اولاد تیری وطن میں کہا
 ہاں تنہائی اور کئی بہتین ہیں کہ مینی کیا محبت ہی اوسکی تجھ کو یاد کرتا ہی اؤ کو بولا نہیں

مگر آج چاہا مینی کہ سنوگون مین بواونکی پس گہرا دیا سباع و بہایم نی اور رونی لگی سلتہ
 میری اور اوٹھالامی میری پاس ان پہولون کو حضرت احمی کہتی مین نیل سی حال مین کہ بہ
 ہاتھین کر ہاتھ مین اوس آیا ایک بڑا سانپ اور تہی اوسکی حوزہ مین بہت پہول نگر س کے
 اور کہا اوس سانپ فی چوڑ دی اور الگ ہو جا اس سی بی شک اللہ تعالیٰ مطلع ہی اپنی
 اولیا اور اہل طاعت پر سو یہ سنکر غالب ہوئی مجھ پر بیوشی اور نہ ہوش مین آہ مین یہاں تک
 کہ نکل گئے روح اوسکی راضی ہو اللہ اوس سی اور بعد ہوش مین آنی کی یا مینی اوسکو کہ وفات
 کر گیتا تو متفکر ہوا مین پردہ بارہ واقع ہوئی مجھ پر نیند اور جب جگامین تو ہاتھ مین اوپر راہ
 مکہ کے پہر بعد انقضای ارکان حج گیا مین اوسکی شہر کو سوا اول ملی محکومہاں ایک عورت
 کہ اوسکی ہاتھ مین چھاگل تھی پانی کی اور نہایت مشابہ تھی وہ اوس جوان کی سو جب دیکھا
 اوسنی محکومہ تو بولی اسی ابو احمی کسطح دیکھا تو فی اوسنہ جوان کو کہ مین تیری منظر مین تین
 دہنسی پس ذکر کیا مینی اوس سی سب حال یہاں تک کہ کہا مینی کہ کہا تھا اوسنی چاہا مینی سنوگنا
 اونکی خوشبو یون کو پس چنچ ماری اوس عورت فی اور بولی آہ پہنچی خوشبو اور یہ کہ کھر کل گئی
 روح اوسکی پہرائین اوسکی اور چند قریب و غریب نوجوان عورتین عمدہ لباس پہنی ہوئی ہنسی
 قیمت چادرین اوڑھی ہوئی اور ستولی ہوئیں اوسکی کار و بار کے رحمت کرنی اللہ تعالیٰ اوپر
حکایت رومی ہی کہ سوار ہوئی ایک جماعت تجار کے سمندر مین کہ جاتی تھی وہ
 سب حج کو پس ٹوٹ گیا جہاز اٹکا اور ڈوب گیا سب اب اوتنگ ہو گیا وقت حج کا اور تھا
 اونہن ایک شخص بالدار پچاس ہزار روپیہ کا سوچوڑ دیا اوسنی سب مال اپنا اور چلا حج کو

کہا اوس سی لوگوں فی اگرچہ وقت کرتا تو یہاں پر تو اسبدنی کہ نکل آتا کچھ مال تیرا کھا
 اوسنی و اللہ اگر حاصل ہو محکو تمام دنیا تو نہ اختیار کرو گامین اوسکو حج اور ملاقات یرادن
 اہل اللہ کی کہ جمع ہوتی ہیں وہ وہاں پر بعد سکی کہ دیکھ حکاموں میں اوس چیر کو کہ دیکھی مٹی
 پوچھا لوگوں فی کہا دیکھا ہی تو فی اوسنی کہا اوسنی جاتی تھی ہم ابکسار حج کو سولا حق ہوئی ہم سب کو
 راہ میں نہایت یاس بعضی ایام میں اور ہو گیا ایک گھونٹ یا فی اتنی اتنی کو اور پھر امن مسام
 قافلہ میں اول سی آخر تک پس نہ ملا محکو کہ میں یا فی نامول لوں میں اوسکو با عاریت لون
 اور قریب ہوئی ہلاکت یاس سے تو کچھ آگے ٹر یا میں قافلہ سے دیکھا میسی ایک فقیر کو کہ ہمراہ ہی
 اوسکی برجی اور کوزہ اور گاڑ رکھا ہے اوسی برجی کو کنار می میں ایک حوض خشک کی اور پٹے
 ابل رہا ہے برجی کی بخیسی اسی اور بڑا ماتا ہی اوس حوض میں تو گیا میں طرف اوس حوض
 کے اور خوب پامینی بانی اور ہریلے مشک ایسی پھر مطلع کا مینی قافلہ کو تو یا اون سنے
 وہ بانی اور سیراب کیا ایسی ہالور و نکو اور جوڑ دیا باقی اور بانی اوس طرح جوش مار رہا تھا
 یس کیا جوڑ می گا کو فی ایسا مقام جہاں آتی ہوں ایسی لوگ راضی ہو اللہ تعالیٰ اوسنی
 اور منتفع کری ہم کو انکی برکت سی حکایت منقول ہے ابو عبد اللہ جوہری سی
 کہا اونہوں فی تہا میں ایک سال سرفات میں اور آرشب سو گیا میں وہاں سو دیکھا مٹی
 دو فرشتوں کو خواب میں کہ اوتری آسمان سی اور کہا ایک فی دوسری سی کتسی حاجی الی ہیں
 بہان ابکی سال کہا اوسنی اوسی چہ لاکھ لیکس ہیں قبول ہوا ہے اون چہ لاکھ میں ہی
 حج مگر چہ آدمیوں کا ابو عبد اللہ کہتی ہیں سنکر چا یا مٹی کہ ملا کچھ ماروں اپنی مونہ پر اور گریہ

وزاری کروں اپنی اوپر کہ انہی عرصہ میں پہر پوچھا اوی فرشتی فی دوسری سی کہ ہر کیا کیا
 اللہ تعالیٰ فی معاملہ اون سب سی کہا اوسنی دیکھا اون سبکی طرف نظر عنایت و کرم سی کریم حقیقی
 نے اونہی سبب ہر ایک کی اون چہ میں سی لاکھ لاکھ کو اور یہ فضل و عنایت الہی ہی کہ دیتا ہے
 جسکو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب بڑی فضل اور کرم گاہے **حکایت** مشہور ہے
 علی بن مرفق رضی اللہ عنہون فی بیہا ہوا رہا میں ایک دن حرم میں اور حج کر چکا تھا میں
 ساٹھ چیس کہا میں اپنی دل میں اب کب تک پہر ونگا میں ان راہوں اور جنگوں میں سو
 غالب ہوئی عجیب خواب اور سو گیا میں تو سنائی میں ایک قافل کو کہتا ہی اہی ابن مرفق کیا بلاتا ہے
 تو طرف اپنی گھر کے سوا اوسکی کہ دوست کہتا ہی تو اوسکو پس خوبی اور خوشی ہی اوس کسی کو
 کہ دوست رکھی اوسکو مولیٰ اور رکھی اوسکو مقام بلند اور بہترین پہر پڑھے اوسنی یہ اشعار

ولم اطلب بها احد اسواهم

دعوت الی الزیارة اهل ودی

فاصل بالکرام ومن عاھم

فجاؤنی الی بدیتی کراما

ترجمہ بلایا میں طرف زیارت کی اپنی دوستوں کو اور نہ طلب کیا اوس میں کسی کو سوا ہی اون کے
 تو آئی میری گد پر کرم کرتی ہوئی پس خوشی ہی کرم کرنی والوں کو اور جسکو کہ بلایا اون کو
 اور مروی ہی حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہوں فی دیکھا میں ایک ایک
 جو ان کو کعبہ کے قریب کہ بہت رکوع اور سجدہ کرتا تھا سو قریب گیا میں اوسکی اور کہا میں اوس
 بہت نماز پڑتا ہی تو کہا اوسنی فقط مہون میں اجازت کا واسطی لٹنی کے اور فی اجازت نہیں
 جاسکتا یہاں سی حضرت ذوالنون فرماتی ہیں پس اسی حال میں دیکھا میں ایک رقعہ کہ گرا

اوسیر اوپر سے اور لکھی ہوئی نہی اوسہن یہ عبارت من العزیز العفو الی العبد الصالح
 التکوین صرف مقصود اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر راضی ہو پروردگار اور
 حکایت منقول ہی بعضی صلحا سی کہ کہا اونہوں فی دربان اوس حال کے کہ بٹھا
 ہونہا میں نزدیک کعبہ شریف کی آیا ایک شیخ ڈالی ہوئی چادر ایسی موندہ ہر او گیا طرف زمر
 کے اور ہر ایانی اوسکا ایسی لوٹی میں کہ تھا ہمراہ اوسکی یہ بیچا اور لی لیا مینی سچا ہوا یا فی جہنم اوسکا
 اور جب یا مینی اوسکو تو وہ شربت ہر استہد کا کہ نہی تھی مینی ویسی کوئی حیرت مند کہ یہی ہر ٹوٹا ہر
 تاکہ دیکھوں کون ہی یہ شخص تو چلا گاتا تھا وہ ہر دوسری دن آیا میں فجر سی اور بٹھا رہا میں زمر
 زمر کی کہ ناگاہ وہی شیخ ہر آیا اور وہی نقاب پڑا ہوا تھا اوسکی چہرہ پر پس ہر اڈول زمر سے
 اور یا تو ہر لے لبا مینی فصلہ اوسکا اوجب جاسی تو وہ دو وہ تھا ملا ہوا ساتھ شکر کے کہ اوس
 عمدہ مینی کہی دو وہ شکر نہیں یا تھا رحمت کری اوسیر پروردگار حکایت منقول ہے
 سہیل من عبد اللہ رضی کہا اونہوں فی مخالفت ولی کی لوگون سی نیت ہی اور تفرقہ اوسکا
 ساتھ خدا تعالیٰ کے عزت ہی اور نہ دیکھا مینی کسی ولی کو مگر تنہا فی پسند کر سوا الا اور شیک و طلی
 عبد اللہ بن صالح کی تھی عنایت اور ہر بانی اللہ تعالیٰ کے اور ہر گا کرتی تھی وہ لوگون سے
 شہر بوشہر ہر تک کہ امی مکہ میں او طویل ہوا انعام اوزکا وہاں پر تو کہا مینی اولسی ایک دن بہت
 مدت گزری آپ کو یہاں رشتی ہوئی فرمایا اونہوں فی کیوں نہ رہوں میں یہاں اور
 حالانکہ نہیں دیکھا مینی کوئی شہر کہ او تری ہو وہاں حجت اور برکت نازد اس شہر سے
 اور فرشتی او تری ہن یہاں صبح و شام اور مینی دیکھی ہن اونہیں بہت عجیب چیزیں

اور دیکھا ہے یعنی فرشتوں کو طواف کرتی ہوئی خانہ کعبہ کا مختلف صورتوں میں کہ نہیں
 خالی رہتا کسی وقت طواف سی اور اگر بیان کروں میں سب احوال دیکھا ہوا اپنا تو نہ مانیں گے
 اور انکو عقلمند اور لوگوں کی جو نہیں ہیں ایمان والی کہا یعنی اولیٰ میں سوال کرتا ہوں تسیٰ شد
 کہ بیان کرو تم مجھسی کچھ احوال دیکھا ہوا اپنا فرمایا اونہوں نے نہیں کوئی ولی اللہ تعالیٰ کا کہ صحیح
 ہو ولایت اوسکی مگر یہ کہ آیا کرتا ہی وہ اس شہر میں ہر شب جمعہ کو اور نہیں فرق کرتا اس میں سو
 اقامت میری یہاں واسطیٰ حصول لذت ملاقات کی ہی ایسی لوگوں سی اور واسطیٰ دیکھنی حالاً
 اونکی کے اور تحقیق دیکھا یعنی ایک شخص کو کہ نام اوسکا مالک بن تاسم بن جلی ہی کہ آیا یہاں
 در حالیکہ بہر اہوا تھا ہاتھ اوسکا کہانی میں تو کہا یعنی اولیٰ معلوم ہوتا ہے کہ تم ابھی مشغول تھے
 کہانی میں کہا اونہوں نے استغفر اللہ خندہ مفتہ گذر گئی ہیں مجھ پر کہ نہیں کہانا کہا یا ہی یعنی
 لیکن کہانا کہلا رہا تھا میں اس وقت اپنی والدہ کو اور ویسی ہی جلد ہی چلا آیا ہوں یہاں
 پر تاکہ لمجاؤن نماز فجر میں اور درمیان اونکی اور اس مقام کی جہان سی آئی تھی مسافت تو
 فرسخ کی تھی کیا یقین لاویگا تو میری اس کہنی پر کہا یعنی مان یقین آیا مجھ کو اس بات پر
 فرمایا اونہوں نے احمد ہی اوس خدا کی کہ دیکھا یا مجھ کو مومن شخص یعنی یقین لانی والا کہ راست
 اولیا پر اب جانا چاہی کہ نو سفر سچ کی کپسو ستر منزل میں ہو میں اور یہ مسافت ہی تین مہینے
 ستائیس دن کی بحساب فقط سیر دن کی نہ رات کی یا فقط رات کی سیر کے کہ مقام کہا جاوی
 دن کو اور بعضی بزرگوں نے بیان کیا ہی مجھسی یہ حال کہ اونہوں نے دیکھا ہے کہ وہ کعبہ شریف کے
 بہت فرشتوں اور انبیاء اور اولیا علیہم السلام کو اجہ اکثر دیکھا ہی انکو شب جمعہ میں اور

اسے طرح پر کے رات میں اور جمعہ رات کی رات میں اور گناہی اور نیکوں کی رو برو میری ہوتی
 سے غیور اور دنیوں کو اور بیان کیا ہے اور نہوں کی کہ دیکھا یہی انہیں ہر ایک کو مقام
 خاص خاص میں حرم محترم سی کہ عطا کرتی ہیں اپنی مقاموں پر گرو کعبہ معظمہ کے اور یہی ہیں
 ہر آہ او کی ہر ایک کی اتباع اہل قربت اور اصحابوں او کی سے پہر کہا کہ علی ہی آنحضرت صلی علیہ
 علیہ وسلم کے اس قدر اولیاء اللہ جمع ہوا کرتی ہیں کہ نہین جانتا ہی کوئی گنتی او کی سوا اللہ تعالیٰ
 کی اور سقد رحم خفیر ہو میں ہوتا ہی اور ایسا کی ساتھ پہر کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور اولاد او کی
 صلعم جمع ہوا کرتی ہیں اور بیٹھتی ہیں قریب دروازہ کعبہ کے پاس اپنی مقام منسوب یعنی مقام ہر ایک
 اور حضرت موسیٰ اور دوسری جماعت انبیا علیہم السلام کی جمع ہوتی ہیں درمیان دونوں کیوں
 مانیں گے اور حضرت عیسیٰ اور جماعت او کی علیہم السلام والصلوہ جمع ہوتی ہیں جاب حج اسود
 اور دیکھی ہے اس جانب میں قریش حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اور جماعت ملائکہ علیہم
 السلام کے جمع ہوا کرتی ہی قریب حجر اسود کی اور دیکھا ہی سردار سی آدم حاتم المرسلین رحمت
 اللعالمین تاج الاصفیا امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھی ہوئی سردیکہ کن پائے
 کے مع اپنی اہل بیت اور اصحاب اور اولیاء امت ناجیہ کی پہر کہا دیکھا ہی یہی حضرت ابراہیم
 اور حضرت عیسیٰ کو زائد سب انبیاء میں دوستدار اور خیر خواہ واسطی امت محمدیہ کی اور بیت خور
 ہونی والی نسبت اور دن کی ساتھ فضیلت اور بزرگی اس امت کی اور بیت مانوس ایک ساتھ
 اور دیکھی ہی بعضی انبیاء میں خیرت انکی فضیلت اور بزرگی کی جہت سے یہ بیان کی انہوں
 نے اور بہت اسرار اور سب کی ذکر اور نکات طول ہے اور بعضیوں کو او میں سی تجویز کرتی ہیں

عقول ظاہریہ اور بعضوں کی بنیہن کہتا ہوں میں یہ خیرت مذکور کچھ مستبعد نہیں اور انبیاء سے
اس واسطی کہ معلوم ہی حال غیرت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی بکا کاشب صحاح سید المرسلین
میں جو کچھ گذر اور غیرت خیر دیکھ کامہین محمود اور پسندیدہ ہی اور وہ جو مذموم ہو وہ حد
ہے اور انبیاء علیہم السلام پاک ہیں جس مذموم سی اور وہ جو بیان کی محبت حضرت ابراہیم
اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہونا سبب اون دونوں کی حال کے اور واسطی محبت
اون دونوں کی اس انت مرحومہ کی ساتھ اور خوب جاتا ہی ان باتوں کو وہ شخص جو مطلع اور
واقف ہی اخبار اور آثار سی بلکہ یہ امور مفہوم مہومی ہیں خود فرقان حمید اور قرآن مجید سے
وامدا علم حکایت منقول ہی کہ ایک راج کیا ہشام بن عبد الملک فی قبل اپنی جلیفہ
ہونی کے پس کو شش کی کہ بیہترین گیس کر بوسہ دی حجر اسود کو سو نہ پہنچ سکا و ہا شک سبب
اثر دام کی اور اسی حال میں آئی وہاں حضرت زین العابدین بن حسین بن علی رضی بن ابیہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جانا چاہا اونہوں فی واسطی حجر اسود کی پس ٹھہر گئی سب اور
الاک ہو گئی ایک سی سامنی سے کہ کھل گیا واسطی اونکی رستا اوں اثر دام اور کثرت میں ہر تک
کہ بوسہ دیا آپ فی جا کر تو کسی فی پوچھا ہشام بن عبد الملک سی کہ یہ کون شخص ہے کہ اس قدر
تعظیم کے لوگوں فی اور ہٹ گئی اوںکی راہ دینی کو اور نہ گذر ہو فی مٹھاری مشقت باوجود
سرداری اور فسری کی کہا ہشام فی میں نہیں پہچانتا اسکو پس کٹر اہوا وہاں قریب
ہشام کے فرز وق شاعر سو کہا اوںسی سنکر یہ جواب علی ہشام کا کہ میں اس شخص معظّم مکرم
کو خوب جانتا ہوں مجبسی سنو پھر پھر ہی اوںسی شامین حضرت زین العابدین رضی کی یہ اشعار

مترجمہ اور حوالہ فیہ تفصیلت حسب دست آپ کے ان شعروں سے ہشام کو

هَذَا اس خیر عباد اللہ کلہم	هَذَا السی الثقی الطاهر العلم
هَذَا الَّذِی تَعْرِفُ الطَّحَاءَ وَطَائِفَهُ	وَالسَّبَّ بَعْرَهُ وَالْحَلَّ وَالْحَدَّ
يَكَادُمُ سِكَ عَرَايَا رَاحَتِهِ	رُكْنَ الْحَطْبِ اِذَا مَا جَاسَتْ لَمْ
مَا قَالَ لَا عَطَا لَآفِی تَشْهَدُهُ	لَوْلَا الشَّهْدُ كَانَتْ لَاؤُهُ نَعْمَ
اِذَا رَجَعَهُ قَرْنٌ فَالْوَائِلُهَا	اَلِی مَكَارِمُ هَذَا بِيْهِي الْكُرْمِ
اِنْ اَعْدَا هَلَّ السَّيِّ كَاوَلَا اُثْمِيْهِمْ	اَوْ قَتَلَ مِنْ حَدِّ اَهْلِ الْاَرْضِ سِيْ
هَذَا اس فاطمة اَنْ كُنْتَ حَاطِلُهُ	مَحْدَةً اَسَاءَ اَللّٰهُ قَدْ حَمَلُوْا
وَلَيْسَ فَوَلَكُ مِّنْ هَذَا صَانُوْهُ	الْعُرْبُ تَعْرِفُ مِّنْ اَكْرَبِ الْعَجْمِ
بَعْضُ حَسَاءٍ وَبَعْضُ مِّنْ مَّهَابِتِهِ	فَلَا يَكْلَمُهُ اِلَّا حَسٌّ يَّسَمُ

ترجمہ یہ بیٹا ہی بہتر کا اللہ کے تمام بہتوں سی یہ پر ہنر گار منتخب پاک باور ہی ہے یہ وہ شخص ہے کہ یہی جیتی ہی زمین کہ قدم او سکی گوا اور کعبہ پہنچتا ہے او سکو اور حل و مرصہ نزدیک ہے کہ تہا بنی اون کو واسطی بھیجی ہو سلی اونکی کے رکن حطیم کا حکم آئی او سکو جو مسی کو نہ کہا لفظ لایعی نہیں کہی مگر اتحیات میں اگر نہ ہوتا التجبات تو ہوتا لا اون کا نعم جبکہ دیکھنا اون کو قریش نے کہا او کو کسی والی فی کہ طرف افلاق پاکیرہ اس شخص کے منتہی ہوتا ہے کرم اگر گنی حاوین ازل تقوی تو یہ اونکی میتھو این یا کہ کہا ماوی کون ہں بہنر زمین پر رہتی والون کے کہا جاو گیا یہ ہن یہ بیٹا فاطمہ رحمہ کا ہی اگر تو او سس تا واقف ہی سلامتہ نانا او سکی کے تمام

ختم کی گئی : اور ہمیں ہی تیرا کہنا کہ یہ کون ہیں نقصان کرنے والا انکا تمام عرب پہنچاتی ہی ہوگی
 کہ تو ہمیں پہنچاتا اور تمام عجم وہ سرنچا کہتی ہیں جیسا اور لوگ سرنچا کہتی ہیں ہیبت انکی
 سے نہیں کلام کر سکتا کوئی مگر اسوقت کہ وہ قسم کرتی ہیں اور صریح ہی کہ حضرت زین العابدین
 پڑا کرتی تھی تمام روز و شب میں ہزار رکعتیں اور ہمیں چوٹیں آپ فی نمازین رات کی کہی
 حضر اور سفر میں اور جب آپ وضو کیا کرتی تو زد ہوتا تارنگ مبارک آپکا اور جب کھڑی ہوا
 کرتی نماز کو تو کانپنی لگا کرتا بدن شریف آپکا چوچہ کسی فی آپ سی باعث اس لرزہ کا فرمایا آپ نے
 تم کیا جانتی ہو کہ میں کسکی رو برو گھڑا ہوتا ہوں اور جب آندھی چلا کرتی تو انکے شش آجاتا تھا
 اور ایک بار آپ ایک گہرین درمیان مسجدی کی تھی کہ اوسمیں آگ لگی پس پکارنی لگی آپ کو
 باہر سے واسطی بھگنی کے کہ امی ابن رسول آگ آگ لیکن نہ اٹھایا آپ فی سر مبارک اپنا سجدہ
 بخوف جان اور واسطی طرح پڑی رہی رو برو در و در گار کی یہاں تک کہ بھگنی خود وہ آگ پہر
 عرض کیے ہو اخواہوں فی کہ یا حضرت گشت زبانہ ریز تھی اور ہمیں پکارا ایکو واسطی بھگنی کی سو کیا گیا
 تھا کہ نہ باہر آئی آپ فرمایا حیرت زدہ کر دیا تھا مجھ کو اس آگ سی دوہری آگ فی اور اکثر حضرت
 یہ دعا پڑھا کرتی تھی اللہم انی اعوذ بک ان تجسسن فی لوا مع العیون علی نبی
 و نقیب سریرتی یعنی امی پروردگار میں تجھی پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ بہلا معلوم
 ہو لوگوں کے نظروں میں ظاہر میرا اور حال یہ کہ خراب و بد ہو باطن میرا بر خلاف ظاہر کے
 اور اکثر فرمایا کرتی تھی بطور یضیحت اپنی یاروں کو کہ ایک قوم فی عبادت کی ایسی کی خوف سے
 سو یہ عبادت ہی غلاموں کی کہ بخوف آقا اوسکی اطاعت میں مشغول رہتی ہیں اور دوسری

قوم فی عبادت کی از روی رغبت اور امجد کے سویہ عبادت ہی تھا اور ستودا گردن کی روٹی
 اپنی فائدہ کی مشغول تھیں مٹی و کو شستہ میں اور ایک قوم فی عبادت کی اوسکی فقط نظر
 سونچنا و تھی اور ایک یہ بات ہمیں پسند تھی کہ کوئی دوسرا اعانت کر ہی آپ کی و
 کے یا فی خاص کر مین یکے خود لایا کرتی یا فی طہارت کا اور چہا کر مٹی اوسکو قبل سوئی کی پھر
 جب اوٹنی رات کو تو اول نسواں کرتی پھر وضو و نماز شروع کرتی نماز اپنی اور قضا
 اوس چیز کو فوت ہوتی آپ سی دن کی اور دین سی تہ کو اور جب چلا کرتی تو بہت ہاتھ
 ہلایا کرتی بلکہ قریب رکھتی اپنی زانو سی اور نہ ڈالتی تھی اپنی آپ کو دلدہ و دانستہ خطرون
 اور دشواریوں میں اور فرمایا کرتی محو نہایت تعجب آتا ہی اوس متکبر صاحب فخر سی کہ تھوڑا
 کل قطعہ نایک بی حس و حرکت اور پھر ہوا و گاکل کو مردار نایک اور بڑا محل تعجب کا وہ شخص
 کہ سنا کرتا ہی پروردگار میں حالانکہ دیکھتا ہی خلیفہ ایسی اور نہایت عجیب ہے اوس سے کہ میرے
 حیات از روی کا حالانکہ دیکھتا ہی حیات دنیاوی کو اور نہایت تعجب ہے اوس سی کہ عمل کے
 و تھپی دار فنا کی اور چھوڑا دار بقا کو اور تھی ایک جماعت مدینہ والوں کی کہ خرچ کہا کرتی تھے
 اپنی ضروریات میں اور نہیں جانتی تھی کہ کمان سی ہی یہ وہ معاش ہماری سو بعد وفات
 امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی نہ پایا او نمون فی اوس چیز کو کوئی جانتی تھی وہ رات میں تو
 کہ نبی امام دیتی تھی اوسکو پوشیدہ اور گمان کرتا تھا جاہل شخص آپ پر محل کا سو بعد وفات
 دریافت ہوا کہ آپ تکفل ہی سو کر کے لوگوں کی اور فرمایا ہی انکی صاحبزادی امام محمد باقر
 رضی اللہ عنہ کہ وصیت کی ہی تجھ میری باب فی یہ کہ نہ ہر ایسے و صاحبت کروں ہرگز نہ بلکہ شخص کی

اور نہ گفتگو اور نہ آمد رفت کہوں اولیٰ اور نہ چلون او کی ساتھ راہ میں اول تو پہنچ فاسق
سے کہ وہ سچ دیکھا تجھ کو ایک لقمہ پر بلکہ اوس سی کم پر عرض کی مینی ای والدہ رحیم لقمہ سے کیا خیر
کم ہے کہا طمع کرنا او کا کسی چیز میں پہنچنا یا اوس کا اوس چیز کو اونچیل کہ وہ قطع کر دیکھا تجھی
اوس چیز کو تو محتاج تر طرف اوس کی اور جھوٹا کہ وہ مانند سدا ب کی سی وہ دور کر دیا ہی تجھی
قریب چیز کو اور قریب کر دیا ہی بعد کو اور اجماع کہ وہ چاہتا ہے نفع پہنچا تا تیرا تیرا نقصان
پہنچا دیتا ہے اور تحقیق کہا گیا ہی کہ دشمن عاقل ہوتا ہے دوست احمق سی اور قاطع رحم کہ پایا ہے
مینی اوسکو بعد رحمت الہی سے تین مقام پر کلام الہی میں اور عروسی کہ ایک شخص نے کچھ برائی
کیے حضرت زین العابدین کی اور اقر کیا آپ پر تو فرمایا اوس سے حضرت زین العابدین کی اگر
ہوں جیسا کہ کہا تو فی تو توبہ و استغفار کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سی اور اگر نہیں ہوں میں جیسا
کہ ظاہر کیا تو فی تو بخشی اللہ تعالیٰ تجھ کو سوشش آیا وہ شخص حضرت کی بعد از و شپانی کی اور توبہ دیا
آپ کی سہ مبارک پر اور کہا فدا ہوں میں آپ پر آپ ایسی نہیں ہیں جیسا کہ منسوب کیا تھا آپ کو
مغفرت طلب کریں آپ میری واسطی اللہ تعالیٰ فرمایا اپنی بختا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اوسوقت
پڑھی اوس شخص نے یہ آیت کریمہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالہ اور کیا خوب کہا ہی کسی نے

وما الناس الا واحد من ثلاثہ	شرف و مشرف و مثل مقام
فاما الذي فوقی فاعرف حقه	واتبع فيه الحق والحق لازم
واما الذي مثلي فان زال وهما	تفضلت ان الحق الفضل حاكم
واما الذي دوني فان قال عني	مقاله عرضي وان لام لائم

ترجمہ اوشیس میں لوگ گر ایک تین قسم سی شریف اور ادنی اور برابر تیرہ جو کوئی مجبسی اونچا تھا
میں اوسکا حق بیجا تاہوں اور اسح کہ تاہوں اوسکی حق میں اور حق لازم ہی تھا اور جو کوئی برابر
میری ہی پس اگر کچھ حاکم سی تو میں اوسکی ساتھ احسان کر تاہوں تحقیق اصل سلتہ احسان کہ
حکم کرتا ہی۔ اور جو کوئی محسی بیجا ہی اگر کچھ کہتا ہی تو بیجا تاہوں اوسکی قول سی ایسی ابر و کو اگر
علامت کری کوئی علامت کرنوالا۔ لازم کروں گا ایسی دل بر رو گردانی کرنا ہر خطا واری اگر بیت
ہوں اوس سی محبہ پر ایدار ساییں اور اکبار ایک غلام ایک جلد لاتا تھا تو سے گر مارم
گوشت ہنا ہوا وسطی نہان کی کہ کھار ماندا وہ ہمراہ آب کی سوگر پڑا وہ اوسکی ہاتھ سی لگی
ایک جوئی کم عمر صاحبزادی کی تیر پر کہ وفات کی اونہوں فی اوس صدر سی پس آناد کر دیا
اوسکو آپ فی اور فرمایا دیدہ و دہسہ بہن کیا تو فی یہ کام اور تھنیر و تکفین کی ایسی تحت جگر کے
اور شریف لیکٹی آپ وسطی عبادت محمد بن اسامہ بن زید رضی کی اوسکی حالت مرض میں پس
روا شروع کیا اون محمد فی تو فرمایا اوسنی حضرت رین العادین رضی فی کیا ہی حال تھا ادا
عرض کیے اونہوں فی مجبہ قرص ہی فرمایا کس قدر ہی کہا اونہوں فی سیدر و ہزار و ہزار فرمایا
آب فی تم مطمئن رہو اب مجبہ سے یہ میں کھیل ہوں اوسکی ادا کا اور نکلی ایک دن آپ مجبہ
سوا آپ سی راہ میں ایک شخص اور دشنام دی آپ کو تو دوشی اوسکی تنبیہ ادا دی کہ
عید و موالی آپ کی جو ہمراہ تھی فرمایا آپ فی اون غلاموں سی باز رہو اس سی بہر جو لگی
پاس اوسکی اور فرمایا نہن پوشیدہ تجسی اکثر امور ہماری کیا کچھ حاجت ہی تھو کہ علامت

کروں میں تیری اوسمیں سوائس علم و کرم سی شرم گیا وہ شخص پس ڈال دیا آپنی اوسیر
اپنی یاد رکھو کہ اوسری ہوی تھی اور حکم کیا واسطی اوسکی ہزار درہم کا اور تہادہ شخص کہ کہا
کہ تاتا بند اوس واقعہ کے اشہد انک من اولاد الرسول کہتا ہوں میں نہ تو ہم
کری کوئی بی سمجھ یہ کہ تھی یہ لوگ دو لہند اوزخ کرتی تھی اپنی اموال کثیر و سی بلکہ یہ اہل بیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارباب سخاوت اور قوت تھی اور اصحاب فضل و مروت اور مظهر
سکرام نبوت کی ملتا تھا انکو مال پس خرچ کیا کرتی تھی یہ اوسکو جلد تر اور نہیں کرتی اوسکو پاس
اپنی اور انہیں اہل بیت کے حق میں صادق ہی قول اس کہنی والی کا

وَلَيْسَ الْفَقِيرُ الصَّابِرُ فِي آخِرِ الصَّبْرِ

وَهُمْ يَنْفَقُونَ الْمَالَ فِي أَوَّلِ الْفَقْرِ

عَلَيْهِ فَلَمْ يَدْرِ الْمَقْلُ مِنَ الْمَذْيِ

إِذَا نَزَلَ الْحِجِّي الْعَرِيبُ تَقَارَعُوا

ترجمہ اور وہ خرچ کرتی ہیں مال شروع غنا میں اور زہر نو کرتی ہیں صبر بیچ آخر صبر کے جبکہ اوسرا
اوسکی محلہ میں مسافر قرعہ ڈالتی ہیں اوسکی لیجانی کو پس وہ نہیں پہچان سکتا مقل کو تو نگر سے
اور کہا ہی کسی اور فی اسی باب میں

ثَنَاهَا الْقَبْضُ لَمْ يَطْقَهُ أَفَامَلَهُ

لَعَوْدِ سَيْطَانٍ حَتَّى لَوَّاهُ

لَجَادِبَهَا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ سَائِلُهُ

قُلُوبُهُمْ يَكُنْ فِي كَفِّهِ غَيْرُ نَفْسِهِ

فَلَجَّتْهُ الْمَعْرُوفُ وَالْجُودُ سَاعِلُهُ

هَوَى الْمَجْرَمُ مِنْ أَيْنِ النَّوَاحِي انْتَبَهَ

ترجمہ عادت رکھتا ہی کشادہ رکھنی ہتیلی کے یہاں تک کہ اگر وہ سمیٹی اوسکو واسطی بند کر کے
تو نہ طاقت رکھیں اوسکی پڑا کر نہ ہوتا اوسکی ہتیلی میں سوا جان اوس کے تو البتہ

سجائوت کرنا سنا اور کسی لیسٹر میں اندسی سائل اور سکا اور وہ دریا ہے جس طرف سی آوی
تو اسکی پاس لیسر موج اسکی خیرات ہی اور بخشش گزارہ اور سکا اور میں مضمون ہی یہ کلام

ومن یشم صیف الطوق والبصر
كالمرح المورکم سهص ولم یطرا

کمال الماسم من شعاع امله
من یعدک مکفی فقد والشد

یہ ترجمہ بہت ہیں مضمون میں تکلیف زدہ توجہ خور ہیں اور میں صغیف الکلام اور کم بیانی والے
کہ گنتی ہیں تنگ کو تو کافی ہے اور کو مصیبت ترنی والد کے سی نامہ جو رہ کر سچ کہوں سی کی کہ نہ اور کسی
نہ اور کسی اور کہا خراب کہا ہے کہے سے استی مات میں

حتى تراء عینا وهما صحهوه

ان الکرم لیجی عندک عشره

یہ ترجمہ تحقیق صاحب کرم جیسا تا ہی تجھ سی تنگی ایسی یہاں کہ تو اور کو غنی جانتا ہی اور وہ مجلس میں
اور کہا حسان بن ثابت رضی خوشاعر نہی حضرت رسول تعقلیں کے جبکہ بوجہ آنحضرت فی البک
قبیلہ انصاریتے یہ کون ہی سر دار تمہارا اسی سلمہ اور تیا اور ہوں فی خرب قبس کو مع صفت
سجل اسکی کے تو ارشاد نبوی ہوا کہ کو نبی بیاری خراب تر اند کل سے ہی اور سر دار بچیل ہیں
جا ہی تم کو سر دار مقرر کر و بلکہ سر دار تمہارا آج سی سرور میں جموع ہی فواج دل کشا وہ بیجا
والا لیس یہ تبدیل و تغیر اور عزل و نصب سکر حسان بن ثابت رضی فخر شعرائی اظہر ہے یہ اشعار
مضمون مضمون مذکور کے

فقال لئامس ذانقلون سید
بجمله عینا وقد مال سودا

یقول رسول الله والحق قوله
فقلنا له حریس قیس علی الذی

فَقَالَ رَأَيْتُمُ الدَّاءَ أَدْوَى مِنَ الْقِيَامِ	اَرَمِعْتُمْ بِهَا حُرّاً وَخَلَّ بِهَا نَيْدًا
وَسَوَدَ عَمْرٍو بَيْنَ الْبُحُوحِ لِحْوَدِهِ	وَحَقَّ لِعَمْرٍو ذِي الْبَيْدِ اِنْ يَسْتَوْ
اِذَا نَجَّاهُ السَّوَالُ اَنْتَهَبَ مَالَهُ	وَقَالَ خُذُوهُ لَقَدْ عُدَّةٌ عَدَا
فَلَوْ كُنْتُ بِأَحْرَبٍ مِنْ قَيْسٍ عَلَى الْقِيَامِ	عَلَى مَثَلِهَا عَمْرٍو لَكُنْتُ الْمَسْوَدِ

ترجمہ فرماتی ہیں رسول اللہ اور حق ہی قول آپ کا پس فرمایا آپ فی ہم کسی کو گنتی ہو تم سردار
 تو کھا مہنی کہ سردار ہمارا حرم قیس سے یا وجود کیہ ہم او کو بچیل جانتی ہیں اپنی درمیان میں اور
 تحقیق پہنچا سردار ہی کو پس فرمایا اور کو ان سی بیماری سخت زیادہ ہی اوسن بیماری سی کہ
 منسوب کیا تمہی ساتھ اوسکی اورنگ ہو اوتھی ہاتھ اوسکا اور سردار کیا آپ فی عمرو بن جموح کو
 بسبب سخاوت اوسکی کے اور حق ہے واسطی عمرو صاحب سخاوت کہ سردار بنایا جاویں ہا جبکہ اتی
 ہیں نزدیک اوسکی سائل لوٹ لیتی ہیں مال اوسکا اور کتا ہی وہ کہ لی لو اوسکو بندہ کل ہتھاک
 کام آویگا پس اگر ہوتا تو ای سردیٹی قیس کے اوپر اوس خلعت کی کہ اوسپر عمرو ہی
 البتہ ہوتا تو سردار نہ ہو تبسم فرمایا اور خوشنود ہو ہی حضرت شافع المذہبیں مستند
 حسان کے ان شعرون کو اور فرمایا ان من الشعر لحکما و مروی حکمتہ اور کہا ہی
 امام امام سید مقام ابن مبارک رضی اللہ فی کہ سخاوتی شس یعنی بی پروا ہونا اور نگران خفا
 دوسروں کی مالکی طرف بہتر اور ارفع ہی مال خرچ کرنی اور داود و حسن سی حکایت
 مروی تھی امام حفصہ محمد بن علی بن حسین بن امام علی بن ابی طالب رضی عنہم اجمعین سے
 کہ گئی آپ ایک بائج کو پہر حجب داخل ہو ہی مسجد الحرام میں تو دیکھا طرف خانہ کعبہ کے

سوا و سکودیکر استفیدی کہ بلند ہوا آوار آب کا عرض کیے آپ سی لوگوں فی کہ نسب آدمی
 آب کو دیکھتی ہیں اگر نرم کریں آب اور آہستہ کریں ایسی آواز کو تو عین مناسب ہی فرمایا آب
 نے کیوں نہ کر یہ و بکا کروں میں امید ہی کہ پروردگار رحیم نظر رحمت فراوی مجھ پر اور ادا کو
 بہ خون میں ساعت اوسن رحمت کی گلکو میر طواف کیا میت اسنہ کا اور نماز پڑھی سچھی مقام
 ابراہیم کے اور جب اوٹھایا میر مساک اپنا سجدہ سی تو جبکہ سجدہ ہی کی ترتی اسون سے
 اور فرمایا آب فی بعضی مصاحبین سی کہ بہن ننناک ہون اور دل میر افسردہ ہی تو دیا
 کہا اونیون فی باحث اس رنج کہ ورت کا فرمایا آب فی جس شخص کے دل صافی من فالصر
 دین الہی سما جاتا ہی تو روک دیتا ہی او سکوتو بہ سی طرف ماسوا ہی کی اور ڈر ہی مجھ کو کہہ
 وہ دنیا جی حکم ہے پر پھر کا اہل امد کو بھی گھوڑا میری سواری کا اور لباس میری پہنی کا
 اور بیوی کر کے اور لقمہ کھانیکا اور مثل او سکی اور سیاہ برتنی کی اور فرماتی تھی کہ اہل توبہ
 وہ لوگ ہیں کہ ہلکی اور سہل ہیں بنسبت اور دنیا داروں کی محنت اور تسقت من اور زائد
 اولسی ہیں امداد و اعانت میں جب بھولی تو یاد دلاوین شجگو اور اگر ذکر کری تو توبہ دگار
 ہون تیری اوسمین کہتی ہیں امر حق کو اور قائم رکھتی ہیں حکم الہی کو سو قیاس کر تو دیا کو نہیں
 سہری کی اور تری ہی تو اوسمین منزل سی اگر یہ کوچ کر جاتا ہی تو وہاں سی صبح کو یا مثل
 اوس کمال عالی کی کہ حاصل ہوتا ہی شجگو خواب میں اور بعد بیداری نہیں ہوتا کچھ نشان
 باو کا ساتھ تیری بہر شری یہ اشار

الا ایما الذی احلامنا ثم	وما خیر حیش لایکون بدائنا
--------------------------	---------------------------

قَامِلٌ إِذَا صَلَّيْتَ بِالْأَمْسِ لَهَا

فَامَتْهَا صَلَاتُ الْإِكْلَامِ

ترجمہ: اگر وہ تحقیق دنیا مانند خواب ہوئی والی کی ہی اور جو کہ اجا عیشیں ہی نہیں قیامت
تاکل کر جبکہ پہچانتا توکل کو لذت پر پہنچا کیا توئی او سکویس نہیں تو مگر مانند خواب دیکھتی
والی کے : اور فرماتی تھی آپ کہ تو نگرہی اور عزت مقام ڈھونڈتی یہ سرتی ہی موس کے
دلین سوچت پہنچتی ہیں اوس جگہ پر جہاں توکل ہے تو ٹہر جاتی ہیں اوس جگہ یعنی اگر اوس
دلین توکل کو نہیں پاتیں تو اوس دلین نہیں رہتیں طلی جاتی ہیں اور ہی معنی ہیں
کہی ہیں یہ اشعار

بِحَوْلِ الْعَنِي وَالْعَرَفِ قَلْبِي مَعِ مَنْ

فَانِ الْقِيَافِ قَلْبِي تَوَكَّلَا

اِقَامَا فَا مَسَى الْعِيدُ بِاللَّهِ ذَا غَنَى

عَزِيزًا وَانْ لَمْ يَلْقِ يَافَى تَوَحَّدَا

ترجمہ: حوالہ دیتی ہیں غنی اور عزت بیج دل موس کی پہر اگر یافا میں یہ دونوں اندر لوگو
توکل کو : تو قیام کرتی ہیں پہر جو جابری سبہ ساتھ تو نفع اللہ کے صاحب غنی کا اور
صاحب عزت کا اور اگر یافا میں وہ دونوں توکل کو تو کوچ جاتی ہیں : اور معنی اوس
ارشاد آپ کی جو گزر چکا کہ جس کے دل صافی میں خالص دین الہی سما جاوی تو او سکوی
ماسوا کی ساتھ مشغول ہوئی نہیں دیا یہ ہیں کہ خالص دین الہی مستلزم ہی محبت الہی
کو درحقیقت اوس میں کہ وہ دین سما یا ہی سو وہ دل مشغول بہ محبوب ہو گا نہ غیر کی طرف
پہن نہ سنی گا اور نہ دیکھی گا وہ کسی چیز کو مگر ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اوس کی جانب ہی او کہا کہ
عبد اللہ بن عطاء نے کہ نہیں دیکھا یعنی علیا کو کسی کی رو برو کم اور زاد ہستہ نسبت تو کی

روز و حجاب امام محمد علی بن ابی طالب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور کلمہ ہی المعقلی اہل
 لغت کی کہ لغت ان محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا امام ماقروا سطحی کہو لنی اور وسعت علم انبی
 ہی اسو سطحی کہ پیشتر ہی تفرستے اور معنی او کی وسعت کی میں کہتی ہیں عرب یقرت الشی لغز
 اسی فتحہ و وسعت اور سیر کو کہتی باقر اسو سطحی کہتی ہیں کہ وہ بھی اول کہتو تا اور جلیہ تا ہے
 شکم اتنی شکار رازی ہوئی کا اور دریا ہی امام ماقروا رضی اللہ عنہ کی کہ ایک سپر اتہائی نہا کہ میں
 او سکوا ہی اکھون میں موعظہ اوست کریم کہتا تھا اور راحت او کی عظمت کا میری آنکھوں
 میں حقارت دیا کی تھی او کی اکھوں میں حکایت مسعودی ہی لیت س سدر من سے
 کہا اونہون فی کیا میں حج کو پیادہ سہہ اکسو تیر و ہجرتی من سوجب پہنچا میں کہ میں اور
 یڑ ہی یعنی نماز عصر کے بعد انکی چڑ ہا میں کہ وہ ابوبیس یڑش ناگاہ دیکھا یعنی وہاں ایک آدمی
 بیٹھا ہوا کہ مستول بدعا ہی پس کہتا ہی بار بار اتفقہ کہ لوٹ جاتی ہی سابس او کی
 یڑ یا افتد یا اللہ اسقیر یڑ یا حی یا قیوم اسقیر یڑ یا حسن یا حسن یڑ یا خیم رحم یا رحم الرحمن
 یعنی اس شاتون نامون کو اسہا ہر بار کھا کہ دم نہ ہو ہوگا سپر کہنا ای اللہ تعالیٰ میں چاہتا ہوں
 انکو تین کہلا دمی وہ مجھ کو اور یہ کہ دونو چادرین میری پیرائی ہو گئی ہیں مستول فی
 انکو حضرت لیت فرماتی ہیں و اللہ ہوز نہ تمام ہوا تھا کلام او سکا کہ دیکھا یعنی ایک تین
 بہر اسو اعدہ انکو روٹ کا اور نہ ہی اوش موسم بن انکو کہن روی زمین چرا و ردو
 چادرین صاف و شستہ ہی کہی ہو میں رو برا و سکی تو چاہا اسو سنی کہنا انکا کہاسنی
 میں بھی شریک تمہارا ہوں اس کہانی میں پوچھا بھی کسطح شریک ہوا تو میرا اسمن

کہا مینی تم دعا کرتے تھی اور میں آمین کہتا تھا تو کہا مجھی اُو اُگی بڑھو اور کہا وحسب قدر
 چاہو لیکن خبردار مت چہانا اسمین سی کچھ سو بڑھائیں اور خوب کہا یا اوسمین اوکی ساتہ کہ
 اوستہ کہی نہ کہا ہی تھی اور جی انکورا وسمین سی بی گشلی تھی سو بہر گیا شکم ہارا اور نہ کم ہوا
 اوس برتن سی کچھ پہر کہا اوس بزرگ فی محبسی کہ لی ایک چادران دونون مین سی جو کہ
 پسند ہو تجکو کہا مینی نہیں حاجت انکی محکو تو کہا مجھی اوٹ کر لی تاکہ پہنوں مین ان دونو
 کہ سو اوٹ مین ہو گیا مین اوس سی تو تہ بند کیا اونھون فی ایک کا اور اوٹہ لی دوسری اور
 اگلی دونو چادرین تہ کر کے لیلین اپنی ہاتھ مین اور اوتر می اوس سیاہ سی سو چچی آیا مین
 بھی اوکی یہاں تک کہ پہنچی مقام سی مین تو طوایان اوس سی ایک شخص اوسوال کیا او
 اوسنی اسطرح کہ پہناؤ محکو کپڑا ای فرزند رسول اللہ پہناؤ ہی تمکو پروردگار جامہ حنٹ سی سو
 دی دین اونھون فی وہ دونو چادرین لپیٹی ہوئی او سکوت قریب گیا مین اوکی اور پوچھا
 اوس سی یہ کون شخص مین کہا اوسنی یہ امام جعفر بن امام محمد رضا مین پس فہونڈ امین فی
 او نکو تاکہ سنوں اوسنی کو فی ایسی بات جو نافع ہو محکو لیکن پہر نہ پایا او کو راضی ہو پروردگار
 اوسنی اور کہا ہی امام سفیان ثوری رضی کہ سننا ہی مینی امام جعفر بن محمد صادق سے
 فرماتی تھی آپ تحقیق نایاب ہو گئی سلامتی یہاں تک کہ پوشیدہ ہو گیا نشان اوسکا پس
 اگر ہو کسی چہر مین تو شاید ملی خمول و گوشہ نشینی مین اور اگر نہ ملی خمول مین ہی تو قریب
 کہ ملی تخلیہ مین لیکن یہ تخلیہ نہیں مثل خمول کے پہر اگر تخلیہ مین ہی دستیاب نہ ہو تو قریب
 کہ ہو سکوت مین لیکن سکوت برابر تخلیہ کے نہیں اوس سی کترہ پہر اگر سکوت مین ہی ملی

تو قریب ہی کہ ملی گئے کلام میں سلف صالحین کی اور سعید وہ شخص ہی کہ پاؤں اپنی
نفس میں غلوٰت کو یعنی عدم تعلق ساتھ کسی چیز کے دنیا سی اور مرو ہی ہی کہ طلب کیا
حضرت امام جعفر بن محمد رحمہ کو ایک بار خلیفہ ابو جعفر منصور فی سبی حباس میں اور عہد ہوا آپ پر اور
وعدہ کیا آپ کی قتل کا پھر جب رو پر گئی آپ اسکی تو بہت ڈرایا اور دھمکایا اور کہا کیا ہے
نکحو اہل عراق نے امام دینی ہیں تمکو زکوٰۃ اپنی مال کے فساد و بغاوت کیا چاہتی ہو تم میری
سلطنت میں قتل کر ہی نکھو اللہ اگر قتل کروں میں تمکو تو فرمایا آپ نے اے امیر المومنین
حضرت سلیمان کو سلطنت دی اور شکر کیا اور ہون فی اللہ تعالیٰ کا اس عطیہ عظمیٰ پر اور
حضرت ایوب بٹلی ہوئی تو صبر فرمایا اور حضرت یوسف یزظم ہو اسو بخش دیا اور ہون نے
یس یہ کلام امام مسکرتا مارا عہدہ خلیفہ کا اور دور ہوئی برائی دسی اور خوش و خرم
ہوا آپ کی طرف سے اور اظہار رضا مندی کی حضرت امام جعفر رضی کی جاب میں اور توفیق
کیے آپ کی پھر جب واپس آئی حضرت دربار شاہی سے تو پوچھا ہوا خواہوں فی آپ سے
کہ کیا پڑتا تھا اور آپ فی جاتی وقت خلیفہ کے یاس کہ فرما گیا اسقدر غیظ و خشم اسکا
فسر آیا اپنی مینی جاتی وقت اسکی رو پر و یہ **اللّٰهُمَّ احْشِنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ**
وَالْكَفَى بِكَفِّكَ الدَّيَّ لَا يَرَامُ وَأَعِزَّنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَى أَهْلِكَ وَأَمَّا رَحِمَتُكَ
اللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَجَلٌ وَالْكَوْمُ مَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ اللّٰهُمَّ بِكَ ادْفَعْ عَنِّي مَخْرَجَ
تَوَاحُدٍ بِكَ مِنْ شَرِّهِمْ حَرِّهِمْ يَا اللّٰهُ نَظَاهِرُكُمْ نَجْوَاكُمْ سَاوِيَكُمْ أَسْأَلُكُمْ کہ میں ہوتی
کہی اور جبکہ وہی حکم پہنچا ہوا اپنی کے کہ نہیں توڑی جاتی ہی اور بخش مجھو ساتھ حضرت

قدرت تیری کی اوپر میری کہ نہ ہلاک ہوں میں حالانکہ تو امید گاہ میرے یا اللہ تو بزرگ ہے
 اور بہت بڑا ہے اوس شخص سے کہ خوف کرتا ہوں میں اور ڈرتا ہوں اوس ہی یا اللہ ساتھ
 مدد تیری کے دفع کرتا ہوں میں بیچ گردن اوسکی کے اور پناہ چاہتا ہوں ساتھ تیری شر
 اوسکی سے اور بعضی روایتوں میں اغفر کے کی جگہ ارحمنی آیا ہے فقط اور منقول ہے حضرت
 امام جعفر رضی سہی کہ فرمایا اونہوں فی حدیث کی مجبسی میری باب فی اونہوں فی میری دادا
 سی کہ کہا اونہوں فی فرمایا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فی کہ حسیہ انعام و اکرام فرمادی
 پروردگار رحیم ساتھ کسی نعمت کی تو لازم ہی اوسکو کہ شکر و حمد کری مالک معطی کے اور جنت
 و کم زوری ہو وہ کثرت استغفار کری اور بخشش مانگی اللہ تعالیٰ سی اور جنت و حیران ہو
 اعرین تو لاجول پڑی فقط حکایت منقول ہے حضرت شفیق لہجی رضی سہی کہا اونہوں
 فی جلالین بغیر ج سہ ایک سو اونچاس میں پس پہنچا میں شہر قادسیہ میں سوا و سحالیہ
 کہ دیکھ رہا تھا میں طرف لوگوں اور اوسکی زیب و زینت اور کثرت کی ناگاہ دیکھا میں ایک
 نوجوان حسین صورت خوش اندام اور اوپر سب کپڑوں کی پہنی ہوئی تھا وہ ایک لباس
 صوف کا اور عمامہ شملہ چوٹا ہوا پہنی ہوئی نعلین پادشہی اور مہیا ہوا ہے تنہا تو کہا میں
 اوسکو دیکھ کر دلین کہ یہ جو ان شاید جماعت صوفیہ سی ہی چاہتا ہے کہ نبی لوگوں کی نظر
 میں بہاری بہر کم اور مہیا اسی طریقت اوسکا و اللہ ضرور جاؤ گا میں قریب اسی اور
 بزجر و توجیح پیش اوسکا اس سی پس یہ سوچ کر قریب گیا میں اوسکی سوچ دیکھا مجھ
 اوسنی رو برو آتی ہوئی تو فرمایا پکار کر اسی شفیق لہجی اجتناب کن منظر

اَنْ لَعَنَ الظَّنَّ اَشَدَّ مَعْنٰی اسی مسلمانوں کو بہت گامزن سی تحقیق بعضی گمان گماہ
 ہین اور یہ کہکر جوڑ دیا مجکو اور چلا گیا تو کہا میں اپنی دلیں میں بڑی بات ہوئی کہ کہدیا اسنی
 جو خطرہ کہ گندہ اتھا میری دلیں اور دیا نام میرا اور حور مان کی بیشک یہ کوئی سزا صالح
 ہی البتہ تو نگاہ میں اس سی اور حوال کرو گا اس سے یہ کہ بخت دمی مجکو وہ خیال بد کہ اسکی طرف
 سے مجکو ہوا تھا پس دوڑا میں اسکی بچی لیکن نہ ملا اس سے اور غائب ہو گا وہ میری نظروں
 سے ہر بعد کو جب اوتری ہم خاکر موضع واقعہ میں تو ناگاہ دیکھا میں اسکو اس سر
 پر تازیٹہ تھا ہوا اور حالکہ اسکا اسکی کافی تھی اور اسکو جازبی تھی کہا میں اپنی دلیں یہ وہ
 شخص ہے بیجا نامنی اسکو اب ملکر اس میں مکتوا دنگا گاہ اپنا جو کیا ہوا اسکی حتمیں پس میر
 کیا میںی یہاں تک کہ بیٹا وہ فارغ ہو کر مار سے اور چلا میں اسکی طرف موجب دیکھا اسکی
 مجکو آتا تو کہا اسی تحقیق پڑہ یہ آبت تریف والی احقار میں قاب و امس و عمل
 صالحا احتد اشدی ترجمہ اور تحقیق میں بخشی والا ہوں اس شخص کو کہ تو نہ کری
 اور اپناں رکھتا ہوا و عمل کی ہوں نہ کہ پہر سیدنی راہ چلا پہر جوڑ دیا مجکو اور چلا گیا
 پس کھائی اپنی دلیں بیشک یہ جوان ابدال اللہ سے ہی کہ یاں کر دیا اسنی خطرہ میری
 دیکھا وہ بار الغرض میری دن ہر جب بعد کو بچ پہنچی ہم مقام ذبالا میں تو ناگاہ دیکھا
 میںی اسنی جوان کو کٹری ہوئی ایک کوی پر اور ہاتھ میں نہا اسکی ایک کوزہ کہ چاہتا تھا
 بہر سی اس سی پانی پس گر پڑا وہ کوزہ اسکی ہاتھ سے کوی میں اور میں دیکھ رہا تھا اسکی
 طرف سو دیکھا میںی اسکو بعد وقوع اس حال کے کہ دیکھا اسنی آسمان کی طرف اور باطنی

کہ پڑا اوسنی شجر

انت مرا بی اذا طست من الماء وقوتی اذا اردت الطعام

ترجمہ تورب میرا ہے جبکہ پیسا ہوتا ہوں میں پانی سی اور قوت میرا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہوں
کھانی کا: اسی اللہ تو خوب جانتا ہی اسی مالک اور سردار میری کہ نہیں تھا کوئی برتن میری
پس سوا اسکی سو مت گمائیو اسکو مجسی حضرت شقیق فرماتی ہیں کہ دیکھا مینی کوئی کو کہ
ایک بار گئے ابلایا پی اوسکا اور اگیا مونہ تک پس پڑایا اوسنی ہاتھ اپنا اور پکڑ لیا وہ کوزہ اپنا
اور ہرایا پی سی اور وضو کیا کوئی سی اور پڑپین چار کتین پہر گیا طرف ایک ٹیلہ ریت کی پس
بہر تاتھا ٹھہرین ریت کی اور ڈالتا تھا اوس کوزہ پر آب میں پہر لاکر آیا اوسکو پس اسی حال
میں جا پہنچا میں پاس اوسکی اور سلام علیک کی مینی تو جواب دیا میری سلام کا کھامینی عنایت کرو
بچا ہوا اوسمیں کا جو انعام کیا ہی یہ وردگار فی تہیر کما اسی شقیق ہمیشہ ہیں انعامات ربانیہ
ہمیں ظاہر و باطن سوا چا کر گمان ساتھ اپنی مولائی پہر یہ لکھ دیا جگہ وہ کوزہ سویا مینی اوسمیں سے
پس ناگاہ وہ ستو گنڈا ہوا تھا شکر میں واللہ نہیں پی ہی مینی کوئی خیر کبھی لذیذ تر اوس سی
اور نہ خوشبو دار اوس سی یہاں تک کہ بہر گیا شکم میرا اور خوب سیراب ہو گیا میں اوکھی دن
تک قوت رہی مجھ میں باوجودیکہ نہ کہا یا کچھ مینی اور نہ پیا کسی چیز کو باعث عدم خواہش کے بہرہ دیکھا
مینی اوسکو یہاں تک کہ داخل ہیم کہ معظہ میں پس دیکھا مینی اوسکو وہاں ایک رات قریب قہ
چاہ زمزم کے ادھی رات کو کہ مشغول بہ نماز تھا ساتھ نہایت خشوع اور گریہ وزاری کی اور اسی
حال میں رہا یہاں تک کہ گز گئی شب پہر بعد صبح بیٹھا رہا اپنی مصلی پر کہ پڑتا تھا تسبیح و تہلیل

ہر کٹر اموا اور غازیہ کے ہر طواف کیا تیت آٹھ گنا بار اور کلا باہر تو بچھی بیلا میں
 اوسکی سو باگاہ دیکھی مٹی باہر خاد م اور غلام اوسکی اور وہ بھی بزرگلاف اوس حال کے ہی کہ دیکھا
 تھا ایسی پہلی اوسکو راہ میں اور گہیر لیا اوسکو لوگوں نے اگر گرد سی کہ سلام علیک کرتے تھے
 اوس سے تو یو جہا مٹی ایک شخص سے کہ قریب تھا اوس نے کون شخص ہے یہ جوان کہا اوسنی
 تو نہیں بھیاتا اوسکو حضرت موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم بن کہا مٹی دلیں جہی تجب تھا جکو کہ ہو طور ایسی خوارق عادات کا اور کسی
 سوا ایسی سید کی حکایت منقول ہی شیخ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ سی کہا اوہوں نے
 داخل ہوا میں ایک بار مسجد الحرام میں سودیکھا مٹی ومان ایک فقیر کو کہ مٹی ہوئی تھا جہ سوال
 کرنا تھا کسی چیز کا تو کہا مٹی دلیں اسی ہے شخص گران و دشوار ہوا کرتی ہن لوگوں کے
 دلون پر سودیکھا اوسنی میزری طرف اور بولا اے عکروا ان اللہ نعلم مافی انفسکم
 فاحذروہ یعنی جان لو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے اوسکو کہ تمہاری دلیں ہے پس ڈرو اوس سے
 پس تو بہ کے مٹی اپنی دلیں اوس خطرہ سی پس پکارا اوسنی مجھو اور کہا وہو الذی نقول
 التوبة عن عبادہ و یعصم عن السیئات یعنی اور وہی ہے کہ قبول کرتا ہی تو بہ
 اپی بندون سی اور معاف کرتا ہے گناہون سے اور بعضی اہل اللہ سی مروی ہی کہا اوہون
 نے جاتا نہا میں ایک بار گل ہن ساتھ قافلہ کے سودیکھا مٹی ایک عورت کو حاتی ہوئی آگی
 قافلہ کے کہا مٹی دلیں اوسکو دیکھ کر ایک ضعیفہ ہی آگی ہے قافلہ کے بخوف اسبات کے
 کہ کہیں نہ رہا وی لوگوں سی اور تھی یاس میری چند درہم سو کالای مٹی اوسکو اپی حبیب

اور کھانا اوس سہی لی اسکو واسطی خرچ کی اور جب مقام ہو قافلہ کا تو انامیری پانس تاکہ جمع
 کر دوں لیکر سامان سفر واسطی تیری اور کرانہ کر دوں کوئی سواری بجگو سو یہ شکر ٹہرایا اوسنی
 ہاتھ اپنا طرف آسمان کی اور لی جیسی کوئی خیر ہو امین سی بہر کہو لا اسکو رو برو میری سونا گاہ وہ
 چند در اہم تھی اور دینی اوسنی وہ بجگو اور بولی نکالی توئی انکو جیب سی اور لیامنی انکو غیب سی
 راضی ہو پروردگار اوس سی اور ستامینی ایک عورت کو کہ لکھی ہوئی تھی کعبہ شریف کی بروین
 اور پڑھتے تھی یہ اشعار

فَارَحِمِ الْيَوْمَ ذَا لِرَأْقَدَاتِكَا
 وَابِ الْقَلْبِ اِنْ يَجِبُ سَوَاكَ
 لَيْتَ شَعْرِي مَتَى يَكُونُ لِقَاكَ
 غَيْرَ اِنْ اَرِيدُهَا لَا اَرَاكَ

يَا حَبِيبَ الْقُلُوبِ مَالِي سَوَاكَ
 عَيْلِ صَبْرِي وَزَادَ فَيْدِكَ اَشْتِيَاقِي
 اَنْتَ سَوَّلِي وَنَعَيْتِي وَمِرَادِي
 لَيْسَ قَصْدِي مِنْ اَلْجَنَانِ نَعِيمًا

ترجمہ ای محبوب دل کے ہنیں ہی واسطی میری سوای تیری کوئی کیس تو دم کراچ اوس پر
 کہ تیری زیارت کو آیا ہے بگم ہوا صبر اور زیادہ ہو اطرف تیری اشتیاق میرا اور انکار کیا دل نے
 اس بات سی کہ محبت رکھی تیری سواست تو سوال میرا ہے اور خواہش اور مراد میری کا شکے
 بجگو علم ہوتا کہ کب ہوگی ملاقات تیری ہنیں مقصود میرا جنتون ہی نعمت اوسکی سوای اسکی
 کہ تحقیق میں ارادہ کرتا جنت کا تاکہ دیکھوں بجگو حکایت منقول ہی شیخ ابو عبد الرحمن
 بن خفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہا اوہنوں فی داخل ہوا میں بغداد میں ایک بار بار دہج کے
 اور تھا میری سر میں شور صوفیہ کا یعنی ارادہ قوی اور مجاہدہ اور عدم توجہ طرف ماسوکی

اور کہا یا تھا میں یا بس جس دن سی اور گیا میں ملنی کو حیدر سی اور نکلا میں وہاں سی بی کہانا
یانی بی بی ہوئی اور تھا میں ما طہارت میں دیکھا میں ایک ہرں کو جنگل میں کھڑا ہوا ایک کوئی کے
مورہ پر کہ بی رہا ہی یانی اور ہو گیا تھا میں سہایت یا سا سو چلا میں اور ہر یانی بی کو پس
جب قریب پہنچا میں کوئی کی تو ہاگ گیا وہ ہرں اور یانی کہ برابر مورہ کوئی کی تھا بھی بیٹھ گیا
تو آگے چلا میں ما مبد ہو کر اور عرض کیے اسی مولا اور مالک میری نہیں واسطی میری تیری نزدیک
مقام برابر اس ہرں کی تو سنائی ایک کہنی والی کو کہ کما اوس سی سری چھی سی یہ کہ آرمایا ہنی شکو
پس بہ صابر یا شکو حالوٹ کر اور لی بی بی تحقیق آیا تھا وہ ہرں بی ڈول سی کی محض توکل
اور تو آتا تھا کورہ اور سنی سے سو یہ سنکر پہر لوٹا میں طرف کوئی کی تو پایا او کو لب بہر ہوا
پس بہر لیا میں اوس سی رتن ایسا بس ہمیشہ تیار باس اوس میں سی اور طہارت میں ہی
صرف کرتا تھا بہان کہ سچا مدینہ سورہ میں اور حال یہ کہ تمام ہوا تھا وہ یانی اوس میں کا پر
جب لوٹ آیا میں جج سی بعد مدین اور گیا وہاں کی مسجد جامع میں سو بچہ اسکی سطریری
ججیر حضرت جہنہ کی فرمایا آپ تی اگر ضرر کرتا تو البتہ بہ نکلتا یانی تیری قد سو کی ملی سے
حکایت مروی ہی بعضی اہل اللہ سے کہ وہ بار ہی تھی جنگل میں سونا گاہ ملا
اوسنی درویش کہ برہنہ سرو پا جا رہا تھا اور تھی اسکی پاس فقط دو کپڑی کہ تہہ بند ہوا
تھا ایک کا اور اوڑھی تھا دوسری کو اور تھا اسکی پاس کچھ خرچ اودہ لوٹا وغیرہ
بس کہا میں دیکھ کر دلین کہ اگر ہوتی اسکی ہمراہ سی اور لوٹا تو بہتر تھا کہ جب چاہتا تو یانی
لیکھ دھو کر لیا کرتا اور نماز پڑھتا تو بہتر ہوتا اسکی واسطی یہ یہ سوچ کر گیا میں پاس کی اور حال

کہ تیز ہو گئی تھی دھوپ پر کہا مینی اوس سی ای جوان اگر ڈال لیتا تو یہ کپڑا اپنی کانڈی کا
 سر پر کہ بچتا تو دھوپ سی تو بہتر تھا پس چپ ہو گیا وہ یہ سنکر اور چلا آگئی پہر بعد لکھا است
 کے کہا مینی اوس سی کہ برہنہ پا ہو تم کیا مضائقہ ہے اس میں کہ پہنی چلو تم جوتہ میرا اور چلو میں
 برہنہ پا تو بلا وہ اسی شخص میں تجکو بڑا فضولی دیکھتا ہوں کیوں بیفائدہ اتنی باتیں کرتا ہے
 کیا نہیں لکھیں تو نے کچھ حدیثیں آگئی اوستاد کی مکتب میں کہا مینی کیوں نہیں لکھا ہی مینی
 بہت حدیثوں کو وقت سبق کے کہا اوسنی پہر کیا نہیں لکھا تو فی اس حدیث کو آنحضرت
 کے کہ فرمایا آپ فی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یجذبه پس خاموش ہو گیا
 میں اور چلا اوسکی ساتھ خاموش پایادہ سو پایا ہوا میں اوس گری میں اور جارہے
 تھی ہم کنارہ سمندر پر پس دیکھا اوسنی میرے طرف اور کہا کیا پیاسا ہوا ہی تو کہا مینی نہیں
 پہر چلی ہم تھوڑی دیر تو بیاب کر دیا مجکو پیاس نے تو پہر دیکھا اوسنی میری طرف اور کہا
 پیاسا ہوا ہے تو کہا مینی ہاں اور کیا کر سکتی ہو تم ایسی میدا نہیں علاج میری پیاس کا
 کہ نہیں ہے یہاں تپا پانی میٹھی کا پس لی لیا اوسنی ٹوٹا میری ہاتھ سے اور گیا سمندر میں
 اور بہا وہ ٹوٹا اوسکی پانی سے پہر لا دیا مجکو اور حکم کیا اوسکی مینی کا پس یا مینی اوسکو تو تھا
 وہ پانی میٹھا سر و خوشگوار تر آب نیل سے اور صاف زائد اوسکی پانی سے رنگ میں اور تھی
 اوس میں ایک گونہ خوشبو اور کیا خوب کھا ہے کسی نے اسباب میں

وان لسوا عودا رخی غصہ رطباً

کانبت الصائمین وطعم عشا

اذا وردوا الاطلالا تھم عجبا

وان عطوا بوما علی طهر صخرة

ترجمہ جبکہ اوترتی ہیں ٹیون پر حیران ہوتی ہیں ٹیلی اولسنی تھب کر کے اور اگر چہ لین سو کے
 لکڑی کو ہوجاوی شاخ اوسکی سبز اور اگر قدم رکھیں ایک روز اوپر پتھر کے البتہ اوکا وی پتھر
 صاف تاثیر قدم اونکی سی سبزہ کو؛ اور اگر اوترین دریای شور پر وسطی بانی مینی کی البتہ ہوجاوی
 بانی دریا کا آب دھن اون کی سی شیریں بس یہ معاملہ دیکھ کر کہا مینی اپنی دلیں یہ شخص مشکافی
 اللہ ہی لیکن بی ادبی کی سی اس سی پھر ب قریب ہوی ہم سرل کی تو سوال کیا مینی صحت
 اور ایک تاحنی کا اوس سی تو گڑا ہو گیا وہ اور پوچھا محشی کیا پسند ہی تجھ کو ان دونوں میں
 کہ اگی تو جاوی یا مین اگی چلون تو سوچا مینی دل میں کہ اگر یہ اگی گیا تو ٹرہ جاوگا مجھے بہتر
 یہ ہے کہ مین اگی چلون اور یہ چھی آوی اور مین اگی بڑہ کر بیٹھ رہوں سر راہ منزل پر پھر جب
 آوی یہ تو ہستہ کارون اسی ایک جگہ رھنی کی پس اونی واقف ہو کر میری اس خطرہ
 دلی میر کہا اسی ابو بکر تو اگر چاہے اگی چل اور بیٹھہ سر راہ اور اگر چاہے چھی آلیکن کس طرح
 ہر ایسے اور ساتھی نہوسکی گا تو میر اور یہ کہہ کر چلا گیا وہ چکو چوڑ کر پھر پچھا مین منزل پر
 اور تھا اوس منزل مین ایک دوست میر اور اوسکی یہاں او سوقت چند بیمار تھی تو کہا
 مینی اون سی چٹکویہ بانی میری لوٹی گا ان بایرون پر سوچڑ کا اون گہ والون بی پاسے
 اوسمین کا اونپر تو اچھی اور تند رست ہو گئی وہ سب جگہ آبی اور پوچھا مینی اون لوگون سے
 بتا اوس شخص کا کہا سنی نہیں دیکھا مہی کوئی آدمی البتہ فقط حکایت
 مقول ہی سہی فتح موصلی رضی کہا اونہون فی دیکھا مینی ایک بار ایک نوجوان کو ایک

ایک جنگل میں کہ ہنوز بالغ نہ ہوا تھا اور جا رہا تھا راہ میں اور ہٹا جاتا تھا وہ اپنی ہونٹوں کو
 تو سلام علیک کی مینی اوسنی اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا پوچھا مینی کہا جاتا ہی تو اسی
 نوجوان کہا طرف بیت اللہ کے پہر پوچھا مینی ساتھ کس چیز کے ہٹاتا ہی تو ہونٹ اپنی کہا ساتھ
 قرآن مجید کی کہا مینی ابھی نہیں جاری ہوا ہی تجھے قلم تکالیف کا بولا دیکھا ہی مینی موت کو کہ لیا
 اوسنی مجھسی چوٹوں کو پہر کہا مینی قدم تیری چوٹی میں اور راہ بعید ہی کہا سوا اسکی نہیں کہ لازم ہے
 مجھے ہٹانا قہوں کا راہ طلب میں اور وصول اوپر اللہ تعالیٰ کے ہی پوچھا مینی کہاں ہی زاد و راحلہ
 تیرا زاد میرا یقین ہے مالک زراقت پر اور سواری میری دو نو پاؤں میری ہیں پہر کہا
 مینی سوال کرتا ہوں تجھی یہ کہ بتا تو کھانا پینا اپنا بولا اسی چچا کیا دیکھتا ہی تو کہ اگر بلاوین شجکو
 آدمی اپنی گھر کے طرف تو کیا پسند آدیکا شجکو کہ لیجاوی تو ہمراہ اپنی کہانا پانی کہا مینی خضبن
 تو بولا تحقیق مالک فی بلا یا ہی اپنی غلاموں کو اپنی گھر کے طرف اور حکم ہے اوکو اوسکی زیارت کا
 تو باعث ہوا ضعف یقین اوکا او میرا ہمراہ لینی اوکی کے زاد و سامان کو اور میں بہت برا جاتا ہوں
 اس بات کو کہ نگاہ کہا مینی ادب ساتھ اوسکی کیا گمان ہی تمکو کہ وہ ضایع اور ہلاک کر گیا شجکو
 کہا مینی ہرگز نہیں پاک ہے وہ مالک اسی پہر یہ کہہ کر غائب ہو گیا وہ مجھسی کہہ نوکیا مینی اوکو مگر کہ
 میں یہ رعب دیکھا اوسنی شجکو تو کہا اسی شیخ تو ابھی تک اپنی اوسنی یقین ضعیف پر ہے اوٹیری شتا

فلما ذا اكلفُ الخلقَ رزقي

مالکي في قبضائه قبل خلقي

ورفتي في عسرتي حسن صدقي

مالک العالمین ضامن رزقي

قد قضی لی بما علی و مالی

صاحب البذل والذل فی سترک

فلما لا بد عجزی رسی

فلما لا بد عجزی رسی

ترجمہ مالک جہان کا صامن روزی میری کا ہی ہیں کسواطی تکلیف دون میں خلق کو کہانی
کیے یہ تحقیق حکم کیا واسطی میری ساتھ اس چیز کے کہ مضربان فاع ہی مجھ کو مالک میری فی سبب قضا
وقدر کے پہلی پڑا ایس میری پڑ صاحب عطا اور بخشش کا ہے سچ وقت بخشی میری کی اور
رمیں میری ہے سچ وقت سگی حسن صدق میری کے پڑ بس عسی کہ نہیں رد کرتی نادانی میری
روری کو اس طرح نہیں کہہ کر لانی روگ میری کو دانائی میری حکامیت عروبے
ہی بعضی اہل اللہ سے کہہا اوہوں نے رہا میں درمیان صحرا سرب کی ایک بار کی دون تک
بہو کا کہ نہ کہا یا مینی کچھ کہنا پس خواہش ہوئی مجھ کو گرما گرم باقلا اور روٹی کے کہ مینی دلسی میں
واقع ہوں جنگل میں اور درمیان کھاد اور عراق کی مسافت بعیدہ ہی کیسی حاصل ہوگی یہ آرو
میری اس بیابان میں سوہنوزہ یوری ہوئی تھی یہ خواہش میری دلگی کہ آواز دیا ایک اعلیٰ
نے اس جنگل میں دوری مثل جواچہ دروٹوں کی کہ لوبا قلا گرما گرم اور روٹیں تو گہا
میں یاس اسکی اور پوچھا مینی اس کی کیا تیری یاس ہے باقلا گرم کہانا ان پر بھجائی
اوسنی چادر ایسی اور نکالین روٹیں اور باقلا گرما گرم اور کہا مجھی کہا سو کہا یا مینی پر
کہا مجھی اور کہا تو پر کہا یا پر تیری بار کہا اور خوب کہا تو اور کہا مینی پر جب چوتھی بار کہا
اور کہانی کو تو کہا مینی قسم ہے اسکی جی بھیجا ہے تجھ کو میرے واسطی اس جنگل میں
یہ کہ تبادی تو کون ہے کہا اوسنی میں خضر ہوں اور یہ کہہ غائب ہو گیا مجھی کہ پھر دیکھا
مینی اور سکو سلام اللہ تعالیٰ کا اوس پریشہ ہو حکامیت عروبے منتقل ہے

حضرت شقیق بنی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے دیکھا میں نے راہ میں کہ مجھ کے ایک بچہ کو کہ گھستا
 جاتا تھا زمین میں پوچھا میں نے کہا ہاں آیا ہے کہ اسے قند سی کہا میں نے کتنی مدت گزری تھی کہ وہ
 میں تو بیان کیا اوسنی کچھ اور دوسری میں کہ تو دیکھنی لگا میں اوسکو تعجب کے نظریں بولا اسی شقیق کہ یوں دیکھتا ہی مجھ
 اس تعجب سے کہا میں میں حیران ہوں تیری اس ضعف بنیہ اور بیماری اعضا اور اس سفر دراز سے کہا مجھے اسی شقیق دوسرے
 اس سفر کے پس قریب کر دیا ہی اوسکو میری شوق فی اور ضعف و بیماری اعضا کی سوری مرضی
 ہے میری مولائی اور حال یہ کہ وہ حامل میرا ہے اسی شقیق کیا تعجب کہ اسی تو اوس غلام ضعیف
 سے کہ حامل اوسکا ہو مولا الطیف پہر بیٹھے اوس سے یہہ اشعار

والشوق یحمل من لا مال یسعد
 کلا ولا شدۃ الا سفر بقعد

از و ترک و الهوی صعب الکر
 لیس محب الذی یختشی مهال کہ

ترجمہ زیارت کرتا ہوں تمہاری حالانکہ عشق سخت ہی رستی اوسکی اور شوق اوشا کر لیجاتا ہے
 اوس شخص کو نہیں کی طرح کا مال کہ مددگار ہو اوسکا نہ نہیں ہی عاشق وہ شخص کہ ڈری جاے
 ہلاکتوں اوسکی سے ہرگز نہیں اور نہ سختی سفروں کی بہتلا رکتی اوس کو نہ حکایت
 منقول ہے بعضی صالحین سے کہ کہا اونہوں نے دیکھا میں نے راہ میں ایک شخص نوجوان لاغر
 بسم دقیق الساقین کہ روتا ہے اور کہتا ہے واشوقاہ واسطی اوس کی سی کہ دیکھتا ہی وہ مجھ کو
 ور نہیں دیکھتا میں اوسکو تو پوچھا میں نے اوس سے کون ہی وہ شخص تو جواب دیا اوسنی
 مجھ کو ساتھ ان شعر و نکی

ولی مقام بلا مزاج ولا خیر

ولی حبیب بلا کیف ولا شبہ

انت تھیں دار عتیق کا مثیلہا

میں عدم میں یہ اعلیٰ تھرا الہم

مترجمہ لغت واسطی پیری محبوب ہی کی کیف و مانند اور واسطی پیری مقام ہی کی منزل و حیمہ
آیامین تہر عتیق ہی کہ نہیں حال بیان کر سکتا ہوں اور سکا نزدیک اور شخص کے جی کہ نہیں
طاقت رکھتا ہوں اسکی وصفت بیان کر کے کی ساتھ ہونے کی پیر واقع ہوا اور سکو خوش تھوڑی
دیر تک تو پایا مہنی اور سکو یس نایا اور سکو مر اور اسی ہوا اللہ تعالیٰ اوس سے اور وری
حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی رضی اللہ عنہ کی کہ کیا لگتی وہ پیرا ایک جنازہ بعضی جگہ کی کہ میں
پیر جب دفن کر چلی اور سکو اور بیٹا ملحق واسطی تلقین اور سکی کے تو مہنی حضرت شیخ نجم الدین
اور تھی طاقت شیخ کی یہ کہ کسی نہیں مہنی تھی سو لو جہا لونی یعنی مریدوں کی سب خاک کا
تو ڈٹا اور سکو شیخ فی پیر بعد چند دنوں کی فرمایا اسطرح کہ میں ہشاہین مگر واسطی کہ جب
بیٹا ملحق قبر پر تو سنا یعنی صاحب قبر کو کہ کہتا تھا اسی لو کو کیا بہن تجھ کرتی نیم اور
مست سی کہ تلقین کرتا ہے وہ زندوں کو راضی ہو پروردگار اور لونی آمین حکایت
منقول ہے شیخ مرنی کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہا اور مہنوں فی تھا میں مقیم مکہ میں پس واقع
ہوئی مہری دلسن کہ اھٹ واسطی سفر کے سو نکلا بہن مارا وہ روانگی طرف مدینہ پر کمر
کے اور جبکہ یہی امین طرف پیر حضرت مہنود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تو ناگاہ دیکھا مینی ایک
جوان کو پڑا ہوا جگل مین اور تھا وہ حالت نزع مین کہا مینی اور سکو لا الہ الا اللہ سو کہوں
دین اوسنی دونوں کہ میں اپنے اور پڑا اوسن فی اس شعر کو

انا ان مست والہوی حشوقلی

ودا الہوی عتوف الیکرام

مترجمہ میں اگر مرون تو عشق اندر دل میری کی ہو گیا اور ساتھ ہی میری عشق کے مرقی میں اسل
 یہ وفات کی اوسنی پس غسل دیا مینی اوٹکو اور کھنایا اور نماز پڑھے اوسپر بہر حرب فارغ ہوئے
 اوسکی دفن سی تو جاتا رہا میری دلی ارادہ سفر کا اور گاہرٹ خاطر کے تو لٹا مین طرف کے
 راضی ہو اون سی پروردگار اور متقول ہی کسی بزرگ سی کہ کہا اونہون فی تھا ہمارے
 پاس ایک جوان کہ مین کہ تھی اوسپر بیٹی پرانی کپڑی اور نہ نشست و برخاست کیا کرتا تھا
 وہ ساتھ ہمارے پس واقع ہوئی محبت اوسکی ہماری دلیں پس ہی میری پاس دوسو
 روپیہ وجہ حلال سی تو لیکیا مین اوسب کو اوسکی طرف اور کہ مینی اون سب کو نیچے اوسکی
 مصنی کے اور کہا مینی اوس سے کہ ملی ہن یہ دوسو روپیہ مجھ کو وجہ حلال سے خارج کر تو انکو اپنی
 ضروریات مین تو دیکھا اوسنی مجھ کو تیز نگاہ سی پر بولا کہ مینی خریدتا ہے اس جلسہ کو ساتھ اللہ
 تعالیٰ کے بفراحت و اطمینان بعض شتر ہزار شرفی کے سوا اور املاک و اسباب کی اب
 کیا چاہتا ہی کہ قریب دی تو مجھ کو اسمین ساتھ ان روپیوں کی پہر کڑا ہو کر ہینیک دیا اون کو
 اور بیٹھا مین واسطی اونکی چنی کی سونہ دیکھا مانند اوسکی عزت کی جبکہ چلا گیا وہ وہاں سے
 اور نہ مانند اپنی جھوٹ کی جبکہ چنی لگا مین اون کو راضی ہو پروردگار اون سے
حکایت متقول ہی بعضی اہل اندسی کہ کہا اونہون فی تھا مین مدینہ مین پس
 آیا مین ایکبار قریب قبر شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سونا گاہ دیکھا مینی وہاں
 ایک شخص عجیبی کو کبیر الہامہ کہ حضرت مواتا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ہو چھی
 چلا مین اوسکی جبکہ نکلا وہ روضہ شریف سی پہر چھی مینی ذوالحلیفہ مین تو نماز

ٹیڑھی اور لمبکت پیر بیٹھی ہی ہوئی دلیک کہی اور ملا میں اسکی چھی سو دیا اوسکی جگہ پر کر اوپر لایا ارادہ
 کیا ہے تو نے کہا میں ارادہ کیا ہی تیری متاع کا تو اسکا کر لیا اوسنی ملا پیر ساتھ چلی کا
 سونہایت الجاح و راری کی مینی اوس سے تو کہا اوسنی حیرا گرنیس ماما تو اور ضرور ہے
 نچکو ہر ای میری تو ضرور از کہہ راہ میں قدیم اینا میری قدیم یہ کہا میں ایجا پیر حلاوہ
 اور لیا اوسنی رستا او فانی کا سوار پستی آمد رفت لوگوں کی پہر جب کہہ رالک پیرہے
 تو ماگاہ ظاہر ہوئی روشنی چراغ کے تولفت ہوا وہ سر سی طرف اور کہا یہ مسجد ہی حضرت
 مالیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سواہان سی آگی جا تو پایا شتر چلو میں شہر میں کہا میں جہان
 نچکو چاہو کرو سو آگی ترہ گیا وہ اور سوہنایں اوس مسجد میں یہاں تک کہ جب فجر ہو
 تو داخل ہوا میں کہ میں بس طواف و سعی کی مینی اور گیا میں بہر نزدک شیخ ابو بکر کتانی
 رضی اللہ عنہ اور بیٹھی ہی ایک جماعت سیوخ کی گرداؤں کی سو سلام علیک کی مینی اوس سے
 کہا مجھی شیخ کتانی نے کب آنی ہو تم کہ میں کہا میں اسوقت پیر پوچھا کھاں سی
 آبی ہو کہا میں مدینہ منورہ سی پوچھا کب چلی تھی کہا میں کل شام کو سو یہ سنکر دیکھنی
 لگے بعضی او نہیں بعضوں کو پس پوچھا مجھی شیخ کتانی فی کہ کسی ساتھ آیا ہی تو کہا
 میں بہرہ ایک شخص کے اور بہان کیا میں حال اور قصہ اوسکا جو کچھ کہ گذر اتھا تو کھا
 اوس شیخ فی معلوم ہوا وہ شخص کامل ابو جعفر دام غانی ہی اور یہ بات بہ نسبت اونکی
 حال کے بہت کتر ہے پیر کہا اپی ہمشیون سی ماؤ اور ڈھوڈو اوسکو پیر کھا مجھی ای
 عزیز مینی پہلے ہی معلوم کر لیا تھا کہ نہیں ہے یہ حال تیرا پیر پوچھا مجھی کیونکر راہ میں

یا تا تھا تو میں کو پہنچی اپنی قدموں کی کہا مینی مانند موج کی کہ پی در پی داخل ہوتی ہے
 تکی کشتی کے راضی ہوا ون سی پروردگار حکایت منقول ہی حضرت سفیان
 ابن ابراہیم رحمہ سی کہا اونہوں نے ملائین اکیبار حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ سی کہ مشرفہ میں
 بیچ سوق اللیل کے قریب مولد شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در حالیکہ وہ رو رہی تھی پر
 لیکیا میں اونکو ایک طرف راہ کی اور سلام علیک کی اونسی اور نماز پڑھے مینی اونکی پاس
 پہر لوچھا مینی اونسی کیا سبب ہی اس گریہ وزاری کا اسی ابو اسحق کہا اونہوں نے خیر ہے
 پہر مکرر نہ کر سوال کیا اونسی پہر حجب الحاح کیا مینی اونسی سوال میں تو کہا مجبسی ای سفیان
 اگر خبر دون میں تجکو اپنی حال سی تو ظاہر کرو گی تم او سکویار از داری کرو گی میری کھا
 مینی ای بہائی کہو جو چاہو کہا چاہتا تھا جی میرا شور بہ کوتیس برس سے اور میں روکتا
 تھا او سکوحصول خواہش سے بزور واجتہاد کے پہر کل غالب ہوئی مجھ پر نیند تو دیکھا مینی
 ایک جوان حسین کو کہ ہاتھ میں او سکی پیالہ سبز ہی اور اوٹھتا ہی او میں سی دھوان اور
 خوشبو سبکباج کی پس روکا مینی اپنی طبیعت کو او س سی سو قریب آیا وہ میری او کھا
 اسی ابراہیم کہا اسکو کہا مینی ہرگز نہ کھاؤ نکامیں او س چیز کو کہ چوڑا ہی مینی او سکودا سطلی
 اللہ تعالیٰ کی کہا او سنی کہی ہنوگا ایسا جبکہ کھلاو گیا تجکو اللہ تعالیٰ پس قسم ہی خدا کے
 نہ باقی رہا تجکو کچھ جواب سوار و نی کے پہر کہا او سنی رحم کری تجھ پر اللہ تعالیٰ کہا مینی او س
 میں مامور ہوں ساتھ اس بات کی کہ نہ ڈالوں اپنی پیٹ بین مگر او س چیز کو کہ جان لون
 حقیقت او سکی تو کہا او سنی مجبسی کہا عافیت دی تجکو اللہ تعالیٰ دیا ہے یہ کھانا تجکو حضرت

برصوان واروہ بہت نی اور کھانسی اسی خضر لیجا تو اس کہانی کو اور کہلا جا کر ابراہیم کے
 نفس کو کہ بیشک رحم کیا ہے اور سیر برد و گارنی بسبب صبر و صبر و صبر و صبر کی اور پرانہ کشتی
 او کی کے نفس کو خواہتوں ہی پھر کھانسی امد تعالیٰ کہلاتا ہے اور تو تامل کرتا ہے او کی کہانی میں
 اسی ابراہیم اور حالانکہ مٹی سنہا ہی فرشتوں ہی کہتے ہیں وہ جو شخص دیا جاوی کوئی خیرین کی
 اور تلیوی وہ او کو تو طلب کرتا ہی وہ او کو اور پر نہیں ملتی وہ چیز او کو آخر میں کھائی اگر
 ہے حال ایسا تو حاضر ہوں میں روبرو تمہاری اسی خضر ہیں خلاف عہد کردن کا امد تعالیٰ ہے
 اسی حال میں ظاہر ہوا ایک اور شخص اور دبی اونہی پہلی کو کچھ حیر اور کھائی خضر لقمہ بنا کر کھائی
 اسکی منہ میں پس کہلاتا رہا وہ مجھ کو اپنی ہاتھ سے بہان تک کہ سیدار ہو گیا میں اور حلاوت
 او کی باقی ہی میری منہ میں اور گنے خیران کا لگا ہوا ہے میری ہون میں پر گیا میں
 چاہے ضرر نہ پڑ اور خوب دہو یا منہ کو پس نہوا اور غرہ او کا میری منہ میں اور رنگ
 زعفران ہونٹوں ہی حضرت سفیان کشتی میں یہ کھائی ابراہیم بن آدم ہی کہ دہلا و مجھ کو
 لب اپنی تو دیکھائی کہ اثر او سکاز امل نہوا تھا پس دعا کی مینی جناب باری ہی اس طرح کہ
 اسی وہ ذات پاک کو کہلائی والا ہے باز رکنتی والون کو نفس کے خواہتوں ہی جبکہ سچی ہون
 وہ صبح کرنی میں اپنی نفس کے اسی وہ ذات پاک کہ لازم کر دی ہی تو فی قلوب اولیا اپنی
 کو تہی تو اور صبح اسی وہ ذات پاک کہ پلائی تو سننے اونکی دلون کو شراب محبت اپنی
 کیا دیکھتا ہے تو واسطی سفیان کے نزدیک اپنی یہ مرتبہ پر کھائی اپنی ہاتھ ابراہیم بن آدم کا
 اپنی ہاتھ میں اور اوٹھایا اپنی او کو طرف آسمان کے اے کہنا میں اسی امد برکت قدر و مرت

اس ہاتھ اور مرتبہ صاحب اس ہاتھ کی اور برکت اوس عزت اسکی کے کہ تیری نزدیکی ہے
 اور بواسطی اوس جو دے کہ پایا ہی اسنی تیری جناب معلیٰ سے ای اندہ بخشش اور عنایت فرمائی
 غلام یہ کہ محتاج ہے طرف فضل احسان تیری کی ساتھ رحمت کاملہ اپنی کے اسی ارحم الراحمین
 اگر نہیں مستحق اس عنایت کا تیری جانب سے یہ غلام اسی پرورش کرنے والی سب جہانوں کے
حکایت مروی ہے حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی کہ حج کیا اونہوں نے ایک بار
 بیت اللہ شریف کا سو درمیان اوس حال کے کہ مشغول تھی وہ طواف میں ناگاہ ظاہر ہوا
 ایک جوان خوبصورت کہ تعجب کرتے تھے لوگ اوسکی حسن و جمال سے پس دیکھنا شروع کیا
 اوسکا ابراہیم نے در حالیکہ روتی جاتی تھی تو کہا اونکی بعضی دوستوں نے انا اللہ وانا الیہ
 راجعون یہ ایک غفلت ہی کہ داخل ہوئی ہی شیخ کی دل میں پہر کھا ایک ہمراہی نے اسی
 سردار ہماری کیا ہی یہ نظر ملی ہوئی ساتھ گریہ کے کہا اوس سے حضرت ابراہیم نے اسی بہائی
 مینی محمد باندہ ہے اپنی پروردگار سے ایسا محمد کہ نہیں قادر میں اوسکی توڑنی پروردگار سے
 جاتا میں اس جوان کے اور سلام علیک کرتا اوس سے کہ قرۃ العین میرا فرزند جگر بیوزہ ہے
 چھوڑ آیا تھا میں چھوڑا در حالیکہ بہا گئی واللہ اما میں طرف اللہ تعالیٰ کے اور اب یہ ہو گیا ہی اس قدر
 کہ دیکھتا ہی تو اور اب میں بیشک شرماتا ہوں پروردگار سے اس بات میں کہ لوٹوں طرف
 اوس خیر کے کہ نکلا ہوں میں اوس میں سی اور چھوڑا ہے اوسکو واسطی اللہ تعالیٰ کی پرورش و کرم

و لا عرضت لی نظرم مذعرفته	صد الدھر لا کان لی حبیب الظہر
اغادر علی طرفی لا فسکانتی	اذا رام طرفی غیر لی البصر

وَدَّ اَدَّكَ فِی قَلْبِی اِلَی یَوْمِ اَحْسَرُ

ایا مہتری دھریا دسولی وعلی

ترجمہ اور ہمارے ہوئی محبو کو فی نظر جی کہ بیچا نائی او کو تمام عمر سے مگر کہ موجود ہوتا ہے
 واسطی میری جہان نظر کرتا تھا میں + میں حیرت کرتا ہوں ایسی آنکھوں پر واسطی او کی پس گوئیہ
 میں جبکہ ارادہ کرتے ہی آنکہ میری او کی غیر کو دیکھنی کا تو نہیں دیکھتا ہوں میں + اسی نہایت
 دھیرہ میری اور رند و نیری اور سامان میری کی دوستی تیری میری دل میں ہی روز قیامت تک
 یہ رکھا غسی حاتو اور سلام علیک کر اوس ہی شاید تسلی ہو محکو سبب تیری سلام کی اوسیر اور غبی
 ات میری جگر کی یہ آیا میں اوس نوجوان کے یاس اور کھائی اوس ہی برکت عطا کری اللہ تعالیٰ
 واسطی تیری باب کی تیری حق بن کھا اوسنی اسی عم مہران کہان ہی ماپ میرا اور حال بہ کہ وہ
 سکا ہے گھر سے کہ کھانگی والا تھا طرف اللہ تعالیٰ کے کاش دیکھوں بن او کو اگر وہ ایک سے
 بار ہو اور نکل جاوی مان میری اوس وقت افسوس ہے او کی گم جانی یہ بہ ترور سی شروع ہوا
 او کو گرہ بادیسی باب کے اور کھاوا اللہ محبوب ہی محکو بہ کہ اگر دیکھوں میں او کو اور مر جاؤں
 اوس وقت تو نہیں کچر غم نہر رو یا اور پڑ ہی یہ اشعار

یو الی فی ہواک کما رائی

علی تر الرمان اللک دانی

فتخصک لبس ینزع عن عسانی

مکانا لبس بعرفہ حبانی

معیرک لا یمیر علی لسانی

لقد حکم الزمان علی حی

حسبی ان بعدت فان علی

وان بعدت دیارک عن دہاری

لقد اسکت حاک فی فوادیا

کامک قد حمت علی ضمیری

ترجمہ البتہ تحقیق حاکم بن گیار زمانہ مجھ پر بیان تک کہ تراشا کج بوج محبت تیری کی جیسا کہ
 دیکھتا ہی تو ہا اسی پیاری اگرچہ تو بعید ہے تو کیا ہوا ایسی کہ دل میرا تین گزری ہیں کہ طرف
 تیری مائل ہے اگرچہ دور ہی شہر تیرا میری شہر سے تو کیا ہوا کہ صورت تیری نہیں غائب ہوئی
 میری آنکھوں سے البتہ تحقیق رکھا مینی محبت تیری کو اپنی دل میں ایسی مقام میں کہ نہیں
 پہنچتا ہی اوں کو دل میرا کہ تو نقش تیری دل پر غیر تیرا نہیں گذرنا میری زبان پر
 پہ لوٹ آیا میں طرف حضرت ابراہیم کی درحالیکہ وہ مسجدی میں تھی مقام ابراہیم میں اور تیرا
 تھا لنگرون کو اپنی آنسوؤں سے اور مشغول تبضع تھی الکی مالک تھی کی اور روتی تھی اور پھرتی
 تھی یہ اشعار

وایمت العیال لکی ادا کا
 لما سکن الفواد الی سوا کا

ہجرت الخلق طرافی ہوا کا
 فلی قطعنی فی الحب ار یا

ترجمہ چھوڑا مینی تمام خلق کو بچ محبت تیری کی اور یتیم کر دیا مینی اولاد کو تاکہ دیکھوں تکجوت پس
 اگرچہ کڑی کڑی کر ڈالی تو کج بوج محبت کی البتہ تب بھی نہ قرار کڑی گا دل طرف غیر تیری کے
 پس کہا مینی اوشی دعا کرو واسطی اپنی فرزند کی تو کہا اسی اللہ باز کہہ اوں کو گناہوں سے اور مدد کر
 اوں کی اوپر مرنیات اپنی کی حکایت منقول ہی شیخ ابو بکر دقاق رضی اللہ عنہ سے
 کہا اوںہوں فی رامین کہ شریف میں ہیں برس تک اور چاہتا تھا دل میرا دودہ کو لیکن روکتا
 تھا میں اوں کی خواہش حاصل کرنی سی یہاں تک کہ غالب ہوا مجھ پر نفس میرا تو کیا میں طرف
 عسفان کی اور مہان ہوا میں ایک قوم کا اقوام غرب سی سو پڑی نظر میری ایک حسین

لڑکی پر کہ جم گئی محبت او کی بہتری دلس تو کھا اوسے اسی شیخ اگر سچا ہوتا تو ترک شہوا ب میں
 تو بیک جاتی رہتی تجھی حواش دودہ کی پیر لوٹ آیا میں طرف کہ کے اور طواف کیا بیت امکا
 سو دیکھا میں اوش رات جواب میں حضرت یوسف صدیق صلعم کو تو عرص کے میں اون سے
 اسی ہی اللہ ٹنڈی کری اللہ تعالیٰ امکا آیت کی سبب بھنی آپ کی لیجی اسی مرایا اوشون فی تجھی
 اسی مبارک ملکہ تو سراو رہی ساتھ اس بات کی کہ ٹنڈی کری اللہ تعالیٰ امکا تیری سبب سلامت جھنی
 تیری کی اوس لڑکی عسفانیہ ہی پیر تیری حضرت یوسف علی یہ آیت ترفہ دلس حاف مقام
 ریتہ حنتاں ترجمہ اور واسطی او کی حسنی حوت کیا امکا کی اگی کڑا ہونی سے و حبتن
 ہیں آواز نرم سی اور کیا خوب کہا ہی لوگون فی اس باب میں

لعلک لومما التعلک الماطر
 علمہ ولا عن نعصہ امت صا

وامت ادا رسلک رانلا
 رایت الدی لاکلہ امت قادر

ترجمہ اور تو جبکہ ٹرنا ہی نگاہ ایسی کو درحال کہ لیجانی والی ہو واسطی دل تیری کی ایک روز پنج
 میں ڈالین گئے تجھ کو دیکھی ہوئی چیرین : دیکھا تو میں اوس چیز کو کہ او کی تمام بر تو قادر نہیں ہے
 اور او کی بعض سے تو صا رہے : اور کھا بعض عارون نے کہ نہیں ممکن نکلا فریون سے
 نفس کے پروکاری پس ملکہ ممکن ہے نکلا نفس کے پند سی ساتھ اعانت اور عنایت اللہ
 تعالیٰ کے اور کھاراحت طلب کر ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور مت راحت دھوٹہ دوری میں اللہ
 سے تجھی جسنی راحت طلب کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے نجات پائی اوسنی اور جسنی راحت چاہے
 اللہ تعالیٰ ہی دوری میں وہ ہلاک ہوا اور استراحت ساتھ اللہ تعالیٰ کے خوش و خرم

ہونا دلکاش ہے اوسکی ذکر سے اور استراحت اللہ تعالیٰ سی دوری میں ہمیشہ ہونا غفلت
 کا ہی اور کہا ہی شیخ عبد اللہ محمد بن علی ترمذی حکیم فی رحمہ کہ ذکر الہی تروتازہ کرتا ہی دل کو
 اور نرم کرتا ہی اوسکو پر جب خالی ہوتا ہی یاد الہی تو پہنچتی ہی اوسکو حرارت نفس اور گ شہوات
 کے پس سخت اور خشک ہو جاتا ہے اور باز رہتی ہیں اعضا طاقت اور عبادت سی پر جب
 کہ پہنچے تو اوسکو زور سی تو ٹوٹ جاتی ہیں جیسی درخت بعد خشکی کی کہ بہنیں صلاحیت رکھتا کیے
 کام کی سوا کاٹ ڈالتی کے اور ہو جاتا ہی آخر کو ایندھن آگ کا کہ بجایو ہی بھکوا و س سے
 پروردگار کریم اور کہا ہی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن فضل رضی کہ بڑا تعجب ہی اوس شخص سے
 کہ قطع کرتا ہی وہ دشت و صحرا اور جہاڑ یونکو تاکہ پہنچی طرف بیت اللہ شریف کی اور حرم محرم
 اوسکی کے بنظر اس بات کی کہ اوسمیں آثار میں اوسکی انبیاء کی تو کیوں بہنیں قطع کرتا
 وہ اپنی نفس و خواہش کو تاکہ پہنچی طرف اپنی دل کے کہ تحقیق ہیں اوسمیں آثار اوسکی مولا کے
 اور کہا ہے شیخ ابوتراب نجاشی رحمہ جو کہ مشغول ہو غیر سے درحالیکہ مشغول تھا وہ ساتھ اللہ
 تعالیٰ کی تو آتا ہی اوسپر غصہ اوسوقت لغو ذبا اللہ بوجہ اللکریم من مقسہ و عذاب الالیم
حکایت منقول ہی بعضی اہل اللہ سی کہ سفر کیا انہوں فی واسطی حج کی اور قدم
 تھریکے اور عہد کیا اللہ تعالیٰ سی اس بات کا کہ نہ سوال کری کیسی ہرگز کسی چیز کا پر جبکہ
 ماوہ بعض راہ میں تو گزرا اوسپر ایک زمانہ کہ نہ ملا اوسکو اوسمیں کچھ تو حاضر ہوا چلتی سے
 سوقت کہا اپنی دل میں یہ وقت ضرورت کا ہے کہ پہنچا و گیا طرف ہلاکت کی بسبب صغف
 کہ وہ سبب القتل قوا اور ارواح کا ہے اور تحقیق منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فی ذالہی سے

اپنے آپ کو ہلاکت میں پھرنے کا سوال کا اور جب مستعد ہوا سوال پر تو پیدا ہوا
 اوسکی دل میں ایک خطرہ اور روکا اوسکی اوسکو قصد سوال سی تو کھا اوسکی دل میں مرا
 ہوتے پہلے نہ توڑو گناہ میں وہ عمدہ کہ ہی درمیان سری اور اللہ تعالیٰ کی سونڈہ گیا قافلہ اور
 گیا وہ ضعف سی نس لیٹ گیا منہ کر کے طرف قبلہ کے باسٹار موت کی سواستی حال میں تھا
 کہ ناگاہ دکھا اوسکی ایک سوار کو کھڑا ہوا ایسی سری کہ ہی باس اوسکی ایک جیگل بانی کی پس
 پلایا اوس سوار نے اوسکو پانی اور یوری کیے حاجت اوسکی پھر کھا کھا چاہتا ہی تو ملتا قافلہ سے
 کہا اوسنی اب کہاں قریب ہی قافلہ کہ ملوں اوس سی کہا سوار نے اونڈہ اور جلا سہراہ اوسکی خند قدم
 پھر کہا کھڑنا بہین پر کہ قافلہ آبادی گایا س تیری لس تھوڑی درمیں آنا قافلہ اوسکی
 یاس بھیجی سے اور آدمی گافاتہ کتاب میں انتشار اللہ تعالیٰ جواب مسکے اس حکایت کا اور
 مثال اسکی کا حکایت مروی ہی کہ ایک جوان طواف کیا کرتا بت اللہ تعالیٰ کا
 اور جب فارغ ہوا کرتا طواف سی تو مشغول ہوتا درود پڑھنی بہن اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اور تھی بھی دو کام اوسکی بکثرت تو یوچھا اوس سی کسی نے کہا ہی تیری یاس کوئی سبب
 اس کثرت درود کا کہا اوسکی مان نکلا میں اور اب میرا واسطی حج کی سول بعضی منر لون بن
 بیمار ہوا اب میرا یہاں کہ مر گیا اور سیاہ ہو گیا مونہ اوسکا اور سیلی پڑہ گئیں انکھیں اوپر
 گیا بیٹ اوسکا بس روئی لگامین اور کہا معنی انا محمد وانا الیہ راجعون مرا اب میرا مسامت
 میں افسوس ساتھ ایسی موت کے پھر جب رات ہوئی اور پڑی ہوئی تھی لاش اوس کے
 اوسطرح تو غالب ہوئی مجھ پر غمیز تو دکھا معنی حساب محبوب الہی حضرت رسالت یہاں

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنی ہوئی ہیں آپ ملے سفید اور منتشر ہے اوسمین ہی نہایت خوشبو
 عطر کے سونٹ شریف لگی آپ قریب میری باپ کی اور پیر دست مبارک اپنا اوسکی مونہ پر
 سوہو کیا سفید تر و دہشی پیر پیرا ہاتھ اوسکی شکم پر تو جاتا رہا نفع اوسکا پیر بعد اوسکی
 جانا چاہا اپنی سوجیا میں اوٹھ کر آپ کی قریب اور پیرا ہاتھ دامن مبارک آپ کی راد و شریف کا اور
 عرض کی مینی اسی سردار میری قسم ہی تمکو اوس ذات پاک کی کہ بھیجا ہی اوسنی تمکو طرف میرے
 باپ کی لاش کے اس مقام مسافرت میں واسطی رحمت کی کون ہو آپ فرمایا اوسی آنحضرت فرما
 کیا نہیں پہچانتا تو مجھ کو میں محمد رسول اللہ ہوں صلعم تھا یہ باپ تیرا بڑا گھر گار و مجرم اور فقط اس میں
 یہ بات اچھی تھی کہ یہ مجھ پر درود بہت بھیجا کرتا تھا پیر جب واقع ہوا اسپر یہ حادثہ سخت تو مستغث
 ہوا یہ مجھ سی تو فرمایا دوسری کی مینی اسکی اور میں فرمادیں ہوں اوسکا جو کثرت کرنی مجھ پر درود کی
 دنیا میں مولف کتاب روض الریاحین کہتی ہیں کہ وقت تحریر اس حکایت گزری میری ولایت
 چند اشعار مع شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچ بیان شفاعت کی اور وہ یہ ہیں

اذا اقبلت یوم الحسب احسب انی

لہ شرف العلیاء مرحب مکرم

فلیس سوال ما ولی العزم یغرام

وعیسی وقیل القوم نوح وادم

انت الیہا بالسند استقدم

لجشت لكل العالمین لیرحموا

علیک صلوة اللہ یا ملجاء الوری

وتموا شفیعاً لیستغاث بجاہدہ

وقالوا اهل العزم فی الرسل لہا

فعبہا خلیل والکلیم قاحرا

فخیر الکرام الرسل عنہا قاحرا

اغثت جمیع المخلوق اذ کنت رحمۃ

ترجمہ مجید درود اللہ کی اسی بایں بناہ خلق کے جیکہ اگی آو گئی دن قیامت کی دوزخ اور
 اور دہو دی گئی تسبیح کہ اشعاعہ کرتن ہاتھ مرتبہ او کی کے واسطی او کی زر کے ظاہر موشادہ
 میثائے صاحب عزت ادا کر میں گئے واسطی ایثار الو بعرم کے کہ کون ہی صاحب شفاعت
 تو سو ای تمہاری اسی صاحب عزیم کے کوئی بھی یہ عزم کریگا شفاعت کا کہ اوس سی ابرا
 خلیل امدا اور موسیٰ کلیم اللہ بھی ہٹ جاویں گے اور حضرت روح اللہ بھی اور سہیلی ان کی لوح
 اور آدم علیہم السلام پس ہتر سرگون کی جو مرسلین ہن اوس سے ہٹ جاویں گے
 اور تو آو گیا طرف او کی یعنی شفاعت خلق کے اگی سڑہ کر فریاد سی کریگا تو تمام خلق کے
 اسی کہ تو رحمت ہی واسطی خلق کے معوت ہو او واسطی تمام خلق کی تاکہ رحمت الہی ہو او ان پر
 پس تو وہ شخص ہے قیامت میں سچی نشان سیری کے تمام مخلوق ہو گی اور تو تمام خلق کا
 سردار ہو گا **حکایت** مروی ہی ابو الحسن سراج رحمہ سی کہا او نہون کلا ایکبار
 مین واسطی حج بیت اللہ کی سودر جا لیکہ طواف کرتا تھا مین ماگاہ رو برو آئی ایک عورت
 محسن و جمال کہ روسی ہو گئی او کی جمال حسی کہا مبی اللہ نہنن دیکھا مینی کہی آتشک حسن
 و جمال اس خورن کا سا اور نہنن یہ تروتازگیے اور بار و انداز مگر بسبب بی فکر ہی اور بی غمی
 اور ہونی خوشی و خورجی کی پس سن لی یہ بات سیری اوس عورت فی تو یو کی کیسی کہی یہ
 بات تو فی اسی شخص و امثلیں میں ہوتی ہون غمون مین اور گرفتار ہون مین نحو نہیں
 اور زنجی ہے دل میرا اسی درد و الم مین کہ نہنن او نہنن کو فی شریک میرا کہا مینی کس طرح مین

ہو مجھ کو تیری اس بات کا تو بولی فوج کی تھی میری خاوندی ایک بکری عید صبحی کو اور میرے
 دو لڑکے کمر عمر کی بیتی تھی گھر میں اور تیسرا چھوٹا لڑکا دودھ پی رہا تھا میری لیستان سے
 تو اوٹھی میں اوسکو بٹھا کر واسطی پکانی کہانی کے اونکی بیوی تو کہا کہ میں میری بڑی بیٹی
 نے جھگڑی کیا دکھاؤں میں تجھ کو کہ سطح کیا ہی باپ ماری فی ساتھ اوس بکری کی کہا اوسنی
 ہاں سو کیل میں بڑی نے لایا مجھ کی کو اور فوج کر ڈالا اوسکو بہتر تیار دیکھ رہا گا گھر سے
 طرف پہاڑ کی سو کہا لیا اوسکو وہاں بہتر بی بی اور گیا باپ اوسکا بچھی اوسکی جستجو کو سو
 ہلاک کیا اوسکو پاس نے نہاں تک کہ مر گیا پہر زمین پر بٹھلایا یعنی جھوٹی لڑکے کو اور کئی میں
 طرف دروازہ کی کہ دریافت کروں کچھ حال اونکی باپ کا کیسی کہ اس میں گیا وہ لڑکا گھسٹ
 کر قریب دیکھی کے کہ وہ بک رہی تھی اور کہنچ لیا اوسکو پکڑ کر اور اپنی پس جہاں گیا گوشت
 پوست اوسکا بڑی سی بسبب گئی گرم شور باکی اور مر گیا جل کر پر سنی یہ بات میری ایک
 بڑی بیٹی نے کہ تھی گھر میں اپنی خاوند کے سو گر بڑی یہ احوال پر ملال سن کر اوپر سی زمین
 پر اور گرتی ہی مر گئی سوتنہا کر دیا مجھ کو زمانہ فی اون سب سی پہر لوچا مینی اوس سے
 کیونکہ صبر ہو آج کو ایسی بڑی مصیبتوں پر تو بولی نہیں کوئی شخص جو پہچانی فرق صبر
 وہی صبر ہی کا گریہ کہ پالتا ہی درمیان ان دونوں کے راستا جدا جدا سو صبر کرنا جان
 بوجہ کہ مصائب میں نیک انجام ہے اور فی صبر ہی صاحب کو عفو حق مصیبت کا نہیں
 دیتی پہر چلی گئی وہ میری پاس سے یہہ اشعار پڑھتے ہوئے

صُلُوتِ عَلٰی مَا لَوْ مَحْتَمَلِ لِعَقْدِهِ

مَلَکِ دَمِوعِ الْعَيْنِ حَتّٰی رَدَّهَا

حَالًا سَرُورًا صَبَحَ مَصْلَحَ

اِلٰی نَاطِرِی وَالْعَيْنِ فِی الْعِلَاقِ

ترجمہ: میرا مٹی اور پلاس خیر کے اگر اوٹھاؤں کچھ اور میں مٹی پہاڑ سختیوں کو تو جو باور
رہزہ ریزہ قابو پایا مٹی آنکھ کے آنسوؤں یہاں بہاں تک کہ ٹوٹا میں نے اُن کو طرف انہوں
کے پس خمی بیچ دل کے آؤ بتی ہیں حکامیت منقول ہی حضرت ابراہیم خرم
سے کہا اُنہوں نے بیٹا ہوا میں ایک بار اپنی بعض سے میں یہاں تک کہ گریڑا میں ماری
یاس کے سونا کا معلوم ہوا محلو کہ کستی خیر کا یا فی میری امونہ یہ تو کہ تو لیں مٹی آنکھس پس
دیکھا ایک شخص خوبصورت کو سوار سرخ گھوڑی اور بلایا اوسے بجو یا فی اور کھا محسی کہ بیٹہ
میری بچی سو گزری تھی مگر توڑی ویر کہ پوجا اوسنی محبی کیا دیکھتا ہی تو کہ مٹنی دکھتا ہوا
میں یہ ہی سامنی تہرید یہ منورہ یہ کھا اوسے اب اوٹر جا تو اوڑ پڑہا کر آنحضرت صلی
علیہ وسلم پر سلام و درود اور کہو آپ سی کہ بہائی آپ کا حضور سلام کہتا ہی اور کھا سنج ابو بکر
اقطع رضائی کہ گیا میں مدینہ منورہ کو اور بادشاہان یاج دن کہ چکھامی او میں کچھ پر
گیا میں طرف قبر تشریف اور خواب گاہ مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور سلام علیک کی بنی آنحضرت تشریف اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضیہ اور عرض کی سی
یا رسول اللہ بن مہمان ابجا ہوں ابجا شہد پر یہ کہ ٹوٹا میں در دولت سی اور سورما
جا کر بچی منبر تشریف کی سود کہنا مٹی خواب میں کہ تشریف لائی جناب سرور عالم اور
حضرت ابوبکر رضیہ میں کی ہیں اور حضرت عمر رضیہ طرف بسا کے اور حضرت جناب

امیر کرم اللہ وجہہ الہی آتی ہیں پس ہلایا مجھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کہا نجسی اور نہ تحقیق
یہ تشریف لائی حضرت علی اللہ علیہ وسلم سوا اوڑھائیں اور قریب جا کر بوسہ دیا مٹی اکی جبین
سبک پر درمیان دونوں ابروؤں کی پھر عنایت کی آپ فی مجھ کو ایک روٹی سوکھائی مٹی آدھی
اور بیدار ہوا میں در حالیکہ تھی واسطہ آدھی باقی اوسمیں کی اور کیا خوب اشعار کہی ہیں بعضی
بزرگوں فی اس مقام میں

<p>واشتاق للوادي واصبوا الى الغنى محدث عن محدثا له معنى سرا واصد بانات النقا وها^{سنی} الا وقل لم يلح الحكي اني به مصني يرق اشتاق الى ربه حنا ويدفن في سلع ومهي سنا فقلبي يهواه وعقلي به جنا الا لاله بدلا حوى احسن الحسنى وما لاح طير في العصور وما عني</p>	<p>احن الى نوح الحمام اذا عني ويعجبنى من النسيم لانه وميجر عن زواجر لبلى بانهم بعيشك ان جئت انجيا فقف بها وعرض بذكري عند فلعله متى تقبلا تقضى منية عاشق تملك قلبي حب من سكنى الحصى تكال لي معناه فاصبح فانتا عليه صلاة الله ما لاح بارق</p>
--	---

ترجمہ بقرہ ہوتا ہوں طرف آواز کو ترسے جبکہ خوش آوازی کرتا ہے اور مشتاق ہوتا ہوں
طرف صحرا کے اور بقرہ ہوتا ہوں طرف گمانی کے اور خوش آوازی مجھ کو چلنا بوسیم کا اسی
کہ وہ پہنچاتی ہی زمین مجھ سی ایک پیام کہ واسطی کی عیسیٰ ہیں اور خبر دیتی ہی زیارت

کر میو لون پیلی کے اسطرح کہ ایہوں فی دیکھا ہی نژدیک درختوں مان سحر آئی لٹاکی اوسکی حیرت
 روشن کو قسم ہی تجھ کو زندگے کی اگر جاوی تو لیلی کے حیموں میں تو ٹھہر جا و بان پر او کہنا
 واسطی معشوق نمکین اوس قبیلہ کے کہ تحقیق میں تجھ پر شفیق ہوں پڑا اوسکی تقریب ہی کہ دیا
 ذکر مرا نژدیک اوسکی پس شاید کہ اوسکو رقت پیدا ہو اور رحم آوی اپنی مستاق پر کہ وہ
 طرف منہ لگاہ اوسکی کے بقرار ہوا ہے پک ہوگی بہ آرو کہ جج قبا کی آجاوی موب عاتق
 کو اور مدون جیل سلو کے بھیجی اور سام کو کری وہیں سکونت نہ مالک ہوگی مگر دل کے محبت
 اوس شخص کے رشتا ہی وہ صحرا میں بسن ل میرا دوست رکھتا ہی اوسکو اور عقل میری بسبب
 اوسکی محسوس ہوگئی نہ کامل تو وہ اپنی سیرت میں سو ہوگا وہ ہفتوں کر بولا اسی لوگو کس قدر
 حسین ہی وہ کہ چاند ہی جسنی جمع کیا حشیش صورت اور حسن سیرت کو پڑا و نیرحت اللہ کے
 جبکہ جھکی بجلی اور جب تک خوش آوازی کرین طیور تناخون پر اور جب تک ترانہ کرین پڑا
 حکایت منقول ہی حضرت ابو جعفر صغار رضی اللہ عنہما آؤ ہون فی گم کے راہ میں الکیار
 جنگل میں حیدر ورسو پیا ساز ہا میں ایک مدت تک اور صغف طاری ہوا مجھ پر پس دیکھا
 مینی اوس جنگل میں ایک شخص ضعیف نحیف مٹو نہ کہولی ہوئی کہ دیکھتا ہی طرف آسمان
 کے پوچھا مینی اوس سی کیا ہی یہ انتظار کیا اوسنی کہا کام ہی تجھ کو دخل دینی سی درمیاں
 علام اور آقا کی پیر اشارہ کیا ہاتھ نی ایک طرف کا اور کھا جا اس رشتہ پر بنو خیل میں
 اوس طرف موافق اشاری اچکی کے سو ہونہ نہ گیا تھا میں مگر تھوڑی دور کہ دیکھی ہتی رکھی
 ہوئی دور و شین کہ ایک پیرا و نین گوشت گر مارم تھا اور برابر اوسکی رکھا ہوا تھا

ایک گوزہ بہر ہوا پانی سرد و شیرین سوکھایا یعنی اونکو یہاں تک کہ شکم سیر ہو گیا
اور پانی کے بخوبی سیراب ہوا پھر لوٹ آیا میں اوسکی طرف اور پوچھا یعنی اوس سے
بیان کرو مجھسی کیا چیز ہے تصوف سو تبسم کیا اونہون نے پھر کہا لائح کالح فاصطلم
فاسبتباح یعنی ظاہر ہوا ظاہر مونی والا پس جڑہ سی اوکھیر دیا اور لوٹ لیا یعنی وہ ایک
کشف ہی کہ وارد ہوتا ہی اسرار پر ہوا اوچک لیتا ہی وہ بندھی کو اور مبلح جانتا ہی اوس سے
ہر چیز کو کہ تھی واسطی اوکی مال وغیرہ سی یہاں تک کہ نہیں اختیار کرتا واسطی اپنی کسی چیز کو
اور اصطلام یعنی جڑہ سی اوکھیر نامحل قہر میں لغت حیرتہ ہی اور صفت دہشت راضی ہو
اون سی یزورد گار فقط کہتا ہوں میں اسی اصطلام مذکور کے طرف اشارہ کیا ہے شیخ
ابوالغیث مینی نے کہ مشائخ اہل اللہ سی ہیں رضاساترہ اس قول اپنی کے کہ اہل حضور چار قسم ہیں
میں ایک وہ شخص ہی کہ خطاب کیا گیا سو ہو گیا وہ ہمہ تن کان واسطی سنی کی دوسرا وہ ہے
کہ دکھایا گیا انوار تجلیات سو بن گیا تمام جسم چشم تیسرا وہ شخص کہ مضحل اور مغلوب
ہو گیا نیچی انوار تجلیات کی چوتھا وہ کہ زبان ہو گیا ہی شفاعت کی وقت میں اور یہ سب
میں کامل تر ہے **حکایت** مروی ہی علی بن موفی رضی کما اونہون نے
حج کیا یعنی ایک سال بسواری چمیل سو دیکھا یعنی لوگوں کو پیادہ چلتی ہوئی سو خوشش آیا
مجبو پیادہ چلنا سہراہ اوکی پس او تر امین اور سوار کرا یا ایک شخص کو اپنی حکمہ پر او چلتی
لگامیں پیادہ اوکی ساتھ سو پڑہ گئی ہم قافلہ سے طرف چمیل کے اور الگ ہو گئی راہ
پر سو رہے ہم سب تھک کر تو دیکھا یعنی خواب میں خوبصورت لڑکیوں کو کہ تھی اوکی

ہاتون میں طشت سوئی کے اور لوٹی چاندی کی اور دھولا تیہی رتی ہین وہ پاؤں پیادہ
 چلی والون کے اور تنہا باقی رہا میں درمیان میں اوکی تو پوچھا ایک فی اسی ساتھ والی سے
 کیا سین ہی یہ شخص اونین ہی کہا اونہون فی اسکی واسطی تو محمل ہی پر جواب دیا پہلی فی نہر
 کہا ہوا اونین ہی ہی اس واسطی کہ اسنی دوست رکھا ہی پیادہ چلی کو انکی ہمراہی میں یہ چڑھا
 اونہون فی سیر پاؤن تو جاتا رہا او سیوقہ رخ نقب میر کہ معلوم ہوتا تھا بدن بین راہ
 چلی ہی حکایت مروجی ہی علی بن موفق رصبی اللہ سی کہا اونہون فی کجہ اوپر
 یحیاس حج کمی مینی اور کر دیا تو اب اون سکا واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ
 اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رصبی اللہ تعالیٰ عنہم کے اور برکت ان کی
 اپنی والدین کو اور مافی رہا ابک حج آخری سو نظر کے چلی طرف حاضرین موقف اور تہور
 وغل اوکی کے تو کہا مینی امی پروردگار اگر ہو اس جماعت میں کوئی شخص کہ قبول
 ہو اوجھ او سکا تو دیا مینی او سکو تو اب اس حج کا ہر سو یا میں اوس رات فردقہ میں تو
 دیکھا مینی خواب میں اللہ عزوجل کو اور ارشاد کیا مجھسی اس طرح کہ امی علی بن موقف کبا
 سخاوت کرتا ہی تو مجھپر تحقیق بخت دیا مینی تمام اہل موقف کو اور برابر انکی دوز کو اور
 اصناف مضاعف کو متل انکی اور شفاعت قبول کی مینی ہر ایک کی امنین سی بیج حق
 اہل بیت انکی کے اور دوستوں انکی کے اور پڑوسیوں انکی کے اور حال یہ کہ میں حساب
 تقویٰ اور مغفرت ہون حکایت مروجی ہی حضرت ذوالنون مصریؒ سے
 کہا انہون سوار ہوئی ہم ایک بار جہا پیر اور شوار ہوا ہماری ساتھ ایک جوان حسین روشن

مومنہ والا پر جب پہنچے ہم سچ میں بحر کے تو گم گیا مالک جہاز کا ایک کیسہ جس میں مال کثیر تھا
 سو دریافت کیا اوسنی شخص سے کہ ترا وہ اوس جہاز میں پر جب آئی وہ لوگ دریافت
 کرتے ہوئے قریب اوس جوان خوبصورت کی تو کو دیکھا وہ جہاز سی دریا میں اور بیٹھ گیا موج
 دریا پر اور ٹرگنی وسطی اوسکی موج مانند تخت ہموار کے اور ہم سب دیکھتی تھی اوسکو جہاز سے
 پر کھا اوسنی اسی مولائیری اسی مالک میری ان لوگوں نے تہمت لگائی تجھے اور میں
 دیتا ہوں تجھ کو اسی حبیب میری دلکی یہ کہ حکم کری تو اس وقت ہر ایک جانور کو دریائی جو جگہ
 ہے یہ کہ نکالی وہ مرا اپنا اور حال یہ کہ منہ میں ہر ایک کی او میں سی جو ہر بیش بہا ہو حضرت
 ذوالنون فرماتی ہیں ہنوز نہ تمام ہوا تھا کلام اوسکا کہ دیکھا ہم نے جانوران دریا کو اکی جہاز
 کے کہ نکالی او انہوں نے سراپا اور ہر ایک کی مومنہ میں ایک جو تیرا بندہ مسورتا تھا پر او ترا
 وہ جوان موج پر سی دریا میں اور چلی لگا سطح آب پر مثل زمین کی تجھ سے اور کہتا جاتا تھا
 اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی تیری ہی عبادت کریں اور تجھی ہی مدد چاہیں
 یہاں تک کہ غائب ہو گیا ہماری نظر و نشی حضرت ذوالنون فرماتی ہیں پس یہ معاملہ دیکھ کر
 شوق ہوا مجھ کو سیاحت کا واسطی دیکھنی اہل اللہ کی اور یاد ہوا مجھ کو یہ قول شریف جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لا یزال فی امتی قلشون قلوبہم علی قلبی براہیم
 خلیل الرحمن کلمات منہم واحد ابد لا اللہ تعالیٰ مکافئہ واحد
 یعنی ہمیشہ رہیں میری امت میں میں ابدال دل او کی مثال دل ابراہیم خلیل اللہ
 کی پر جب فرمائی او میں سی ایک بدل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس جگہ دوسرا

حکایت مستول ہے حضرت امیر حسین جو اس صر سی کہا اور مون فی دحل ہوا
 اکٹ بار گل میں سو پھی شدت تکلف راہ کی سو صبر و تحمل کہا پھی او سیر نہ رہا
 بین کہ مغلمہ میں تو داخل ہوا اس رباخت کی جانی سی وہاں سیر سی وہاں کچھ ہوتا
 سخت و کمرشیں پکارا محکومات میں سی ایک بوڑھی عورت کی کہ ایرہ صمیم موجود تھی میں
 تیری ساتھ اس صحرایی و شوار گزار میں لیکن نہ بات حبیب کی سی تجسبی اسوای کہ بچا ہا
 ملنی کہ میریون تعل تیر سے تامل کا او سطرف سی اور مستول کروں محکوا سی طرف
 یعنی خل انداز تیری مستولی میں نہوئی کمال ڈال یہ جو اس او خطرہ صبح و پیدا کا اسی
 اور کہا ہی تھی ابو الحسن فرخن نہی کہ داخل ہوا اس اکیار جنگل میں بطریق تجربہ ازادانہ
 طور پر سردار برہنہ پیر حیاں آیا میری دلیں کہ کوئی نہ آیا ہوگا اس جنگل میں بچ راہ کہ
 کے اس سال کمال تجرید و تفرید زائد مجسبی سو مجرود و قوس اس خطرہ کی کہ پچا محکوبے
 آدمی نے بھیجی ہے اور کہا اسی حجام کب تک بائیں کر گیا اپنی نفس کی ساتھ باطل اور
 جوئی اور کہا خوب کہی گئی ہیں شہر اسی باب میں

تنال الا علی حسن من التعب

فکف ندر اذ القصبر و اللعب

نظر فی الراحة الکبری علم ارها

والمجدد ما بعد فی طلقا

ترجمہ غور کیا سی بڑی راحت میں پس بنایا ملی او سکو کہ حاصل ہو کر بعد ایک نوع کے
 تکلف کے اور قریب سے کسی دوسرے سے چ طلب او سکی کے پس کس طرحی حاصل ہو
 ساتھ تقصیر اور کھیل کے اور کہا بعض اہل امد نے کہ شرک کرنا اور چوڑ دینا نفس کا بھی

مواصلت الہی ہی اور مواصلت ساتھ نفس کے عین فراق اور دوری ہی حق سی اور
کہا گیا ہی کہ ہجرتش سوزان ہی اور وصل خاطر شادان اور کیا خوب کہی ہیں کسینی یہ اشعار

نغم المجران علی العبد الحجیم

نغم الحجیم علی العباد نعیم

والھجر لو سکن المجران تحولت

والوصل لو سکن الحجیم تحولت

ترجمہ اور جذائی اگر جا رہی جنت میں ہو جاوین نعمتین جنت کی بندون پر دوزخ
اور وصل اگر جا رہی دوزخ میں ہو جاوین عذاب دوزخ کے بندون پر نعمت : اور کہا
سے بعضوں نے کہ پروردگار عالم نے عنایت کیا ہی ہر ایک اپنی بندہ کو ایک مقدر
اور مرتبہ اپنی معرفت کا اور مقرر کیا اور آزمائش سی او سقدر کہ عنایت کی ہی
او سکو معرفت تاکہ ہو معرفت او سکی بددگار واسطی او سکی او پر او ٹھانی او س بلا او محنت کے
حکایت منقول ہی بعض صالحین رحمہم اللہ کہ او ننون نے دیکھا مینی حضرت
سمنون کو طواف میں در حالیکہ وہ ٹھیر ہی اور جہکتی جاتی تھی چلنی میں سو کڑا مینی ہاتھ
اونکا اور کھا مینی اسی شخ جنیال رکھو اس موقف کا کہ رو برو تمہاری ہے اور خبر دو چکو
اپنی او اس حال کیفیت سی کہ پہنچا یا ہی تجکو اللہ تعالیٰ نے طرف او سکی یعنی اسوقت تم پر کیا
کیفیت طاری ہی سو جب سنا او ننون نے ذکر موقف رو برو اپنی تو کر پڑی بیہوش
ہو کر پر حرب ہوش میں آئی تو پڑ ہے او ننون نے اسوقت یہ اشعار

کذا قلبہ بین القلوب سقیم

موقوفہ یوم الحساب عظیم

ومکتنب لھ السقام بحسمہ

یحق لھ لومات خوفا ولوعة

ترجمہ اور بہت درد مند کہ مریج مانقی بہن بیمار ہیں آؤسکی جسم میں اسید پھر حسی دل اوکا
 درمیان دلون کی بیماری ہے سزاوار ہے اوکو اگر مر جاوے تو اندوہی خوف اور متور شش
 دل کی کہ موقف اوکا دن قیامت کے بہت سخت ہوگا پھر کھائی بہائی مقرر کیے ہیں
 یعنی اپنی نفس پر پانچ خصلتیں اور مضبوط کر لیا ہی مینی اوکو حصلت اولی یہ ہے کہ مارا ہی ہے
 اپنی مین ہی اوکو کہ زندگی یعنی خواہش نفسانی کو اور زبردہ کہا ہے اوس چیز کو کہ مردہ ہے
 یعنی دل دوسری یہ کہ حاضر اور موجود جانا ہے مینی اوس چیز کو جو بخشی غائب اور دور
 تھی یعنی نصیب اور حصہ اپنا دار آخرت سے اور غائب اور دور جانا ہے اوکو کہ حاضر اور
 قریب تھی مجبھی نصیب اور حصہ اپنا دنیا کا تیسری یہ کہ باقی اور یا انداز جانا ہی مینی اوس
 چیز کو کہ فانی اور زوال پذیر تھی نزدیک میری اور وہ تقویٰ ہی اور فانی اور فانی تھا
 جانا ہی مینی اوکو جو میری نزدیک باقی تھی یعنی خواہش اور آرزو چوتھی یہ کہ مینی انس
 محبت پکڑی ہی اوس خیر سے کہ تم لوگ اوس سے وحشت کرتی ہو اور بہا گاموں میں
 اوس چیز سے کہ جس سے تسکین ہوتی ہو پھر علی میری یا انس سے متور یہ کہ یہ اسرار

روحی الیہ بکلمہ اقلید	لو کان فیک ہذا کلمہ اقلعت
تکلی علیک متخوفاً و بامناً	حبی یقال من الیک قطع
فانظر الیہا بطرقہ بتعطف	فلما لمّا متعطفاً متعطف

ترجمہ جان میری تیری طرف بالکل متوجہ ہے اگر متویر ہی طلب میں موت اوکی
 تو بی جا نہیں ہے روتی ہے ڈر اور افسوس سے یہاں تک کہ لوگ کہتی ہیں کہ روحی کے

سب سے بڑی بگڑی ہو گئی : پس دیکھو طرف اوسکی ایک بار مہربانی سی پس جس قدر تو
 نفع دیکھا اوسکو نفع پادہی کی حکایت منقول ہی شیخ ابو ربیع رضی سے
 کہا اونیون فی تہی ہم ایک گروہ فقر کے کہ معظمتہ میں اورتہی اونیون اکثر ایسی آدمی
 کہ حاصل تہیں واسطی اونیکی سیاحتیں اویسی احوال کہ عہد کیا تھا اونیون فی اونیکی نفسوں
 سے اورتہا میں کہ مطلع ہوا تھا میں بسبب بحث کی اپنی نفس سے اس بات پر کہ نہیں ہی واسطی
 میری کوئی عمل صالح سو سوچنی لگا میں اپنی دل میں کہ کیا پایا جاتا ہے مجھ میں کوئی ایسا حال
 کہ بسبب اوسکی انتظار کروں کسی بہلائی کا زمانہ میں جو وقوع میں آوی اوس حالت
 موجودہ سی سو پایا مینی اپنی آپ کو خالی اور بی مایہ اوس سی ہی تو کہا مینی دلیلیں علامات
 عجز سی ہی انتظار کرنا اوس چیز کا جو وجود نہو اب چاہی کہ متعلق ہوں میں ساتھ ایسی فعل کے کہ لازم
 ہے مجھ کو بالفعل خیر و سعادت سی تو معلوم ہو مجھ کو کہ نہیں یہاں کوئی عمل صالح بہتر طواف سی سو کثرت
 ہے مینی اوسکی یہاں تک کہ کہنی لگی لوگ محشی کہان تک پہنچا تو مانند جارہٹ کی کیا تمام سی کام
 میں پاتا ہے تو دل اپنی کو کہا مینی نہیں پہنچا تا میں واسطی اپنی دل کے کہ پاؤں اوسکو اور یہیں
 تا میں واسطی اوسکی مکان کہ طلب کروں اوسکو و یاں سی لیکن سنہا ہی مینی کلام ربانے
 بطور خواہا بالبت العتیق سو میں عمل کرتا ہوں اوپر ظاہر اس حکم کے حکایت
 ہی ہے حضرت شیخ ابو یعقوب بصری رضی کہا اونیون فی بہو کا ہوا میں درمیان
 م محترم کے دس دن تک سو پہنچا مجھ کو صنف کمال اور کہنچا مجھ کو دل نے طرف اس بات
 پلا جاؤں باہر طرف وادی کے شاید پاؤں و یاں کوئی چیز کہ تسکین دون اوس سے

اپنی بہو کو شوکلا میں اور یا مینی ایک شلجم پڑا ہوا متغیر تو اور ٹالیا سی او سکو میرا بی بی
 ولین آوس سی وحشت کہ گونا گونا ہی کوئی کھتی والا جیسی کہ بہو کارما تو دس دن تک اور آخر
 میں ہوا حصہ تیرا ایک شلجم پڑا ہوا خراب خستہ نہر پینک دیا بی او سکو اور آیا مسی نہ ہرام میں اور
 بیٹہ گیا وان پس ناگاہ آیا ایک شخص اور بیٹا اگی مبری اور کہا ایک صندوق اور کہا بہو سٹی
 تیری ہی اور اس میں ایک بیانی ہے یا سنو اس فریون کی یو جیا مینی کس طرح خاص کنا تو فی محکو سٹی
 اسکی ماسوفت سابقہ کے کہا اوسی معلوم کرتی ہم لوگ سمندر میں دس دن تک اور طوفان
 زدہ ہو کر قریب تھی ڈوبی کی تو نذرانی ہمیں سی ہر شخص نے ایک ندر یہ کہ اگر خلا سی دی ہو
 اللہ تعالیٰ نے اس تباہی اور بلا سی تو صدقہ کریں گے ساتھ کچھ مال کے اور مٹی یہ نذر کی کہ اگر کالیا
 اور زندہ رہا محکو صد اور نذریم نے تو صدقہ دو گنا او سکی نام کا ان یا سنو شرمیون کا دڑی
 اوس شخص کے کہ بلی نظر بی میری اور سر محاذین خرم محرم سی سو تو اول او سکا ہی کہلا
 میں آوس سٹی پر کہا بی اوس سے کہول او سکو تو کوہلا او سکو اوسی تو ناگاہ دیکھی او سمین
 روٹی عمدہ نانڈہ مصری کے اور بادام چھلی ہوئی اور تبا سی سولی لائینی ایک ایک مٹہ
 اوتیس سے اور کہا بی لجا باقی کو ہندہ سری طرف سی وسطی اینی لڑکون کی کہ قبول کر چکا ہر
 اس سکو کہ مینی دل میں کہ رزق تیرا چلا آتا ہی دس دن سی اور تو ہونڈھتا تھا او سکو
 درمیان واوی کی اور کیا خوب کھا ہے کہے سے اس باب میں

اَلَّذِي هُوَ رَقِي سَوْفَ تَبَي

اَقْدَمْتُ وَمَا لَاسْرَافَ مِنْ خَلْقِي

وَلَوْ قَعَدْتُ اَنَّا لَيَا عَيْبِنِي

اَصْبَحَ لِي فِي عِيَالِي تَطْلُمَةٌ

ترجمہ البتہ تحقیق جانا مینی اور نہیں ہے اسراف میری عادت سی تحقیق جو کہ رزق میرا
 قریب ہی کہ آویگا پاس میری : دوڑتا ہوں طرف اوسکی تو تھکا دیتا ہے مجھ کو طلب کرنا اوسکا
 اور جو میں بیٹھتا ہوں تو اوی پاس میری حالانکہ تھکا دے مجھ کو : **حکایت**
 منقول ہے شیخ بنان حال رح سی کہ او نہوں فی تہا میں ایک بار راہ مکہ میں کہ آتا تھا مصر سے
 اور تھی ساتھ میری زاد راہ سو آئی میری پاس ایک عورت اور کھا اوسنی اسی بنان تو حال ہے
 کہ لا دا ہے سامان اپنی پشت پر اور گمان رکھتا ہی کہ نہ روزی دیگا مجھ کو رازق عالم حضرت
 بنان کہتی ہیں یسکر اوس وقت پہنیک دیا مینی زاد سفر اپنا پشت سی پر گدزی مجھ پرین دن بی
 کھائی ہوئی پر پانی مینی ایک غلخال پڑی ہوئی راہ میں تو کھا مینی دلسی کہ اوٹا لون اسکو یہاں
 تک کہ اوی مالک اسکا کہ شاید وی مجھ کو کچھ اسکی عوض میں سو بھر دگدزنی اس خیال کے روبرو آئی
 میری ناگاہ وہی عورت اور بولی کیا تو تجارت اور سوداگری کرتا ہی کہ کتنا ہی کہ اوی مالک اسکا
 اور دی مجھ کو کچھ اسکی عوض میں پر پہنیک دی اوس عورت فی میری طرف چند درم اور
 کھا خرچ کرانکو سو کافی ہوئی وہ مجھ کو سفر میں قریبے ترک اور کھی گئی ہیں اس مضمون میں یہ شعار

مہذب الوائی عنہ الرزق منی

کانہ من خلیج البحر بعترت

فی الخلق سرخفی لیس نیکشف

کم من قوی قوی فی قلبہ

و کم ضعیف ضعیف فی قلبہ

هذا دلیل علی ان الالہ

ترجمہ بہت سی شخص تندرست قوی چلنی پرنی میں کامل عقل والی کہ اون ہی رزق
 دور بہا گتا ہی : اور بہت سی شخص کمزور چلنی پرنی میں گویا کہ وہ دریا کی نہر سے چلو بہا رہے

یہ دلیل ہے اس بات کی کہ تحقیق وسطی اللہ تعالیٰ کی خلق میں ایک سر محفیٰ خیر مستحق
حکایت منقول ہے شیخ ابو بکر کتانی رحمہ اللہ کہ اوہوں نے مبارکی ہوا ایک
 مسئلہ مکہ میں درمیان موسم حج کی مابین محبت میں سو گنگو کے شیعہ فی اوسمین اور تہی حضرت
 احمد جیموٹی اون سب میں کہا اوں بزرگون فی اون سی لاکھ تم ہی اوس بھتق کو کہ نزدیک
 تمہاری ہی اس باب میں امی عراقی میں جہکابا اوہوں نے سرایا اور ہر آئین دو لون لکھ
 اون کے پھر کھا اوہوں نے مح وہ ایک سہ ہی کہ خدا اور وہ ہو گیا ہے اپنی نفس سے اور تہ
 اور ملا ہوا ہے ساتھ ذکر الہی کے مستعد و قائم ہے وسطی ادا کرنی اوسکی حقوق کے ناظر ہے اوسکی
 طرف ایسی دل سے جلا دیا ہی اوسکی دل کو انوار حیات الہیہ فی اوصاف و گوارا ہو گیا ہے اوسکو
 یہاں محبت اوسکی کا اور ظاہر اور منکشف ہو گیا ہے وسطی اوسکی جبار حقیقی بیرون غیب ہے
 سو اگر کلام کرتا ہی وہ شخص تو کلام کرتا ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اگر کتابی تو کتاب ہے
 اللہ تعالیٰ سے اور اگر حرکت کرتا ہی تو ہوتی ہی وہ ساتھ حکم الہی کے اور اگر شیر تہا ہی تو
 ساتھ اللہ تعالیٰ کی غرض وہ شخص ہوتا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور وسطی اوسکی اور ساتھ
 اوسکی پس یہ تقریر حضرت جنید کے سنکر و فی لگی سب شیوخ حاضرین اور کما زائد ہو سکیا
 بیان اس تقریر کا کسی سے کامل تر کر ہی تجاور و رد گار ای تاج عارفوں کے اور کہی ہیں جنوں
 فی بیان محبت میں یہ اشعار

فحبی لی حتی اموت قریب

هو الله اعظمی في التراب والین

اذا حقت بین المحین سبلو

سا صفت وودی مخلصی والیت

ترجمہ حبوت کہ تفریق کری درمیان دوستوں کی تسلی پانائیں محبت تیری دسٹی میری
 موت تک قرین ہی اختیار کروں گا تیری محبت کو جب تک زندہ رہوں اور اگر مردن تو محبت
 تیری میری ہڈیوں کی ناک میں غرمون ہو گئے: منقول ہے حضرت صاحب بن مزاحم رضی اللہ عنہ
 اوٹھوں فی نگاہ میں گھر سے شب بھر کو بار بار وہ بانی کے جامع مسجد کو فرمیں اور تھی وہ رات روشن
 چاندنی سونا گاہ ملا میں بعضی حجروں میں مسجد کے ایک جوان سی کہ پڑا ہوا تھا مسجدی میں اور
 پشت رو رہا تھا سوتیلے ہوا محجو کہ یہ کوئی ولی ہی اولیاء الہی سے پس قریب گیا میں اسکی
 تاکہ سنوں کیا کہتا ہے سو وہ ہر کھتا تھا

طوبی لمن کنت انت معناه
 یشکوالی ذی الاحلال بلواء
 اکثر من حبه لموا
 اجابه الله ثم لباه

علیک یاذا الجلال معتمدی
 طوبی لمن بات خلفاً و جلا
 وما به علة ولا سقم
 اذا خلا فی الطلام متهللاً

ترجمہ مجھ پر یا اللہ میرا سر و سنا ہی خوشحالی ہے اوں کو تو اوں کا مقصود ہو: خوشحالی ہے
 اوں کو کہ رات گزارتی خوف اور دہشت میں شکایت کرتی ہوئی طرف اللہ کے اپنی تکلیف کے
 : اور نہیں ہوا اوں کو کچھ رنج و بیماری زیادہ اپنی مالک جل جلالہ کے محبت سی: جبکہ تنہا
 اندھیری میں رہتا ہی اور بکارتا ہے اوں کو بواب دیتا ہے اوں کو اللہ اور لیبیک کہتا ہی: اور کہ
 کرتا تھا اشعار کے اور روتا تھا آرزوئی نگاہ میں بھی اوں کی روتی پر رحم سے دسٹی اوں کی میرا کوئی
 کسی ایسی کھلی کہ سمجھائیں اوں کی معنوں میں یہ بات کہ اسنی دیکھا ہی ایک نور اور سنائی کے

بائیں تھیں۔ یہ سن کر کہ کھا اوسنی اس سے یہہ۔ رہا مانتا تھا کہ یہہ

ت	لینک عیندی غابت فی کیفی	وکیل ماقلت قد سمعنا
ن	صوتك لتساقه ملائکتی	وذهبك الان قد غفرنا

ترجمہ حاضر ہوں میں ای بندہ ہی میری تو میری بنیاد میں ہی اور جو کچھ تو نے کھا تحقیق میں سن گیا
 اور کو نہ آؤ تو میری کی مشتاقی میں فرشتی اور گناہ تیری اب پہنچ سکتی ہے اب کھا اپنی دل میں
 نہایت یہ دیکھا اوسنی اس کا واقع ہوا ہے جال خواب یا وجہ و حال میں یہ سلام حکیم کے مینی
 اوس سے تو جواب دیا اوسنی میری سلام کا پہر کھا مینی اوس سے برکت کر ہی پروردگار تیری
 رات میں اونچے میں کون شخص تو مجھ فرادی تجویر خداوند کریم کھا اوسنی میں رات میں بیان
 ہوں پس چاہا مینی او کو سبب کی کہ سنی تھی مینی پہلی خبر او کی اور آرزو کھاتا او کی مینی
 کے سونہ قادر ہوا میں جا کر اوس مینی پر بیان تک کہ آسان کر دیا یہ کام مجھ پروردگار نے کھا
 طبعی کیا مرضی ہی تمہاری میری ہمراہ مینی میں تو کھا اوسنی حیرات کیا مانوس مالوی ہوا
 مخلوق سے وہ شخص کہ لذت باوی ساتھ مناجات اور تیر گشتی کے رہا العالین سی آگاہ ہو
 کہ وایتہ اگر ظاہر ہوا پر لوگ ان میں زمانہ ہماری کی کوئی شخص اور منہاج سی جو صاحب
 بیٹوں صادق کے ہیں تو بیشک کہی گا کہ یہ فرقہ نہیں ایمان رکھنی والا قیامت کی دن
 پر پہرے کہہ غائب ہو گیا وہ میری نگاہ ہی سوہین معلوم چڑھ گیا آسمان میرا گھس گنا زمین
 میں تو کمال رنج ہوا مجھ کو اس کی فراق پر پہرہ عالمی مینی اللہ تعالیٰ سے یہ کہ ملا وہی مجھ کو اس
 ایک قبل موت کی پہر ایک سال گیا میں رنج کو طرف بیت الحرام کے سونا گاہ دیکھا مینی او کو

ومان سایہ میں دیوار طائر کعبہ کے اور چند آدمی بڑھ رہے تھے رو برو کی سورۃ النعام کو پڑھ رہے تھے
 دیکھا اوسنی ٹکوسا منی تو تبسم کیا اور کھایہ لطف ہی علما کا اور وہ تواضع تھی اولیاء کی پیر کٹر اہل کعبہ
 طرف اور معاف اور مصافحہ کیا اور کھایا دعا کی تھی تو فی پروردگار سی کہ ملا دی وہ ہکو ٹکوسا
 موت کی کہانی بیان کھا احمدی پروردگار عالمین کے اس پر کھانی اوس سحر کرے تجھ پر
 تعالیٰ بیان کرو جیسی وہ سعادہ کہ دیکھا تھا منی اوس سلت او سکوا جامع کو فہ میں اور سدا تھا
 بلقن کا سو یہ سکر ایک چچ ناری اوسنی اس قدر کہ بلانا منی پیر گیا پردہ کی دل کا پیر
 بیہوش ہو کر اور چلی گئی وہ لوگ کہ پڑتے تھے اوس سے قرآن شریف پڑھ رہے تھے من آیا
 تو کھا اسی بہانی گیا نہیں جانتا تو اوس چیز کو کہ سی پروردگار عالم کی طرف سی وہ نہیں
 اہل محبت کی خوف وحشت سی بیان و ظاہر کرنی میں اجابت اوس شب کی یعنی کشف راز الہی
 مناسب اور بہلا نہیں پڑ چہا منی یہ کون لوگ تھے اگر دھما سی پڑھتے قرآن حمید کے
 کہانیہ جماعت جنات کی تھی کہ ثابت ہی واسطی اونکی میری ذمہ پر عزت و مرست بخت قدرت
 محبت اور صحبت اونکی کے پڑھتے تھے قرآن مجید اور چ کیا کرتی ہیں میری ساتھ
 پھر رخصت کیا مجھ کو اور کھا اسی بہانی ملا دی ہکو ٹکوسا اسد تعالیٰ جنت الفردوس میں کہ
 نہیں در مان فراق تعب اور خزن و ملال پر غائب ہو گیا میری انکھوں سی اور نہ دیکھا
 منی او سکوا کبھی راضی ہوا و منی پروردگار او نفع دی ہکو اونکی برکات سی آمین فقط
 حکایت لکھا ہے کہ ایک عابد کے پاس عابدان حرم محترم سی رہتے لایا کرتا تھا
 ایک شخص دور و چین کہ افطار کیا کرتا وہ او منی اور نہ مشغول ہوتا کسی سی سوا اللہ تعالیٰ

کے ہوا ایک دن کہا اوس سنی او سکی دل نے کہ اطمینان تو انکو قوت و روزی میں طرب
 اس مخلوق کے اور ہول گیا تو رزاق مخلوقات کو کیا ہی یہ سہل اور تعلق خاطر میر حب
 لایا او سکی پاس و شخص دور و میں تو پیر دین او سنی او نکو اور لوٹ گیا وہ او نکو لیکر
 بہر تین دن نہ ملا کیمہ اس فقیر کو سم قوت سی تو شکات کی ایسی مادی اور ہوک کی طرف
 پروردگار سبحانہ و تعالیٰ کے تو دیکھا اوس بہت خواب میں کہ کہڑا ہی آگئی اللہ تعالیٰ کے اور فرمایا
 اویسی پروردگار نے کہ بون بندی رد کردی تو فی وہ چکر کہ سہمی تہی مینی او سکو تری طرعت
 ساتھ اپنی ایک جہدہ کی عرض کیے او سنی اسی مالک میری وسطی خطرہ گذرنے کی میری دل میں
 اعتماد کا تیری غیر کبر طوف تو دوبارہ ارشاد ہوا اسی بندی میری بہر کستی پہنچا تھا او سکو تری
 طرف کہنا اپنی اسی رب رحیم میری فرمائیا ہے تو او سکو اوس شخص سے کہ کشت کی تو فی او سکی
 میری طرف نہو لیا اوس اور ت دوئی اور سجاو کر اوس پر دیکھا اوس شخص مستحق کو کہ گویا
 وہ بھی گڑا ہے روز و اللہ تعالیٰ کے تو فرمایا اویسی پروردگار نے اسی بندی کون روکا تو
 اس بندی میری سی فوت او سکا عرض کیے او سنی اسی رب تحقیق تو جانتا ہے اس بات کو
 پر ارشاد ہوا اسی بندی میری تو کسکی وسطی دیا کرتا تھا کہا او سنی وسطی تیری اسی رب میر
 فرمایا بس غاری کہہ س فقیر نہ دینا اپنا مواضع عادت کی اور تانت ارتہو اپنی عادت بہ
 او قیاب تیرا مبت ہے راضی ہو اون دونوں ہی اللہ تعالیٰ اویسی معنی میں کہی ہیں
 بعض اشعار قصائد ہیں

الیک وان جارتک من عند

فلا نعمة الا من عند الله

ترجمہ ہرچیز اور خباں بخشش اور عنایات اوسکی ہے اور صفت اوسکی ہی حکمت صاحبِ تجلی ہے
 پس نہیں ہے کوئی نعمت مگر نزدیک اوسکی سے آئی سے طرف تیری اگرچہ ملی جگو کسی انسان سے
حکایت منقول ہے احمد بن ابو الحواری رحمہ سی کہا اونہون فی تہامین ساتھ ابو سلیمان
 دارانی کے راہ مکہ میں پس گر پڑا توشہ دان میرا تو مطلع کیا مینی ابو سلیمان کو اوسکی گرنی سے
 تو پڑے اونہون فی یہ دعا یا راد الصلاہ اردد علینا الصلاۃ یعنی ای لوٹانی والے
 گئی ہوئی چیز کے لوٹا ہمارے طرف کی ہوئی کو سونہ گزری تھی مگر توڑی دیر کہ آیا ایک شخص
 کہتا ہوا کس شخص کا گر گیا ہے توشہ دان تو دیکھا مینی اوسکو سو وہ وہی تھا توشہ دان میرا گر ہوا
 تو لی لیا مینی اوسکو پہر کھا ابو سلیمان نے کیا گان کرتا ہے تو ای احمد کہ چوڑی کا وہ بھوئی پانے
 کے پہر چلے ہم توڑی دور اور لگی اور سردی سخت تھی اور پنی ہوئی تھی ہم پستین سودیکھا
 مہنی اوس جنگل میں ایک آدمی کو کہتین اوسپر دو چادرین پرانی اور ٹیک تاتھا اوس سے
 پسینہ کہا اوس سے ابو سلیمان نے تواضع کرتی ہیں ہم تیری ساتھ یعنی اون کیڑوں کے
 کہ اوپر پہاڑی ہیں تو کھا اوسنی گرمی اور سردی یہ دونو ایک مخلوق میں مخلوقات سی امدعا
 کے اگر حکم کرتا ہے اونکو توڑنا نک لیتی ہیں وہ مجبو اور اگر حکم کرتا ہے مجبی الگ یعنی کا تو چوڑ
 دیتی ہیں مجبو اور میں پہر تارہتا ہوں اس جنگل میں تیس برس سے نہ کبھی کانپا سردی سے
 اور نہ کبھی کیڑی اوتارے گرمی سی پہنا دیتا ہی وہ مجبو گرمی اپنی محبت کے موسم سردی
 میں اور پہنا تا ہے گرمی میں مذاق سردی محبت اپنی کا ای دارانی اشارہ کرتی ہو تم مجبو

طرف کیڑوں کی اور چھوڑتے ہو رہ گواتی ہوتی ہو رہی کہ اسی دریا فی سبیل تروتی ہوا اور آوار
 کرتے ہوئے حجاز میں امن اور محتاج ہوتی ہو طرف ہوا اور دیکھی گری میں یہ رہا وہی ابو سلیمان
 اور کھانا بچا نا حکم اسکی عمر کے کہا گیا ہے مائیں حسی میں اس حکایت کی کہ جب تانت اور چھوڑ
 کر دنا اللہ تعالیٰ نے یقین ابو سلیمان کا ملا دینی میں توتیہ دان کی تو بچا یا اور نگاہ پر کھنک
 او کو عجیب و غریب سے سبب اس چیر کے کہ وہ کھانا اور کو خداوند کریم نے حال سے اس شخص کے
 بہان تک کہ کھانا ابو سلیمان فی انبی انکون میں حال اپنا اور یہ عادت الہیہ جاری ہی رہا
 دیا اور اسکی کہ حفاظت کرتا ہی او کی سطر کرنی سنی طرف اعمال کے اور مصر و حصر کر دیتا ہے اور انکی نظروں
 میں اس میں خیر کو کہ صاف ہوتا ہے واسطی او کی احوال سے اسی ہو رہی دگراؤں سب سے
 حکایت مقول ہے بعضی اللہ سے کہ کہا دیکھا علی درساں طواف کی ایک شخص
 کہل کو کہ صنفیف و خیف کرتا تھا او کو عبادت فی اور تھا او کی ماتہ میں حصا اور وہ طواف
 کرتا تھا او سپر زور دیکر یہ یو جہا او سنی شہر سر کہا مینی بین خراسان کا ہوں یہ کھا کتنی
 مدت میں آتی ہوتی وہاں سی ہتاں بر کہا مینی دو باتن معنی ہس کھا بس کیوں ہس آتی ہوتی
 یہاں حج کو ہر سال کہا مینی ہم کہو کہ مسافت تمہاری گھر کے کہ معتقد سے کہ سعد رہے تو کھا
 پانچ برس کے سو یہ مسک کھا مینی واقعہ ہی ہے فصیلت اور محبت صادقہ ہوا وہ اور پیر ہی یہ شہار

و حال من دونہ حجب و اسار

ان المحب بس ہوا ہر وار

تو میں جوت و اسطیاب اللہ

لا فصحک بعد عن ریا رسہ

بہر چھہ زیارت کر اس شخص کے کہ دوست رکھتا ہے تو او کو اگر چہ بعد ہے تبتی مہاں او کا

اور حائل ہون اوکی نزدیک ہوئی سے پردی اور موانع نہ رو کی بجگہ دوری زیارت اوکی
تحقیق محب واطی اوس شخص کے کہ دوست رکھتا ہی اوسکو زیارت کرنیوالا ہوتا ہے **حکایت**
مروئی ہی بعض اولیا سے کہا اونہوں نے دیکھا مینی ایک جوان کو راہ مکہ میں کہ اترتا چلتا تھا
گو یا کہ وہ خرام کرتا ہے صحن میں اپنی گاہر کے تو کھامینی اوس سے کیا ہے یہ چال اسی جوان جو
دیا اوسنی یہ چال ہے جو انون کے چو خادان حضرت حسین بن پیر پڑ ہے اوسنی یہ شعر

اذوب من البهاۃ عندک
واجلا لا لاجل عظیم قدرک

اتھ بک افتخارا غیرانی
دلوانی قدرت لت شوقا

مرتبہ حیران ہوتا ہوں ساتھ تیری از روی افتخار کے سوا اس بات کی کہ میں کھل جاتا ہوں
خوف سی وقت ذکر تیری کے اور اگر محکمہ قدرت ہوتی تو مر جاتا میں از روی اشتیاق اور
اجلال کے واسطی عظمت رتبہ تیری کے پیر پوچھا مینی اوس سے کہاں ہی زاد راہ تیرا تو
دیکھا اوسنی مجکو بڑی نظر سے اس پوچھنی پر پیر کھا بڑا تعجب ہی کیا دیکھا تو نے کیسے
غلام ضعیف کو قصد کرنے والا طرف مولا کریم کے پیر ہمراہ لی چلی وہ غلام کھانا پانی اپنا
تو اگر کر گیا وہ یہ کام تو حکم کر گیا وہ اتنا ہی نامدار اور خادمون کو ہٹا دینی اوسکی کا اپنی عقیدہ
فلک رتبہ سی تحقیق اوس مولیٰ جلیل القدر نے جبکہ بلایا مجکو متوجہ اپنی طرف تو روزیہ
کیا ہے مجکو حسن توکل پر یہ کہہ کر غائب ہو گیا مجھی پیر نہ دیکھا اوسکو مینی کیسے فقط
حکایت منقول ہی بعضی اولیا سے کہا اونہوں نے تہرا میں کہ میں سو دیکھا
مینی ایک فقیر کو طواف کرتی ہوئی خانہ کعبہ کا پس نکالا اوسنی اپنی جیب سے رقعہ اور دیکھا

ایک سو بہر دوسری تیسری دن کیا اوسنی اسطرح پیر خید روز کے بعد دیکھا سی کہ طواف کیا
 اوسنی اور دیکھا اوس رقعہ کو اور حلا تھوڑی دور اور گرٹرائی جاں ہو کر لیس کا لائینی وہ رقعہ
 اوسکی جیب سی اور دیکھا مینی لیس لکھی ہوئی تھی اوسمن نہ آیت تریفہ و اصدو حکم ربک
 باعنیہ یعنی صر کرد اسطرحی حکم رب تیری کے پس تحقیق تو ہمارے لگاؤں ہے راضی ہو پروردگار
 اوسنی اور نفع دی ہیکو اوسکی برکات سی اور حکایت ہے ابو العباس حضرت منوان احد علیہ سے
 کہ پوچھا اون سی بعض ادا لے کہ کیا دیکھا ہی تھی کسی ولی اللہ کو ملد تر درجہ میں انی سی کہا
 اونہون فی مان اکیار داخل ہوا میں سچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں
 سو دیکھا میں وہاں عبد الرزاق کو اور گرد اون کے ابک جماعت کو کہ سماعت کرتے تھے اوسنی
 اور اوس مسجد کے ایک گوشہ میں ایک جوان بیٹھا ہوا تھا کہی ہوئی سرایا گھٹنوں پر کہا
 مینی اوس جوان سی کیا نہیں دیکھتا تو اس جماعت کو کہ سماعت کرتی ہیں احادیث رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچ عبد الرزاق سی پس کیون نہیں سنتا تو ساتھ اول کیٹ
 سو اوسنی نہ اوٹھایا سرایا میری طرف اور نہ کچھ پرواہ کی سری لیکن کہا اسقدر کہ وہاں
 وہ میں جو سنتی ہیں عبد الرزاق سی اور یہاں وہ ہی کہ سنتا ہے خود رزاق مالک سے
 نہ اوسکی اور کسی غلام سی حضرت خضر کھتی ہیں پھر کھا مینی اگر ہے کلام صادق تو بلا کون
 ہون میں لیس اوٹھا با اوسنی سرایا میری طرف اور کہا اگر فرست اور شناخت سچی ہے
 تو تو خضر ہے پس جان لیا مینی کہ تحقیق واسطی اللہ تبارک و تعالیٰ کے دست ابسی ولی ہیں
 کہ نہیں بھجانتا میں اونکو بسبب علوشان اور رفعت مرتبت لکھی کے راضی ہوا اون سی پروردگار

اور منتفع کر ہی ہو گا اور ان کے سبب سے آئین حکایت مستعمل ہی بعض اولیای
 کرام سے کہ کہاتھی ہم مدینہ منورہ میں گفتگو کیا کرتے بعض اوقات میں ان آیات الہیہ
 کا انعام فرمایا ہے ساتھ انکی اوپر اپنی اولیا اور اہل محبت اور اہل قرابت اور سبکی کی اور
 رہتا تھا ایک نابینا شخص قریب مہسی کہ سنا کرتا تھا باتیں ہماری سو آیا ایک دن پاس
 پہنچی اور کھانا مانوس ہو گیا ہوں میں تمہاری باتوں سے سنو قصہ میرا کہ تھی واسطی میرے
 اہل و عیال میں گیا میں ایک دن طرفہ نقیج کے لکڑیوں میں لانی کو تو دیکھا یعنی وہاں ایک جوان کو
 پہنچی ہوئی قمیص کتان کا اور جوتین اوسکی اوسکی ہاتھ میں تین تو گمان کیا یعنی کہ یہ شخص کوئی
 علمہ بھولا ہوا حیران و سرگردان ہی پس چاہا کہ چہین لون کپڑی اسکی تو کھا یعنی اوس سے
 اوتار دی جو کچھ اوپر تیری ہے کہا اوسنی نجسی چلا جا حفاظت الہی میں پر کھا یعنی اوس سے
 دوبارہ اور تہ بارہ وہی کلام تو کھا اوسنی کیا یہ قصہ تیرا مصمم ہے کہا یعنی مان ضرور لنگھا
 میں سامان تیرا تو اشارہ کیا اوسنی اپنی دونوں اونگلیوں سے میری انگلیوں کے طرف
 پس نکل پڑیں دونوں زمین پر کھائی قسم ہے تجھ کو اللہ تعالیٰ کے بتا کون ہی تو کہا میں ابراہیم
 خواص ہوں رضاقائدہ لکھنا ہی یہاں صاحب روض الیاحین نے کہ دعا کی حضرت
 ابراہیم خواص نے جو ریز واسطی اندھا ہونی کی اور دعا کی حضرت ابراہیم بن ادہم نے
 ساتھ خبت کی واسطی اوس شخص کے کہ اوسنی مارا اور سبچ پہنچا یا اونکو سو بھید اسکا یہ ہے
 کہ ابراہیم خواص نے معلوم کیا اوس چور سی کہ یہ نہ تائب ہو گا مگر بعد نابینائی کے سو دیکھا
 حقوبت کو علاج تر اور مناسب واسطی اوسکی اور حضرت ابراہیم بن ادہم فی نہ دریافت کیے

تو بہ اوی کی عقوبت میں شو حسان اور نہایت کی اسپر سارہ و مارک کے ہمتیابی وقت اور
 کریم کے سوا حاصل ہوئی خیر و برکت اوی کی دعا سی اور س مارنی والی کو اوی کی لیسن آیا و تحصیل ظالم
 لوٹ کر اوی کی تابین و سٹی ہند خواہ اور طلبتیں کے تو کھا اور سے حضرت ابراہیم بن ابراہیم نے
 اسی بہائی جو پھر محتاج عدد حواہی کا نہا جوڑ آیا ہون بن اوی کو شہر طح میں یعنی تحت شرافت
 اور کبر ریاست میری سز میں جب تنہا کہ تیر نہا تہا میں سیدان عجب و کبر میں اور کبر کوڑی جب
 ماہ اور نہت دیاسے کس طرح میں اور اب وہ باتیں نکلی گئیں میں سز میں دماغ سی اور حامل
 ہوئی ہے موصوع غیب و کبر کے تو اجمع و مسکت اور اسکا یہ سی اور اوتار ڈالا یہی یعنی اپنی بد
 حالت اچھوٹوں کا جو نہا ہوا ہوا ہوت سی غرور اور طاقت کی اور دیکر نہا یہی یعنی اب سی وہ
 زور و قوت و قون کا کہ نہا تہا نحاس نجاست اور غفلت اور طرست سی اور نہا یہی یعنی اب بدلی اوی کی
 حلت ترب اوی کا کہ نہا ہوا یہی یعنی زبرد و رخ اہل تحقیق سے اور خنوع و خنوع و خنوع و خنوع
 اور انقیار سے ساتھ کاری گری توفیق کے اور آراستہ ہوا ہون میں ساتھ طبع اولیائے اللہ کے
 جو کھڑا ہے تو اہر معارف اور لواقت ادب اور فیروں محاسن اہل طریقت سی اور پی
 ہے یعنی شراب محبت کی اوپر فرشتن ہشاہد حدیب کے سونہن اب کچھ تیر واد مجکو ظلم و جفا
 کیے تکرری سی جکہ ہون میں اوتہاہ حقیقی سنی قریب و مر دک اور حکم حاصل ہو جنون
 مستعار کو لیا کے طرف سی نسیم قبولیت اور اوتاری اوی کو محبوب موصوع طحی میں اور
 لو کھا دی اوی کو حسن و جمال نے بہا اینا تو ہمیں کچھ سچ و طال ہوا اوی کو حکم نفی اوی کو
 کوئی کتا کتون سی قوم کے یا جملہ کری اوی سیر فقط اور اسی مضمون میں کہی میں یعنی یہ شکار

برنیات زبان مال وکی کے

اناسا ومن ابلی قبول و اقبال

اذا ما کلاب انجی فینا ناحت

ومنها لانی للنزل العال انزال

برویا الخجال العال منها لانی

ترجمہ حسبوقت کہ کئی محلہ کے درمیان اوسکی ہو کئی مین لوگوں کو تو ایلی کی طرف سی قبول اقبال
 ہے طرف ویدار جمال بی بہا ایلی کے ہکو آرزو ہے اور اوسکی طرف سی ہکو بیچ منزل بند کے سکوت
 و مقام ہے **حکایت** مولف کتاب روض الرایین فرماتی ہیں حجت فراموشی
 اوپر اللہ تعالیٰ کہ کہا مجسی بعضی ثقات اہل مین فی کہ مین جلا ایک بار حج کو ہمراہ چند صلیح کے
 اہل شہر اپنی سی سوجب پہنچی ہم سب موضع جدہ مین تو کرایہ کئی سب فی اونٹ سواری کے
 اور صلیح مکہ کو ہمراہ قافلہ کے پس آئی روبرو قافلہ کے بعض شخص حاکمان مکہ معظمہ کے اور لیا
 محصول اوس قافلہ سی یہاں تک کہ نہ باقی رہا اور کوئی سوا ہم لوگوں کی پس طلب کیا ہسی
 محصول اور لیا ہمارے اونٹوں کو تب کہا اوس محصولی سی شیخ صالح فی کہ چوڑی اونٹوں
 کو اوزنہ روک جینی سے تو نہ مانا اوسنی پھر مکرر کہہ کر سمجھایا اوسکو اور وہ نہیں مانا ہمارا اور
 زیادہ ہوتا تھا خشم و طیش مین یہاں تک کہ کہا اوسنی قسم ہے جکو اپنی باب کی سر کے ہرگز
 نہ چوڑوں گا مین ہکو مگر بعض اس قدر مال کے اوزن کر کیا اندازہ اوسکا بہت تو کہا اوس سے
 شیخ فی قسم ہے ہکو سہی اپنی مولا کی حق کے کہ ندین گے ہم جکو کچہ پھر کہا مہسی شیخ فی کہ
 جلو ہا ہکو اونٹوں کو سوڑ ہا سی مہنی اونٹ اور گہرا رگیا وہ محصولی و مین اپنی گھوڑی پر کہ نہ
 قادر تھا حرکت پر اپنی مقام گاہ سی تو دوڑایا اوسنی چند غلاموں کو شیخ کی طرف واسطی

سوال جمعہ کے اپنی حٹاسی اور یہ کہ رہا کریں اوسکو اوس حقوقیت سی تو معاف کیا تیج سے
 اور رحم کیا اوس پر تیس کہل گیا وہ اور مانگا گھوڑا اپنا بعد اسکی کہ نہ قادر تھا چلی پر راضی ہوئی
 پروردگار اور تمام صاحبین سی اور متفق کر سی ہیکو اونکی سرکات سی حکایت
 مری ہی کہ آئی بستر خانی کے پاس خید آدمی اور سلام علیک کی اونہون فی اون سی تو بوجہ
 بستر خانی فی کون لوگ ہو تم کہا اونہون فی ہم تمامی ہین آئی ہس آپ کی پاس واسطی سلام
 کرنی کے اور قصد رکھتی ہین ہم حج کا کہا آپ قبول کر سی اللہ تعالیٰ تسی اور توفیق خیر دی تمکو
 کہا اونہون فی جلو آب سی ہماری ساتھ تاکہ حج کریں ہم اگی ہر اسے مین سوا نکا کیا بستر خانی
 اور الحاح کیے اونہون فی اس بات مین تو فرمایا اگر آمادہ ہو تم اس بات پر سیس چلوں گا مین
 تمہاری ساتھ خید ترطون سی اول یہ کہ نہ لین ہم ساتھ اپی کوئی شئی زاد سفر سے دوسری یہ
 کہ اگر دی ہیکو کوئی کچھ تو نہ قبول کریں ہم اوسکو اوس سی کھا اونہون فی یہ دو شرطین کہ نہ ہمراہ
 لی چلین را در راہ اور نہ مانگین کسی سی سو قبول کیا مہنی اور تیسری کہ اگر کوئی کچھ دی تب ہی
 نہ قبول کریں اوسکو سوا اسکی ہم طاقت نہین رکھتی ہین کھا بستر خانی فی تم نکلی ہو اپی گھروں
 سے توکل اور اعتماد کر کے اوپر زاد و سامان اور حاجیوں کی نہ متوکل ہو کر پروردگار زاق
 حقیقی پر چوڑ و بگومیری مالین اور جاؤ تم اپنی شغلون مین یہ فرمایا بہتر فقیروں کے
 تین ہین ایک وہ فقیر کہ نہ سوال کر سی اور اگر دیا جاوی تو نہ قبول کر سی سو یہ فقیر جماعت
 روحانین مین سی ہی یا فرمایا ساتھ روحانین کے ہی دوسرا وہ فقیر کہ سوال تو نہ کرے
 لیکن اگر دیا جاوی تو قبول کر لیوی سو یہ اونین سی ہی کہ بچہای جاتی ہین اسکی واسطی

دستر خوان حج حضرت قدس کے تیسرا وہ فقیر کہ سوال کری اور اگر دیا جاوی تو قبول کر لی
 بقدر کفایت کی پس کفارہ اوسکا صدقہ اوسکا ہی اور وی ہی کہ آئی انہیں بشر جانی کے
 پاس ایک جماعت صوفیہ کی گدڑی پوش فرمایا آپ فی اسی لوگو بچو اللہ تعالیٰ سی اور ترک کرو
 اس لباس کا کہ تم پہچانی جاتی ہو اسکی سبب سی سو خاموش رہی وہ سبب مگر ایک جوان اونٹن کا
 بولا واللہ البتہ پہنیں گے ہم اسکو حتیٰ کیون الدین کہہ اللہ فرمایا اوس سی آپ فی کیا خوب کہا تو فی
 اسی جوان تجھ سی کو درست و بجا ہی پہننا اسکا راضی ہوا و نسی اللہ تعالیٰ حکایت
 منقول ہی بعضی اہل اللہ سی کہ کہا دیکھا مینی ایک فقیر کو کہ آیا ایک کوئی پر جنگل میں اوڑالی
 اوس میں ڈو لچی اپنی سوٹ گئی سی اوسکی اور گر ٹیری ڈو لچی کو ی میں پر گر ٹر مادہ دمان کچھ
 دیر تک اوسکا قسم ہی مجھ کو امی مولا میری تیری عزت کی کہ نہ ہونگا میں یہاں سی مگر ساتھ ڈو لچی
 اپنی کی یا یہ کہ حکم فرادی تو مجھ کو اسکی چھوڑ جانی کاراوی کہتا ہی پس اسی انا میں دیکھا مینی ایک
 ہرن پیاسی کو کہ آیا طرف کو می کی اور دیکھا اوسنی اندر اوس کو می کے پس ابلایا فی اور اگیا لب چاہ
 تک اور اگنی وہ ڈو لچی بھی اوپر تو کیر لے اوسنی اوسکو اور رو کر کہا امی اللہ نہیں واسطی میری
 تیری نزدیک مرتبہ بس ہرن کا سو آواز دی اوسکو ہاتھ فی کہ امی مسکین آیا تو ڈول سی لکیر
 معتمد سباب پر اور آیا یہ ہرن تارک اسباب ہو کر فقط متوکل ہم پر کہا ہی بعضی اہل اللہ نے
 کہ پلا یا یا فی اللہ تعالیٰ فی اوس ہرن کو بیکرت توقف فقیر کے اوس مقام پر سبب انبساط
 وس فقیر کے اپنی مولا کے ساتھ اور جب قسم کھا فی اوسنی کہ نہ جاؤں گا بی ڈو لچی لی ہو
 تو پورا کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی قسم کو بصورت پہنچنی اوس ہرن کی واسطی تہذیب اخلاق

ایسی اولیا کی اور واسطی اہتمام ترک حساب کی اور اعتماد کرنیکی مسبب تحقیقی پر کہ وہاں تحقیق ہی
 حکایت مروی ہے کہ سوال کی گئی حضرت ابو الحیرا قطع رحمی حالت احوال سے تو فرمایا
 اوہوں نے کہ عجب تر اوس خیر کا کہ دیکھا یعنی یہ ہے کہ ڈالا ایک لوح ان سیاہ رنگ سے سراپا
 انہی گودڑی میں بیچ مسجد جامع طرطوس کے پیرایا اوسکی دلیں دیکھنا حرم محترم اور شوق رات
 کو بے شرفہ کا پیر خب نکالا اوسی سراپا اوس گودڑی سے تو ہوا وہ حرم میں اوکھا عبد الوہد
 نس زدے ایکار انو اعاصم بصری سے کہ کہا کہا آپ کی حکمہ بلایا تھا آپ کو حجاج بنی کو مابین بیٹھا
 ہوا تھا اپنی عرفہ میں بس کٹر کڑایا لوگوں نے دروازہ میرا دیکھتے آئی اندر ایکار کے تو
 معلوم کیا مینی کہ دیکھا دیا محکم کسی نے ایک دیکھا لیس آگاہ دیکھا مینی اپنی آپ کو کٹر اسو احبل
 اوقیس پر کہ معظہ میں پھر یوحنا اوسی عبد الواحد نے کہا ان سے کہاتی مینی تھی تم کہلاتی تھے
 میری یاس ہر روز ایک بوڑھیا وقت افطار کے دور وٹیں وہ دور وٹیں کہ کھایا کرتا تھا
 میں اوکو لصرہ میں تب کہ عبد الواحد نے وہ برصیا دنیا تھی مشکل کہ حکم کیا ہوا اوکو اللہ تعالیٰ
 نے یہ کہ خدمت کیا کری ابو اعاصم رحم کی حکایت کہا بعضی اہل اللہ نے کہ تھی ہم
 نزدیک شیخ ابو محمد جزیری سے کہ سوکھا اوہوں نے کہا ہی نم میں کوئی وہ شخص کہ جب ارادہ
 کری اللہ تعالیٰ یہ کہ حادثہ کری کسی ملک میں کوئی حادثہ تو جان لی وہ اوکو پہلے اوس سے
 کہ ظاہر ہوا اور موجود کری اوکو کو کہا مینی نہیں تو فرمایا روانہ دلون پر کہ نہیں پانی اوہوں نے
 نے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز اور کہا گیا ہے کہ مریض ہوا کوئی ایک شخص اولیاء اللہ سے سولیگی
 اوسکی پس دو ایک پیالہ میں سولی لیا اوسنی دو کو پیر کھا و رفع ہوا ہے اگلی دن ایک

ملک میں حادثہ عظیم نہ کھاؤں بیونگامین یہاں تک کہ معلوم کروں اوس حادثہ کو پہر
 آئی خبر بعد چند روزوں کی کہ قسطنطنیہ داخل ہوا تھا اوسی دن مکہ معظمہ میں اوکیا تھا اوسنی
 وہاں اوسیدین ایک قتل عام پر جب ذکر ہوا اس قصہ کا روبرو ابن کاتب کی توکھا
 اوسنی بڑی تعجب کے بات ہی تو فرمایا اوسنی شیخ ابوشمان مغربی رضہ کہ بیٹھی تھی پاس انگلی
 نہیں کچھ یہ بات تعجب کے کہا ابن کاتب فی اگر عجیب تر نہیں تو کیونکہ خبر مکہ معظمہ کے پہنچی اوسیدین
 کھاشیخ ابوشمان نے اسوقت جنگ کرتی ہیں بنی طلحہ اور جماعت اونکی اینارامیر حسن بن علی
 رضہ سی اور مقدم فرقہ طلحہ کا ایک شخص اسود ہی بانڈ ہی ہوئی سرخ عمامہ اور اوپر مکہ معظمہ کے
 آج ابرہہ بمقدار حرم محترم کے سویہ مشاہدہ اونکا شکر لکھا اوسوقت ابن کاتب فی مکہ کے
 طرف بقید یوم وزمان واسطی تحقیق حال کے سودریافت ہوا موافق کہنی ابوشمان ریح
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفعا بہ **حکایت** منقول ہی ابو جعفر حدادی جو استاذ ہیں
 حضرت جنید کی رضا اونہوں فی تھا میں مکہ میں پس بڑھ گئی بال میری تو گیا میں پاس ایک
 موتراش کے اور دریافت کی تھی یعنی اوسمیں علامت خیر و برکت کی اور کھامنی اوس سی لی
 بال میری اللہ تو قبول کیا اوسنی شوق و رغبت سی اور بیٹھا ہوا تھا روبرو اوکی ایک دنیاوار
 واسطی اصلاح کے سوٹا دیا اور بیٹھ لایا مجھ کو اور مونڈ سی بال میری پہر دی مجھ کو ایک پٹریا
 کاغذ کے کہ اوسمیں کئی درہم تھی اور کھا صرف کروا نکو اپنی ضروریات میں تولی لیا یعنی اونکو
 اور ارادہ کیا یعنی اس بات کا کہ دو گامین اسکو جو کچھ کہ ملی مجھ کو اول فتوحات سی پہر کیا میں
 مسیحا حرام میں پس ملا مجھی ایک عزیز میرا اور کھا مجھی لا پاس ہے بہائی تیرا کیا بیانی بصرہ سے

زمین تین سو دینار ہیں اور دیا ہی اون سے کو واسطی تیری شد فی اللہ سولی لیا مینی اوس
 پہلی کو اور لایا پاس اوس موتر اش کے اور کہا اوس سے یہ تین سو دینار ہیں صرف کر انکو تو
 ہی بعض ضروریات میں تب کہا اوسنی نرم نہیں آتی تجکو ای شیخ کہ کہا تونی اول محبی کہ
 و تار دی بال میری شد پیر لوں میں اوسکی اجرت میں کچھ چیز تجسی لوٹ جائی تجکو اللہ تعالیٰ
 راضی ہو پروردگار اون دونوں سے **حکایت** منقول ہے حضرت شیخ شبلی رحمہ سے
 ہوا اوسوں نے کہا محبی میری دل فی اکدن کہ تو بخیل ہے تو کہا میں بخیل نہیں ہوں کہ ادا دل نے
 والہ بخیل ہے تو نب کی مینی کہ اول اوس جیر کا جو قوج ہو مخیر دو گاہ بن وہ اوس فقیر کو حق
 پہلے ہی محبی سو نہ تمام ہوا تھا خطرہ میرا ہونہ یہاں کہ آیا میری یا سن طمان شخص اوز نام لیا اوسکا
 پیاس دیا ر لکر سولی لیا مینی اونکو اور نکلا گھر سے سو اول وہ شخص کہ ملا محبی ایک فقیر بنا
 تھا کہ بیٹھا ہوا تھا اگی موتر اش کے اور مونڈر ماتھا وہ مال اوسکی تو دی دینی مینی وہ دینار
 اوسی کہا اوسنی دی یہ اس موتر اش کو کہا مینی یہ استر فین ہیں پس اوٹھا اوسنی سر لیا
 اور کہا نہ کہا تھا مینی تجسی پہلی ہی کہ تو بخیل ہے یہ دین مینی وہ استر فین اوس موتر اش کو
 کہا اوسنی ہی شخص حب بیٹھا تھا یہ فقیر بنا رو رو میری مال سڈ وانی کو تو عزم کیا تھا مینی
 اللہ تعالیٰ سے یہ عزم کہ نہ لوں گا اسکی موٹنی پر کچھ اجرت اور نہ قبول کیا اون استر فین کو یہ
 اوٹھا میں اور لی گیا اون استر فین کو سمنڈر کے طرف اور یہ یک دیں سب اوسہن اور کھا
 مینی خطاب کر کے اوس مال سے کہ کری تجسی اور تیری دوستداری اللہ تعالیٰ جو کہ چاہی اور
 تحقیق کہ نہیں دوست رکھا تجکو کسی فی مگر حال کہ ذلیل و خوار کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے

راضی ہو پروردگار اون تینوں بزرگواروں کو در منتفع کری ہم کو اون کی برکات سی اور ایگیا
 جواب خاتمہ میں منکر اس حکایت کا انشاء اللہ تعالیٰ حکایت منقول ہے حضرت
 ابراہیم خواص رضی اللہ عنہوں نے کہا اونوں نے کیا میں جنگل میں ایک بار سولا محبی ومان ایک لڑائی پہنچے
 ہوئی زنار اور سوال کیا اوسنی محبی صحبت اور میرا پی کا پر چلی ہم دونوں سات دن تک تو کھا اوسنی
 اسی عابدین مذہب حنفیہ کے لاجو کچہ تیری پاس ہونوشتی نفس سی بی شک بہت بہو کی ہوئی ہیں
 ہم تو کھا مینی امی اللہ میری مت فیضیت اور سوا کر محبو ساتھ اس کا فر کے پس دیکھا مینی طباق
 کہ اوسمین روئین اور بہنا گوشت اور چھوڑا تازہ اور ایک کوزہ بوا ہوا پانی کا تھا سو خوب کھایا
 اور پیا ہمیں پہر چلی سات دن تک و زب سبقت کی مینی اور کھا اسی عابدیت لڑائی کی لاجو کچہ تیری
 پاس ہی کہ آخر ہوئی نوبت طرف تیری تو تکیہ کیا اوسنی اپنی عصار اور دعا کی پس ناگاہ آئی
 دو طباق کہ اون دونوں میں دو چنڈاوس کہانیکا تھا بہ نسبت میری طباق کی سو حیران
 رہ گیا میں اور متغیر ہو گیا رنگ میرا اور نکار کیا مینی کھانی سی پس الحاح کی اوسنی اور بار بار
 کھا لیکن کچھ جواب نہ دیا مینی تب کھا اوسنی کہا خبر دوں گا میں تجھ کو دو بشارتیں اول یہ کہ اشد
 ان لا الہ الا اللہ و اشد شہدان محمد رسول اللہ اور توڑ ڈالی اوسنی زنار اور دوسری یہ ہے
 کہ کھا مینی امی اللہ اگر ہے وسطی اس بندہ کی تیری نزدیک کچھ حصہ تو کھول میرا دروازہ اپنی کرم کا
 کہا اوی نے پر کھایا پیا ہمیں اور چلی یہاں تک کچ کیا ہمیں اور سی ومان ایک سال تک اور مرا
 وہ ہمارے میرا اور مدفون ہوا بطحا میں اور کھا ابراہیم خواص رم فی کہ دوا قلب یا یحییٰ خیر و
 میں ہے قرات قرآن کی ساتھ تدبر کے اور قیام لیل اور خلا باطن اور تضرع وقت سحر کے

اور محالست ساتھ صاحب کی حکامیت مروی ہی کہ کہا گیا ہے یہ معتق ہی کہ نجیب تر
وہ مات ہی کہ دیکھا مینی او کو ابراہیم س ادہم سہ سہی کہ رہی ہم ایک بار راو کہہ من کی کابی
کے پرداغل ہوئی ہم کو دہن اور جاہ کے ایک مسجد کستہ من سود کہامیری طرف حضرت
ابراہیم س ادہم ہی اور کہا اسی حدیث دیکھتا ہوں میں تجھن بہوک کہامی ہون ہی ہے
جیسا کہ دریافت کیا شیخ فی توفہ مالا دواب و قلم میری یاس مع کا عذ کے تولایا میں
او کی یاس میں لکھا آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم اب المقصود و کل حال المتار لیکل معنی

اَکَا حَامِلٌ اَکَا تَا کُرٌ اَکَا دَا کُرٌ	اَکَا حَامِلٌ اَکَا قَارِعٌ اَکَا عَارِیٌ
ہی سِیۃٌ وَاکَا الصِّمِیۃُ مُصْفٰہَا	فَاکَا الصِّمِیۃُ لِصِفِّہَا یَا کَا رِیٰ
مَدْرَجِی لَعْنَتِکَ لَعْنَتِکَ مَارِحِہَا	وَاکَا عُنْدَکَ لَعْنَتِکَ مَارِحِہَا

یہ ترجمہ میں حمد کر یو الا ہوں میں سکر گرا ہوں میں ذاکر ہوں میں ہو کا ہوں میں قانع
ہوں میں سگا ہوں یہ ترجمہ خصل من ہیں اور میں متکفل ہوں او کی نصف کا یا امہ سہی
تو متکفل واسطی نصف او کی کے یا امہ مذبح میری تیری واسطی عمر تیری کی شعلہ آگ کا ہے
کہ داخل ہو دہن من او میں پس بچا سہ اپنی کو داخل ہوئی آگ کی سی پیر دیا تجکو وہ رقعہ
اور کہا ماہر ماہرست لگا مادل ایسا سو اللہ تعالیٰ کے اور دیا یہ رقعہ او کو کہ جو شخص پہلے
ملی بخشی حضرت خذیجہ کہتی ہیں یہ بکلا میں ماہر سوا اول وہ شخص ملا تجسی سوا زنا ایک
چیر تو دی دامنی او کو رقعہ اور وہ او سکا مضمون دیکر مکر ویا پیر لوچما کہا ہے
صاحب اس رقعہ نے کہا میں وہ او تر ہے بلانی مسجد میں تو دی او سی لکوا ایک تیلی

کہ اوسمین چہرہ سودنیار تھی اور چلا گیا پھر ملائین ایک اور شخص سے اور پوچھا میں اوس سے
 کون تھا سو اس شخص کا کہنا اوسنی یہ ایک نصرانی ہی پر لوٹ آیا میں یا اس حضرت ابراہیم
 بن ادہم رضی کی اور بیان کیا اوسنی قصہ تو فرمایا آپ فی مت چو نیا اذ کو بیشک وہ آویگا
 ابھی پہر بعد ایک ساعت کی آیا وہی نصرانی اور گر پڑا آگ کی حضرت ابراہیم کے اور اسلام لایا اور
 واسطی اللہ تعالیٰ کے ہی خوبی کہنی والی ہے

اَلَيْكُم تَكْفِي طَبْعُكُمْ فَيُطِيبُ

يَكُونُ اَجَاحَادُكُمْ فَاذَا اَنْتَ

ترجمہ تو ہا ہی اب شور جہا تھی پس جبکہ اپنے چاہی طرف تمہاری پاتا ہی خوشبو تمہاری خوشبودار اور
 خوش لذت ہو جا ہی حکایت مروی ہے شیخ ابو حزرہ خراسانی سے کہنا اوتھون فی حج کیا میں ایک سال سو
 درمیان اوس حال کے کہ چلا جاتا تھا گر پڑا میں ایک کوئی مین سونگ کیا مجھ کو میری نفس کے فریاد کہ دن اور
 بکاروں کسی کو کہنا میں واسطہ ہرگز نہ لگا ایسا کہ بکاروں کسی کو اپنی بچاؤ کی واسطی کہ آوی میری فریاد
 رہی کو سوتہ تمام ہوا تھا یہ خطرہ میرا کہ گزری اوس کو میری شخص ام کہ ایک فی دوسری سے آوی کہ پاٹ
 دین اور بند کر دین مومنہ ہں کوئی کا نا کہ ہوا و نیا پیدا ہو جاوی اور گری امین کوئی راہ گیر مسافر سولای نسل
 اور لڑکھین اور بند کر دیا دھن چاہ کا اور برابر کرو یا زمین سے بی نام و نشان سوچا نا میں کہ چلا و اور بکاروں
 اندر سے پہر کہنا دسی واللہ نہ بکاروں نہ لگا غیر کو واسطی اطلاع کے کرو ہا کرو گا اوس سے جو قریب تر ہے
 مجھ سے بہ نسبت اون دونوں کے اور خاموشی مابین پس یہ تھوڑی دیر کے آئی ایک نئی اور کہولا
 اوسنی دھن چاہ کا اور لگا یا پاؤں اپنا اندر کو گیا کہ وہ کہتا ہی مجھی اپنی زبان غیر معروف میں کہ لپٹ جا میرے
 قدم سے اور اوسکی بیانت یہ بات سمجھتا تھا میں سولہ گیا اوسکی قدم سے تو کمال اور مجھ سے لپٹ گیا پانی اوسکی

ایک درندہ کہ چلا گیا اور آواز دی مجھ کو مات فی کہ اسی ابو حمزہ کہا نہیں یہ ایسا بچاؤ کہ نجات دی
 ہمیں مجھ کو موت سے سات تفت کی پس روانہ ہوا میں در حال کہ سر کہتا حاتما ص

لہائی حیاتی صک ان کشف العنا	واحدی مالفهم صک عن الکشف
ملطف لی امری داریب تهادی	الی خائنی واللفظ تدلیک باللفظ
تراعیبت لی مالعیب حی کا نما	تیسری مالعیب ادک فی الکف
ارای ولی من هبتی لک وحسہ	مقاسنی باللفظ صک والعلف
وتحی محاسن فی الخ حتمہ	وذا عت کون الحیاة مع تحف

ترجمہ مع کیا مجھ کو جانی تحسی اس سی کہ کو لون پر وہ کو اور سعی کیا تو فی مجھ کو بسبب معرفت اپنی
 کے پر وہ کو لئی سی : مہرانی کی تو فی میری جھم سونفا پر کیا تو فی حاضر مر طرف غائب سری کے
 اور لطف سینا ہی ساتھ لطف کی : کہ آیا تو فی مجھ کو غیب میں بہان تک کہ گوا کہ خوشخبری دی
 تو فی مجھ کو غیب میں کہ تحقیق تو سچ دفع کرنے ملا کی ہے : دکھتا ہوں میں اپنی تین اس
 حالت میں کہ مجھ کو صیت ہلاک میں تحسی غفلت ہوئی پس نہیں ہوا تو میرا ساتھ مہرانی اپنی کے
 اور رجوع رحمت کی : اور زندہ کہا تو فی محب کو کہ محبت میں او کی موت ہی اور یہ تعجب کے بات
 ہے ہوا زندگی کا ساتھ موت کی حکایت **مرو** دی ہی حضرت ابراہیم
 بن ادہم سی رضہ کہ وہ کیا کرتی تھی مروزی کیتی کا شی اور حفاظت باغ کی پس آیا او کی پاس
 آمدن کو فی لشکر ہی اور طلب کیا او شہی کہ دیوین وہ او کو کچھ میو ہی تو انکار کیا آپ دینی کا
 تو بہر کر مارا او س سیاہی فی کوڑا آپ کے سر پر پس جہکا دیا او نہون فی آگی او کی سرانیا

اور کہا اوسکے پاس سے میری اس سہولت بہت بامقربانی کی اسکی اپنی بزرگوار کے جب یہ بچا ہوا ہو
 سپاہی کی تو عذر خواہی کی اور اسے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے جو عمر کہ متعلق عذر خواہی کا تھا چھوڑ
 آیا ہوں میں اوسکے بلخ میں اور فرمایا اونہوں نے ایک شخص کو کہ وہ طوائف میں تھا کہ جان تو
 نہیں حاصل کر گیا ورنہ صالحین کا یہاں تک کہ گذر جاوی تو سب گناہوں ہی اول اونہیں کے
 میرے کہ بند کر تو دروازہ نعمت اور آرام طلبی کا اور کہول دروازہ محنت اور شدت کا دوسرے
 یہ کہ بند کر دروازہ غمت کا اور کہول دروازہ ذلت کا تیسری یہ کہ بند کر دروازہ راحت کا اور
 کہول دروازہ جہد و کوشش کا چوتھا یہ کہ بند کر دروازہ نیند کا اور کہول دروازہ بیداری کا
 پانچویں یہ کہ بند کر دروازہ غنی کا اور دولت کا اور کہول دروازہ فقر کا چھٹا یہ کہ بند کر دروازہ
 طول امل کا اور کہول دروازہ استقامت کا و اسطی موت کی اور کہی ہیں بزرگوں نے اسی غمی میں اشارہ

اطلوا الدنيا وخافوا الفتن

انها ليست لحي و طنا

صالح الاعمال فيها سقنا

ان الله عباد افطن

نظر و افيا فلما عذفوا

جعلوها لجة و اتخذوا

ترجمہ بیشک واسطی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں دنیا طلاق ہر دنیا کو اور دنی قنوں سے
 غور کے دنیا میں جبکہ بچا نا کہ مقرر وہ نہیں ہی کسی زندہ کی واسطی وطن گر وانا اوسکو
 دریا اور پنا یا نیک عملوں کو اوس میں کشتی حرکت متقول ہی عبد اللہ بن مبارک
 سے کہا اونہوں نے تھا میں نے مالیکہ پہنچی تھی لوگوں کو خط سالی اور رک گیا تھا باران سو
 نکلی لوگ واسطی استقامت اور حسیع ہوئی مسی الامام میں اور نہ باقی رہا کوئی چھوٹا اور تھامیں

اون لوگوں میں قریب باب شیشہ کی کہ ماگاہ ظاہر ہوا ایک غلام سہاہ رنگ اور آیا دھار
 تھی اوسیر دو یار چہ موٹی کھادی کی مانند ہی تہ مذاک سی اور ڈالی ہوئی دوسری کو اپنی گاندی
 پر اور جا کھڑا ہوا وہ ایک مقام پوشیدہ میں قریب محسی سوسنامی اوسکو کہ کتابتاہی اور
 یرا مار دیا تو فی سوہون کو کثرت دلوں اور اعمال سب اویسی اور کوک لیا تو فی ہمی باران کو تاکہ
 ادب دی مخلوق کو سب اوسکی سس سوال کرتا ہوں میں تجھی اسی حلیم صاحب آہستگی اور تاخر کے
 اسی وہ دات یک کہ میں معلوم کیا اوسکی ہندوں کی اوسکی طرف سی سوانیکی اور سلائی کے نیہ کہ یانی
 دی اوسکو اسی دم پر ہمتیہ کتابتاہی ابھی یہاں تک کہ چاگلا ارترسمان میں اور شروع ہوا
 یانی رسناہر طرفی تو عیشہ گیا وہ ایسی گلہ پر تسبیح و تہلیل کتابتاہو اور ونا شروع کیا ہے
 یہ حب کھڑا ہوا وہ جانی کو تو بھیجی جلا میں اوسکی یہاں تک کہ معلوم کر یا میں مقام اوسکا یہاں
 یاس حصر فضیل بن عاص کے رض کیا اوسہون فی مجھی کس راست سی دیکھنا ہوں میں شکو
 رنجدہ کہا سقت بگیا ہمسی اوسکی طرف غیر ہمارا سود دوست بکڑا اوسکو یہ ہمکو کہا حضرت فضیل نے
 کیا ہے یہ بات تو بیان کیا مینی اوسی سہ قصہ تو اک نفرہ مارا اوسہوں فی اور گر ٹی ہیوش ہو کر
 اور فرمایا افسوس شکو اسی اسن ساک لی چل نکجوا اوسکی طرف کہا مینی اب تنگ ہو گیا ہی وقت
 اور عنقریب دریافت کر لوں گا حال اوسکا پر دوسری دن پڑھی مینی ناصح کی اور جلا میں اوسکی طرف
 سو ماگاہ دیکھا مینی اوس مکان کی دروازی پر بیٹھی ہوئی ایک سچ صاحب فارکو دترس پر اور جب دیکھا اوس
 کجکو تو پہچان لیا نکجوا اور کہا صاحب نکجوا ہی ابو عبد الرحمن کیا حاجت ہی تیری کہ آیا تو اوسلی یہاں
 کہا مینی حاجت ہی نکجوا طرف غلام اسود کے لولاہاں میری پاس کئی غلام ہیں میں سید و حقیار

کر لی اور میں سی جسکو کہ چاہی تو پیر بکارا اوسنی اسی غلام تو کل آیا ایک غلام حیت و چالاک کہا اور
 شیخ فی محبی یہ غلام تک انجام ہی پسند کرتا ہوں میں اسکو واسطی تیری کہا مینی نہیں یہ مطلوب
 میرا پس ہمیشہ بلاتا تھا وہ میری واسطی ایک ایک کو یہاں تک کہ بلایا اوس غلام متجاہد دعوات کو
 سو جب دیکھا مینی اسکو تو متوجہ ہوا میں اسکی طرف تو بوجھا اوس شیخ فی کیا یہی ہی وہ کھا
 مینی ہاں تو کہا محبی نہیں بچنا اسکا منظور محبی پوچھا کیوں نہیں تو بولا برکت حاصل کرتا ہوں
 میں بسبب ہونی اسکی کے کہ میں اسواسطی کہ نہیں تکلیف دیتا یہ مجھ کو کسی چیز کے پوچھا مینی پیر کو مانج
 کہا تا ہی یہ کہا بیجا کرتا ہی سی کھجور کے بٹ کر نصف ڈنگ یا کم و زیادہ کو سو وہ ہی قوت اسکا سواگر
 بیجا اسکو اوس دن تو کہا یا ورنہ فاقہ سی رہتا ہی اوس دن پیر کہا محبی اور غلاموں نے کہ یہ
 نہیں سوتا تمام رات اور نہیں تلتا ہمیں کسی سی اور اہتمام میں لگا رہتا ہی اپنی واسطی پس متعلق
 ہو گیا اوس سی دل میرا تو کہا مینی کہ کیا اب لوٹ جاؤنگا میں طرف فضیل بن عیاض اور سفیان
 ثوری کے بی حاصل ہوئے مقصد کے پس کہا اوس شیخ فی محبی کہ آنا آپکا میری مکان پر پڑا
 امر ہی اور میں زیر بار اس عنایت کی ہوں لو اس غلام سیاہ کو عبوض جس چیز کے کہ چاہو سو
 خریدا مینی اسکو اور لایا طرف کہ حضرت فضیل کے اور جب چلا میں تھوڑی دیر تو کہا اوسنی محبی ہی
 مولا میری کہا مینی لیک کہاتم مجھ کو لیک مت کہو جواب میں بلکہ غلام اولی ہی لیک کہنی میں اپنی بولا
 کہ کہا مینی کیا حاجت ہی تیری اسی حلیت میری بولا میں منہج ہوں طاقت خدمت نہیں کرتا
 اور تحقیق تھی واسطی تمہاری دوسری غلام کے یعنی میں گنجائش اور مطلب براری اور بیشک
 بلایا اوسنی طرف تمہاری اوں غلاموں کو کہ وہ حیت و چالاک محبی تھی تو کہا مینی نہ دیکھے

نچو ایدر تعالیٰ کی کہ خدمتِ لون میں تجسی ملکہ حریذ گاہین واسطی سیری ایک کان اور کام
 تیرا در خدمت کروں گا میں سیری خود تو رو یا وہ نہایت رونا پوجا میں کیوں رونا ہی کہنا
 لیا تو فی مخلوق گر یہ کہ دیکھا ہی تو فی بعض قرب و اتصال میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے در نہ گری کہ
 کرتا تو مجھی لگی اہل غلاموں سے تعلق کی کہانی میں کچھ حاجت مجھ کو تیری اس ولایت کی طرف
 یہ کہ سوال کرتا ہوں میں مہی ساتھ نام پروردگار کے یعنی قسم اس کی کہ بیان کرو وہ حال
 کہ دیکھا ہی تھی تو نہاں کیا میں ایسے ہی قسم امانت دعوت اس کی کا پانی سیری میں تب کہا
 اوسنی مجھے کہ کہاں کرتا ہوں میں تملواتا اللہ تعالیٰ یہ کہ مرد صالح ہو بتیک واسطی اللہ تعالیٰ چید
 اور رگزیدہ لوگ ہیں اس کی مخلوق میں ہیں ظاہر کرتا حال اس کی مگر اوپر کہ دوست ہیں اس کی عباد
 صالحین میں اور میں ظاہر کرتا اوپر مگر اوس کسی کو کہ پسند کرتا ہی اوپر مخلوق میں پہر کہ اگر لیا
 جواب دوں گا استدراکم مہلت کہ پڑہ لون چار رکعت نماز فجر کی کہ جو باقی ہیں مہری ذمہ پر تو بہتر
 کہا میں اب مرید ہی مکان حضرت فضل کا پڑھنا و مان جبکہ ناچا ہی کہا نہیں پسند نہ ہی محکم
 میں پڑھنا اس کا حکم الہی میں تاخیر کرنا چاہی پہر داخل ہوا میں اور پڑھتا نماز تک
 کہ دیا گیا جس بات کا کہ ارادہ کہا تھا اوسنی یہر دکھا مجھی مونہ پہر کر اور کہا ہی عبد الرحمن کیا
 کوئی حاجت تمہاری کہانی کیوں یوحنا ہے تو کہا میں لوٹنا چاہتا ہوں پوجا میں کسٹ
 کہ اطراف و ارحمت کی کہانی اس پر گزیر چھوڑ مجھ کو کہ خوش ہوں ساتھ تیری تو کھانسی زندگی
 محبوب و گوارا جس تک کہ تھا معاملہ درمیان سیری اور پروردگار کے کہ نہیں مطلع تھا
 اوس پر کوئی اور اب مطلع ہوا تو اوس پر تو مطلع ہو گا اوس پر اور کوئی بھی اور مجھی اس پر

کے کچھ حاجت نہیں پر گریس جی میں اور کسی لگا اللهم اقضنی الساعة الساعة تو پاس گیا
میں اوسکی اوٹھانی کو تو پایا اوسکو وفات کر چکا تھا سو اللہ جب یاد کیا مینی اوسکو تو نہایت
ریج ہوا جھکوا اور حقیر ہوئی دنیا میری آنکھوں میں راضی ہوا دن سب سی پروردگار اور نفع
ہم کو اونکے بزرگات سی اور کسی میں صاحب روض الراحین نے اس مقدمہ میں لکھی مینی اشعار

عبد المولى بين الفريقين كالنرى

عبد المولى لهم تعالى وغيرهم

بهم يدفع الله العباد ليعن الورى

وعلى الثرى فى ارتفاع مقامهم

ترجمہ وہ بندہ ہیں اپنی مالک اللہ تعالیٰ کے اور غیروں کی بندہ ہیں خواہست نفس کے فرق
درمیان دونوں فرقوں کے : ماتد خاک کی اور بلندی ثریا کی پہنچ بلندی مرتبہ کے بسبب اُن کے
دفع کرتا ہے اللہ تعالیٰ بلاؤں کو خلق کے حکام سے مروی ایسی محمد حج میں کچھ
رضی کہا اُنہوں نے حج کیا مینی ایک سال سو درمیان اوس حال کے کہ پہر رہا تھا میں کاتہ تریف
کے گلیوں میں ناگاہ ملا میں ایک شیخ سی کہ کپڑی ہزار تار اوہ ہاتھ ایک لونڈی کا کہ زرد تھا
رنگ اوس کا اور لاغر تھا جسم اوس کا اور روشن تھا اوسکی صوفہ سی نور اور پکارا تھا اوہ شیخ فرشت
کو اوسکی اس طرح کہ کیا ہی کوئی طالب کیا ہی کوئی راجب کیا میں کسی کے پاس تباہ نہیں رہتا
اسکی لینی کو اور طال یہ کہ بر جی ہوں میں ہر عیب سی گھارا وی فی یہہ شکر قریب گیا بین اوسکی
اور پوچھا مینی کہ معلوم کیے مینی قیمت اب کہو کیا عیب اس میں کہا اوسکی جان لی کہ ہریشان حال
میں زندہ ہی تھا پھر جی رہی تھی تمام رات اور روزی کھیتی تھی ہمیشہ نہ کچھ کھاتی ہی نہیں تھی اور
دوست کہتے تھے کہ گوشہ زنوائی کو ہر زمین اور شہر میں سو بہت کر لینا کیا میری دل میں

اوس لوڈی کو اور خرید لیا مینی اوسکو ساتھ اوس قیمت نہ کوہ کے اور لی آیا میں اپنی گھر
 دیکھا مینی اوس لوڈی کو کہ سر چکا یا توڑی دیزین کس طرف پہر اوٹھایا سپر آیا اور دیکھا
 محکوم کہ امی مولای صفر و محازی سیری کس ملک سی ہو تم کھائی ملک عراق سی ہون چھا
 عراق کی گون سی لوگون سی بصری سی یا کوہ سی کھائی سی بصری کا ہون سکومی کا تو بوسے
 شاید تم مدینہ الاسلام بغداد سی ہو کھائی نان کھانج مح یعنی خوشی ہو اچھا ہی وہ شہر زاد و
 عباد کا لست متعجب ہو اس اور کھائی دل میں ملک لوڈی کہ کارا جاتا تھا اوسکی بیج کو ہر دروازہ
 مکا ہون کی کہان سی جاتی ہی برنا دا اور عباد کو یہ مہونہ کھائی اوسکی طرف دل لگے سے اور
 پوچھا مینی اوس سی کن لوگون کو یہ بچا تھی ہی تو اوان من سی لوبی اس حاسی ہون ملک من پلا
 اور شہر حافی اور صلح مری اور ابو ماتم سجستانی اور معروف کرجی اور محمد بن حسین بغدادی اور
 مسلمات سی رابعہ عدویہ اور شہوانہ اور مہونہ کو پہر پوچھا مینی اوس سی کہان سی معرفت
 اور جان پہچان ہوئی تیری ان سب سی کہ اسی جوان بکوں کرنہ جانوں میں اوکو حالانکہ وہ
 سب اطباء قلوب اور راہ نما عشاق کی ہیں معشوق کی طرف بہر پڑ ہے یہ اشعار

قوم همهم بالله قد عرفت	وما لهم همهم استموا لي لحد
عطيل العوم موكلهم وسداهم	يا حسن مطلبهم الواحد تصد
ما ان تمارهم دنيا ولا صرف	من للطاعم والذات والولد
ولا لباس لتوب فائق آلق	ولا التزائد في الاموال والعبد

ترجمہ وہ ایسی قوم ہیں کہ ارادی اوسکی ساتھ اسد تعالیٰ کے ہیں یہ ہیں ہر سنی اوسکی ارادی

کہ رجوع ہوں طرف کسی ایک کی پچیس مطلوب اوس قوم کو ملاؤ گا اور میرا ذکر کا ہی واہ و لا
 کیا خوب ہی مطلوب اونکا خدای واحد صدقہ نہیں پیر آتی ہی اونکو اونکی مطلوب سی دنیا
 اور نہ کوئی مرتبہ مطعومات اور لذات اور اولاد سی پڑے اونکوئی لباس کیڑی فاخرہ خوش منظر کا
 اور نہ زیادتی اموال اور فلاح کی پچہ کھائی اوس سی اسی لڑکی میں محمد بن حسین ہوں تو
 بویے مینی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ سی یہ کہ ملاوی محکو تھی اسی ابو عبد اللہ کیا تھی حسنیت
 اپنا کہ زندہ کرتی ہو اوس سی دل مریدوں کی اور رولا تی ہو اوس سی آنکھوں کو سستی
 والوں کے کہانی باقیہ ہی وہ اپنی حال پر تو بویے قسم نکو خداوند کریم کی پڑ ہو روبرو میری
 کچھ قرآن پس پڑ مانی بسم اللہ الرحمن الرحیم سو ایک چیچ ماری اوسنی اور گر پڑیے
 بیہوش پس چٹکائی اوسکی ہونہ پیر پائے تو افاقہ ہوا اوسکو تو بویے اسی ابو عبد اللہ بی نام پاک
 اوس مالک حقیقی کا ہے پیر کیا حال ہو اگر معرفت حاصل ہو چکا اوسکی اور اگر دیکھوں میں اوسکو
 بہشت میں آگی پڑہ حمت کری تجھ پر اللہ تعالیٰ پیر پڑ مانی اُمِّ حَسَبِ الدِّينِ اجْتَرَحُوا
 السَّيِّئَاتِ اَنْ يَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ مَّحْيَا
 هُمْ وَمَمَاتِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ترجمہ آگمان کرتے ہیں وہ لوگ
 کہ عمل کی بدیدہ کہ کر دین گے ہم اونکو برابر اون لوگوں کے کہ ایمان لای اور عمل کیے
 نیک برابر سے زندگیے اور موت انکی برابر سے وہ جو کچھ حکم کرتی ہیں سو یہ سنکر بویے
 اسی ابو عبد اللہ نہیں پوچھا مینی کوئی بت اور نہ بوسہ دیا مینی کسے ہوت کو پڑہ حمت
 کرے تجھ پر رور و کار تو پڑ مانی اَنَا اَعْتَدُ نَالِلًا لِلَّذِينَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ

سَرَادِهَا وَأَنْ يَسْتَعِشُّ أَيْعَا تَوْبَاءِ كَالْمُهْلِ يَتَوَيُّ الْوَحْوَ بِشْرِ الشَّرَابِ
 وَسَاءَتْ مُرْتَقَاتُ رَجْمِهِ تَحْقِيقُ مِثْقَالِ طَيَّارِكَيْهِ وَسَطَى طَالِمُونُ كِيَّانُ كِيَّانُ كَمِيرِ بِلَاوُكَوَرِ مَوَرِ
 اُوْكَیَّی اور اگر یانی مالکین کے تو دینی حاوین کے پانی مانند تیل کے گاد کی کہ جلد وری گا
 مونہون کو بری خیر پیری کے ہی اور بر النفع لینا ہے بولبی امی ابو عبد اللہ آرام کے
 تو نے اپنی لمس پر خوف و خشیت اور نومد می اب آرام دی اپنی دل کو در میان
 اسد و خوف کی پڑہ رحم وراوی تجہیر پروردگار پر پڑمانی وُحُوْهُ یَقُوْ مَسِيْحِيْنَ
 مُسْمَرَةً صَاحِكَةً مُسْتَبِيْرَةً اَوْ پڑمانی بہی کہ وُحُوْهُ یَقُوْ مَسِيْحِيْنَ نَاصِرَةً
 اِلٰی سَرَّهَا نَاطِرَةً تو بولبی افسوس شوق میری طرف ملاقات اوسکی کے جس دن
 کہ تجلی فرماو گیا واسطی اولیا اپنی کے اگی پڑہ خست کری تجہیر پروردگار پر پڑمانی
 يَطْرُقُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانُ مُحَمَّدَوْنِ يَا كَوَّابُ وَاَبَا رِثْقُ وَاَسْمٰسُ مِّنْ مُّغِيْنٍ
 لَا يَصْدَعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يَنْفِقُوْنَ اِلٰی قَوْلِهِ لَا صَحَابَ اِلَيْهِمْ طواف کریں گے لو پر
 علماں ہمیتہ جنت میں رہی والی ساتھ کوزون اور ابرقیوں کے اور پالہ کے شراب معہن
 سے کہ در دسراوٹھاوین کے اوس سے اور نہ غفل کہو وین کے بولبی امی ابو عبد اللہ گمان
 کرتے ہون میں تجکو کہ مسکی کے ہی تو نے حور العین سے پس کیا حج کیا ہے انکی مہر و نہین
 کچھ مال کو کما می رہنا ئی کر تجکو اسی نیک بخت اونکی مہر کی طرف اسواسطی کہ مین مرد مجلس
 ہون کیا آمادہ کروں واسطی اونکی مہر سے بولبی لازم کیڑ قیام شب اور روزہ دن کا اور محبت
 فقر اور مساکین کے پر استعار پڑی

يا خالطبا الحوراء في خدرها	وطالبها ذاك على قدرها
انهض مجتدا لا تكن وانيا	وجاهد النفس على صبرها
وقم اذ الليل بداء شطره	وصم نهار افق من مهرها
فلورات عينك اقبالها	وقد بدت رما تاصد رها
وهي تماشي بين اترابها	وعقد رها يشرق في بحرها
لها في عينك هذا الذي	تراه في دنياك من زهرها

ترجمہ امی چاہنی والی حور کے کہ مستویہ وہ اپنی پردہ میں اور طلب کرنیوالی اسل امرزی قدر کے : اور ٹمہ کوشش کرنوسست اور جہاد کرنفس سے اختیار صبر پر : اور قیام کرات میں جبکہ ہولصف اوسکا اور روزہ رکھ دن کو کہ وہ مہر اوسکا ہے : سواگر دیکھیں بکھین تیری اوسکو سامنی سی اوس حال میں ظاہر ہوں دو آمار سینہ اوسکی کے : اور وہ چلتی ہو اپنی ہم عمروں میں اور اوسکا چمکتا ہوا اوسکی گلی میں : تو ذلیل ہو جاوی تیریے نظروں میں یہ جو دیکھتا ہی تو اپنی دنیا میں آراش اوسکی کی : پھر غالب ہوئی اوسپر بیہوشی اور چڑکا مینی اوسکی مونہ پر پانے تو افاقہ ہوا اوسکو پھر پڑی یہ اشعار

الہی لا تعذبنی فانی	مقر بالذی قد کان منی
فکم من زلۃ لی فی الخطایا	عفرت وانت ذو فضل من
یظن الناس بی خیرا وانی	لشئ الناس ان لم تعف عني

ترجمہ یا الہی نہ عذاب کر مجھ کو تحقیق میں مقربوں ساتھ اوس گناہ کے کہ ہو مجھ سے :

پس بہت سی نثر تھیں میری گناہوں میں نجات تو فی اور تو ہی ہے صاحب فضل اور
 احسان کا وہ گمان کرتے ہیں لوگ میری طرف نیکی کا اور میں اللہ پر تعلق کا ہوں اگر
 نہ معاف کرتی تو میری گناہوں کو نہ اور نہیں ہے واسطی میری کوئی تدبیر سوائے امید و
 عفو کرنے تیری کے اگر تو عفو کی واسطی میں میں میری کے پتہ اور یہ میری ان اعتبار کے
 میری بیوقوفی و غفلت ہو گئی تو قریب گیا میں اس کی دیکھنی کو پس پاپا میں اس کو کہ وفات گئی
 تھی رحمت کی اور سپر پروردگار پس کمال غم ہوا مجھ کو اس کی رحلت سے اور گیا میں بازار کو
 کہ لاؤں اس واسطی اس کی سامان تحفہ و تکفین اس کی کا میری بے لوث کر آیا میں کہ میں تو پاپا کو
 کفائی ہوئی اور لگا ہوا اترا اس کی جنوت بخدا اور پیری تھیں اس کو سپر دو چادر میں لیا اس
 سیرت شہادت سے اور کہ میں تھیں اس کی کفن پر بچھ لور دو سطرین پہلی سطرین سپر تھا کہ
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسری سطرین یہ آیت شریف تھی اے
 اے اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا غم یحزنون یہ پیرا ہوا تھا لیکھا میں اس کو اور
 پیرا ہے ہنری اور ہماز پیری اور سپر اور دفر کیا اس کو واحد پیری پینی سیر کا فی اس کی قبر کے
 سوا میں پیر لٹ آیا میں ایسی محراب عداوت میں پشیم کہ میں سنگین دل اس کی عداوتی
 تھا اور وہ رحمت ملازم کے سور میں تو دیکھا میں خواب میں اس کی لڑکی کو در میان
 جنت کے تھی ہوئی لباس عمدہ ایک کیت میں رعفان کے کہ چمکتی تھی اور سپر کٹھی
 سبز دل اور شہری کے اس کی سر پر ایک تاج تھا چڑاؤ موتیوں اور جو امیر کا اور میں
 پائے میری ہمت میں باقوت امیر کے آئی تھی اور میں خوشبو مشک کی اور تونہ اس کا روشن

تھا آفتاب و اسباب سی کہا مینی اوس سی شیر اسی لڑکی کس خیر نے پہنچا یا بھگو اس
مرتبہ بر تو بولے محبت فی فقر اور مسکین کے اور کثرت استغفار نے اور دور کرنی اوس خیر
کے فی جو ہو ذی ہوا راہ سی مسلمانوں کے پہر پڑھے اوسنی یہ شہار

س	طوبی لمن سهرت فی السبل عینا	و بات ذاق لقی فی حب مولاه
	و فاح یوم ما علی تفریطہ و بکی	خوف الما قلد حناء من خطایا
	و قام یوم عی نجوم اللیل منقدا	خوف الوعد و عین اللہ تعالیٰ

ترجمہ خوشی اوس کو کہ جین رات کو انگہیں اوسکی اور رات بہر بھر رہے محبت میں اپنی پروردگار
کے اور روروی دن بہر اپنی نصیر پر اور زاری کری عظمیٰ خوف اوس شی کی کہ کر بٹھا ہے
اپنی گناہوں سی اور قیام کیا گنتی ہو رات کے ستاروں کو تنہا بسبب خوف عذاب کی
اور انکہ اللہ تعالیٰ کی نگہانی کرتی ہی ہو گناہ سے محفوظ ہے بعضی اہل علم سی کہ آیا
کرتی تھی میری پاس کبھی کبھی ایک لڑکی کہ واسطی اوسکی جمال و حیاء سی اور بوجہ کرتی تھی
مجھ سے شرع اسلام کے اور امور دین سے محبت کرتا میں اوس سے اور مہربانی کرتا اوس پر
اور تھا حال اوسکا نا اہل طرف انخفا اور پردی کے اور پسند آتا تھا مجھ کو شکرت اور خوبی
اوسکی حال کہ ہو در میان اوس حال کے کہ بعد ایک مدت کی جاتا تھا میں بازار میں ناگا
دیکھا اوس لڑکی کو کہ پکڑی ہوئی رہی اترا اوسکا ایک شخص اور سنا رہا یہ کہ ان مولیٰ تھے
اسن چارہ کہ مرچ عجب اوس کے تو یہ چاہتا تھا اوس لڑکی سی کیا نہیں پوچھا کرتی تھی
تو مجھ سی امور دین اور احکام اسلام کے سوچا کیا اوسنی سنا تھا اور اشارہ کیا جو مان کا

پیر کھامینی اوس تروٹی کی چوڑی ہاتھ اسکا تو لاولوہ امی سند میری مین بہین قادر
 اسکی چوڑی پریشک آقا اسکا ایک محوسی ہی اور عرصہ دلا باہی اسی او کو سو بہی حال
 مین کہ ماہن کر رہا مین اوس مردی ماگاہ آیا دوان مالک او سکا توڑ ماہن او کی
 طرف اور کھامینی اوس ہی بیاں کر گیت اپنی چوڑی کے اور بیاں کر محسی کیا بات پانچ
 اسکی آئی ہے شکو کھا اوسی ام جماعت محوس کے عادت کیا کرتی بہن ہارونہ کے اور میں بہت
 پسند کرتا تھا اس لوندی کو بسبب قتل و جال اسکی کے اور خرید اپنی اسکو بہت دامو مین
 اور دیکھتا تھا مین اسکو بہت عبادت والی اور عظیم کرنی والی واسطی اپنی معبودوں کی محب
 اور فرمان سردار ہاری اللہ کے یہاں تک کہ گذرا ہماری طرفی ایک شخص اہل مذہب تموا
 اور ٹیڑھی اوسنی کچھ خیر تمہاری کتاب سے یس جو بھی سنا اسی او سچیز کو کہ پڑا اوسنی
 تو ایک لغو کبار زوسی کہ دہشت ہوئی بہکو اسکے طرفی پیر ٹیڑھے اوسنی یہ اشعار

طرق السمع یا اھیل المصلی	حب و صمکم فزاد استیاقی
محکم النقل قد روتہ تقات	مسدا مالو واة ولا تقاق
عد ما شمت مار فام حاکم	حق علی لی الذید اللداتی
وکنت الوتاة مالی من الوجہ	ومن لوعی وحر احتراتی
اما امی بکم وتلی عطامی	در سبب الغرام فی القلباتی

ترجمہ آئی گاؤن مین امی صاحبان نماز خبر تھی تو زیادہ ہوا استیاق پیرا + نقل اور
 چیز کے محکم ہے نقل کیا او کو تقات فی سند ساتھ روات اور اتفاق کے + جسک دیکھتی تھی

بجلی تمہاری جنگل کے مشتاق ہوا دل طرف لذیذ ملاقات کی : اور پوشیدہ رکھا یعنی عیب
 گو یوں سے وہ کہ ہے مجھ کو بقراری اور سوز دل اور حرارت سوزش کے : میں ملاک
 ہونگا تمہاری محبت میں اور پوشیدہ ہو جاؤں گے استخوان میری دران حال کہ رشتہ
 محبت دل میں باقی ہوگا : پس خوفناک ہوئی ہم او سپر اور حال یہ کہ وہ مدہوش
 اور بچو اس تھی پوچھتی تھی ہم او س ہی لیکن نہ جواب دیتی تھی کچھ مگر یہ کہ چھوڑ دیا
 اوسنی ہم کو اور ترک کر دیا ہماری معبودوں کو اور انکار کیا ہماری کمانی کہا نیگا کہا پر جب
 رات ہوئی تو نماز پڑھے اسی تمہاری قبلہ کے طرف سوہر خیز منع کیا ہم نے لیکن نہ باز آئی
 اور تحقیق جاتی رہے تانگی اسکی چہری کی اور متغیر ہو گیا ہی حال اسکا اور نہ حاصل ہوا ہم کو
 اس سے کچھ نفع اور نہیں طاقت ہم کو اس بات کی کہ لوٹاؤں ہم اس کو اس حال سے کہ اب ہے
 یہہ او سپر اسو اسطی ارادہ کیا ہے اب اسکی فروخت کا کہا راوی فی یہہ سنکر پوچھا یعنی کون
 جو کری ہی کیا ہے معاملہ اسبطح تو اشارہ کیا اوسنی مخجو کہ مان تو گذرا میری دل میں یہہ
 خیال کہ معیوب کتنا انکا اس لڑکی کو شاید سیب جاہلہ اور بی علم ہوئی اسکی کہ ہی پس
 واقف ہوئی وہ اس خطرہ پر اور پڑنا اوسنی اوسیدہم پرہشہ

لکاوا مشد الناس حبا لما عاوا

يعيون ما الوانهم فظنوا به

ترجمہ عیب لگاتی ہیں اوس شی کو کہ اگر وہ جانیں او سکو تو ہو جاؤں سب لوگوں سے
 زیادہ محبت کرنیوالی اوس شی کے کہ عیب لگاتی ہیں او سکو پہر پوچھا یعنی اوس سے
 کونسی آئے پڑے گئی تھی آگے تر سے کہا یہ قول الہی فقیر و الی اللہ را ئی لکھ

مِنْهُ مَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ وَلَا تَحْمِلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلْهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مُّبِيْنٌ
 لِّذٰلِكَ مُبِيْنٌ طَبِيعِيْ سِيسِ سِوَاكُمْ طَرَفِ اللّٰهِ كَيْ تَحْقُبُوْا مِيْنَ تَمَكُّوْا اَوْ كِيْ عَذَابِ سِيْ ذُرَانِيْ
 وَاللّٰهُ اِيْن اَوْرِيْ شَرًّا وَّ سَاوِيْهِ اللّٰهِ كَيْ تَحْقُقُوْا مِيْنَ تَمَكُّوْا اَوْ كِيْ عَذَابِ سِيْ
 ذُرَانِيْ وَاللّٰهُ اِيْن سَوِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ
 كَرْدِكُمْ سَاوِيْ تُوْپَرِ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ سِيْ

ما بين معراج اللوى والوادي	يا صاحبي صححي عديت عواذي
ورحمت ذاك لله وكم من عاشق	مقتول عاشق ماله من فادي
يا اهل نجد ارحموا ذ الوعة	ما بين اطناف الخيام يادي
وليها ان لا يصنع اعذار اذل	طمان من ماء التواصل صادي
ما هب لي منكم نسيم مخدر	ما الوصل فيه مباح الاسعاف
الاسعاف مبادر اللقاءكم	ومنعت عيني من لذات القاد
واذا انطقت بذكر غمران القفا	اور سب او علوا وسعادي
فلا نهم مصداي وعايه مطلبي	ولا هم دون الحميم مرادي
لا تنني يتهمكم تعالى ذكركم	عن قول ذي ربح وذو اتحاد

ترجمہ درمیان ٹیلہ ریگ اور صحرا کے اسی صاحب میری اوسدن کہ گم کیا مینی دل کو اور
 ہو گیا میں صاحب جبرت کا اور بہت سی عاشق ہیں مقتول عشق کے کہ نہیں انکو کوئی
 فدیہ دیکر چھڑانی والا ہے اسی زمین بلند کے رسی والی رحم کرو صاحب سحر پر کہ درمیان

رستہ یوں خمیوں کے پکارتا ہے ولدادہ ہو کر نہین کان لگاتا ہے کسی ملامت کر نوا لے
 کے ملامت پر تشدد جگر ہے آب وصال سے لب تشنہ بننے چلی نر و یک تمہاری سی ہوا خبر دیتی ہے
 وصال کی کہ اوسہیں تحفی ہوں سعادت مندی کے پگڑ کہ دوڑا میں شتاب واسطی ویدار
 ویکہنی تمہاری کے اور رو کا مینی آنکھوں کو لذت نیند سے اور جیکہ بیان کرتا ہوں ذکر ہوں
 سحر ای نقا کا یا ذکر زینب یا علوۃ یا سعاد کا تو تم ہی مقصود میری ہوتی ہو اور غایت مطلب
 میری اور تم سوای تمام خلق کے مراد میری ہو نہین ہے کوئی شئی کہ مشابہ ہو تم سے
 بلند و برتر ہے ذکر تمہارا سخن کچھ دی اور اتحاد والی سی کہہا مینی اوس سی اگر سنا تا میں
 تجھ کو تمام آیتوں کو تو خوش ہو تو بولی اگر تو اچھی طرح سی پڑھ سکی انکو تو پڑھ پھر پڑھنی لگا
 میں آگے اوسکی یہاں تک کہ پہنچا میں اس کلام الہی تک وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
 إِلَّا لِعِبَادٍ ۚ وَمَا أَرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ تَرْزُقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يَبْعَثُونِ
 إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الرِّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِّينَ ۝ یعنی نہین پیدا کیا جن و انس کو مگر ایسی
 کہ عبادت کریں نہین چاہتا میں اوسنی روزی اور نہین چاہتا میں یہ کہانا دیوں میں مجھ کو
 بیشک اللہ ہی ہے روزی دینی والا صاحب قوتہ بختہ کا بولے اچھا پڑتا تو نے کافی ہے مجھ کو
 وہ چیز کہ ضامن ہوا ہے اوسکا خداوند معبود پھر کہہا مینی اوسکی آقا سی کیا لیتا ہی تو مشن
 اسکا مجھی تو بولا وہ قیمت اسکی گران ہے اور ایک ہتھیار میرا چاہتا ہے اسکو اور طلب
 کیے ہی اوسنی مجھی اسکی مقدمہ میں اور وہ چاہتا ہے یہ کہ لوٹ جاوی یہہ اوس حال
 سے کہ ہی اوسہیں اس خیال سے کہ عارض ہوا ہے اسکو اور وہ محسوس مذہب ہی سو سی

حال میں کہ وہ یہ باتیں کر رہا تھا مجھے آیا تھا اوسکا اور کہا اوسی میں لوٹا لیٹا ہوا
 اوسکو اسی خیال و غم سے سویر کیا اوس شخص نے اوسی اپنی شہینچی کے لیں جب جانا اور
 لڑکے کی بیہ حال تو لڑکے مجھے اسی طرح مت سمجھنا اسی ماں کو کہ قادر ہو مجھ پر اور واسطی اس
 نوجوان کے حال عجیب ہی مطلع کر دیا یورو دگار تیرا اوس پیر بعد شوڑی مدت کی دکھا مینی
 اوس مجھ سے کہ لگیا تھا اوسکو اپنی ساتھ نماز پڑھتی ہوتی تھی مسجد میں تو پوچھا مینی اور
 کہا میں ہی تو مالک نوٹھی کا کہا کون میں ہوں یہ کہا مینی کیا خبر ہے کہا سرور بکت ہے
 اور ہوا قصہ کہ جب لگیا میں اوس لڑکے کو اپنی گھر میں اور نکلا یہاں واسطی ایسی کسی حاجت کے
 تو لوٹ کر دکھا مینی اوسکو گھر میں کہ بیٹی ہے ابک کر سی پر اور در کرتی ہے اللہ تعالیٰ کا اور
 توحید کہہ رہی ہے اوسکی اور ڈار رہی ہے میری اہل و عیال کو اور منع کر رہی ہے اوسکو
 کے یوحنا سے اور تعریف کر رہی ہے جنت کے تو ڈار میں اس سے کہ بگاری ہمیر دین ہمارا
 اور کہا مینی دلیں کہ یا مینی اس لڑکے کو بطبع اس بات کی کہ بگاڑوں دین اسکا اب یہ
 در پی ہے ہمارے دین بگاڑنے کی پر سان کہا مینی قصہ اوسکا اپنی ابک یا ہمارے
 اور صلح پوچھی اوس سے میں اس معاملہ کے کہ کیا کروں اسکی ساتھ کہا اوسنی سو پائل
 اوسکو کچھ مال پر اوسنی غفلت میں چرائی اوس مال کو اور طلب کر اوسنی سوجب عاجر ہو وہ
 اوسکی دی سی تو یوری ہو جاوی کے تحت تیری اوس پر پر خوب مارا اوسکو پس دی مینی
 اوسکو ایک تھیلے پانسوا شرفیون کے اور مشغول کیا اوسکو مینی اوسکی عبادت مرغوبہ میں
 اور لی مینی وہ تھیلے اس طرح کہ نہ جانا اوسنی پر جب ماگی مینی اوس سے وہ تھیلی تو سیدھے

جلی بی وہ اور کجگہ پر کہ رکھا تھا اوسنی اور سکودان پوشیدہ پیرادی مجھ کو دہانسی ہو
 نہایت متعجب ہوا میں اس امر سی اور کما مینی دلین کہ مینی چہ پالی تہی نیلی اپنی دی ہوئی
 اور کما م طلب سنی لادی اور نیلی ویسی ہی اوتہی شمر فیون کے اب کیا مقام تنگ جہا
 بعد دیکھنی کے آنکھ بوشی اور یہ امر دال ہے اوپر کمال قدرت اسکی خدا کے جسکو یہ پوختی ہے
 پس ایمان لی آیا میں اسکی خدا پر اور مسلمان ہوا میں اور وہ دوست ہمارا میرا اور سب اللہ جانے
 اور کہو لہ یا مینی رستا اوسکا کہ جادی جہان چاہے راضی ہو اوس سے پروردگار اور نفع دی
 کھوا اوسکی برکات سی اور ہمیشہ تھی وہ کہ چہا سی رکتی نہی نخت اپنی ساتھ خداوند کریم کی جہان
 تنگ کہ ظاہر کر دیا حال اوسکا اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اور گویا تھی زبان حال اوسکی ساتھ ان شعروں کی

و جبکم فی حشی اضلعی

وسکان رامة والا جنوع

ولا حن قلبی الی لعلع

کتبت الوشاة عزای بکم

وموہت عنکم بوا دی النقا

ولولا کم ما ذکرت اللعی

ترجمہ چہا یا مینی چلی کہا نیوالون سی عشق اپنا تم پر اور محبت تمہاری میری جلد اور پہلو پر
 ہے اور مراد لیتا ہوں میں تمکو ساتھ ذکر صحرائی نقا کے اور ساکنان رامة اور ارجع کی اور اگر
 تم نہ ہوتی نہ ذکر کرتا میں لگیان کا اور نہ مشتاق ہوتا دل میرا طرف منزل طلع کے
 حکایت مستقول ہی حضرت سری سقطی نے کہا اوہنوں فی بیدار رہا میں ایک رات
 اور تھا اوس شب مجھ کو قلع کمال پس نہ آنکھ لگی میری اور قضا ہوئی تہجد میری پہر بعد نماز
 صبح کے نکلا میں گھر سے واسطی حصول قرار دلی اور گیا میں مسجد جامع میں کہ مسنون باتیں

اہل سیر اور تاج کے ستارہ اونکی باتوں سے حاصل ہو چکا اور راحت دہلی لکس پائیسی دل کو
 کہ رائد ہوتی تھی قساوت اور بی چینی اوکی پیر گیا میں محفل وسط میں سو وہاں ہی یہ لکس
 ہوئی میری پیر کہا میں طوں اس طرف بعضی طمان دل کے جو ہنای عشاق ہیں طرف
 مستوق کے یہ وہاں ہی گیا میں لیکن نہ یانی انشراح خاطر اور زائد تھی سنگ دلی پیر کہا
 میں اس طوں طرف کو تو ال کے کہ عبرت حاصل کروں اون لوگوں کی جو تکلف دی جاتی
 ہیں دیہا میں سو گیا وہاں ہی لیکن جین ہوئی محکوم اور زائد تھی وحشت ویرتانی پیر کہا
 میں طرف تھکا تھکا تھائی کی تاکہ خوف دار جبار حاصل کروں اون لوگوں سے جو مبتلا ہیں
 امراض ہیں سو گسائیں ہمارے ستاں میں تو یایا میں ایسی دل کو تھرا اور خوشحال میں
 آئی میری ایک لڑکی حسین تر عورتوں کے پہلی ہوئی لباس شینی اچھی کا اور آئی تھے
 اوس سے خوشو عطر کے شریکین نگاہ طاہر ترین اوس سے علامتیں سوچ و فکر کے احوال
 یہ کہ مقید تھی دونوں یاؤں اوکی اور منہ ہی تھی دونوں ہاتھ اوکی جب دیکھا اوکی
 مجھ کو تو بہتر لائی دونوں انگلیں آنسو دلی اور پڑھے یہ اشعار:

اعداءاں تعل بدی	لعیر حرمة سبقت
تعل بدی الی عسی	وما حاس وما سرفت
وہیں حوامی کبد	احسن ہا قدا حرق
وحقك نامی ملی	یمینا نرتہ صدمت
فلر قطعہا قطعاً	وحقك عنك مارحہ

ترجمہ نیاہ چاہتی ہوں تجھی اس میں کہ باندھی جاوین ہاتھ میری بی گناہ کی کہ پہلی ہوا ہوا
 باندھی جاتی ہیں ہاتھ میری میری گردن سی حالانکہ نہ خیانت کی اور نہ چوری کی : اور میری
 پہلو میں جگر کہ میں پاتی ہوں اسکو کہ تحقیق سوختہ ہو گیا : اور قسم کہ پاتی ہوں تیری حق کے
 اسی آرزو میری : کیے قسم پوری سچی : کہ اگر ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالی تو اسکو قسم ہے تیری حق
 کے کہ تجھی نہیں پہرے لگا دل میرا : کہ حضرت سربانی جیکہ سنائی کلام اسکا تو کہا مینی
 داروغہ شفا خانہ سے کون ہے یہ کہہ اوسنی یہ ایک لونڈی ہے کہ فحل ہو گئی عقی
 اسکی سو قیہ کیا اسکو مالک نے شاید یہ اچھی ہو جاوے پس جب سنا اوسنی یہ کلام داروغہ کا
 تو بہنی لگیں دونوں انگبین اسکی ساتھ آئوونکی پر پڑھنا شروع کی اوسنی یہ اشعار

معشر الناس حاجت و لكن	انا سكرانة و قلبي صاحي
اغلثتم يدي ولم ات ذنبا	غير جهد في حبه و اقتضاي
انا مفتونة بحب حبيب	لست ابغي عن بابيه من برحاي
فصلاح الذي رعمتم فساد	وفساد الذي رعمتم صلاح
ما على من احب موالي الموالي	وارتضاة لنفسه من جناح

ترجمہ اسی لوگوں نے دیوانی ہوں میں لیکن میں مست ہوں اور دل میرا ہوشیار ہے : کہا باند
 تمہی میری ہاتھ حالانکہ کیا مینی گناہ سوا می سختی کے اسکی محبت میں اور سوائی میں : میں
 مفتون ہوں ساتھ محبت اس حبيب کے کہ نہیں چاہتی ہوں میں دروازہ اسکی سے ہٹنا
 پس اصلاح میری جو تم سوچی ہو تباہ ہے میری ہے اور تباہی میری جو سمجھی ہو اصلاح میری

ہے + ہمیں ہی اور اوس شخص کے کہ محبت رکھی مالکوں کے مالک کی اور حصار کزی او کو
 وسطی اپنی کس طرح کا گناہ۔ قرآن ہے حضرت سری فی کہ جس سنائی یہ کلام اوسکا وہاں
 خلق اور غم ہوا محجو اور طلی لگا دل سے اور وہی لگا سن سرت دیکھی اوسی اوسویری حالت
 نو بولی اسی سری سعطی یہ روناتیر او پر صفا او سکی کی ہے پس کیا حال ہے اگر بیجانی تو
 او کو بتی معرفت او سکی کا یہ مہوشی رہے او سیر الکساعت او جب ہوس میں آتی تو میری شہر

فاب مولی الوری حفا و مولی
 فاستجوع و دارک العن اھوائی
 و کف اصع من و دعص بالماء
 و النفس محسدي صاعظم الداء
 و الح می مصون فی سربانی
 و انت تعلم ما صمد احتسائی

الستی توب وصل طاب ملہ
 کاب تعلی اھواء مصرقة
 من عصب اوی شرب الملعصته
 قلنی حرمین علی ما فات من دلی
 و السوق فی حاطری می و فی کبدی
 اللک ملک قصد الداء معتد

ترجمہ یہناں توئی مجھ کو کڑی وصال کے کہ اچھا ہی بہنا او کا پس تو مولد خلق کا ہی سہی او مول
 سیر ہے تہیں بیچ دل سری کے خواہستیں جہاں پس جمع کر لیں جیسی کہ دیکھا تھا کو انکھوں
 سری خواہوں کو + جسکی خلق میں یہاں سائر الہ دوا کرتا ہے ساسہ مٹی یا بی کے پہانسی اسی
 کے کس کیا کری جو کوئی کہ بہنا او سکی خلق میں یا بی + دل میرا عکس ہے افات یرست لغزش
 میری کے اور ہوا بیان کا سری جسم میں بڑی ہمار ہی ہے : اور تھو سری دلیل ہے
 میری طرف سہی اور میری جگر میں ہے او محبت میری بدن میں محفوظ ہی میری شہید اپن

طرت تیری تیری ہی مدد سے قصد کیا مینی دروازہ سیر کا عذر کرتا ہوں میں اور تو جانتا ہے
 اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی اوسکو میری آنتوں فی پہنر کھا مینی اوس سے ای جا رہی ہو بیک ای تیری
 کھا مینی کیسی پہچانا تو نے مجھ کو کہانہ ہو بی میں جیسی پہچانا ہی اور نہ سست ہوئی ہوں جیسی خدمت
 کیے ہی مینی اور نہ معجز ہوئی ہوں جیسی وصل ہوا ہے مجھ کو اور اہل درجات پہچانتی ہیں ایک دوسر کو
 کھا مینی دریافت ہوا مجھ کو تیری بیان سے محبت کا سوکسو چاہتی تو بولی محبوب میرا وہ ہی کہ ظاہر ہوا
 ہمہ پر ساتھ نعمتوں اپنی کے آنکھش کیے ہی ہمہ پر ساتھ کمال عنایت اپنی کے پیروہ نزدیک ہی دنو کی
 قبول کر نیوالا ہے واسطی طلب حشاق کے سمیع و علیم اور بدیع حکیم ہے جو او کریم اور غفور و رحیم ہے
 پہر پوچھا مینی اوس سے کسی قید کیا ہے تجھ کو یہاں پر تو بولی ہی سری حاسدوں فی مدد گاری کے
 اور باندا اور پہچا یہاں پر پہر ایک لغزہ مارا اسقدر کہ جانا مینی مرگئی یہ اور بعد افاقہ کی تیری اشعار

قلبی اراہ الی الاحباب مرتاحا	سکران من راح حب الہوی مٹا
یا عین جودی بد مع خوف حیرم	فری مع اتی للخیبر مضاحا
ورب عین راہا اللہ باکیہ	بالخوف منہ نال الراج والرجا
للہ عبد جنی ذنباً فاخرنہ	خبات یبکی ویددی الدمع سفاحا
مستوحش خائف مستیقن خطن	کان فی قلبہ للنور مصباحا

ترجمہ دل اپنا دیکھتی ہوں طرف محبوب کی مشتاق اور ست شراب محبت سی کہ عشق کو اوسنی
 برلا کر دیا ہے : ای آنکھ سخاوت کرساتہ آنسوؤں کی خوف جدا پی سے کہ بہت سی آنسو کہ نکلتی
 ہیں واسطی خیر کے کچی ہوتی ہیں : اور بہت سی آنکھیں کہ دیکھا او کو اللہ تعالیٰ فی روتی ہوئی

ساتھ خدا کی تو وہ اللہ کے یہاں سی پہنچی ہیں رحمت اور راحت کو بہ اللہ ہی کا وہ زندہ ہی
 کہ کہا گناہ تو غمگین کیا اوس کو اوس گناہ فی یس رات بہر وقار اور جاری کئی اُسو کو کہتے
 ہی ہوئی وحشت مال اور خوفناک اور صاحب یقین ہی داگوا کیا کہ اوسکی دلین نور کا چراغ ہے
 حضرت سری و راتی ہیں یہ کہہا میںی داروغہ شہا حانہ سی کہ چوڑی تو رہا کر دیا اوسی اور
 کہہا میںی اوسی چلی با جہان یا ہی تو لولی اسی سری کہہا جاؤن میں اور کہاں ہی تجکو اوس سے مقام
 بانی اور دور ہوئی کا تحقیق محض قلبی میری فی تحار کر دیا ہی مجھ پر ہی بعض غلاموں کو سو اگر
 راضی ہو مالک میرا تو چلی جاؤن گی ورنہ صبر کروں گی اور تو اب طلب کروں گی کہہا میںی دل بہن
 وہ اللہ یہ تو عقل ہی مجھ ہی سو ہی حال میں کہ باتیں کر رہا تھا میں اوس سی آیا مالک و سکا اور
 پوچھا اوسی داروغہ سی کہاں ہی وہ چو کر ہی تحفہ نام کہا اوسی وہ اندر شہا حانہ کی ہی اور وہی
 یاس ہیں حضرت سری سقطی رضہ باتیں کر رہی اوس سے بس خوش ہوا وہ پہنکر اور اندر آیا اور سلام
 علیک اور حیا کی محک اور ہایت تعظیم کے میری تو کہہا میںی اوس سی اسی شخص یہ لوٹے
 منرا و تر ہے ساتھ تعظیم کے بہ نسبت میری کبابات بری اور گروہ معلوم ہوئی تجکو اسکی
 کہا اوسنی بہت باتیں ہیں کہ نہ کہاتی ہی نہ بیٹی ہی فی عقل و مدہوش ہی نہ خود سوتی ہے
 نہ ہم کو سونی دیتی ہی ہر وقت متفکر اور مرد دہشتی ہی گریہ و فریاد و آہ و زاری کہا کرتی ہے
 اور یہی پوچھی میری تھی کہ خریدتا تھا میںی اسکو تمام مال اپنا دیکر بیس ہزار روپیہ میں اور
 امید تھی تجکو کہ اسقدر حاصل کروں گا نفع اسکو بیچ کر سبب کمال فن اور حسن صنعت اسکی کہ
 تو پوچھا میںی اوس سی کیا پیشہ اور فن اسکا ہی کہا اوسنی یہ خوبگاتی ہی پوچھا میںی کہتے

ہوای اسکو یہ عارضہ کہا ایک سال سی کہامنی کسطح شروع ہوئی اسکو بیماری بولا لیکن
رباب کی گود میں تھا اور گارہی تھے یہ ان شعرون کو * * * *

ولا کذرت بعد الصفودا
فکف الدوا سئلوا هدا
توال ترکنتی فی الناس عبدا

وحققت لا نقضت الدهر عهدا
ملاعت جوا نخی والقلب وجد
فیا من لیس لی مولی سواہ

ترجمہ ہم ہی حق تیری کہ نہ توڑا مینی اپنی تمام عمر میں وعدہ اور مکر کیا مینی بعد صفائی کے
محبت کو بہر اتونی میری پہلو میں اور دل میں بقیارہی کو پس کسطح لذت پاؤں میں
یا تسلی ہو چکو یا نینداؤی چکو بہ پس ای محبوب کہ نہیں ہی واسطی میری مولا سوا او کی
کوئی دیکھتا ہوں میں تجھ کو کہ چھوڑا تو فی تجھ کو گوگون میں غلام بہ پہر ایک بار گئے توڑ ڈالا باب
کو اور اوٹھ کھڑی ہوئی اور رونی لگی اور پہنیک فی لگی اسباب کو تو متحم کیا اسکو ساتھ
محبت کسی انسان کے سو تحقیق کیے مینی اس امر کے لیکن نہ پایا کچھ نام و نشان اس بات
کا پہر پوچھا مینی اس سی کیا اسی طرح دلیں آئی ہے تیرے بات فی تعلق خارجی کے
تو جواب دیا اسنی چکو ساتھ زبان گویا اور دل سوختہ کے ساتھ ان شعرون کے

فکان وعظی علی لسانی
وحصنی اللہ واصطفانی
ملی اللہ دعا فی
فاوقع الحب بالامانی

خاطبتی الحق من جنانی
قریبی منہ بعد بعد
اجبت لما دعیت طوعا
وخفت مما جنیت قدما

ترجمہ خطبات کیا محکو حق سے میری باتیں سے لیں ہے وعظ بہر امیری ہی بیان میرے
 مصوب کیا محکو آیا بعد دوری کے اور خاص کیا محکو اپنا اللہ نے اور برگزیدہ کیا محکو قبول
 کیا میں جسکے لایا گیا میں خوشی سے لک کہ ہوا واسطی اوس چیز کے کہ لایا محکو اور خوف کہا
 میں اوس ہی کہ کیا یعنی گناہ ہمیشہ سے لیں واقع کیا محبت لئے آرہوں کو حضرت سر پہ
 فرماتی ہیں پر کہا میں اوسکی مولائے کہ قیمت اسکی میری ذمہ ہے اور غم کرو میں دوں گا
 تجکو مول اسکا بلکہ رائد اسکی قیمت سنی خودی ہی توئی تو گریہ و کا کی اوسنی اپنی فقر و تنی دینی
 اور بلا کہاں ہے تمہاری یاس مول اس چو کر ہی کا کہ آپ ایک مرد بزرگ تارک الدنیا حسین
 کہا میں اوس ہی مت کہہ را اور یہ جلدی کر اور نہ غمناک ہو حرا بی پرانی مال کے الستار اللہ
 تعالیٰ ہو گا تو اسی شفا خانہ میں کہ لی آتا ہو میں مال اسکی قیمت کا یہ نہ نکال میں وہاں سے
 گریاں حشیم عساک خاطر اور واقعہ ہما میری یاس قیمت سی ابکہ دم بھی پس نام شب تضرع
 وزارتی کرتا رہا میں اور دعا ملتا رہا بروردگار سے اور نہ آگاہ بند کی میںی اور کرتا تھا میں ہی
 رب میری تو خوب جانتا ہی حال غار و پوشیدہ میرا اور بیشک اعتماد کہا ہی میںی میری فضیل
 کرم پر اب مت رسوا کر محکو آگے اوسکی مولا کی سو اسی حال کی مستعول تھا میں دعا میں در بیان
 محراب کے ناگاہ ایک شخص نے کہہ کا یاد روازہ کہہ کا تو پوچھا میںی کون ہی دروازہ میری پر کہا اونی
 ایک دوست ہی دوستوں میں ہی کہہ کہ ہے یہاں کسی ایک کام کو حکم ملک و تاب کی سکون
 میںی دروازہ اپنا تو ناگاہ آیا یاس میری ایک شخص کہ ہمراہ اوسکی جا رہا تھا اور شمع روشن
 تھی پر کہا اسی اوستاد کہا دینی ہو تم محکو حکم اندر طینی کا کہا میںی چلو بس آؤ اور ایدر کہہ کہ

پوچھا مینی اوس سی کون ہو تم کہہ میں احمد بن منشی ہوں کہ دیا ہے مجھ کو بہت کچھ اوس
 کسینی کہ جب دیتا ہے وہ تو نہیں بخل و کمی کرتا عطا میں بہا میں آجکی رات سوتا ہوا کہ ناگاہ
 آواز آئی مجھ کو غیب سے کہ لی جا اس وقت پانچ برسے طرف سری سقطی کے اور خوش کر سبب
 اون کے دل اوسکا کہ خریدی وہ اولی مسماہ تحفہ کو بی شک ہمکو تحفہ پر کمال عنایت ہے
 فقط پس سجدہ شکر یہ کیا مینی اللہ تعالیٰ کا اسپر کہ خاص کیا مجھ کو اپنی نعمت اور کرم سی اور یہاں
 رہا میں متوقع صبح کا اور بعد آدای نماز صبح کے اوٹھا میں اور کرا مینی ہاتھ احمد کا اور لچا میں
 اوسکو طرٹ شفا خانہ کے پس ناگاہ دیکھا مینی اوسکی دار و خہ کو کہ دیکھتا تھا دھنی بائیں تظار
 میں پر جب دیکھا اوسنی مجھ کو کہا مرحبا ہو تمیر جاؤ اندر بیشک نزدیک اللہ تعالیٰ واسطی اس
 چھو کر می کے عنایت ہی کہ آواز دی مجھ کو رات ماتف فی ان شعرون سے

انہا منا ببال	لیس تخلو من نوال	قریت تم ترقیت	وعلت فی کل حال
---------------	------------------	---------------	----------------

ترجمہ تحقیق یہ تحفہ محبت ہماری سی بیچ ایک حالت عجیبہ کے ہی نہیں خالی جا وہ احسان
 ہماری سے نزدیک ہوئی پہر ترقی پائی اور مراتب اعلیٰ کو بھی ہر حال میں حضرت سری فراتی
 ہیں پر جب دیکھا مجھ کو تحفہ نے تو بہر آئین آکھ میں اوسکی ساتھ آسنوونکی اور پوئے
 مشہور کیا تو نے مجھ کو در میان مخلوق کے پہر پڑا اوسنی یہ شعر

قد تصدیرت الی ان	عیل فی حبک صبر ہے
------------------	-------------------

ترجمہ تحقیق صبر کیا مینی یہاں تک کہ مشکل ہو کیا بیچ محبت تیری کے صبر کرنا مجھ
 پس اسی حالین کہ بیٹھی ہوئی تھی ہم ناگاہ آیا مولیٰ اوسکا روتا ہوا غمگین دل متغیر

رنگ تو کہا میں اوس سے منت نہ تو تحقیق لائی ہیں ہم وہ روپیہ کہ تول دینی تھی تو فی اسکی
 قیمت میں مع پانچ ہزار روپیہ نفع کے تو اٹھا کر کہا اوسنی اور قسم کہا فی اللہ تعالیٰ کے تو کہا میں نفع
 لے دس ہزار روپیہ کا کہا اوسنی ہوسن قسم آگے کہا میں نفع لی ہزار قیمت کی تو کہا اگر دیکھا
 تو مجھ کو تمام دنیا تو ہی قبول نہ کرو گا نہیں یہ اب آزاد ہے خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ کہا میں کہا ہاں
 قصہ اس مہفت آزاد کر نکالو لا متنبہ کیا گناہین آج فکر کو اس امر میں اب گواہ کرتا ہوں تمکو کہ نکلا
 میں اپنی تمام مال و اسباب سے درخالیکہ مہانگی والا ہوں طرف اللہ تعالیٰ کے اسی اللہ ہو تو وہ
 مہربانی وسعت میں کفیل اور رزق میں جہل بس اس وقت بہر کے دیکھا میں طرف اس مہربانی
 کے سو بایا و سکورو تا ہوا پوچھا میں اوس سے کس چیز نے رولایا مجھ کو بولا تاثیر و ردگار
 مترہن راضی ہوا مجھے اس امر میں کہ پورا ہو مجھے اب گواہ کرتا ہوں تمکو کہ تصدیق کر دیا
 میں تمام مال اپنا و سطحی حصول رضامندی پروردگار عالم کے کہا میں کہا بڑی برکت ہے
 محقق کے سب پریرا و ٹپی تحفہ اور اوتار ڈالا تمام لباس عمدہ انا اور اوڑھتی ایک کپڑی
 اور خلی روتی ہوئی کہا میں اوس سے کیا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے پس کہا سب سے روٹی کا
 مقام حوتی میں تو پڑتی اوس سے یہہ اشعار

ہربت منہ البہ	نکت منہ علیہ
و حقہ صی موی لے	لا زالت باہن مدبہ
حتی امال واجطی	ہما رحوہ لدیہ
پرتیمہ ہانگی میں اوس سے طرف اوس کی روٹی میں اوس سے اوس پر اور قسم	

حق اوسکی کے وہ مالک میرا ہے ہمیشہ رہتی ہوں میں رو برواوسکی تاکہ مقصود مند
 ہوؤں میں اور خطا و غلطیوں میں ساتھ اوس چیز کے کہ امید کے مینی نزدیک اوسکی
 پہر ہنگامی دروازہ بیمارستان میں جبکہ آئی ہمراہ پر توڑ ہونڈا اوسکو پس نہ پایا پتا
 اوسکا اور گیا ابن مثنیٰ راہ میں مکہ کے کہ ہمراہ ہوا تھا وہ بھی ہماری اور پہنچا میں اور
 مالک اوسکا مکہ میں ہو درمیان اوس مالکی کہ ہم طواف کر رہی تھی سنائی آواز دردناک حکم
 خستہ سی کہ پڑھتا ہے ان اشعار کو

تطاول سمہ فدواہ
 فاروا المہمین اذ سقاہ
 فلیس یزید محب یاسق
 یہیم حجبہ حتی یراہ

محب اللہ فی الدنیا سقیم
 سقاہ من محبتہ نکاس
 فہام حجبہ و سما الیہ
 کذا لمن الدعی شوقا الیہ

ترجمہ دوست اللہ کا دنیا میں بیمار ہوتا ہے بڑھتا ہی زہرا اوسکا تو دو اوسکی ہماری
 اوسکی کے ہی پلا یا اوسکو محبت اپنی سے ایک پیالہ پسیرا کیا اوسکو پروردگار نے
 جسوقت کہ پلا یا اوسکو پس متحیر ہوا اوسکی محبت میں اور قصد کیا طرف اوسکی پس
 نہیں چاہتا محبوب سوا اوسکی اس طرح سی جو کوئی کہ دعویٰ کرتا ہے اشتیاق کا
 طرف اوسکی حیران و پریشان ہوتا اوسکی محبت میں تاکہ دیدار دیکھی اوسکا
 پہر بڑیا میں اوس آواز پر متوجہ دیکھا اوسکی مشکم نے محکو کہا اسی سری کہا
 مینی لبیک کوں ہے تو رحمت کر ہی تجھ پر اللہ تعالیٰ کہ نہیں پہچانا مینی تجکو تو بولا لا الہ

الا اللہ کیا واقع ہوئی بیٹوں بعد ملاقات اور بیجاں کے مین وہی تحفہ ہوں پس ہو گئی
 تھی وہ ضعیف و لاغر مانند خیال کے پوچھا میں اسی تحفہ کس نے تیا یا کھو طریق طرف حق کے
 بعد صاف ہوئی کے تیری خلق سے تو بولی مالو سب کا کھکھو اوسنی ساتھ قرب ایسی کے اور وحشی
 کر دیا کھکھو انہی غیر کے طرفی کہا میں اوس سی وفات کی راہ من ابن مشنی نے جو آتا تھا اللہ
 واسطی تیری رہائی کے بولی رحمت مرا سے اوس پروردگار بیک حساب کی ہیں اوس
 مسری مولا اور مالک فی سرگنوں اور عروں ہی وہ حزن من کہ کسی اکہ فی دیکھا کسی
 کاں فی سما مثل اولی اور وہ یڑوسی میرے حست میں ہر کھا میں آتا ہے مولا سہ
 میری ساتھ حسنی آرا دیکھا ہی کھکھو اوسنی دعا کی حق میں کچھ دنی ریاں سی پس گذرا
 مگر یہ فلس کہ دیکھا میں اوس کھکھو کو مراد کعبہ کے مری ہو ہی بہر حب دیکھا اوسکو حال
 وفات میں اوس مالک معصومے توہ روک سکا اپنی آب کو اور گر پڑا اوسکی مومنہ بہر حب
 سے پس بڑا اسی اوسکو واسطی اور ثانی کے تو ماگاہ پورا کر گیا نہ مطلب اپنا اور سفر
 کر گیا تھا ہمراہ اوسکی طرف دارالحماں کے پس تجہیز و تکفین کے طبیی اورچ و لو کے
 رحمت کری اور اللہ تعالیٰ اور مستغفر کری ہم کو انکی برکات سے امن حکایت
 مقبول ہے ابو ہاشم رحمہما او ہونچا ماجا نا یعنی نصرہ کا تو آبا میں واسطی کراہ کر فی
 کشتہ کی دیکھا میں اوس کشتی میں بیٹھی ہو ہی ابک شخص کو ساتھ ایک لوٹھی کی اور کہا
 اوسنی محسی بہنن ہمین گمہ اور گھالتس واسطی تیری پس سوال کیا یعنی واسطی لی غنی
 کے اوس حاکمہ تو قبول کر لیا اوسنی اور بیٹا کھکھو کشتی پر بہر حب کہو لی کشتی

اور چلی ہم تو طلب کیا اوس شخص نے کہا اپنی صبح کا اور رکھا گیا خوان رو برو اسکی تو بولا
 بلاؤ اوس مسکین کو تاکہ اوس کی کہانا ساتھ ہماری پس آیا میں بخت مسکین ہونی کے
 اور کہا یا اوسکی ساتھ پہر بعد فراغت طعام کے کہا اوسنی امی جاریہ لا شراب اپنی پہر
 شراب پی اوسنی اور حکم کیا اوسکو میری بھی پانی کا تو کہا میںی رحم کری تم پر اللہ تعالیٰ
 بیشک وسطی مہمان کے حق سے خاطر داری کا تو معاف کرنا مجھ کو میںی سے پہر حبس دست
 ہوا اپنی شراب سی تو بولا اسی لڑکی لاسو دینا اور گوجر چہرہ یاد ہو چکو سواوٹھایا اوسنی
 سرود اور گانا شروع کیا ساتھ ان اشعار کے

یزول علی المحلات عن رای او
 و خلیتہ لما اراد بنا عدہ
 فلم یصحبنا بعد ذلک سعدا
 یکن احافی المحض فی الشائد

وکما لغضنی بانہ لیس واحد
 تبدل بی خلقا فخاللت غیریہ
 فلان کفی لم تودنی اُبنتہا
 الا قبیح الرحمن کل محاذق

ترجمہ اور تھی ہم دو تو مثل شاخون درخت بان کے کہ نہیں جدا ہوتا تھا ایک ہمارا کیسے
 نالت میں سامی دوسری کیسے سی + بل گیا جیسی دوستی میں تو دوستی کر ہی مینی کیسے
 اور سے اور چھوڑ دیا مینی اوسکو جبوقت ارادہ کیا جیسی ووری کر گیا پس اگر ہتھیل
 میری نہ چاہے مجھ کو جدا کر ڈالوں اوسکو پہر ساتھ نہ لین اوسکو بعد اسکی باہن میرے
 + خردار ہو خراب کرے خدای تعالیٰ پر فریبی کو کہ بنی بہائی آرام میں تہ تکلیف میں
 پس ملتفت ہوا وہ شخص میری طرف اور بولا کیا جانتا ہے تو کوئی کلام محمد مثل اسکی

کہا یعنی ہاں جاتا ہوں من بہت بہتر اس سے یسیرا منی ادا الشمس کورد واد الحم
انکدرت واذ الجبال شترت واذ العتار عطلت یعنی جسوقت آفتاب لیٹا جاوے
اور ستارے تاریک ہو جاوے اور پہاڑ اور چاوس اور اونٹنین دودھ کی بجائے چھوڑ دی جاوے
تو رونا شروع کیا اوس شیعہ نے یہ خیال کیا من اس کلام الہی تک کہ واذ الصخف
منشترت اور جسوقت کہ اعمال نامہ لوگوں کے طرف اور اسی حاد من تو لولا جاتا تو اسی لودنی
کراہ تو حرہ اور آرا دہے لوجہ اشد اور پہنک دی جو کچھ پاس تھی شراب سی دریا میں
اور توڑ ڈالا وہ باجا پھرایا اور گلی بلا محسوس اور لولا اسی ہائی گیا دیکھتا ہے تو کہ پروردگار
قسول کر گیا تو بہ میری کہانی عتیق اللہ تعالیٰ دوست کرنا ہے تو نہ کرنیوالی کو اور
پسند کرتا ہے شہرانی اور یا کی کرنے والوں کو اور ہائی بنا سنے او سکوراہ خدا میں
پہلے ہم سہی ہم دو دو حالیں برس بک یہاں تک کہ وفات کی اوسنی تو دیکھا منی او کو
حواہ من یس بوجہ اوس سے کہاں رکھا گیا تو کو اوسنی ٹہرایا گائیں درمیان
حت الماومی کے کہانی بسکس مات کی بولا سست پڑھنی تیری کی زویر و میری
یہ آیت شریعہ واذ الصخف منشرت اور کیا خوب کہا گیا ہے اس باب میں

مادری التوبة المخلص	والموت ویمیک لم عد حالك ذل
فاما المرفق الديبا علی حطر	ان لم یکن مقتا فی الیوم مات غدا

ترجمہ ستانی کہ طرف توبہ قائل کے کوشش کر کے اوس حال میں کہ موت فی اسی غاہ خراب
نہیں کیا طرف تیری ہاتھ ایسا پکس تحقیق ہر مرد و بیامین او بر حوف کی ہی اگر نہ مرا آج

توکل کو مرگیا حکایت منقول ہے اسماعیل بن عبداللہ خزاعی رحمہ اللہ نے کہا اوہوں نے
ایک شخص قبیلہ مالکہ کا بصرہ سے الیم حکومت برآمد میں واسطی اپنی کاموں کی بہرہ فراغ
ہوا وہیں سے تو لوہا طرف بصرہ کی اور ہمراہ تھی اسکی ایک غلام اور ایک لونڈی اسکی بہرہ
سوار ہوئی دجلہ میں کشتی پر اوچلی وہ تو ناگاہ دیکھا اسنی کنارہ دجلہ پر ایک مرد بینہ ہوی جبہ
صوف کا اور تھا اسکی ہاتھ میں ایک عصا اور توشہ دان سو آواز دیا اسنی ملاح کو کہ سوار
کرنے چکو یہی اور لے مزدوری اپنی کرایہ سے پس دیکھا اسکی طرف اس مہلبی نے تو رحم
کیا اسپر اوکھا ملاح سے قریب بچل اسکی کشتی اور بڑھالی اسکو کسی جگہ میں تو سوار کر لیا اسکو
بہرہ پر دن چڑھا تو کہا گیا اگے اس مہلبی کے کہا تا تو کہا اسنی ملاح سی کہ کہو اس
جوان سے آوی اور کہا وی ہماری ساتھ تو انکار کیا اسنی وہاں جا کر کہانیکا سوکر طلب
کیا اسنی یہاں تک کہ آیا وہ اور کہا یا سنی ملکر بہر بعد فراغت جانا چاہا اس جوان نے
تو روکا اسکو مہلبی نے بہر منگوئی شراب اور خود پیا ایک پیالہ اور ایک پیالہ اس چوہی
نے ہمیشہ کیا پیالہ اس جوان کے تو انکار کیا اسنی اپنی سے تو پی لیا اسکو یہ
اس چوہی نے بہر کہا مہلبی نے لا جو کچہ ہو تیری پاس خوشی سے تو نکالا اسنی
سر و غلاف سی اور تیار کیا اسنی ملا کر بہر گانی لگی بہر لویے اس جوان سے کیا توہی
کچہ جانتا ہے مثل اسکی کوئی چیز عمدہ کہا اسنی میں خوب جانتا ہوں اس چیز کو جو بہتر
اس سے بہر شروع کیا پڑھنا قرآن شریف کا اسطرح ہیشم اللہ العزیز الرحیم
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلَا تَظْلُمُونَ فَتًى بَدَلًا

ایتنا کہ نوید تراکم الموت ولو کہتم فی روح مستبدۃ یعنی تو کہہ دی فائدہ
 لیا دماغ تھوڑا ہے اور آخرۃ نہ واسطی او کی ہے حق تعالیٰ کری اور نہ ظلم ہوگا تسبیح
 برابر ایک نار کے حوان تم ہوگی ابھی گئے تمکو موت اگر چہ تم ہو قلعون محکم من اور تہا وہ
 حوان خوش آواز اس سینک دیا اس شخص نے پیالہ ہاتھ سے دریا میں اور بولا گویا
 دیتا ہوں میں کہ یہ کلام بہرے اوں سے جو سنا یعنی کیا ہی یاس سیری اور ہی کہا
 ماں ہیر پڑا و فل الحی من رتکم من شاء فلیق من ومن شاء فلیکفر
 انا عند مال اللطالما نار الحابہم سراحھا و ان سعتو یعاتوا
 مماء کالمہل لتوی الوحۃ بش الشرا و ساعف مرتققا
 یعنی تو کہہ یہ حق ہے مہاری رب کی طرف سے یہ جو چاہے ایمان لاوی اور جو چاہے
 کفر کرے تحقیق یہی تیار کر رکھی ہے واسطی مدکار و کی اگل کہ گہر لیا ہے او کو او کی
 بزدون نے اور اگر یابی مانگیں گے تو دینی جاویں گے یا فی گرم مانند ماسہ بگلائی ہو
 کے کہ ہوں ڈالی گا موہون کو بہت سری مینی کے خیر ہے وہ اور وہ بری نفع کے
 حیرت پس جم گیا او کی دلس خوب اور ڈال دیا صراحی کو مع شراب دریا میں اور توڑا
 سرود کو اور کہا اسی جوان کیا ہے امید حوستی اور بچاؤ کے کہا او سی کیوں بھین
 اور پڑے یہ آہ شریفہ فل یا عباد الہ الدین اسرعو علی انفسہم لا تقطوا
 من رحم اللہ ان اللہ بعصر الذنوب حمیعا انہ هو الغفور
 الرحیم ط یعنی تو کہہ اسی بد و جہوں نے زیادتی کے انبی جانوں پر ساتھ کرنے لگا ہوں

کے نام اسید نہون رحمت اللہ علیہ مقرر اللہ تعالیٰ تختہ ہے گناہوں کو تمام گناہوں کو
 بیشک وہ گناہ کا بخشنی والا رحم کرنے والا ہے پس لغو مارا اوستی زور سے اور گرٹا پیشوں
 ہو کر تو دوسری اوستی طرف لوگ اوستی کو تو پایا اوستی کو کہ سفر کر چکا ہے دنیا سے اوستی
 وہ امیر مشہور ہوا لائی گئی لاش اوستی طرف اوستی مکان کے اور جمع ہوئی لوگ اوستی
 جنازہ میں پس ہنیں دیکھا کوئی جنازہ کہ لوگ اوستی بہت ہون اوستی جنازی ہی رحمت
 کری اوستی پروردگار اور حال اوستی لونڈی مغنیہ کا یہ ہو کہ بعد وفات اوستی شخص
 پہنا اوستی ایک کل اوپر لباس صوف کی اور دوسری کھنی شروع کئی ہر روز اور نماز
 پڑھنی لگے تمام رات اور اس طرح گزری اوستی چالیس دن پہرا اوستی یہ آئے شریف
 ایک رات وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیق من ومن شاء فلیکفر
 انا اعتدنا للظالمین فادرا احاطہ ہم سرادقہا وان یستغیشوا
 یغاثو بماء کالمهل یشوی النجوة بلش الشراب وسات مرتفقاً
 سو بعد صبح کی پایا اوستی لوگوں نے متوفی رحمت کری اوستی پروردگار حکایت
 مروی ہے کسی اہل اللہ سے کہا اوستی نے تمہی ہم کہ جاتی تھی کناری ایلہ کے چاند فی رات
 میں پس پہنچے ہم قریب محل ایک شہر سپاہ کی کہ اندر اوستی ایک لونڈی سرود بجا رہی تھی
 اور بیٹھا ہوا تھا کناری اوستی مکان کے ایک فقیر ہنسی ہوئی دو خرقے سوسنا اوستی
 فقیر نے گانا اوستی لونڈی کا کہ کہتی ہی ان شعر کو

کل فہم تکتوت عید اعلیٰ اعلیٰ

ترجمہ اشکی راہ تحت مری طرف سی دہلی تری خراج کی جاتی ہے پیر ورتورنگ بدنامی
 سوانی کی شکوہ ہوتے ہیں لغو دار فقرے اور یکا کر کہا دو ہر ایک کو ای حار قسیم ہے
 شکوہ تیری بولای کس حقیقتی کے بس ہی حال ہے میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے تود کہنا مالک لونی
 لے اوس فقیر کے طرف اور حکم کیا لوڈی کو کہ موقوف کر جائیاد اور چا پاس فقیر کے کہ شک
 سہ کوئی صوفی ہے بس شروع کیا لوڈی کی کہنا اون شعور کا بار بار اور فقیر کہتا تھا ہی
 حال میرا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور لوڈی کی کر کرتی تھی اوہن شعرون کی یہاں کہ
 کہ ایک صبح ماری فقیر نے اور گڑا پھونش ہو کر تو ہلا باہمنی او کو وسطی اوٹھالی کے
 تو یا نا او کو مڑوہ راضی او سے یروز دگا رسد کہا او س صاحب کمر نے اس حال کو
 تو لی گلاش او کی اندر محل کے سو نگین ہوئی ہم وسطی فقیر کے اور کہا تھی یہ اچھی طرح
 تجھیز و تکلیف کر گیا اس کی پیر جڑا مالک او س مکان کا او پر کوٹھی کے اور توڑی سب
 وہ خیر کہ نہی و ماں لگی او کی تو کہا ہمیں نہن بعد کام کے مگر حیرت کہ پیر گئی ہم شہر
 ایہ میں اور مطلع کیا اس حال سے لوگوں کو بہرہ دوسری دن فجر کو آئی ہم لوٹ کر او س
 محل کے طرف تود کہنا لوگوں کو آتی ہوئی و ماں ہر طرف سی دہلی جنازہ کی گویا کہ کارا
 کہا ہے بصرہ میں یہاں تک کہ آئی قاضی اور شہزادہ سب اور وہ سہری جاتا تھا
 پیچھی جنازہ کے رشتہ سہرو پیاہان کہا کہ نہ فون ہوا وہ نہر حبٹ لوٹا جانا لوگوں نے
 تو کہا او سہل لشکر سی فی قاضی سے لگی گواہوں کے ساتھ یہو تم اس میں کی کہ نہ لوٹ

میری آزادی واسطی اللہ تعالیٰ کے اور کل مال اور زمین میری فی سبیل اللہ ہی اور میرے
 صندوق میں چار ہزار شرفین ہین فی سبیل اللہ کیا یعنی اونکو بھی پہر اوقاری کیڑی اپنی
 بدن کی اور بینک دی اور ماہ او سپر فقط پانچ ماہ بہر دین او کو لوگوں فی دو چادرین تو تہند
 باندھا او سنی ایک کا اور اوڑھا دو سری کو پس تھا کہ یہ لوگوں کا او کی حال بڑیاہ تراوی کی یعنی
 سے او س میت پر او رکھا ہی بعضون نے دیکھا مینی بیچ تیرہ بی اسرائیل کے ایک شخص کہ لاغریا
 تھا او کو عبادت فی یہاں تک کہ ہو گیا تھا مثل مشکیزہ پرانی کے پوچھا مینی او س سی کس
 چیز نے پہنچا دیا ہے تجکو طرف اس حالت کی تو دیکھا او سنی مجکو تعجب سی بسبب میری سوال کے
 اور بولا کیا ہے تعجب یہ ضعف ولاغری میری بسبب اوٹھا فی پوجہ اور خوف نارو حیا
 کے ہے ملک جبار سی اور کیا خوب کہی ہین بعضون نے اسے اس باب میں یہ شعائر

لما ذکر عذاب النار اعجبني	لما کو عن اھلي واوطائي
وصرف في القفر ارجى الوخن منصرفا	لما قراني على وحدي واخراي
وذا قبل مثلي بعد حراقة	فما عصى الله عبد مثل عصياني
نادوا علي وشاؤوا في محاسنكم	هذه المسئى وهذا المحرم الجاني
فما ادرى بيت ولا قصر من لي	ولا غسنت حماء الدمع احقاني

ترجمہ ہر گاہ کہ سنائی ذکر عذاب و فزع کا او باٹ دیا دل میرا اس نصیحت نے اہل اور وطن
 سے اور ہو گیا میں جنگل میں حیر و اسہ و خشیون کا تنہا جیسا کہ تو دیکھتا ہے مجکو اور میرا
 اور جنون میری کہے اور میرے تھوڑے اسے و اسے جسے بعضون کے لحد بیک ہوئی کے پوس

ہمیں نصیحت کی اللہ کی کئی سند فی مثل معصیت کرتے تری کی پناہ دی کرو مجھ پر
 اور کو اپنی مخلصوں میں کہ بہ بیکار ہے اور یہ محرم گنہگار ہے یہی کہ نہ مازما میں اور
 قصور کیا مٹی گناہ کرنے میں اور نہ دھوا یعنی ساتھ اسودن کی اپنی یلگون کو چھکایت
 منقول ہے عبد اللہ بن اصف سی کہا اوہوں نے کلا میں منصر سے مارادہ خالی موضع
 ریلہ کے وسطی رات شیخ رودباری ریلہ کی پس دیکھا محکو علی بن یونس مصری نے
 تو کہا مجھی کیا رہی کروں میں تری کہا مٹی مان کہا پہلے حاطف موضع صور کے
 کہ اوہیں ایک شیخ اور ایک جوان ہے کہ اکٹھا ہوئی ہن بیتہ دونو حال مراقبہ پر سو اگر
 ایک نظر نہی دیکھی گا تو اون دونوں کو تو کاٹی ہوگی تجھی وہ نظر تمام عمر کو عبد اللہ ہی
 پہر گیا میں اوکی پاس درجالبکہ میں بہو کا یا ساتا اور نہ تھا میری سر کو کی کٹر احوں چاؤ
 محکو دھوب سی پس پایا مٹی اون دونو کو فسدہ رو بیٹھی ہوئی سلام علیک کی مٹی اونسی
 اور باتیں کہن اونسی لکھ نہ حواب دیا کچھ اون فی مبرا تو کہا مٹی قسم دیا ہوں میں تمکو
 اللہ تعالیٰ کے یہ کہ کلام کرو تم مجھی تو اوٹھایا شیخ فی سراپا اور کہا ای اس اخف کبا کم ہے
 مشغولی نیری یہاں تک کہ فاتح ہوا تو وسطی آنی کے ہماری طرف بہرہ کالیا سراپا
 پس کٹر رامین رو برو اوکی یہاں تک کہ نماز پڑھی مٹی طہر و عصر کے تو جاتی رہی ہوگ
 وپا پس میری پہر کہا مٹی جوان سی کہ نصیحت کر محکو کوئی چیز کہ نفع پاؤں میں بتی کہا
 اونسی ہم اہل مصائب ہیں نہیں وسطی ہماری رباں و غلط و نصیحت کی پس رامین
 اوکی پاس تین دن رات تک کہ نہ کہا یا مٹی اون میں اور نہ یا کسی چیز کو بہرہ ہوئی

شام تیر ہی دن کی تو کہا مینی دل میں ضرور ہی مجھ کو پوچھنا کسی وصیت کا النی تاکہ نفع حاصل
 کروں اوس ہی تمام عمر پس وقت ہوا وہ جوان میری اس خطرہ پر اور کھلا لازم پکڑ
 محبت اوس شخص کی جو یاد دلاؤنی تھجو اللہ تعالیٰ کے اپنی نگاہ سی اور وعظ گری تھجو
 ساتھ زبان فعل اپنی کہ نہ ساتھ زبان قول اپنی کے پر ذرا موڑا میں پیچی کو واسطی کے
 کام کے اور جو دیکھا لوٹ کر تونہ پایا او نہیں کہ غائب ہو گئی تھی راضی ہوا ون سی پروردگار
 اور منتفع گری ہکوا ون کی برکات سی اور کھا زبان حال سنی یہ شعر

شد والمطایا قبیل الصبح وار تحلو
 وخالفونی علی الاطلاق البکھا

ترجمہ کسو سوار یون کو پہلی صبح کے اور کوچ کرو اور چھوڑ جاؤ مجھ کو اور پٹلیون کی درخالیہ رقابون
 میں او کو حاکم کا پست منتقل ہی حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رنسی فرمایا او نہون نے
 دیکھا مینی ایکا بابلیس کو لغو ذبا اللہ منہ خواب میں درخالیہ وہ برہنہ تن تھا تو کہا مینی اوس سے
 کیا نہیں شرماتا تو لوگوں سی کہا اوسنی اسی جنید کیا یہ لوگ تیری نزدیک آدمی ہیں کھا
 مینی مان تو کہا یہ اگر آدمی ہوتی تونہ لہو و لب کرتا ہیں انکی ساتھ ہنڈ کیل و دل لگے کی ٹرکونکی
 ساتھ گیند کی لیکن جو آدمی ہیں وہ غیر ان لوگوں کی ہیں پوچھا مینی وہ کون ہیں کہا وہ
 ایک جماعت ہی مشغول بیاد حق مسی شونیر یہ میں کہ پگھلا دیا سے او نہون فی تن برن
 میرا اور جلا دیا ہے دل و جگر میری کو حب قصہ کرتا ہوں میں اون کی طرف جانکا واسطی
 خطرہ والنی کی تو اشارہ کرتی ہیں وہ طرف اللہ تعالیٰ کی سو قریب ہوتا ہے کہ
 جل جاؤن میں پس بہاگ آتا ہوں میں اس خوف سی حضرت جنید فرماتی ہیں پھر

پہر جب بیدار ہوا میں خواب سی تو گیا میں مسجد میں تو ناگاہ دیکھی میں دین تین آدمے
 کہ ڈالی ہوئی ہیں سر اسی اندر اپنی گودڑیوں کی یعنی مستغول ہیں مراقبہ ساتھ اللہ تعالیٰ کے
 متوجہ آہٹ یا نی اوہوں نے مری تو نکالا ایک بی اوہ میں سہی باہر گودڑی سے اور
 کہا محسی ای ابو القاسم یہ دہو کے من ڈالی تجکومات اسس یرلمس کے لعب کری اوہر
 اللہ تعالیٰ یہر ڈالہ باہر ابا گودڑی من مراقبہ کو راضی ہوا ورنہ بیوردگار اور منفع کرنے
 ہم کو او کی رکات سی حکایت **مست** مستقول ہے اس جس جس درم سی کہا مٹھا
 ہوا تھا میں ایکار سی شونیر یہ میں متناظر تھی مار حمارہ کی اور اہل اعداد ہر فرقہ جدا جدا
 تھی منظر حمارہ کے تو دیکھا میں ایک فسر کو کہ ظاہر تھی او ستر انا لکس حج کی اور ناگتا ہر ماہا لوگوں
 تو کہا میں دلہن کہ اگر کرنا یہ کوئی ایسا کام کہ بچا ناسب او کی ایسی آپ کو سوال سے نہ بہر تھا بہر
 جب بعد و احب لوٹ آبا میں اپنی گھر کو اور تھا مقرر کچھ ورد میرا تب کو گرہ و نماز وغیرہ سے
 تو ہماری اور گران ہوا وہ سب مجھ سے آداس یس جاگتا رہا میں اور شمار نا یہر توڑی دہیں
 غالب ہوئی مجھ پر عید اور سورہ میں تو دیکھا میں خواب میں کہ لامی ہیں او س فقیر کو لوگ
 ایک بڑی جوان میں اور کہا میں محسی اوہوں نے کہ کہا گوشت اسکا کہ بھسی عیت کی تھی
 تو نے سکی اور کہو لاگبا محسی حال نقل فی العداوت کا تو کہا میں بہن عیت کی پی سکی ملکہ ہی
 سہی میں ایک مات اپنی دل میں تو کہا گیا مجھ کو کہ نہیں تو اوں لوگوں میں سی کہ راضی ہوں
 ہم تجھی مثل ایسی مات کی اب با اور معاف کر اوہی بہر صبح کو جلا میں اور ڈھونڈتا تھا او سکھو
 ہر طرف یہاں تک کہ دیکھا میں او سکھو ایک مقام میں کہ جیتا تھا تپتی پڑتی ہوئی پانی میں

کہ گرنی تھی دہونی سے ساگ بہاجی کی ترہ فروشن سے سو سلام علیک کی مینی اوس سے
 تو بولا پھر لوٹی گا ایسی کام کھیرف ای ابو القاسم کہا مینی نہیں تو کہا مغفرت کری اللہ تعالیٰ
 وسطی تیری اور ہماری راضی ہوا و مینی پروردگار اور غرض کری ہمو و مینی حکایت
 مقتول ہے حضرت ابراہیم خواص رحمہ سی کہا و مینی نے تمامین ایک بار کوہ لگام میں سو و مینی
 مینی و مان جہاڑی میں انار پس چاہا اذ کو دل میرا تو قریب گیا میں اونکی اور تو لیا و مینی
 سے ایک پر جب چیرا او کو تو پایا او کو ترشش سو چلا میں او کو چھوڑ کر پس دیکھا مینی تھوڑے
 دور جا کر ایک شخص بیٹھا ہوا راہ میں کہ بہنک رہی تھیں او سپر بہن کہ مینی اسلام علیک
 تو جواب دیا اوسنی و علیک اسلام ای ابراہیم پوچھا مینی کیسی پہچان لیا تھنی مجھ کو کہا اوسنی
 حبشی پہچانا اللہ تعالیٰ کو تو نہیں پوشیدہ رقتی او سپر کوئی چیز تب کہا مینی اوس سے کہ دیکھتا
 ہوں میں و وسطی تیری ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایک حال خاص تو اگر سوال کرتا اوس سے
 یہ کہ نگاہ رکھی اور بچاوی بجوان زنبورون سے تو بہتر سے کہا اوسنی میں بھی دیکھتا ہوں
 و وسطی تیری ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایک حال خاص پس اگر سوال کرتا تو اوس سے یہ کہ محفوظ کرتا
 اور بچاتا تجھ کو خواہش انار سی تو بہتر تھا اسو وسطی کہ کاٹنا خواہش انار کا پانا ہی انسان
 درد او سکا آخرت میں اور کاٹنا زنبورون کا پانا ہے درد اسکا آدمی دنیا میں حضرت
 ابراہیم کہتی ہیں پر چھوڑا مینی او کو اوسنی حال میں اور چلا گیا میں او کیا خوب کہا ہے
 کیسے فی اسی باب میں

ترجمہ ہون ہوان کا یعنی خوار می کا ہوا سی یعنی مستحق سے خرا یا گیا ہے یعنی پوشیدہ
 کیا گیا ہی پس قیدی ہر ہوا کا یعنی عشق کا قیدی ہوان کا ہی یعنی خود کا کہتا ہوں میں ہی
 اس قول عارف کی کہ جو بچا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو ہمیں محض ارہتی اوسیر کوئی چیز یہ صحن کہ جو خیر
 تو نہ کرنی اوسکی طرف یا قصد کری وہ اوسکا یا متعلق ہو دل اوسکا ساتھ اوسکی نو وہ حسرت
 چھپی بہن ہستی یا یون کہا دنی کہ مطلع کر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ اوس چیر پر اور متل
 اوسکی اور توجیہ کیجا وی تخصص لفظ عام سی جو واقع ہوا ہے کلام مصیح مں اوسو اسطی کہ ہنس
 ممکن جبل اوس لفظ کا معنی مام برتاہ لارم اوی ظم عجب کا واسطی غیر اللہ تعالیٰ کے کہ حاصل اوی
 علام العیوب کا ہی اور کہا ہی عروای متلج کی حواہل تحقیق سی ہن راصی ہوا وں ہی پروردگار
 کہ قارہ ہے یہ کہ بچا نے عارف باللہ استیا کو ملاحالہ مں حث تفصل تاکہ فرقہ
 اوسکی اور اللہ تعالیٰ کے علم مین نقصان اور کمال اور تمام اور غیر تمام کا حکایت
 مقول ہے انہیں ارہیم حواص رضی سے کہا اوسوں نے تھا مین بعد اویں اور
 شہی وان ایک شاعر فقر کے پس سانی سی آبا ایک خوان طرف الطبع جو سب واد
 منقول الخلق حس الوجہ تو کہا مینی اوس سی دیکھ کر بارون سی کہ میری دلس البہاوم
 ہوتا ہے کہ یہ شخص ہو دی ہے تو مکروہ جانا اون یاروں فی قول ہر پر بار گیا مں اور
 چلا گیا وہ خوان ہی پر دوبارہ آواہ لوٹ کر اونکی طرف اور پوجا اون سی کہا کہا
 تھا میری حق میں فلا ہے سچ فی پس تعظیم و تکریم کے اوسکی فقیروں فی لیکن الحاج و زار
 کے اون ہی اوسنی تو کہا اونوں کی کھا تھا سچ نے کہ تو یہودی ہے کیا ہے

حضرت ابراہیم نے پہر آیا وہ میری پاس اور پکڑ لیا اوسنی ہاتھ میرا اور مسلمان
 ہوا تو پوچھا کیا اوس سی سب اسکا کما اوسنی دیکھا ہے مہنی اپنی کتابوں میں کہ جس
 شخص کو حاصل ہو مرتبہ صدیقیت کا سو نہیں خطا کرتیے فراست اوس صدیق کے
 تو کہتا مہنی اپنی دلیں کہ امتحان کرونگا میں مسلمانوں کا پس سوچا مہنی کہ کس جماعت
 اسلام میں جاؤں میں امتحان کو کہا نجسی میری دل نے کہ اگر ہی اونہیں کوئی شخص صدیق
 تو البتہ ہوگا وہ اس گروہ فقرا میں اور ملی گا اونہیں کہ یہ لوگ قاتل ہیں ساتھ ترک
 ماسوی اہل تعالیٰ کے پہر جب مطلع ہوا یہ شیخ مجہد اور بقراست معلوم کر لیا مجھ کو تو جانا مہنی
 کہ یہ شخص صدیق ہے پہر ہو گیا وہ شخص اکابر صوفیہ راضی ہوا و لشی پروردگار ﷺ

حکایت منقول ہے ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہما کہا آیا ہماری درمیان
 ایک شخص اور باتیں کرتا تھا وہ ہمسی صوفیوں کی سی میٹھی باتیں عمدہ اور کہتا تھا ہمسی کہو تم ہی
 جو کچھ آوی تمہاری دل میں تو واقع ہوا میری دل میں کہ یہ یہودی ہی اور دل آمادہ اور
 مستعد ہوتا گیا اس بات پر ہر لحظہ پہر کہا مہنی او سکوجریری سی تو بڑا جانا اوسنی اس بات
 کو اور بعید سمجھا کہا مہنی اب ضرور ہے کہ خبر کردن اس شخص کو ساتھ خطرہ دلی پہر کھا مہنی او سے
 کیا نہیں کہا ہی توئی ہم سے کہ جو کچھ آوی ہماری دلیں سو کہیں ہم وہ تجسی اور بیشک واقع
 ہوا ہے میری دلیں کہ تو یہودی ہے پس ڈالی کہا اوسنی سراپا ایک گڑھی تک پہر
 اوٹھایا اور کہا سچ کہا تو نے اب گو ہے دیتا ہوں اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ پہر کہا دیکھا بہا لا مہنی سب مذہبوں کو اور کہا کرتا تھا میں کہ اگر ہو کیسے

قوم میں صدق تو اللہ ہو گا ساتھ اون لوگوں کے پس داخل ہوا میں تمہاری جماعت
 میں کہ جانچن تکو تو یا ایسی تکو حق پر سراجہا ہوا اسلام او کا حجت کری او سر پروردگار
 حکایت متفق ہے حضرت ابوالقاسم حنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہا اوہوں نے
 تھی حضرت سری سقطی کہ فرمایا کرتے محسی کلام کہا اور بان کر آگی لوگوں کی اور سری دہس
 رعب آتا تھا لوگوں میں بیان کرشی اور تمب رکھتا تھا ایسی اویر کی استحقاق میں سقطی
 حیا کی پس دکھا می اکڈن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حواب میں تب حمد کے کہ فرمایا
 آپ بی محسی کلام کہا کر لوگوں میں یعنی وعظ و مدد ما کر او نہیں سوچا میں اور آیا دروازہ
 حضرت سری سقطی پر پہلی صبح سی اور کٹر کٹر ابانی دروازہ او کا تو حواب دیا اوہوں نے
 اندر سے کہ نہ سجا جانا تو فی ہکو اس کہنی بن بہان تک کہ حکم کیا گیا نچو اس بات کا
 پس مٹی حمد کو لوگوں میں حضرت جلد و سقطی بہان کی تو شہرہ ہوا لوگوں میں کہ
 آج حید مٹی ہیں لوگوں میں وعظ کسی کو اور کٹر ہوا اگر رد و رد ایک جوان بضربے
 عبر معلوم اور یو جہا اوسی ای شیخ کیا معنی ہیں اس حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 الحق امر اسہ الموصی ما بہ مظهر ہند اللہ تبارک و تعالیٰ پس چکا مٹید
 تہوڈی دیر پیر اوٹھا کر فرمایا اسلام لا کہ قریب آگیا زمانہ تیزی اسلام کا مسلمان ہوا
 وہ اوڈوڈ ڈالی زمار در رجوع فرمایا او سپر اللہ تعالیٰ فی ساتھ حجت کی ای کریم رحم
 فرما ہم پر ہی حکایت متروی ہی حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کہ نکلی وہ ایک رات کہ
 اور گئی ایی یار دن میں کہ وہ جا پس آجی تہی پھر کما دن سی ای لوگوں تک اللہ تعالیٰ

بل شانہ مشکفل ہوا ہے بندوں کی روزیوں کا جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے اپنی کلام محکم میں
 ومن یتق الله يجعل له مخرجاً ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن
 یتوکل علی الله فهو حسبه پس اسی لوگو توکل کرو اللہ تعالیٰ پر اور متوجہ ہوا کی طرف
 پہر چوڑاؤ کو او کی بلکہ پر اور چلی گئی سوہی وہ تین دن تک کہ نہ ملی او کو کچھ خیر کہیں سے
 پہر چوتھی روز آئی او کی پاس شیخ اور فرمایا اسی لوگو بیشک اللہ تعالیٰ فی مباح کر دیا ہے
 لوگوں کو مباشرت اسباب امور ضروریہ کی جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے هو الذی جعل
 لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناكبها وکلوا من رزقه اب ایک شخص کو کہ صادق
 تر تم میں کا ہو تجویز کرو کہ وہ جادی باہر کو شاید لے آوی و اسطی تمہاری کوئی خیر قوت سے
 تو اختیار کیا اونہوں فی اپنی درمیان میں ایک فقیر کو پہر گیا وہ اور پہر او نو طرف میں بغداد
 کے سونہ ملاؤ کو کچھ قوت سی پس حاصل ہوئی او کو نہایت بہوک اور ماندگی پہر فی سے
 سو بیٹہ گیا قریب ایک دو کان طبیب نصرانی کے کہ جمع تھی او کی پاس ایک خلقت کثیر
 اور وہ بیان کر رہا تھا اون سی دوائیں کہ اتنی میں دیکھا او سنی اس فقیر کو تو پوچھا
 کیا حال ہے تیرا اور کیا ہے تجھ کو بیماری سی سو کہ وہ جانا او سنی یہ کہ شکوہ کری نصرانی
 سے بہوک کا اور شرمایا اس سے لیکن دراز کر دیا او کی طرف ہاتھ تو تنہی دیکھی او سنی
 اور بولا میں اس تیرہ بیماری کو پہچان گیا اور خوب جانتا ہوں میں دوا او کی
 پہر کہا اپنی غلام سے جلد جا بازار کو اور لا آدہ سیرنان اور آدہ سیرکباب اور آدہ سیر
 حلوا پس لی آیا او کو غلام جلد بازار سے سو دیا نصرانی اس فقیر کو وہ بکیر اور کہا

یہ دو تیری مرض کے نہی مہر ہی یاس کہا اوس سے فقیر نے اگر ہی لوسچا ایسی حکمت میں تو
 یہ تیار ہی چالیس آدمیوں کو ہی کہا نصرانی نے سلام سے حاطہ مارا رکوا اور لی آجالس
 رطل مثل اسکی کہ اب لا با ہے تو یہ دوڑا لگا ظلام اور لی آما سب اوں حیروں کو تو دس حکیم
 نے وہ سب خیرین اوس فقیر کو اور حکم کیا ایک حال کو کہ لیجا وی اوکی ساتھ اوٹھا کر اور
 کہا فقیر سے لیجا اسکو طرف اون فقیر دن کے کہ بان کیا تو نے اوکا سو گیا فقرا و حال ہوا
 یہاں تک کہ بیجا ایسی ماروں ہں اور وہ حکیم نصرانی حاتا ہا بیجا اوکی حصہ دو روڑ تاکہ
 دریافت کری صدق اوس فقیر کا یہ حرب بیجا وہ اوس گھر میں کہ جہاں فقیر رہتی تھے
 تو ٹھیر گیا وہ نصرانی قریب ایک کٹر کے کی ماہر اور نہ گیا اندر پس رکھا گیا کہانا اور یکرا فقیر
 نے اسی سیج ابو کرستلی کو اور کہا کہ مارو ہر دوں کی تو اوٹھا لیا ہاتھ اباسخ فی اوس
 کہانیسی اور کہا اوس فقیر سے کہ ایک ام تحیب ہی اس کہا نہیں یہ مر رہا اوس فقیر کہانا
 لانی والی سی کہ میاں کر تو محضی قصہ اس طعام کا تو کسی اوسنی اوسنی سرگشت اوکی عام
 ویکمال تب کہا اوں سب سی حضرت شبلی نے کیا راضی ہوئی تم اس مات سی کہ کہا و تم
 کہانا نصرانی کا جو بیجا ہے اوسنی تکو بی اس مات کی کہ عوض کرو تم اسکا اوکی ساہنہ
 تو یو چھا آونہوں نے اسی سردار ہمار ہی کیا ہے عوض اسکا فرما عوض بکا یہ ہے کہ دعا کرو
 اوکی واسطی پہلے کہانا کہانی سے سودعا کی اوکی واسطی سب نے در حالکہ وہ سن رہا تھا
 یہ حرب دیکھا اوس نصرانی نے باز دھاؤ کا کہانی سے باوجود حاج کی اوکی طرف
 اوسنا اوکی دعا کو اپنی واسطی حکم شیخ کی تو کٹر کٹر ایدروازہ مانقاہ کا تو کہوں دیا

اونہوں نے پہر اندر گیا وہ اور توڑ ڈالی اوسنی زنا راہی اور کہا اسی شیخ بڑا مانتہ اپنا
 کہ میں کہتا ہوں اس بات کو کہ اشدان لا الہ الا اللہ و اشدان محمد رسول اللہ صلعم پس
 ہو گیا اور اچھا ہوا اسلام اوس نصرانی کا اور ہو گیا منجملہ یاران شبلی رضی رضی ہوا و سنی
 پروردگار کا **کامیت** منقول ہے انہیں حضرت شبلی رضی رضی کی حال سے کہ بیمار ہوئے
 یہ ایک بار سولی گئی لوگ ان کو شفا خانہ میں اور کہا علی بن عیسیٰ وزیر نے خلیفہ کو حال ان کی
 مرض کا تو بھیجا خلیفہ نے ان کی طرف ایک بڑا طبیب کہ سرگروہ تھا اس وقت کی نسب طبیبوں کا
 واسطی علاج شیخ کے اور تھا وہ نصرانی مذہب والا پس نہ چند تدبیریں کیں اوسنی
 لیکن نہ مفید ہوئیں تو کہا طبیب نے حضرت شبلی سے کہ واسد اگر جانتا میں علاج تمہارا پیرہ
 گوشت میں اپنی بدن کے تو نہ دشوار ہوتا مجھ پر یہ امر تو فرمایا اوس سے حضرت شبلی رضی رضی
 کہ علاج میرا اسی آسان میں ہے پوچھا طبیب نے کیا ہے وہ چیر فرمایا اپنی توڑ ڈال تو زنا
 اپنی کہا طبیب نے اشدان لا الہ الا اللہ و اشدان محمد رسول اللہ پر خبر ہوئی خلیفہ کو
 اس حال کے تو رویا اور کہا بھیجا تھا ہمیں طبیب کو طرف مریض کے اور نہ جانتا تھا ہمیں کہ بھیجا ہی
 مریض کو طبیب کے پاس کہتا ہوں میں یہی لوگ طبیب ہیں حقیقت میں اور انہیں کے حکمت
 وہ حکمت ہے کہ زائل ہوتی ہیں اوس سے عتین اور اسمیں اور اسکی اشال میں کہتا مینی

علیلا من ذاللطیب طبیب

الہیۃ تشفی بتلک قلوب

اذا ما طبیب الجسم اصبح قلبہ

فقل ہم للعالم اللہی وحکمہ

ترجمہ جو وقت کہ طبیب جسم کا ہو جاوی دل اسکا بیمار تو کون ہی واسطی طبیب کے طبیب +

پس کہدی تو کہ وہ صاحب علم لدنی اور ملک الہیہ کے بین سفایا تہی ہن اوہن سی ڈل
حکایت مروی ہی کہ ابراہیم خواص صاحب ارادہ کما کرتی سفر کا تو چلا تہی کسی کو
 اوہ دکر کرتی اسکا ملکہ لیتی لوٹا اپنا اور جلد تہی روات کرتی ہن حامدا سو کہ ایکار ہم اوہی ہن
 مستی میں کہ اوٹھایا اوہون بی لوٹا ایسا اور علی تو سچی ہوا میں اوہی یہ حب یہی ہم قادیسین
 تو مرما محسی اسی حامد کما ارادہ کیا ہے منی کہا میں اسی سہیری آیا ہون میں ہمراہ تمہاری
 تو کہا میں تو قصد کرتا ہون کہ شرف کی حامی کا انتشار اللہ تعالیٰ کہا میں ہن ہی ارادہ کرتا ہوں
 وہیں کی طبعی کا انتشار اللہ تعالیٰ پہر بعد تہی دس کی ماگاہ مل گیا ایک جوان ہی ہمسی پس چلا وہ
 ہمراہ ایک دن رات کہ نہ سجدہ کیا اوہی اس مدت میں ایک بار ہی اللہ تعالیٰ کو تو مطلع کیا میں
 اس امر سی حضرت ابراہیم کو اور کہا میں یہ جوان نماز نہیں پڑتا ہے سو ملیہ گئی آپ اور مرما اور
 اسی جوان کیا ہوا نکلو کہ تو نماز میں پڑتا ہے اور نماز مرض تر ہے تجھ پر جم سی کہا اوہی اسی شیخ مار
 میں فرض مجھ پر تو مرما آپ بی کیا تو نہیں مسلمان کہا اوہی ہنیں یو چیا یہ کون ہی تو کھا
 اوہی نصرانی ہون لیکن حال میرا نصرانیہ میں توکل ہے اور مدتی ہی ہنیں میرا اس بات میں
 کہ مصبوط ہے توکل اوہکا سوہ سیا حانا میں اوہی اس دعویٰ کو یہاں تک کہ نکل آیا میں
 طرف اس جنگل کے کہ نہیں اسمیں کوئی موجود سوامعبود کی کہ ہرون اسمیں وسطیٰ استحان
 اپنی نفس کے پہر کڑی ہوئی ابراہیم اور علی اور کہا مجھی چہوڑ دی کہ یہی ساتھ تیری سوچتا
 تھا وہ ساتھ ہی یہاں تک کہ پہنچی موضع لطم میں کڑی ہو گئی ابراہیم اور اوٹاری کڑی
 اپنی اور دہویا اوہکیانی میں یہی بیٹی اور کہا اوہی سی کہا ہے نام تہر کہا اوہی خدایہ

تو فرمایا اے عبد المسیح یہ طلبہ دہلیز کے اور ابتدائی حرم ہی اور حرام کیا ہی اللہ تعالیٰ نے تمہیں
 لوگوں کو سنانا اسکی اندر جیسا کہ فرمایا ہے اجماع المشرکون بخش فلا تقر بنو المسجد الحرام
 اور ارادہ کیا تھا تو نے جانچنا اپنی نفس کا سو وہ ظاہر ہو گیا تجھ پر اب داخل ہونی ہی کہ میں کہ
 اگر دیکھیں گی ہم تجھ کو اوس میں تو بھلائی نہ ہو گی تیری حقین کہا ہے حامد فی پر چوڑ دیا تھی
 اوسکو اور داخل ہوئی ہم کہ میں اور نکلی طرف موقف کی سودر حالیکہ ہم بیٹھی تھی عرفات
 میں ناگاہ وہ رو برو آیا ہمارے پہنی ہوئی دو چادرین احرام باندھی ہوئی دیکھا ہوا ہونا
 لوگوں کی یہاں تک کہ کھڑا ہوا اگر رو برو ہماری اور جبکہ پیر حضرت ابراہیم پر اور چوڑی
 لگا سارا دکھا تو کہا اونہوں نے اوس سے کیا خبر ہے بعد تیری اے عبد المسیح کہا اوسنی افسوس
 میں آج بندہ ہوں اوسکا کہ مسیح جسکی بندہ تھی کہا حضرت ابراہیم نے بیان کر قصہ اپنا
 کہا اوسنی جب چلی آئی تم اور چوڑا می مجھ کو تو بیٹھا رہا میں اوسی جگہ یہاں تک کہ آیا ایک
 قافلہ حاجیوں کا پس اوٹھا میں اور بدلی مینی صورت لباس مسلمین میں گویا کہ میں بھی حرم
 ہوں پر جب پڑی آنکھ میری خانہ کعبہ پر تو مٹ گیا مجھسی ہر دین کہ تھا سوا دین اسلام کے
 پس اسلام لایا میں اور نہایا اور احرام باندھا مینی اور ڈھونڈتا آیا آج تمکو یہاں تک اسوقت
 تو پر کر دیکھا مجھ کو حضرت ابراہیم نے اور کہا اسی حامد دیکھ طرف برکت صدق کی حال نصرانیہ
 میں کہ کیا فائدہ دیا پر کیا حال ہے اسکا اگر ہو حالت اسلام میں پر ہمراہ رکھا تھی اوسکو اپنی
 یہاں تک کہ وفات کی اوسنی درمیان فقر اور صوفیہ صادقین کے رحمت کری اور پیر
 اللہ تعالیٰ اور کہی ہیں مینی اسباب میں یہ شہار

سلام علی السادات من کل صنادق	له مسرح فی ممرک و مشراج
صفا تم صوفی فی صوفی مجسم	علی باب سعدی للعشیر براج
تلاق طعان النفس مل وصلوا	ومن ذوقها کبیر حنف و ریح
علی حدیث صف الصلوات لستو المعاد	لتحلی لهم بض صالک ضاح
سقتهم حبیب الوصل من کرم حشوا	اد شتمها اهل الصلوة صاحبوا
و با حلی ساحتها حلی نشرها	عند او مکتوم المحنة با حوا

ترجمہ سلام اوپر سرداروں کی ہر صادق کی طرف سے کہ واسطی او سکی کلتا یہ ہر ممرک میں صبح کو اور
تام کو صاف ہوا پیر صوفی ہوا سو وہ صوفی حمہ نشین ہی اور دروارہ سعدی کی کہ نام ہے
مستوقہ کا سن ہے اوس سے ملتا ہے اوٹامی طعنی نفس کے سچ مصل کرنے ملاقات اوس کے اور ہی
اوس سے خرم تلواروں نیر کے اور نیروں کے اور پراٹلو اور صدق کے دورتی ہیں طرف بلندی
کے تاکہ حلوہ کری واسطی اون کے خوبصورت عورتیں یعنی حورین اوس جگہ روٹس چیری والین
+ یلائی اون کو شراب وصل الگو جس اینی کی جبکہ سو گین اوس کو اہل عشق توئی خستہ چین
+ اور زاری کریں اور آوارہ ہوا دین پر سو گین او سکی خوشی کی عبیر کو اور پوشیدہ محبت کو
ظاہر کر دین حکایت مقول ہی عبد اللہ بن خفیف رضی عنہ کہا اوٹون فی ایک
مدت دراز تک پرتار مان واسطی ملاقات ابدال اللہ کے پس تھک گیا پرنے اور سفر سے
تو لوٹ آیا میں طرف شہر اصطنخ فارس کے اور داخل ہوا ایک جھوٹی گھر میں فقر کے
سو دیکھا میں ایک جماعت مشائخ کو کہ رکھا ہوا تھا اگی اون کے کہانا اور وہ نو آدمی تھے

کہ منجملہ اونکی حسن ابن ابی سعد اور ابو الانس بن حیان وغیرہ میں سو تھوڑی دیر ٹھہر کر
 وضو کیا مینی پھر جب فراغ ہوا میں تو طہرہ دی اوہنوں فی منجملہ درمیان اپنی پس بٹیا
 میں اوہنیں اور کہا یا ساتہ اونکی جو کچھ کہاتی تھی وہ پہر الگ ہوئی اور سورہ میں تو دیکھا
 مینی خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہیں مجھی امی ابن خنیف بن لوگون کو
 دہونڈتا تھا تو اور چاہتا تھا ہمیشینی اون کی وہ بی بی لوگ ہیں اس شہر میں اور تو بھی منجملہ
 اونکی ہے پس چاہمیری دل نے کہ کہوں اون لوگون سی اوس چیز کو کہ دیکھتا تھا مینی تو
 ظاہر ہوا اون سی مجھ پر وقار و صیبت و عظمت سو تھوڑی دیر ٹھہرتا میں دن کو کہ ملی مجھی
 شیخ ابوالحسن بن ابی سعد اور کہا مجھی اوہنوں فی امی ابو عبد اللہ کہدی ان لوگوں سی
 جو کچھ کہ دیکھتا تو فی خواب میں تو مطلع کیا مینی اونکو خواب سی پس متفرق ہو گئی وہ سب
 اور مختلف شہروں میں جبکہ ظاہر ہوئی اور کھل گئی خبر اون کی راضی ہوا و لشی پروردگار
حکایت مروی ہی بعض اہل اللہ سی کہا اوہنوں فی سفر کئی ملتی مشرق اور
 مغرب کی بامید ملاقات ابدال اللہ کے پس پہنچا میں ایک بار کنارہ بصرہ کی شام کو تو سیدھے
 طرف چلا میں راہ سی اور قریب ہوا کنارہ دریا سی کہ پاس ہو جاؤں یا نیسی تو دیکھا مینی وہاں
 دس آدمیوں کو بیٹھی ہوئی مصلی پر اور نہ پایا مینی ہمراہ لڑکی طرف آب اور وہ سنا مان جو ہوتا
 ساتھ صوفیوں کے پس اوٹھ کٹری ہوئی وہ سب اور استقبال کیا اوہنوں نے میرا اور ساتھ
 کیا مجھی پہر بیٹھ گئی وہ سب سرچپکائی ہوئی اس طرح کہ نہیں دیکھتا تھا ایک اونکا دوسری کو
 غروب آفتاب تک پہر اوس وقت اوٹھا ایک اوہنیں کا جماعت سی اور کہتا سمند میں پہنچیں

معلوم ہو گیا ہوا حال دیکھا سو اس بات کی کہ لانا وہ گیارہ مجلسیں ہسی ہوئی اور نہ دیکھی ہاں
 مٹی لگ اور نہ لکڑی پہاڑا دوسرا اوں میں سی اور ڈال دی اسی ایک ایک چھیلے لگی کرسی
 اور تھالی لی اسی ایک بڑی چھیلے اور متفرق ہو گئی مجلس سے اور مشغول ہوا ہر ایک ساتھ اسی حال کے
 اور مشغول ہوا یہ کوئی دوسری سی ایسی صبح قریب ہوئی صبح تو اذان دی سو دس لی اور
 نماز پڑھے اوسوں نے صبح کی جماعت سی اور اوٹھا ہی صلی ایسی اور کسی سمندر میں اور طینی لگے
 اوپر پائے کی لیس یا باد کی خادمہ جیسی رہی تھی ہر ایک چھیلے لگی ہر کسی کے اور خاص کرتی تھی
 اپنی واسطی ٹرتی اوں میں کے ہمراہ اوں کے حانی کا اور طینی لگایا بی بی تو عوطہ کہا انا اسی
 یانی میں تو بہر کرد کہا اوں میں کی اوسکی طرف اور کہا علانی حسی خیانت کی ہسی وہ ہنس
 ہم میں سی اور دیکھ رہا تھا میں یہ حال اونا دوسری اور افسوس کرتا تھا اونی حدانی پر پہر
 اوٹھا یا مٹی لوٹا اپنا اور چلے یا اور چوڑا اوس خادم کو اسی جگہ راضی ہوا اوں سی سرور گار
حکایت مقول ہے عبداللہ بن عبداللہ عبادانی رضی اللہ عنہما کہ اوں میں فی نہا بن سجدہ
 عبادان میں بعد نماز عشا کے اور تھی بے صفت میں تیر آدمی کہ مار چڑھے تھی اوں میں
 ہماری ساتھ پیرنگلر جلی وہ طرف کر کے سو خیال ہوا انکو کہ وہ اولیا ہیں تو بیچھی چلا میں
 اوں کے بہر صبح بھی وہ کماری پر تو بیچھے گئی اوں کی واسطی یانی پر شیل جوڑی تھی کے
 ایک تھی چاندی کے کہ گویا ایک تیل میل ہے سو چلی گئی وہ اوسر پہر کہا مٹی یا اوں ایسا
 اوسیر تاکہ بیچھی حاؤن اونی تو ڈوب گیا وہ یانے میں تیس روئی لگا میں بیٹھ کر اور
 جلی گئی وہ اور لوٹ آیا میں طرف مسجد کے بہر صبح گھاٹا تو ناگاہ مایا مٹی اونی

صف اول میں پہر رہی وہ مسجد میں یہاں تک پڑے اونہوں نے نماز عشا کی اور بعد
 فراغت چلی دریا کے طرف تو پہنچہ گئی وہ چیر مثل اول کے اون کی لپی دریا میں اور
 چلی وہ اوسپر اور جب بعد اون کی قدم رکھا مینی اوسپر تو ڈوب گیا وہ پانی میں پس روپا میں
 بیٹھ کر اور لوٹ آیا مسجد میں پہر تیسری دن دیکھا اونکو درمیان مسجد کی صف اول میں تو کہا
 مینی اپنی دل میں نفس سے کای نفس اگر ہوتی تجھ میں کچھ بہتر ہے تو جاتا تو بھی ہمراہ اون کے
 تیری ہی طرف سی آئی ہیں یہہ خرابیان اور مقرر جانا ابسد تعالیٰ نے یہہ کہا میری سچی دل سے
 پہنچکے وہ مسجد سی اپنی وقت پر کہ جسوقت ہمیشہ جایا کرتی تھی تو ڈالا گیا اون کی واسطی اور سطح
 فرش پانی پر سو گئی وہ اوسپر پہر رکھا مینی قدم اپنا پانی پر اور نہ ڈوبا تو چلا میں اون کی
 ساتھ اور کھڑا لیا اون میں سی ایک شخص نے ہاتھ میرا تو آگاہ تھی وہ ساتھ شخص کہ ہر شب تیری
 تہین اونپر سات چھیلین اور تھی یہ شب تیسری پس پچھا دسترخوان اور رکھی گئین اوپر
 آٹھ چھیلین تو بیٹھا میں اون کی ساتھ کہانی کو پہر رکھا مینی ایک سی اون میں اگر ہوتا واسطی
 ہماری نمک تو بہتر تھا تو کہا اوسنی محسی چپ تو اون لوگوں میں سی ہی بیشک تو اون میں
 سے ہی پہر کھڑا اوسنی ہاتھ میرا واسطی اوٹھانی کی پس دیکھا مینی اپنی آپ کو کھڑا ہوا
 رستی پر اور نہ دیکھا مینی اونکو کہی بعد اوس دن کی اور میں سوال کرتا ہوں پروردگار
 حسن توفیق کا راجتی ہو اون سی اسد تعالیٰ اور منتفع کری ہمکو اون کے برکات سی
 حکایت منقول ہے عبدالواحد بن زید رضی کہا اونہوں نے خریدا مینی
 ایک بار غلام واسطی خدمت کی پہر جب رات ہوئی تو ڈھونڈا مینی اوکو گھر میں تو نہ پایا اوس

حالانکہ درواری سد تھی یہ رخ کو آیا اور دیا محلو ایک درم کہ مستقوت تھی اوس پر سورہ اخلاص
 تو کہا میں اوس سی کہنان سی لایا تو یہ کہا اوس سی اسی مولامیری دما کرون گاتکو ہر روز اگر وہ
 ایسا لٹر طیکہ نہ ڈھونڈا کرو تم محکورات میں بس غائب ہو جاؤ اگر تارواہ ہر شب اور آجاتا محرم جمع اور
 رویہ کے پر بعد مدت کی آئی ایک پڑوسی میری اور مولی محسنی اسی عہد الواحد قروحہ کر
 اسی اس علام کو کہ ناس نہیں پڑا کو کیرنے والا ہے تو نہایت رنج ہوا محکو یہ سکر اور کہا میں
 اوتنی ایجا حاتم آج مستکو گنا رکھو گامین اوکی پر بعد نماز عشا کی باہر جا چاہا اوس سی تو تیار
 کہا طرف دروازہ سد کے بس کہل گیا وہ نہر اشارہ کیا اوکو کلگر تو بند ہو گیا اور گیا دوسری
 دروازی پر تو کہا وہاں بھی او سیطرح پہ پہنچا تیسری پر اور کیا اس طرح اور میں دیکھ رہا تھا
 اوکو پہر چلا باہر کلگر مکانسی تو پہنچی چلا میں اوکی پوشیدہ وہاں تک کہ پہنچا ایک
 زمین ہوا چکی میں یہ اوتاری کپڑی اپنی اور پہنچی کپلی اور نماز پڑھتا رہا فجر تک پہر اوشاکر
 آسمان کے طرف کہا اسی ٹری سچی مولامیری عنایت کرا جرت میری مولای صغیر حجاب
 کے تو گرا اوس درہم آسمان سی پس لیکر کہہ لیا اوکو اوسنی حسب میں تو حیران ہو گیا
 میں اوکی حرکت تھی اور ڈرا اوکی معاملہ سے پہر اوٹھا اور وضو کیا یعنی اوٹھیں دوپہن
 اور استغفار کیا اللہ تعالیٰ سے بواسطہ اوس حطرہ کی کہ گذرتا میری دلبین اوکی
 طرف سی اونیت کی مٹی کہ آزاد کرو گاتکو پہر ڈھونڈا اوکو وہاں تو نہ پایا بس
 لوٹ آیا میں غمگین اور نہ پہچان تا تھا میں اوس زمین کو پس ناگاہ ملا محسنی ایک
 سوار شہب گھوڑی پر اور کہا اوسنی محسنی اسی عہد الواحد کیون بہتا ہے تو یحسان

کہا مینی فلانی کام کو اور بیان کیا قصہ تو کہا اوسنی جانتا ہی تو کس قدر مسافت ہی درمیان
 تیری اور تیری شہر کے اس جگہ سی کہا مینی نہیں معلوم مجھ کو تو بلا وہ شہر تیرا یہاں سی مسافت
 دو سال راہ کی ہی واسطی سوار تیرو کی پس نہ جانا کہیں بیان سی اور طرف یہاں تک
 کہ آوسی طرف تیری غلام تیرا کہ وہ آویگا یا پس تیری آجکی شب میں پہر جب رات ہوئی
 نو آیا وہ ناگاہ اور تھا ساتھ اوسکی ایک بڑا خان کہ اوسمیں ہر طرح کی کہانی تھی اور کہا مجھ سی
 سید میری کہا اور نہ کرنا پر الیسا کام سو کہا مینی اور کڑا ہوا وہ کہ نماز پڑھتا رہا فخر تک
 پہر کڑا ہاتھ میرا اور کسی کچھ کہی کہ نہ سمجھا میں اونکو اور لی چلا مجھ کو ہاتھ کڑی ہوئی چند قدم
 تو ناگاہ کڑا ہوا تھا میں اپنی گھر کے دروازے پر پس کہا مجھ سی اسی سردار میری کیا نہیں نیت
 کے تھی تو نے کہ آزاد کر دیا مجھ کو کہا مینی وہ نیت برقرار ایسی ہی ہی کہا آزاد کر مجھ کو اور لے
 جیسی قیمت میری اور باوجود کسی بھگوا برو ثواب ہی پہر اوٹھایا ایک پتھر زمین سی اور دیا
 میری ہاتھ میں تو ناگاہ دیکھا مینی کہ قطعہ ذہب تھا اور چلا گیا وہ غلام اور رہ گیا میں حیران
 پریشان اوسکی جدا ئی سی پہر اکٹھا کیا مینی پڑوسیوں کو تو پوچھا اونہوں نے کیا کیا توئی
 ساتھ اوس نباش کے کہا مینی وہ نباش نور تھا نہ نباش قبور پہر بیان کیا مینی اوسنی معاملہ دیکھا
 ہوا اپنا اوسکی کرانے سی تو روی وہ سب اور توبہ کی اپنی خنجر وں سی راضی ہوا اوسنی
 اللہ تعالیٰ اور نفع دے ہی بھگوا اوسکی برکات سی **حکایت** منقول ہی ابراہیم
 خواص رضہ سی کہا اونہوں نے دیکھا مینی کچھ میں ایک غلام درمیان بازار کے کہ تدا
 دیجاتی تھی اوسپر یہ کہ کون خریدتا ہے اس غلام کو مع عیبوں اوسکی کے اور وہ

اور وہ تین باتیں ہیں کہ میں سوچا رہا تھا کہ حقیقت یہ ضروری ہو حضرت
 ابراہیم کہتی ہیں کہ یہاں یہی سلام سی معلوم کرتا ہوں میں تجھ کو عاریتہ ساتھ اسکی تو لولا وہ اسی ابراہیم
 اگر یہی سنا میں اسکو تو یہ مستعمل ہوتا میں ساتھ خبر کے کہ یہاں حضرت ابراہیم کی اسکی اس سلام سے
 حال یہاں یہی کہ یہ عارف سی ہی تو کہا میں بخنی والی سی لکھی گو ہی یہ سلام کہا اسی کہتی کو ارا وہ
 کیا ہے تو فی لپی کا یہ تو محض ہی ہر دی ہی اسکو صیت اسکی اور کہا میں اپنی دل میں ہی رہ
 اپنی آرا کیا اسکو وسطی حصول یہاں مہدی تیری کی تو پہر کر دیکھا تھا اس سلام فی اور بولا ہی
 ابراہیم اگر آرا دیکھا تو فی مجھ کو سامیں سلام ہی تو تحقیق آرا دیکھا ہے مگر اسد تعالیٰ فی آخرت میں
 تیری ہر غائب ہو گیا بخشی بہر کہ لکھ کر یہ نہ دیکھا میں اسکو راضی ہو اس سی پروردگار
حکایت مروی ہی بعض صاحب جس سی کہا اوہوں فی قبول لیا میں ایک سلام
 پہر پوچھا میں اس سی کہ نام ہی سر بولا ہی مولا مری اسی کچھ نام نہیں کہ یہاں تو فی میرا
 پہر کہا میں اس سے کیا کام کرتا ہی تو کہا ہی مولا مری جو کچھ حکم کر دتم کہا میں اس سی کہا
 کہنا ہے تو کہا ہی مولا مری جو کچھ کہلاوی تو مجھ کو پہر کہا میں کیا ہی ارادہ تیرا کسی چیر میں تو بولا
 کیا قصد ارادہ ہو گا سلام کا ساتھ مولا اسی کی کہا اون برگ فی پررولایا اس سی مجھ کو اور
 یاد دلا مجھ کو حال میرا ساتھ مری مالک حقیقی کے تو کہا میں اس سی ہی اسی شخص بتیک ادب
 سکھلا با تو نے مجھ کو ساتھ مولا میری کی ہر ٹر ہے اس سی یہ اشعار

ما کب اطلب فوق دلتا عیما
 فکذا اعظمک محسنا ورحما

لو تم لی کو فی لعبدک خادم
 فادحم نفسك دلتی مجھ ہی

ترجمہ اگر حاصل ہو مجھ کو ہونا میرا واسطی غلام تیری کی خادم تو نہ طلب کروں میں زیادہ اس سے
 کچھ نعمت پس رحم کر ساتھ فضل اپنی کی میری دلت اور حیرانی پر پس ایسی ہی مینی تجھ کو
 پہچانا محسن اور مہربان : **حکایت** مروی ہے بعضی بزرگوں سے کہ وہ بلائی گئے
 طرف ایک گھر کے بہت بار تھوڑی دیر میں اور جب آتی وہ دروازے پر تو لوٹا دیا اوکو بلانی والا
 اور حالانکہ یہ خوش تھی باز بار کے لوٹ جانی سے نہ ظاہر ہوتی تھی اس سے اوکو کچھ بخش اور دل
 تنگی سے متعجب ہوا وہ دعوت کر نیوالا اوکی اس تحمل اور صبر و بردباری سے اور بڑی بات جانی
 اوکی اخلاق سے تو کہا اون بزرگوں نے اس سے مت تعجب کر اور نہ بڑی سمجھ یہ صفت
 کہ یہ صفت ہی کتون کی بیشک کتاب بلا یا جاوی تو اتنا ہی اور جب لوٹا دیا جاوی تو چلا جانا
 اور سوا اسکی نہیں کہ کیا تھا یہ کام دعوت کرنی والی نے اون بزرگوں کی ساتھ واسطی متجان
 اوکی کے راضی ہوا دل سے پروردگار اور مروی ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا اوہوں نے
 کتنی میں ایسی دس خصلتیں ہیں کہ لائق ہے ہر مومن میں ہونا اوکا اول یہ کہ متحمل ہے بہنو کا
 اور بہنو کا رھتا ہے اور یہ ادب صاحبین اور برابر سے ہی دوسری یہ کہ نہیں واسطی اسکی کوئی
 مقام اور محل مقرر اور معین اور یہ علامات سے متوکلین کہ ہم ہی تیسرے یہ کہ نہیں سنو رات کو گھر ٹوٹا
 اور یہ بات صفات عشاق اور محبین سے ہی چوتھی یہ کہ جب مر رہا ہی تو نہیں ہوتی اسکی میرات
 اور یہ صفات زام ہیں سے ہی پانچویں یہ کہ نہیں چھوڑا اپنی صاحب و اتا کو اگر خدہ ظلم کری
 او سیر اور ماری اوکو اور یہ علامات اہل ارادت سے ہی جو مریدین صادقین سے ہوں
 چھٹی یہ کہ راضی ہوتا ہے زمین سے ساتھ تھوڑی نگاہ کے اور یہ علامات متواضعین سے

ساتویں یہ کہ جب چین لیا جادی اس سی مکان اور مقام اسکا تو جوڑ دیا ہی اسکو
 اور چاہیہ تہا ہی دوسری جگہ پر اور یہ علامات اہل رضای ہی اٹھوین یہ کہ اگر ماری کوئی
 اسکو اور بلاوی پر ڈالی اسکو کھڑا تو رسول کرتا ہی اور اٹ آتا ہے کہ اور بہن جسد و حیم
 زکنا اگلی برائی کا اور یہ امر علامت عاشعین سی ہی نویں یہ کہ اگر کھادوی کہانا تو بیٹھ
 حالت ہے دور اور غلطی رہتا ہے ہی کا اور یہ علامات مساکین سی ہی دہویں یہ کہ جب
 جاتا ہے اور ہر کسی مکان سی تو بہن پر کر دیکھتا اسکی طرف اور یہ علامات مخزنین سے
 ۱۲ **ہے حکایت** مروی ہی بعضی اہل اللہ سی کہ انہی ہم ایک جماعت کشتی میں
 پہنچ گئی ہم سب طرف دروازہ شہر کے بعضی ایام میں سو سائہ ہو گیا ماری ایک کتا
 شہر کا سوجھ بھنی دروازہ شہر پر تو دیکھا ہمنی ومان ایک جانور مرا ہوا اور جب بڑا
 وہ کتہ کو تو لوٹ گیا طرف شہر کے پہلوٹ آیا بعد ایک ساعت کی اور ساتھ اسکی تھی قریب
 سیس کتون کے پس لائی وہ سب طرف اوس مردار کے اور کہا یا اوسمین سی حسب قدر چاہا
 اور یہ کتا کھڑا تھا جدا اور دیکھنا نہا اوسکو دوسری یہاں تک کہ فارغ ہوئی کتہ کہا بسی
 اور بہری میٹ اپنی اور الگ ہو گئی اوسوقت گیا یہ کتا اوس مردار کے طرف اور کہا باجو کچھ
 بچ رہا تھا اوسنی پس خوردہ اسخوان و جگرہ کا یہ لوٹ آیا فقط **حکایت**
 مروی ہی بعضی بزرگون سی کہ دیکھا اوسنوں فی چند کتون کو غار میں کسی پہاڑ کے کہ ہتی
 نہی اوسمین اور زمین نکلتی باہر اور نہ جاتی شہر میں مگر ایک دن ہفتہ میں کہ اوسدن جا کہ
 کھاتی کچھ گھوڑوں پر سی پہلوٹ آتی طرف اوس پہاڑ کے اور پڑی ہتی اسی عابین

جب تک آنا وہی دن تو پیر جانی شہر میں اور کمانی جو کچھ پائی گھوڑوں پر اور پیر جاتی اپنی
جلد اور یہی تہا طریقہ اذکا تو رہی وہ بزرگ اونکی ساتھ بہت دنوں کہ جایا کرتے اونکی ساتھ دن
جانی اونکی شہر دن میں اور کمانی اونکی ساتھ گھوڑوں پر سی جو کچھ ملتا جو اک سی پیر لوٹ آتی اونکی
مہراہ پہاڑ کی طرف پس حاصل ہوئی وسطی اوس بزرگ کی اون کتون سی ریاضت اور آداب تکمل
وغیرہ اور کہا ہے بعضی صالحین صحرائین نے کہ آی اونکی طرف کچھ لوگ مہراہ لی ہوئی چند
شکاری کشتی تو پہونکی اونپر کشتی کمانی پہاڑ کے جو رشتی تھی گرد اوس درویش کے کہا اوس بزرگ
نے انکا بہو کنا سنکر سبحان اللہ یہ گویا کہ باتین کرتی ہیں اپنی زبان میں پس کہا اون کتون
نے اون شکاری کتون مقید سی کہ اسی سکینو غبت اور خواہش کی تمنی نعمتون باؤنٹا ہوئی
سو مقید اور بستہ زنجیر ہوئی اور اگر قناعت کرتی تم ساتھ افتادہ لکڑوں اور سیسٹیا متروکہ کے
مثل ہاری تو ہوتی تم ہی حوزہ خوشی خواہ تو جواب دیا اونکو اون شکاری مقید کتون
نے کہ اسی ہم جس ہاری فحشی اور پوشیدہ ہی تمہر حال ہمارا ہم کو جب دیکھا ان لوگوں نے
سنرا دار خدمت اور لائق کام کے تو مانو کہ ہا ہم کو اپنی وسطی خدمت لینے کے اور شکفل ہوے
وسطی ہاری ضروریات کی تو پیر دوبارہ کہا اونی ان کتون فی کہ جب کوئی تمہیں سی بوڑھا اور
پیرا ہوتا ہے تو چھوڑ دیا جاتا ہے اور آ جاتا ہے وہ درمیان ہاری تو جواب دیا اسکا
اون شکاریوں فی اسطرح کہ رہائی اوسکی اسو وسطی ہوتی ہے کہ وہ قصور کرنی لگتا ہی اوس
خدمت میں جو واجب تھی اوسپر اور جو کوئی قصور کری اوس خیر نہیں کہ واجب ہے
اوسپر تو نکال دیا اور دور کر دیا جاتا ہے اسی اندر کہیم مت دور کر تو ہم کو اپنی باب غنایت سی

اور مت موافقہ کر ہمارا ساتھ ایسی عذاب اور عقاب کی حکایت مروی ہے کہ
 جناب حضرت اویس قرنیؓ نے لکڑی بن لایا کرتی تھی گھوڑوں پر سی اور کپڑی جس لاتی
 وہاں نہی لیس کہاتی اور پہننی او کو جوڑ کر لیس ہنوکا اون پر ایک گنا ایک گھوڑی پر کہا آپؐ
 اویس سنی کہا تو آپؐ قریب سی اور میں کہتا ہوں ایسی قریب سی اور مت ہو کہ مجھ پر اور میرے
 مجھ سے اگر گد گیا میں بل مرطیسی بخیریت تو بہتر ہوں تجھ سے ورنہ تو بہتر مجھ سے اور غریزہ قریب
 حضرت اویسؓ کے کہا کہ فی ہی اکیو دیوانہ اور اپنا بیت کی لوگ بی ایزوی کہا کرتی تھی اور بل
 لگے کیا کرتی آہ سی اور لڑکی کہلا کرتے اور مارتی آپؐ کو تہہ رونی اور اس باب میں کہنا ہوں

سقى الله قوما من شراب وداوة	فہا مودہ میں ہیں مادی و حسی
يطهروهم الحمال جنوا وما ابهم	جنون سو صحت علی القوم ظاہر
يسقوا لکون الحب احامس الهی	مرا حق اسکاری یا کجبت المسامیر
بها جوبه فی خطبة اللیل عدا	یہ قد جلوبہ منہم اویس بن عامر
شہد عیانی حوی اللحد والحداد	لما جیہ عالی العشر عبد الناحا

ترجمہ سب سب اب کیا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو شراب مجب اپنی سی پس میرا ہی سب اب کی
 درمیان مسافر و مقیم کے گمان کرتی ہیں او کو حمال کہ دیوانہ ہو گئی اور حال ایک نہیں او کو
 جنون سو ہی محبت کی کہ او پر اون لوگوں کی ظاہر ہے بی بی ہی اونہوں فی محبت کی پالوئے
 شراب عشق کے پس ہر کی مست ہاتھ مجب راز دار کے پیراز دار سی کو بی ہن ساتھ او کی پیج
 تاریکی رات کی او وقت میں کہ ساتھ او کی خلوت کی اور انہیں لوگوں میں ہی او کی ظاہر ہے

وہ مشہور معنی ہی جمع کیا مرتبہ اور بزرگی کے واسطی ہماری بیچ اسکی بڑا فخر ہے وقت فخر کرنے
 کی اور حدیث میں آیا ہی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ کما اور ہون فی فرمایا ہی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فی ان الله عز وجل يحب من خلقه الا تقياء الا ضياع الا بدعاء
 الشيعة وسهم المغيرة وجوهم المحضة بطونهم الذي اذا استاذنوا على الامراء
 لم يؤذن لهم وان خطبوا المنع لم ينكحوا وان غابوا لم يفتقدوا وان طلوعوا لم يفرح
 بطلعتهم وان مرضوا لم يعادوا وان ماتوا لم يشهدوا قلنا يا رسول كيف
 لنا برجل منهم قال ذلك اولى القرني قالوا يا رسول الله وما اولى القرني قال اهل
 ذو صهوة بعيد ما بين المنكبين معتدلة القامة آدم شديد الادمية ضارب
 بذكره الى صدره ارام بصره الى مواضع سجوده واقنع بيمينه على شماله يركي
 على نفسه ذو طمرين لا يقربه الله متزر بازار صوف ورمي بالاصوف عجول
 في اهل الارض معروف في اهل السماء لو اقسم على الله تعالى لا يتره الاوان تحت
 منكبها الايسر لمعة بيضاء الاوانه اذا كان يوم القيمة قيل للعبياد
 ادخلوا الجنة وقيل لا ولسن قف فاشفع فيشفعه الله وعز وجل في مثل
 عدد دربيعة ومضر يا عمر يا علي اذا انتما القيتما لا فاطمبا اليه ان يستغفر
 لكما يغفر الله تعالى لكما ترجمہ تحقیق اللہ عز وجل دوست رکھتا ہی اپنی خلق سے متقیوں
 پاک صاف کو پریشان بال اونکی اور عبا کو دہ ہین سونہ اونکی گرسنہ ہین شکم اون کے وہ
 ایسی ہین کہ جب اذن مانگیں امیرون کے نزدیک جانی کا تو نہ اذن دیا جاوی اونکو اور اگر

پیام نکاح کریں تو مگر خورتوں میں تو نکاح کریں اور اگر معقود ہو جاویں تو نہ ڈھونڈ
 جاویں اور اگر ظاہریوں تو نہ خواستیں ہو کوئی اون کے دکھی میں اور اگر سمازیوں تو پتھر
 بھی جاویں اور اگر مرین تو نہ آدن اون کی حازمی یر لوگ کہا صحابہ نے ماریوں اللہ کیوں کر
 ملاقات نصیب ہو ہو کو ساتھ ایک شخص کے او میں سے فرمایا آب فی کہ وہ اولس قمر سے ہی ہو جیسا
 اونہوں فی اسی رسول اللہ کی کیا صفت ہی اویس قمری کی فرمایا سیاہ چشم صاحب سرفچی کے
 چوڑا درمیان ہر دو کندہ ہوئی سبب نہ قد بہت سانو لا پہنچتی ہی دار ہی او کی سینہ تک رو کا
 ایسی سطر کو موضع سجود پر رکھتا ہی ایسی در ہی ماتہ کو بائیں پر یعنی اکثر مشغول نماز نفل میں
 رہتا ہے روتا ہے اپنی جان یر صاحب دو کلیوں کا کوئی قدر نہیں کرتا او کی تہنہ باندھی
 ہوئی ساتھ تہنہ کیلے کی اور چادر او سکی سے کملی گم نام اہل زمین میں اور مشہور اہل سموات میں
 اگر قسم دیوئی اللہ کو کسی کام کی کرنے کی تو اللہ او سکی قسم کو پورا کر دی اور جان لو کہ نیچی
 بائیں مونڈ ہی او سکی کے ایک داغ سفید ہی یعنی برص کا اور جان لو کہ بیشک وہ جبکہ ہوگا
 دن قیامت کے حکم بدوں کو کہ داخل ہو جنت میں اور حکم ہوگا او کو تو توقف کر اور تفرقت
 کر تو تفرقت قبول کر گیا اللہ تعالیٰ او سکی برابر شمار آدمیوں قوم رعیہ اور قوم مصر کی یہ
 دو نوٹری قوم ہیں اکثر عرب ان کی اولاد ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسی عمرو اور اسی علی جب تم ملاقات کرو اویس سے پس خواہش کرو اوس سے کہ بخشش کیے دعا
 واسطی تمہاری کہ او سکی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کر دے گا کہ ماراوی بی نہی
 حضرت عمرو اور حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہما ہمیشہ جستجو میں رہی جناب اویس کے دل میں

کہ نہ قادر ہوئی اونکی ملاقات پر پہر آخر اوس سال میں کہ وفات کی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کھڑی
 ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جل ابوبیس پر کہ تشریف لگے تھے وسطی حج کی اور آواز دی اپنی بلند آواز
 کہ اے اہل بین کیا ہے درمیان تمہاری اویس تو کھڑا ہوا زور و آپ کے اگر ایک شیخ کہ
 طویل ریش اور عرض کیے اونی جناب خلافت مابین کہ ہم نہیں جانتی کیا چیز ہے اویس لیکن ایک
 میرا بیٹا ہے کہ اوسکو اویس کہا کرتی ہیں سو وہ شخص کم نام کم مال مجہول الحال ہے خواہ
 اس سے کہ حاضر کرین ہم اوسکو رو برو آپ کے اور وہ چرایا کرتا ہے اونٹ ہماری حقیر ہی ہم کو گن
 میں پس پیڑے اوس سی انکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یا کہ آپ نہیں ارادہ کرتی اوسکا بہ فرمایا
 کھان ہی بہتجا تیرا کیا اسی حد مرم میں ہی ہماری اور حاضر ہے اس مشہد میں عرض کیے
 اونی کہ مان پوچھا آپ فی پر کھان ملیگا وہ عرض کیے اونی درمیان دختون اراک کے
 جو ہیں میدان عرفات میں کہا راوی فی پر سوار ہوئی حضرت عمر اور جناب علی رضی اللہ عنہ
 سوار یوں پر اور تیز چلی جانب عرفات کی پس ناگاہ دیکھا اونکو کھڑا ہوا حالت نماز میں
 طرف ایک تخت کی اور اونٹ گرداؤ کی چرتی تھی پر اونٹ کے ان دونوں حضرات فی باندہ ہی
 حمار اپنی سوار یوں کے اور قریب گئی اونکی اور بوسے اسلام علیک ورحمۃ اللہ علیہں ملی
 کر دی حضرت اویس فی نماز اپنی اور فارغ ہو کر جواب دیا دونوں کے سلام کا تو
 پوچھا اون دونوں بزرگوار نے کون شخص ہو تم کہا میں چرواہا اونٹوں کا اور مزدور ہوں
 اپنی قوم کا فرمایا دونوں نے ہم نہیں پوچھتی حال چرواہی اور مزدوری کا تا وہ نام
 اپنا تو کہا میں عبد اللہ یعنی بندہ خدا ہوں فرمایا دونوں نے ہم جانتی ہیں کہ سب

اہل ثنونات اور آراض کے ہندی اور علامہ بن اللہ تعالیٰ کے کہو کہا ام رکھا ہے تمہارے
 والدہ نے کہا انہی دو نو شخصوں کا تعجب ہے محکو کہا ارادہ کرتی ہو تم مجھ سے تب فرمایا
 دو ہر حضرات فی کہ بیان کر دیا ہے ہر سی سرور کائنات فی حال اور علامات اویس
 قرنی کی بس بیشک یا فی بھی صہوتہ اور شہولت درمان تمہاری مطابق ارشاد
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن یہ بھی فرمایا تھا ہر سی علامات من کہ تھی اولیٰ کند ہی
 کے اکلناغ ہی سفند سو کولہ و کند نا اپار و بروہاری کہ اگر ہو گا وہ دلخ در بیان
 تمہاری تو تم بلیک دہی ہو تو کولہ دیا اونہون فی کند نا اولنا اینا سو موجود نہا وہ سبہ
 دلخ حسب شاں دہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بس دوڑی بہہ دو نو کہ چو سی نہیں
 اوس سفند ہی کو یہ فرمایا دو نو فی کہ گواہی دتی ہیں ہم یہ کہ تم ہی اویس قرنی ہو سو
 دعا معصرت کرو واسطی ہمارے یزور دگاری معصرت کری واسطی ہمارے اللہ تعالیٰ
 کہا حضرت اویس رضہ بن خاص کر ماہون ہیں ساتھ استغفار ہی کی اینی آب کو اویسی
 اور شخص معن کو اولاد آدم علیہ السلام سی کہ استغفار میرا واسطی سب کی ہی اہل بروہر کو
 مومنین اور مومناں اور مسلمین اور مسلمات سی اور یہی سزاوار اویس شخص کے ہی جو جناب
 الدعوة ہو کہا اول دو لون خصلوں فی بہن بلکہ ضروری ہی تمکو دعا معصرت کرو واسطی ہمارے
 بالتخصیر یہ کہ حضرت اویس نے اسی دو لون شخص ظاہر کر دیا اللہ تعالیٰ فی واسطی تم دو لون کی
 حال میرا اور جیلا دیا تمکو کام میرا لیکن اب کہو کہ کون ہو تم دو نو فرمایا حضرت جناب
 امیر علی رضہ فی کہ صاحب ہر ہے میری امر المومنین خیر بن خطاب رضہ بن اور بن

علی بن ابی طالب ہوں تو کڑی ہوگی سیدی تعظیم کو خوشی سی حضرت اویس اور کہا
 السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور تم پر ہی امی ابن ابی طالب اور خردی
 اس امت مرحومہ کے طرف سے بہتر اور نیک خراسپس فرمایا دو نوے جواب میں کہ تمکو بھی
 جزا خردی اللہ تعالیٰ تمہاری نفس کے طرف سے یہ فرمایا اولیٰ حضرت رضی فی بھیری رہو تم
 یہیں رحمت کری تمپر پروردگار یہاں تک کہ جادوں میں شہر مکہ میں اور لی اون تمہارے
 واسطی کچھ خرچ اپنی مال سے اور زائد کپڑا اپنی کپڑوں سے اور یہی مکان میعاد گاہ ہی درمیان
 ہماری اور تمہاری تو کہا حضرت اویس نے امی امیر المومنین میں نہیں وعدہ کرتا ہر طنی کا
 درمیان اپنی اور تمہاری نہیں دیکھو نگاہ میں بہرہ تمکو بعد آج کی لیکن یہ تو سمجھاؤ کہ کیا
 کرونگا میں اویس خرچ اور لباس کو کیا نہیں دیکھتی تم مجھ پر تہ بند اور چادر صوف کی
 جب دیکھو تم مجھ کو کہ پڑا کیا مینی ان دو نو کو تو بجا ہے یہ عنایت کیا نہیں دیکھتی تم کہ گٹھی
 ہوئی ہیں جو تین میری جب دیکھو تم مجھ کو کہ پڑا فی ہو گئیں یہ دو نو تو سنرا وار ہی یہ
 پرورش کیا نہیں دیکھتی تم کہ میں لیا ہوں اپنی چرائی کے فردوزی میں چار درم
 جب دیکھو تم مجھ کو کہ کہا لیا مینی او کو تو غنچوار می بجا ہے امی امیر المومنین اگی میری اور
 تمہاری ایک گھاٹی سخت گذر ہی کہ نہیں پار ہو گا اویس سی مگر یہ لاغر ہکا دلی بدن
 والا پس ہکا کرو اپنی کو رحمت کری تمپر اللہ تعالیٰ بہرہ سنایہ کلام اونکا حضرت عمر رضی
 نے تو مارا درہ اپنا زمین پر اور چلائی زور سی اور یہ فرمایا کہ کاشش امی عمر نہ جاتی مجھ کو
 مادر کاشکی ہو جاتی وہ بانج نہ علاج کیا جاتا حاصل اسکی کا مگر وہ شخص کہ لی لیتا اس خلافت

مع لفع ولفضان اسکی کے پیر کیا حضرت اویس فی اسی امیر المؤمنین حاوتم اس طرف
 تاکہ جاؤں میں اس طرف سو حصت ہوئی حضرت عمر رضی کی کے طرف اور باکا حضرت
 اویس نے اونٹوں کو طرف اپنی قوم کے پیر سیرد کبی اونکی اونٹ اونکی اور چھوڑی اجرت
 چرائی کے اور ہو گئی واسطی عبادت کی خالی یہاں تک کہ ملی اللہ تعالیٰ نے یعنی بعد اسکی
 پھر فرزندوری کی اور ہمیشہ مشغول عبادت رہی فقط اور صحیح مسلم میں ہی کہ حضرت عمر رضی
 فی فرمایا کہ سنائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی آپ آوین گی تمہاری پاس
 اویس بن عامر ساتھ اہل بین کی قوم مراد سی پیر اونین سی قبلہ قرن سی تھا اونکو حاضرہ
 برص کا پیر چاہا ہو گیا وہ مگر گیا ہی بقدر ایک درہم کی اور اونکی ایک والدہ ہی کہ وہ اونیں
 نیکو کار ہے ساتھ اس مال اپنی کی یعنی کسی وجہ سے نہ ہی اگر قسم کہاوی اتنا تیر تو بیشک سی کری اوکو اسد تھا
 پیر اگر ہو سکی تھی اسی عمر تہ کہ طلب معصرت کری وہ واسطی تیری تو کرنا اس کام کو بعد اسکی
 بیان کی باتے حدیث یہاں تک کہ ذکر کیا ہے ملاقات جناب عمر رضی کا اونسی اور طلب
 معصرت کرنا حضرت عمر رضی کا اونسی اور دعا معصرت مانگنا حضرت اویس رضی کا واسطی
 حضرت عمر رضی کی غرض کہ بعد ان سب بابوں کی پوچھا اونسی حضرت عمر رضی کہ کہاں جاؤ گے
 یہاں سی کہا اونہوں فی اب جاؤنگا طرف کوفہ کی فرمایا جناب خلیفہ رضی کہ آگاہ ہو لکھنا ہوں
 میں واسطی کار و بار ضرور باب تمہاری کے عامل کوفہ کو کہ جو کچھ کہو تم حاضر رہی وہ اونکی
 بجا آوری میں تو کہا حضرت اویس رضی کہ ہونا میرا درمیان فقراء غیر معروف کی بہتر
 حصول اس غرت عثمانیہ ہماری سی اور اسقدر جو بیان ہو ابیان ہی بعض حدیث صحیح

مسلم کا اور دوسری روایت میں ہی صحیح مسلم کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتی تھی آپ یہ کہ بہتر تابعین کا وہ شخص ہے
کہ کہا جاتا ہے اوسکو اویس اور اوسکی ایک ماہی اور ہی اوسپر علامت داغ سفید کی سو کہنا
اوس سے کہ طلب مغفرت کری وہ واسطی تم لوگوں کے سو یہ ارشاد نبوی کہ اویس بہترین تابعین
کے صریح ہی ساتھ اسکی کہ وہ بہتر اونکی ہیں مطلقاً اور ہی ارشاد دلیل ہی اس بات پر کہ نفع لازم
کبھی ہوتا ہی افضل نفع مستعد ہی سی اور سائر علما باطنی جو عارف ہیں اللہ تعالیٰ کے سو وہ افضل
ہیں ان علما ظاہر ہی جو عارف ہیں احکام الہیہ کے اور روایت کی ہی علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ
اونہوں نے غشی اور ختم ہوا ہر طرف آٹھ آدمیوں کی تابعین میں سی کہ منجملہ اونکی ہیں حضرت
اویس رضی اللہ عنہ کہ گمان کیا اونکی قریبوں نے دیوانہ تو بنائی انکی واسطی ایک کوٹھری اگی اپنی
مکان کی اور کہا انکو اوسمیں سو اگر گذرتی تھی انہر ایک یا کئی برس کہ نہیں دیکھتی وہ عزیز و قریب
سو نہ انکا اور نہ انکا اوس چیز ہی جو ہیں لاتی تھی یہ کہ ملیوں سی پر شام کو بیچتی اونکو
واسطی افطار کے موجب متولی ہا م خلافت ہو ہی جناب عمر رضی اللہ عنہ تو فرمایا اپنی ایک بار پکار کہ موسم
ج میں امی لوگو کوٹھری ہو جاؤ تو حسب الحکم کوٹھری ہو گئی سب برابر میدان میں خاموش لاکھوں
آدھی پہر فرمایا بیٹھ جاؤ سب مگر میں والی کہ کوٹھری رہیں اسطرح تو بیٹھ گئی سوا بیسیوں کے
سب لوگ پہر فرمایا آپ نے بیٹھیں سب بیٹھیں ہی مگر جو اونہیں قوم بنی مراد ہیں وہ کوٹھری میں
تو بیٹھ گئی سب قوم والی میں کی سوا حاجت بنی مراد کی پہر فرمایا آپ نے بیٹھ جاؤ سب
بنی مراد مگر اونہیں سی قبیلہ قرن والی کوٹھری رہیں تو بیٹھ گئی سب بنی مراد اور کوٹھرا رہا

ایک شخص کہ تھا وہ مجھ حضرت اویس قرنی کا تہا جو چارویس ایک کھڑی ہوی قرنی سے
جنات خلافت ماب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کیا قوم قرن کا ہی تو عرض کیے اوسنی کہ ان
فرمایا آپ فی کہا پچھتا ہی تو اویس کو تو عرض کی اوسنی کیا درامت وراثتی ہن آپ اوسکی مال
سی ہی امیر المومنین کہ واندہ زمین کوئی درباں ہاری اٹھنی اورہ مخمون اورہ مخمخ تراوس سے
تو روئی لگی حضرت اوس سے یہ سنکر اور فرمایا تو سنرا وارتہ سے ساتھ ان باتون کی نہ وہ فی تنک
مناہی مینی اپنی سردار و محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تھی آپ اہل ہون گے
حت میں اوسکی تنہاست سی آدمی مثل لوگوں قیسمہ ربیعہ اور ہضر کے اور مروی ہی عمار بن سٹو
صی سی کہا اونون فی کہ کہا ایک شخص نے اوس قرنی سی کیسی صبح کی یا کیسی شام کی تھی تو کہا
اوهون فی صبح کی مینی درحالبکہ دوست رکھتا ہون اللہ تعالیٰ کو اور شام کی مینی درحالبکہ
کہتا ہون میں اللہ تعالیٰ کیے اور کیا یوحنا ہی تو حال اوس شخص کا کہ صبح کری تو گمان کرتا ہی
کہ نہ شام کریگا اور جب شام کرتا ہی تو گمان کرتا ہی کہ نہ صبح کریگا میتک موت اور اوسکی ذکر نے
ابہین چھوڑی ہی واسطی مومن کی خوشی اور تحقیق حق اللہ تعالیٰ کا مال میں مسلمان کی یہ ہے
کہ نہ چھوڑی واسطی اوسکی ایسی مال میں کچھ چاندی اور نہ مونا اور تحقیق امر بالمعروف اور نہی البکر
نے نہیں چھوڑا ہے واسطی کسی مسلمان کی کوئی دوست حکم کرتی ہن اونکو ساتھ اچھی بات کی
اور یہ کہتی ہن وہ ہاری عرت و آبرو کو اور یاتی حین وہ اس بات پر مددگار اپنی فاستون
سے یہاں تک کہ واندہ مارا ہے اونون فی منجوت ہون سی اور تم حد کی نہیں چھوڑو گناہ
کہ قایم ہون میں اونن واسطی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حق اوسکی کے ہر لیا رہتا اور چلی گئے

مجھ کو چھوڑ کر اور حرم ہی ہی حرم بن جہان سی کہہ او نہون فی سنا یعنی حال دین کا سو گیا
 میں کو فہ میں اور نہ تھا مجھ کو کچھ مقصود وہاں جانی سی مگر طلب اونکی یہاں تک کہ دیکھا یعنی اونکو
 بیٹھا ہوا کنارہ پر دریائی غرات کی دو پہر کے وقت میں کہ وضو کر رہی تھی سو پہچانا یعنی اون کو
 اوس تعریف سی کہ کبھی گئی تھی روبرو میری پس تھی وہ ایک شخص لاف ضعیف گندم گون گرد آلود
 سر ترشیدہ خوف ناک چہرہ تو سلام علیک کی مینی اونپر اور جواب دیا او نہون فی مجھ کو سلام کا
 اور دیکھا میری طرف پر ٹہرایا مینی ماتہ تاکہ مصافحہ کروں اونسی تو انکار کیا او نہون فی مجسی
 مصافحہ کر لیا کہتا ہوں میں کہ نہ مصافحہ کرنا اونکا اور پشیمانی حال اور دشت اور گوشہ نشینی
 اور وہ چیز کہ نسبت کی ہی اون کی طرف جاہلون فی جنون اور اختلال عقل کیے اور چو کہ تھا اونپر
 تقف اور ابتذال وغیرہ سی سو یہ چیزیں ظاہر ترین دلیوں کی واسطی اونکی کہ قصد کیا
 اونسی اسطرح کا فقر اصادقین سی اور نہیں پرواہ ساتھ انکار اوس کسی کی جو انکار کری اونپر
 اور کہی کہ یہ امور خلاف ہیں سنت کی اور حال نہ کہ نہیں جانتا ہے وہ یہ بات کہ سنت بڑی ہے
 وہ ترک دنیا ہے اور مونہ پیرنا تمام مخلوق سی اور متوجہ ہونا اور مونہ کرنا ہی طرف مولا کی
 اور ترک علاقات دنیاویہ کا تمام سوا اللہ تعالیٰ کے کہتی ہیں حرم بن جہان پر کھا مینی حرم
 کری تمہارا اللہ تعالیٰ ہی اولیس اور مغفرت واسطی تمہاری کیسی ہو تم پر گھٹ گیا کلامیرا سبب
 محبت میری کی اون کی ساتھ اور ظاہر ہونی رقت میری کی اونپر واسطی اونکی کہ دیکھا مینی حال
 اونکی سی یہاں تک کہ روی وہ اور رونی لگا میں بھی پر کھا حضرت اولیس نے کہ آؤ تم پس
 زندہ رکھی تمکو اللہ تعالیٰ امی حرم بن جہان کیا حال ہے تمہارا اسی یہاں ہی میری کسی

راہ تلافی تمکو میری طرف تو کہا میں اللہ تعالیٰ سے توبہ لے لا الہ الا اللہ سخاں
 رہا ان کا وعدہ رہا موعود لا یرکما یعنی کیسی بیجا ماتمی ام میرا اور نام میری ماکی حالانکہ
 نہیں دیکھا ہی یعنی تمکو پہلی آج کی دن سی اور نہ تمنی دیکھا ہی تجکو کیسی کہا اور سے مطلع کروا
 محکو اللہ علیہ وسلم نے بیجا نام میری روح فی تیری روح کو جسکہ کلام کیا میری نفس فی تیری نفس سے
 تحقیق ایمان والی بیجاستی ہیں آپس میں بعضی بعضوں کو اور باہم محبت رکھتی ہیں ساتھ عنایت
 آتی کے اگر یہ ملین آپس میں اور اگر یہ دور کری اوکو گہرا اور جدا کریں منزلین یہ کہہ سینی
 سیاں کرو مجھی کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت کری تمیر پروردگار کہہا
 اونہوں فی نہیں ملا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ حاصل ہوئی ہی محکو
 صحبت آپ سی فدا ہوں ماہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ملا ہوں میں اون
 لوگوں سے جنہوں فی دیکھا ہے انحصرت کو یعنی صحابی نہیں تابعی ہوں اور نہیں پیغمبرندیدہ
 رکھتا میں اس بات کو کہ کہوں اپنی اوپر یہ دروازہ کہ بنون محدث باقاضی بامفتی محکو
 میری نفس سے شعل ہے کہ جدا رضا ہوں بسبب اوکی لوگوں سی پر کھا میںی اسی بہائی میری
 پڑھو میری الکی کچھ آیتیں قرآن تشریف کی کہ سنون میں اوکو منہاری سونہ سی اور کرو
 تجکو کوئی و صبت کہ یاد رکھوں اوکو تھی کہ عشق میں تجکو دوست رکھتا ہوں بیج راہ خدا کی
 تو کہہ رہا اوہوں فی ہاتھ میرا اور شروع کیا اعوذ باللہ التبع العلم من الشیطان
 الرحمن کہہا ہی میری رب فی اور سچا قول قول مہربی رب کا ہی اور سچی بات بات میری
 مالک کی پر پڑا وَمَا حَلَصَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا لَا حَسَبَ

ما خلفنا هذا الا بالحق الى قوله العزيز الوحيم پس چنانچہ یہ ایک زور سی کہ جاننا
 میبوش ہو گئی یہ پیر بولی امی ابن حبان مگر کیا پیر جو حبان تھا اور قریب ہے کہ مرئی تو جو
 پیر یا مقام ہی طرف جنت کی یا نار کے اور مگر کیا پیر آدم اور تیزی حوالی ابن حبان اور
 مرگئی نبی اللہ نوح علیہ السلام اور مرگئی ابراہیم خلیل اللہ اور مرگئی موسیٰ نبی اللہ اور مرگئی داؤد
 خلیفہ اللہ اور مرگئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرگئی جناب خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اور
 مرگئی بنامی اور دوست میری حضرت عمر بن خطاب خلیفہ دوم حضرت محبوب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ اپنی اوسنی حجت کر ہی تمیر اللہ تعالیٰ ای او پس تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں نہیں
 مرئی ابھی وہ تو کہا کیوں نہیں تحقیق خبر وفات دی او کی لوگوں نے اور خبر وفات ہوئی او کی
 طرف میری رب تبارک و تعالیٰ کے اور ماتم پر سی کی او کی مجھسی میری نفس نے اور میں اور تو
 بھی منجملہ موت ہی کی ہیں پیر درد بھی او پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کچہ دعائیں
 مانگین دبی زبان سی پیر کہا یہی وصیت ہی میری تھو کہ خیال رکھ کتاب الہی اور خبر وفات
 مرسلین اور صالحین مومنین کے پس واجب ہی تجھ پر لازم پیر اذکر موت کا اور مت بدادہوا پنی
 دلسی طرۃ العین ہی جتیک باقی رہی تو اور در قوم کو موت سی جبکہ جاوی تو لوٹ کر اونہیں
 اور خیر خواہیہ کرتا م رسول اللہ کی اور بچا اپنی کو اسبات سی کہ الگ ہو جاوی تو حیات
 سے پس جدا ہو جاو گیا تجھسی دین تیرا در حالیکہ نہ معلوم ہو گا تھو پس داخل ہو گا تو آگ میں
 اگر چہ تو گیا تجھسی دین اور دعا کر اللہ تعالیٰ سی واسطی میری اور اپنی نفس کے پیر کہا
 اوہوں نے اللہ پیر شخص کہتا ہی کہ دوست رکھتا ہوں میں تھو تیری راہ میں اور ملا

مجھے اگر سبب تیری یعنی اخلاص ہی نہ غرض ہی ایسے دکھلاؤ مجھ کو موت اسکا جنت میں
 اور ملاؤ مجھ سے اسکو ایسی گہرا سلام میں اور گہبان رسو اسکا دنیا میں جہنم کہ رتہ
 یہی یہ روز رانی کہ اسکو دنیا سی ساتھ تھوڑی چیز کے اور اسکو واسطی اس چہرے کے دی ہے
 وہ توئی اسکو اپنی نعمتوں میں اور کر مرہ شاکرین میں اور خدادی اسکو میری طرفی حیر و برکت کی
 پہر کھا اسلام علیک رحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمیں دیکھوں گا میں تنگو پہر بعد آج کی دن کی حیرت کری
 تجھ پر روزگار میں بیشک کردہ بانا ہوں تھرب کو اور سیندہ ہی محلو تھہائی اور گسائی اسو
 کہ میں ایک شخص کثیر العہد ہوں جہنم کہ میں میں ساتھ ال لوگوں کی رتہ تو مت سوال کر یا میرا
 اور رتہ چوڑھنا مجھ کو اور جان لی کہ تو ہر وقت قریب ہی میری دلی اگر چہ نہ دیکھوں میں
 تجھ کو اور تو مجھ کو اور یاد رکھنا اور دعا کرنا واسطی میری کہ میں دعا کرتا ہوں گا واسطی میری اور یاد
 کیا کروں گا تجھ کو انشاء اللہ تعالیٰ ایسے اب حیرت ہو تو واسطی اور حاتا ہوں میں اس طرف
 یہ حیرت کی میں ایسی بات کی کہ چلوں میں ساتھ الکی تھوڑی دیر چند قدم تو نہ مانا اوں ہوں
 اس بات کو میں جدا ہوا میں اولیٰ اور شروع کیا میں رونا اور وہ بھی روتی جاتی تھی
 اور دیکھ لیتا تھا میں اوں کو پہر پہر بیان تک کہ علی گئی وہ بعضی گلیوں میں پہر سوال کیا میں
 اوں کو لوگوں میں اور ڈھونڈا میں اوں کو لیکن نہ ملا مجھ کو فی اس شخص کہ بتاوی مجھ کو چہ بتا
 اوں کا اوں نہیں گذرنا مجھ کو فی جمعہ کہ دیکھتا ہوں میں اوں کو ابکہ و بار خواب میں فقط کہتا ہوں
 میں کہ یہ کہنا الیسر کہ وفات کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی اور نہ کہنا رسول اللہ ساتھ وصف
 رسالت کی جیسا کہ کہا ہے ساتھ اوصاف کی اور انبیا کو یا قبل میں واسطی عتقاد کے

اور کمال فضیلت مشہور کیے گئے اور حکام ہونی آپ کی شرافت اور سرداری کی کہ نہیں محتاج ذلت شریف
 آپ کے طرف رجحان اور بزرگی کی کیا نہیں دیکھتا تو کہ اصحاب تنازعہ ہم جیکہ ذکر کرتی ہیں امام شافعی کا
 تو کہتی ہیں قال الشافعی اور جب ذکر کرتی ہیں بعضی اصحاب وکی کا تو ذکر کرتی حدین فضل و کمال اور کیا
 ہی پس کہتی ہیں گویا ہی امام حنفی اور سید جلیل یا مثل اس کی اور سید طبع رجحان کی جاتی ہی بعضی امر کی
 وقت ذکر اس کی کی واسطی مشہور کرنی فضیلت اس کی اور نہیں ذکر کرتی جاتی ایسی الفاظ ساتھ نام بادشاہ
 اس واسطی کہ جب کوئی شئی مشہور ہو جاتی ہی ساتھ کمال فضل و شرف کی تو نہیں محتاج ہوتی ہر وقت
 رجحان و تعریف کی بہت اور بسا اوقات واقع ہوتی اس کی رجحان میں تفصیل پس شہرت قدر اور ان کے
 معنی ہی ذکر اوصاف سی اور ترجمہ معنی غنہ کی نزدیک ہزار اسم مبارک میں یہ وجہ وجہ ہے
 کہ حضرت اویس عاشق جناب رسالت مآب تھی اور عاشقوں کو نام محبوب سی گوشتی و تشفی ظاہر
 ہو جاتی ہے کہ نہیں ہوتی وہ ذکر اوصاف میں کہ اکثر اوصاف مشترک ہوتی ہیں بخلاف اعلا
 کے واللہ اعلم اور مروی ہی اصبح رحمہ اللہ سی گویا انہوں نے تھی حضرت اویس جبکہ تمام
 کیا کرتی تو کہتی یہ شب شب کو ع کی ہی پس کو ع میں رتنی یہاں تک کہ صبح ہوتی اور کہتی ہے
 یہ شب شب سجود کی ہی پس سجدہ میں ہوتی یہاں تک کہ صبح ہوتی اور عادت تھی آپ کے
 کہ ہر شام کو صدقہ گردیا کرتی تھی جو کچھ ہوا کرتا آپ کی گھر میں بھی ہو ہی کھانا اور پانی سے
 پھر فرماتی اسی اللہ جو کوئی عرجاوی بہو کہ سی تو مت مواخذہ کرنا میرا اس کی طرف سی
 اور جو مروی برہنگی سے تو مت پکڑو چلو اس کی جرم میں اور مروی ہی نصر بن ابی
 کھا انہوں نے تھی حضرت اویس کہ چین لایا کرتی تھی ٹکڑی کھانی کی گھوڑوں پر سے

یہ رہتی ہوئی اور صدقہ کرتی اور ہمیں سبھی اعصاب کو اور کھاتی اعصاب کو اور کھاتی اعصاب کو اور کھاتی اعصاب کو
 ہر اہل دین ہو پڑھتا ہوں تیری طرف سے ہر ہر کوئی بیٹھی ہوئی اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے
 کہہ دیا ہوں فی جہاد کیا ہمیں آؤں یا نہ آؤں؟ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں اور اوس قرنی ساتھ
 ہماری تھی پھر جب لوٹی ہم وہاں سے انصراف کی تو بیمار ہوئی اور اوس تو بٹایا ہمیں اور کو سواری
 میر تو سہیل کی شدت مرض سے اور وفات کی یہ اور اتارا ہمیں اور کو بس نگاہ بانی ہمیں ایک قبر کو
 ہوئی اور بانی اور نفس اور جنوط تیار کر رہا ہوا تو غسل دیا ہمیں اور کو اور کھایا اور غار میں رہی اور
 اور دفن کیا اور علی وہاں سے بعد فراغت کی بس تھوڑی دیر چل کر کہا ہمیں سے بعضوں نے
 کہ اگر لوٹ کر سچان لیتی ہم جگہ انکی قبر کے تو بہتر تھا سو سو اسی لوٹی ہم اور ان کی قبر کے طرف بس بانی
 ہمیں قبر اون کی اور نہ کوئی علامت اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابی بلیس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اور ہوں فی
 پکار ایک پکارنی والی فی دن جنگ صفین کی کہ کیا ہے درساں تمہاری جماعت کی اور سے
 تو وہ بولا اور کو لوگوں نے اوس یا یا اور کو درساں مقتولوں کے اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں
 واللہ اعلم حکایت مروی ہے کہ ربيع بن خثیم رضی اللہ عنہ کو کہا گیا جواب میں کہ مہموئہ سودا
 بی وی تمہاری ہی حاجت کی یہ خبر کہ دریافت کیا اور ہوں فی اوس مہموئہ کو لوگوں سے
 اتو پادیا اور کو کسی نے تو گئی یہ اور کو دیکھنی کو پس پایا اور کو کہ چار تھی تھی بہترین
 تو کہا اور ہوں فی دلیں میں البتہ توقف کر کے دیکھو کیا عمل اور کو کہ کیا کرتے ہے
 تو رہی یہ اور کو پس سو پایا اور کو کہ نہیں زائد کرتی تھی کچھ فرائض پر پور چاہتا ہوں
 تو انکی طرف اتنی بکری کی اور دو ماہ دو ماہ اور کو خود یا پیر دو ماہ دو ماہ کر دو ماہ پایا

او کو اسکا اور سسطح کرتی رہیں وہ تین دن تک پس کہا اونہون فی میمونہ سی تیسری دن
 اسی نیکیت کیون نہیں پلاتی تو مجکو دودہ اور کاسوا اس بکری کی کہا اوسنی اسی بندہ خدا نہیں
 یہ بکریں میری پرکھائی کیون پلاتی ہی تو مجکو دودہ خاص اس بکری کا جبکہ نہیں کوئی تمہاری
 کہا یہ خاص بکری ہی مجکو سوا سسطی کہ بیون دودہ اسکا اور پلاون جسکو چاہون پس کہائی
 اسی نیکیت کیا نہیں خدمت اور محنت تیری زائد اوس ہی کہ دیکھتا ہوں میں تو بولی نہیں جان لی
 کہ میں صبح کرتی ہوں اور نہ شام ایک حال پر ہرگز کہ تمنا کروں میں زائد کی اس حاجت سی و حالیکہ
 راضی ہوں میں ساتھ اوس چیز کے جو مقسوم کر دیا ہی اللہ تعالیٰ نے واسطی میری پرکھائی اسی
 ولیہ اطلاع دی گئی ہی مجکو خواب میں کہ تم بیوی میری ہو گی جنت میں تو اس وقت پوچھا اونہون
 نے مجھی کیا تو ہی بیچ بن خشم کہائی مان پر کہا گیا واسطی راوی اس حکایت کی کہ کو جان لیا
 اوس بیوی فی او کو کہا راوی فی شاید دیکھا ہو گا اونہون فی خواب میں مثل دیکھنی بیچ کے
 کہتا ہوں میں یہ قول راوی حکایت کا صحیح ہی اسواسطی کہ یہ محتمل ہی لیکن نہیں منقطع
 ہونا اسپر او کا خواب میں فقط بلکہ جائز ہی کہ ہو بطریق کشف کی بنیاد میں باین طور کہ گئی ہو
 اوسنی یہ بات پس سن لیا ہوا تہون فی یا مشاہدہ کیا ہوا اسکا حال سکریں کہ یہ منجملہ حالات وارڈ
 سے ہی او پر اولیا اللہ کے جو مشہور ہیں اوسنی اور تحقیق بیان کیا ہے مجھی بعضی بزرگوں نے
 کہ کہا گیا ہی اوسنی بیدار یہیں کہ بیوی تیری جنت میں فلانی عورت ہی صالحات مشہورہ سی
 راضی ہوا اوسنی اللہ تعالیٰ اور منتفع کری ہمکو او کی برکات سی حکایت
 منقول ہی شیخ ابو محمد حریری رضی اللہ عنہ فی آیا میری دروازی پر ایک باز شہب

پس یکڑسکامین اور ٹر زامین چالیس برس تک کہ ہمیشہ لگاتار حال ماسیدہ کی کہ غالب
 آون میں اوسیر یاوکی مثل پر لیکن نہ قادر ہوا میں یہر پوچھا اونس کی کسی کی کیا ہی وہ باز تہب
 کہا وہ عبارت ہی ایک شخص سی خو آیا تھا پاس جاری رابطہ میں بعد عصر کے اور تھا وہ ایک جوان
 زرد رنگ پریشان مال سر برہنہ اور برصہ قدم پس جدید کیا اوسی وضو کو اور نماز پڑھی یہر
 بیٹھا اور ڈالائے پاسبین منور تک مراقبہ کو یہر جب نماز پڑھی اوسنی ہماری ساتھ مغرب کے
 تولد اوسکی پہر بیٹھ گیا مراقبہ اوسی طرح اور آیا گا گاہ آدمی خلیفہ وقت کا واسطی بلائی ہم لوگوں
 کے دعوت میں تو گیا میں قریب اوس حواں کی اور کہامی اوس کیا ہی مرضی تمہاری یہ
 کہ چلو ہمراہ ہماری طرف گھر خلیفہ کے تو اوٹھایا اوسنی سراپا مراقبہ سی اور بولاس یاس کل غنہ
 طرف گھر خلیفہ کے یکس خواہش رکھتا ہوں میں اسوقت عصبہ کرم کی کہ قسم ہی حلوی کی پس خیال کیا
 مٹی اوسکی اس کسی کا جبکہ نہ موافقت کی اوسنی جماعت فقر کی اور ڈھونڈ می الگ خواہش
 ایسی اور کہامی اپنی دل میں یہ اسی قریب العہد اور نو آموزی ساتھ تصوف کی زمین حاصل
 ہیں اسکو بھولی آداب طریقت کی اور چلا گیا میں طرف دار خلیفہ کی پس کہایا ہمنی اور سنا ہمنی
 جو کچہ بچا ہا اور جاست ہوئی مجلس آخر شب میں یہر جب آیا میں رابطہ میں تو پایا اوس
 حواں کو اوسی حال یہر تو بیٹھ گیا میں اپنی مصلی یہر توڑی دیر تک یہر جوم کیا میری کہوں
 یہر ملیندی تو گا گاہ دیکھامی خواب میں ایک جماعت کو اور سنا کسی کہنی والی کو کہہتا ہے
 یہ زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس قریب گیا میں لگی
 تا سلام عرض کروں حضرت پر تو یہر لیا آپ فی وجہ شریف اپنا میری طرف سی یہر مکرر ہو

کیا میں آپکی اور حضرت مونہ پھیری لیتی تھی مجھسی اور نہیں اتنا فراق فرماتی تھی میری طرف اور نہ کچھ
 جواب دیتی تھی پس ڈرا میں اس خطاب رسالت تاب سی اور عرض کی مینی امی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کیا گناہ سرزد ہوا مجھسی اور کوئی خطا عمل میں آئی مجھ پر غلام سی کہ آپسا کریم و رحیم مونہ پھیری
 میری طرف سی تو ارشاد فرمایا آنحضرت صلعم فی کہ ایک فقیر میری امت کا طلب کر رہی تھی ایک خوش
 اپنی اور سستی اور پیاسی گری تو بہم رسانی میں اوسکی مطلب کے پس چونکہ پڑا میں ماری خوف کے
 اور گیا طرف اوس فقیر کے تو نہ پایا مینی اوسکو اوسکی مقام پر اور سنا مینی آواز کہ ملتی دروازہ کا
 تو نکلا میں اوسکی طلب میں اور پایا اوسکو کہ اوسوقت نکلا تھا پس پکارا مینی اوسکو اسی جوان صبر
 اور توقف کر اتنا کہ حاضر کروں میں وہ خواہش تیری کہ طلب کیے تھی تو فی تو پھر کر دیکھا اوسنی
 میری طرف اور یو لاجب طلب کر رہی تھی کوئی فقیر خواہش اپنی تو نہیں لانا تو واسطی اوسکی
 یہاں تک کہ شفیع لانا ہی وہ تیری طرف ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کو تو اب نہیں اوسکو عرض
 طرف اوس خواہش کی پھر چوڑ دیا مجھکو اور چلا گیا راضی ہوا و نسی اللہ تعالیٰ اور غنیمت کر رہی ہموگو
 برکات سی اور کیا خوب کہا ہی کسی فی یہ شعر

طلب الغنی من صاحبی فلجانی ان الفقیر الی العنی لم یغن

ترجمہ طلب کیا مینی تو نگری کو صاحب اپنی پس جواب دیا مجھکو کہ تحقیق فقیر طرف غنی کی مبعوض ہے +
حکایت منقول ہی حضرت سہری سقطنی رضی اللہ عنہما کہ انہوں فی بٹھار میں واسطی وعظ
 کے ایک دن جامع مسجد میں مدینہ منورہ کی پہر جب شروع کیا مینی بیان تو سامنی اکثر اہوا
 میری ایک جوان خوبصورت فاضل باس والا اور ہمراہ اوسکی چند مصاحب اوسکی تھی سنا

اوسنی محبت کہ ہماری اپنی وعظ میں کہ تعجب ہے ضعف ہی کہوں کر مافرمانی کرتا ہی وہ قوی کی
 سو یہ سکر شغیر ہو گیا رنگ اوسکا اور چلا گیا پر دوسری دن جب بیٹھا میں وعظ کو تو آیا وہ
 شخص راگاہ رو برو بس سلام علیک کی اوسنی اور پھر بھی دو رکعت نماز اور کہا ای سری سنا تھا
 ملی تھی کلکو کہ کسی تھی تم تعجب ہے اوس شخص سے کہ ضعیف ہی یہ کہیسی مافرمانی کرتا ہی وہ قوی
 کے سو کیا معنی ہیں اس کلام کی کہ ملی نہیں کوئی قوی تر مولیٰ ہی اور ضعیف تر سدا سے
 حالانکہ یہ مافرمانی کرتا ہی اوسکی پس تھوڑی دیر کھڑا اور چلا گیا اور یہ آیت تیری دن پہنی ہو
 کیری سعید اور ہر کوئی ہمراہ اوسکی اور لولا ای سری کیسی راہ وصول ہی اللہ تعالیٰ کے طرف کہانی
 اگر ارادہ کرتا ہی تو عبادت کا لالہ ہم یکڑ روزی دن کی اور قیام شب کا اور اگر ارادہ کرتا ہی
 اللہ تعالیٰ کا تو ترک کر ہر اوس چیز کو کہ سوا اوسکی ہے پہنچی گا تو طرف اوسکی اور ست سکونت کر کر مسافر
 اور ویرا لون میں اور مغایر میں تب کھڑا ہو گیا وہ یہ کہہ کر اللہ یہ چلو گناہن مگر دشوار رہا میں
 اور چلا گیا پر بعد حیدر ورون کے آئی سری پاس بہت علام اور یوچا اوسوں کی محبت
 کیا ہوا احمد بن یزید تب کہانی نہیں جاسا میں اوسکو گر ایک شخص آنا نہا میری پاس اس صفت
 کا سو گنگو ہوئی محسوس اوسکی اس طرح پہر میں معلوم محکوم حال اوسکا کہ ااون علامون فی قسم
 آپ کو اللہ تعالیٰ کے جب دریافت ہوا آپ کو کچھ حال اوسکا تو مطلع کرنا ہم کو اور نہانا ہم کو مقام
 اوسکا سو گذرا ایک سال کہ معلوم ہوئی کچھ خبر اوسکی پہر ایک بار بعد عشا کی بیٹھا ہوا تھا میں ای
 کہ میں کہ ماگاہ کھڑا کھڑا کسی فی دروازہ تو آواز دی ملی اوسکو اندر آنی کے سو ماگاہ تھا
 وہی جوان نامہ ہی ایک کملی کرسی اور اوڑھی ہوئی دو سری کملی کا یہ ہوئی اور تھا اوسکی

ہاتھ میں ایک زنبیل کہ پڑی تھیں اوسمیں گتیلین جوارون کی پس پوسہ دیا اوسنی
 میری پیشانی پر اور کہا اسی سری آزاد کر می تم کو اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سی جیسا آزاد کیا
 تہنی نچو غلامی سی دنیا کی پس دیکھا مینی اور ارشاد کیا اپنی ایک رفیق سی کہ جلد جا اسکی اصل
 و عیال کی طرف اور خبر کر او کو اسکی سو کہا اوسنی جا کر تو آئی بیوی اوسکی ہمراہ ہی ہوئی ٹرکے
 اور غلاموں کو پراندز آکر ڈال دیا اوسنی اوسکی گود میں اوسکی لڑکی کو اور پہنی ہوئی تھی زیور
 اور لباس فاخرہ اور بولی اپنی خاوند سی کہ بیوہ کر دیا تو فی نچو حالانکہ تو زندہ ہی اور یتیم کیا
 تو نے اپنی بیٹی کو در حالیکہ تو زندہ ہی حضرت سری فرماتی ہیں یہ سنکر اوس ان فی دیکھا
 میری طرف اور بولا نہیں یہ حق و فایہر متوجہ ہوا اون دونوں کی طرف اور کہا واللہ تم دونو
 ثمرہ فواد ہو میری اور محبوب ہو میری دلکی اور یہ فرزند میرا محبوب تر مخلوق کا ہی میری نزدیک
 مگر ان حضرت سری رضنی کہا تھا جی کہ جو چاہے رہنا ہندی اللہ تعالیٰ کے وہ منقطع ہو جاو
 تمام ماسوی سی اوسکی پر دور کیا اوسنی اپنی لڑکے کی بدن سی جو کچھ کہ وہ پہنی ہوئی تھا
 اور کہا بیوی سی دی یہ مال گر سنہ اور برعہ بد لون کو پہر پہاڑ کر لکڑا اپنی ایک کلسی کا پہنا یا
 اوس لڑکی کو تب بولی عورت اوسکی واللہ نہ کیوں گی میں اپنی لڑکے کو اس حالت میں اور چہین لیا
 خاوند سی وہ لڑکا پس جب دیکھا اوس جوان فی کہ مشغول ہوئی وہ لڑکے سی تو اوٹھ کھڑا ہوا
 اور کہا ضائع کری تہنی آج رات کی رات میری درمیان میری اور تمہاری اللہ تعالیٰ ہے اور نکلا
 جانی کو پس شور پڑا میری گھر میں روئی کا پہر کہا اوسکی عورت فی اسی سری اگر پہر آوی پائین
 آپ کہی خبر اسکی تو ضرور مطلع فرمانا نچو کہا مینی اچھا انشا اللہ تعالیٰ پہر اچھا چیدا یا م کے

اپنی میری یاس ایک بڑھانہ بولی اسی میری موصیہ میں ابک جوان ہی کہ طلب
 کرتا ہی آگیا تو کیا میں اور دیکھتا وہی حوالن کو لڑا ہوا زمین پر اور کامی تکتہ او کی سر کے نیچے ایک
 اینٹ تھی تو سلام طلب کی اپنی اوکے تھی یس کو ملن اوکے تھی اکھن ایسی اور کتا ایسی میرے
 کتا دیکھتی ہوئی کہ بخشی جاوےں دھڑکی میری وہ گاہ دوسرے دھڑکی تھی مجھی کہ ایسی مان پھولا
 کیا بخشا جاوے گا مجھ کا کہ کتا مانی مان لولا میں ڈوبا ہوا ہون گنا ہون میں گنا مانی وہ نجات
 دیتی والا ہی ترقیوں کا پھر لولا میری دلمہ میرے ہتھ ملان میں گنا مانی آیا ہی حدیث شریف میں
 کہ لایا جاوے گا نائب شخص قیامت کی دن اور مال یہ کہ ہون گی او کی ساتھ اہل خصوصیت او کی
 پس کہ جاوے گا او کی مدعوں میں کہ الگ ہو جاوے اور چھوڑ دواسکو تحقیق اللہ تعالیٰ عیوض کیا
 تمکو تمہاری حقوق کا یہ کہ اوکے اسی میری میری یاس چند دراجم ہیں کہ جمع کیا ہے
 او کو مینی ہونی کتا ہون مانی سو بعد فات میری خریدنا البنی کا محتاج اور کہن میرا وصیت
 خبر کرنا میری اہل و عیال کو کہ بد لین وہ کفن میرا خرید کر مال حرام سی یہ عیال مان میں تھوڑی
 دیر تک او کی یاس نو پر کو لین اوکے تھی اکھن مانی اور چھوڑ دے یہ ترقیہ میل ہن
 فلیجمل العاملون اور کوچ کر گیا دوسری رسم فرامی اوکے تھی تعالیٰ یہ لپی لپی روپیہ اور خرید
 مینی اوکے تھی محتاج اوکے جا کر بار زمین اور لولا او کی طرف لونا گاہ دیکھا مانی کو گون کو کہ
 دوڑی جاتی ہیں بوجہ مانی اوکے دریافت کر نیو کہ کہا خبر ہے کہا او ہون فی کہ وفات کی ہے
 ایک ملی فی اولیاء اللہ تعالیٰ سے چاہی ہیں ہم کہ شریک ہون او کی نماز میں بہرہ میں اور
 نہ لایا اور نماز پڑھی ہم نسب فی او سپر اور دفن کر دیا او کو پھر بعد ابات مدت کی آئی اہل و عیال

اوسکی دھوڑتی ہوئی خبر اوسکی تو مطلع کیا مینی اوسکو اوسکی وفات سی پہر اگی آئی ہوئی اوسکی
 روتی ہوئی تو بیان کیا مینی اوس سی حال اوسکات پوچھا اوسنی جیسی یہ کہ دیکھون میں تاکر
 قبر اوسکی کہا مینی خوف ی بجایہ کہ بدو تم کفن وغیرہ اوسکا کہا اوسنی ایسا نکر وں گی میں واسد تو
 دکھائی مینی اوسکو قبر اوسکی تو نہایت روئی وہ اوسکو دیکھ کر اور حکم کیا واسطی لانی دو گواہون کی
 پھر جب آئی وہ دونو آزاد کیا اوسکی اگی اپنی سب لونڈیوں کو اور وقف کر دیں سب زمینیں
 اپنی اور صدقہ کر دیا تہا تمام مال اپنا اور بیٹہ کئی اوسکی قبر پر یہاں تک کہ وفات کی وہیں حجت
 کر سی پروردگار اون دونو پر اور کیا خوب کئی کئی ہن یہ اشعار اسی مضمون میں ہیں:

بذلوا البقوس وانفقوا الاموال
 قبل الممبات وایتموا الاطفال
 طلبوا السباق وخففوا الاثقال
 حذرو المفوات وفکروا الاغلاک
 کانت نتیہ علی النعیم دلاک
 طلب النجات وکاید والاھوال
 ولقوا شجونانی السری وکلاک
 رتبا تفوق الفرق دین صلاک

بان الذین یجتنبوا الاشغال
 ترکوا النساء کانهن اراھل
 وتجنبوا ونعطشوا وتضرعوا
 وتغربوا تغربا عن اھلہم
 فطمعوا عن الدنیا بقوسا طامعا
 خافوا البیات فشرعوا بعزيمة
 حتی اذ بلیت ضی الجسادھم
 ورجوا جناب ملیکھم فجام

ترجمہ ممتاز ہوئی وہ لوگ کہ پرہیز کیا اونھوں فی دنیا کی شغلوں سی اور صرف کیا جانوں اور انھوں کو
 اللہ کی راہ میں بیٹھوڑا عورتوں کو گویا کہ وہ بیوہ ہیں قبل مرنی کے اور یتیم کر دیا بچوں کو

اور ہو گئے رشتی ہیں اور بیانیسی رشتی ہیں اور لاغر ہوئی ہیں طلب کیا ادھوں فی نسبت لیجانی
 کو اور ہکا کیا تو ختم آیا اور مجر د ہو گئی اور چھپ گئی الہیازہ اپنی سی خوف کیا فوت ہوئی کا اور ہکا کیا
 ایکو قید اور طوق سی حد کا دما سی ایسی حالتوں کو کہ ہمیشہ سی تہین دہ خیر ان ہو تہن او پیرستون
 کے نازمین با خوف کما اونون فی شب خون کا پس دلسن بانہی ساتھ ارادہ طلب تہجات کے
 اور اوٹھایا شقتون کو یہاں تک کہ بوسیدہ ہوئی لاغری سی بدن اوکی اور اوٹھایا ختم کو
 اندھیری کی جلی مین اور تعب کی پیر منزل کی اونون فی مارگاہ مادشاہ مین پس عطا کی اوکو
 مراتب کہ بلند ہن فرقدین سی رتبہ ہن **حکایت** مردی ہی کہ ہوا سب ترک ریاست
 وغیرہ حضرت ابراہیم بن ادھم کا رہ باوجود ہوئی اوکی کے اولاد سلاطین سی یہ کہ گئی تھی وہ لیکن
 شکار کو پس ہاگی ایک توٹری اور ایک خرگوش انکی روبروسی تو دوڑی سی بھی اوکی پس آوا
 اوکو ایک ماتف ہی کہ کیا آئی وسطی پیدا کیا گبا ہی تو یا ساتھ اسکا م کی حکم کیا گیا ہے تو پیر نکلی
 دوسری آواز عجیب کی زمین کے ہرنی سی کہ واسد نہ اسو سلی پیدا ہوا ہونین اور یہ ساتھ سی
 مامور ہون تو اوٹری پڑی یہ اپنی گھوڑی سی پہلے ایک چر دا ہی سی کہ نو کرتا وہ انکی باب کا
 پس لیا او پس سی جبہ او سکا کہ تھا صوف کا پیر ہین ببا او سکو آوردی دیا او سکو گھوڑا اور کل
 سار دسا ان اپنا اور چلی گئی جنگل مین اور ہوا حال اونکا جو کچہ کہ ہوا راضی ہوا ونسی پروردگار
حکایت مردی ہی کہ ایک بار شیخ الو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی رہ نکلی وسطی
 شکار کے اور وہ اوسدن مادشاہ تھی کرمان کے پس تپہ پیری طلب کا مین یہاں تک کہ پہنچی
 ایک بیٹ پڑ جنگل مین تنہا پس نگاہ ملا اوکو ومان ایک جوان سوار ایک شہر ہراور گرداوی

اردلی میں تھی اور بہت درندہ سی پھر جب دیکھا بادشاہ کو تو دوڑی اوسکی طرف بقتضہ اندکی
 پس ڈانٹا اور منع کیا اوکو اوس جوان فی اور پاس اگر سلام علیک کی بادشاہ سی اور کہا سی
 بادشاہ کیا سقد غفلت اسد تعالیٰ کی طرف سی مشغول ہوا تو ساتھ اپنے دنیا کی اس طرح کہ بھول
 گیا آخرت کو اور متوجہ ہوا ایسا اپنی لذات خواہش میں کہ نہ یاد آئی تھو خدمت اپنی مولا اور مالک کے
 سوا اسکی نہیں کہ وہی تھو اسد تعالیٰ فی دنیا تامل اور قوت لی تو اوس سی اور طاعت الہی کی سکویا
 تو فی اوسکو ذریعہ اپنی عدم توجہ کا اوس طرف سی پس در میان اوس حال کی کہ وہ جوان سی باتین
 کر رہا تھا بادشاہ سی آئی ایک بڑہیا ماتہ میں لی ہوئی پیالہ پانی کا اور دیا اوسنی وہ لاکر ماتہ میں
 اوس جوان کی تو پیالہ اول اوس جوان فی اوس میں سی پھر دیا بچا ہوا اوس میں کا بادشاہ کو پس بچا
 اوسنی وہ پانی اور کہا اوس بادشاہ فی نہیں لی ہی مینی کہی کو فی ایسی چیز لہذا و شیرین اور سرد
 زائد اوس سے پھر غایب ہو گئی وہ بڑہیا کہا جوان نے اسی بادشاہ پیہ بڑہیا دنیا تھی کہ مقرر کر دیا
 اسکو اسد تعالیٰ نے واسطی میری خدمت کی سو نہیں محتاج ہوتا میں طرف کسی چیز کے مگر یہ کہ حاضر
 کرتی ہی ہیراوسی وقت اسکو بھر گزرنی خیال اوس چیز کے میری دلیل کیا نہیں سنا تو فی اسی بادشاہ
 کہ اسد تعالیٰ نے جب پیدا کیا دنیا کو تو فرمایا اوس سی اسی دنیا خدمت کرنا تو اوس شخص کی کہ
 خدمت کری وہ میری اور خدمت لینا اون لوگوں سی جو خادم ہوں تیری سو جب دیکھا بادشاہ
 فی یہ معاملہ تو سچی تو بہیکے اور ہوا حال اسکا جیسا کہ ہوا راضی ہوا و نشی اسد تعالیٰ اور متغیر کرتی
 تھو اوکی برکات سی اور کیا خوب کہا ہی کسی نیا اسباب میں

سرچشمہ محروم ہوا میں جیکہ ہو گیا صدام تیری ہی اور دور کیا تجہ پیر سرور پرتیری ہمتوں ہی
 اور تہی حوادث آگیا کرتی تہی جھپیر پس ڈر گئی محسی صی کہ ہوا تسم تیری ہی حکایت
 مقول ہی حضرت مالک سے دیار صی اللہ صی کہ دریافت کیا اویسی کسی فی سبب او کی توبہ کا فرما
 اونوں لی تہا میں پہلی جود کو تو الی کا اور سہت بیا کر ماتہا پیر شراب کو پھر فریہ ہی میں سنے
 ایک لوڈی حسہ اور واقع ہوئی تخت او کچی میری دل میں پیریدہ ہوئی میری اوس ہی ایک
 لڑکی تو عاشق و شعیستہ ہو گیا میں اوس لڑکی پر برب یاول علی لگی وہ رہن یر تو اور رائد
 پیار صی معلوم ہوئی لگی محکو اور مالوفہ ہوئی وہ محسی اور میں اوس ہی سبب کہ تہا میں طرف
 شراب رو بردہ ہی کو تو آتی اور دنی محکو کہینچہ اور گرا دیا کرنی میری کپڑو پیر برب ہوئی وہ دو
 برس کی تو وفات کی اوس تو نہایت رخ و طلال ہوا محکو او کی جدائی کا پیر ایک بار شب برابر
 میں کہ تہی وہ شب جیہ ہی سو یا میں بہت شراب پیکر اور نہن پڑ ہی تہی می نماز عشا کے
 ہی پس دکھا میںی خواب میں کہ گویا اہل قبور نکالی گئی انہی قبروں ہی اور شریر یا ہوا ہی مخلوق
 میں اور میں ہی ساتھ اونکی ہوں سو ہی حال میں سی مہنی ایک آہٹ اپی بھیجی سی تو پیر کر دیکھا
 مینی اوس طرف پس پاپامی پڑا اثر وہا سیاہ رنگ زرد چشم کہ مونہ کھولی ہوئی دوڑا تہا ہی
 جھپیر تو ہر گام میں او کی رو بردہ سی کہہ لگی اور غالب ہوا جھپیر نہایت خوف اور اوس ہی تہا میں
 کہ ہر گام جاتا تہا میں راہ پیر ناگاہ ملا محکو ایک شیخ صاف لباس خوشبودار تو سلام علیک کہنی
 اوس ہی اور جواب دیا اوس ہی میری سلام کا کہہ مینی اوس ہی اسی شیخ بجا و محکو اور فریاد ہی

کرو میری کہا اوس شیخ فی مین منیف ہون اور یہ اتر دیا تو جی ہی مین ہنن قادر اسپر کہ
 رو کون اسکو تجھی لیکن چلا جا بہاگنا ہوا شاید اللہ تعالیٰ کوئی سبب کردی واسطی تیری نجات کا
 اس موزی ہی پہر بہاگنا شروع کیا مینی سامنی اپنی پس چڑہ گیا مین ایک ٹیلی بہ ٹیلون قیامت
 سی کہ دیکھا مینی اوس سپری طبقات دوزخ کو سودیکھی مینی ہونا ک امور اوسکی اور قریب تھا کہ جائیڑ
 مین اوسمین گہر اتر دہی سی کہ وہ دری پی میری تھا کہ اتنی مین پکارا ایک پکاری والی فی اشی شخص لٹ
 اس طرف سی کہ ہنن ہی تو اسکی اہل سی تو کچہر اطمینان ہوا محجوا اسکی اس کہنی سی اور لوٹا مین ایک
 بازو کی طرف تو لوٹا وہ اتر دیا ہی میری چچی اوسیطح مونہ کہولی ہوئی تو پہر پکارا محجوا کہنی سپر
 آیا مین نزدیک اوسی شیخ اول کے اور کہا مینی اوس سی اسی شیخ سوال کیا مینی تجھی یہ کہ بچا تو
 محجوا اس اتر دہی سی تو نہ قبول کیے تونی داد و فریاد پس رو یا وہ شیخ اور بولا مین صغیف ہون
 لیکن جلد طرف اوس پہاڑ کی جو دکھتا ہی کہ بیشیک اوسمین امانتین مین مسلمانوں کی سو اگر
 ہوگی تیری ہی اسی مین کوئی امانت تو عنقریب مدد اور نصرت کریگی وہ تیری پس نظر آیا محجوا
 ایک گول پہاڑ کہ اوسمین کٹر کپین تھین جا بجا اور رنگت ہی تھی پردی ہر کٹر کے کہنوہ پر اور ہر ایک
 مین لگی تھی دود کو اڑھ سونی کے جڑاویا قوت و موتیوں سی اور ہر دروازی پر پڑا تھا پردی شیم کا
 پہر جب دیکھا مینی اوس پہاڑ کو تو بہاگنا مین اوسکی طرف اور اتر دیا ویسی ہی دوڑا آتا تھا
 میری چچی یہاں تک کہ جب پہنچا مین نزدیک اوس پہاڑ کے تو آواز دیا ایک فرشتہ فی کہ اوٹھاؤ
 پردی اور کہو کہ کٹر کپین اور جہانکو کہ شاید واسطی اس خوفناک کی درمیان تمہاری کوئی امانت
 ہو کہ بچاوی اوسکو وہ اوسکی دشمن سی سو کیا ریگے اوٹھی پردی اور کہولی کو اڑ اور جہانکا محجوا

او میں ہی بہت لڑکوں کی کہ موہ اوگی روٹس ماسد جادو کی ہی اور یاس آہیچا تھا میرے
 وازد مایس نہایت حیران ہوا بن ایسی کام میں کہ اس میں بیکار ایک لڑکی فی اور زروں کو خرچ
 ہو مہاری حاکم کو کیا گے سب کہ یاس آہیچا ہے اسکی اتر دیا جو خوا تو جہاں کا اونوں کی محال و
 فوج ہو گا گاہ تھی او میں وہ بیٹی متوی میری کہ دیکھا اوسنی ہی مجھ کو اور میری ساتہ اوں سے کوئی
 توجہ دیکھا اوسنی محکو تو روئی لگی اور بولی یہ باب ہی میرا واسد پہر کو دانی ملی کو درساں ایک کہ
 نورین طہی ماسد سرعت ترکے سہان مک کہ کٹری ہوئی وہ میری اور ٹریا کروٹا مانتہ ایسا
 یکڑیا سبہ مانتہ میرا اور ٹریا با سید مانتہ ابا اوس اتر دیا تو لوٹ گیا وہ اتر دیا اور
 سہا کا ذکر اوسکی مانتہ سی یہ ہر ٹریا با محکو اوس لڑکی فی مطمیناں اور مٹھی میری گود بن اور
 ڈالا اینا سب مانتہ میری ڈار ہی بن اور کہا اسی باب میری اکتہاں للذین امنوا
 ان یحتسب قلوبہم لداکواللہ وما ہولہ من الحق تو روئی نگاہ میں اور کہا مٹھی پیاری بیٹی
 کیا تم سب یہاں جانتی ہو قرآن کو تو بولی اسی باب میری ہم بہرہ زائد جانی بہن اوسکو
 بہ نسبت مہاری کہ مٹھی بیان کر حال اوس اتر دیا کا کہ ارادہ کیا سہا مٹھی ہلاک کرنا میرا بڑے
 یہ اتر دیا حقیقت میں اعمال نری بہن اور افعال خلیتہ کہ قوی اور زور آور کیا ہی تو نے
 اچھو یال یال کر تو اب چاہا اوسنی کہ ڈالی مجھ کو آگ میں پہر کہ مٹھی بیان کر حال اوس شتم کا جو
 طاقتہا مجھ کو رسنی میں لو بے اسی باب وہ تر حمل صالح اور فعل حسن تھا کہ کم رور کر کہاہی توئی
 اوسکو باعث اوسکی صفت کی نہ مدرب ہوئی اوسکو مقابلہ کے ساتھ تیری عمل بد عوی کے
 یہر یوچا مٹھی اسی مٹھی میری کیا کیا کرتی ہو تم سب اس بیٹا بن لولی ہم سب اولاد

مسلمانوں کی رکھی گئی بین استہین قیام قیامت تک کہ منتظر بختی بین تمہاری کہ کب آؤم کہ
کہ شفا آئیں ہم تمہاری نہر تک گیا میں اوس خواب سی باعث خوف اور گہرا ہٹ دل کی پہر صبح
تک کہین مہی سب عادتیں خراب اپنی اور توبہ بصریج کے اللہ تعالیٰ سی سو پہ ہوا ہی سب میری توبہ کا
کہتا ہوں بین بیشک آیا ہی حدیث شریف میں کہ حمل انسان کا دفن کیا جائے ساتھ اوسکی
تیمر میں پہر اگر توبہ ہی وہ عمل نیک تو ہلائی کرتا ہی اپنی صاحب سی اور اگر بد ہوتا ہی تو رنج و تپا
اوسکو یعنی عمل صالح مومن بشیر ہوتا ہی اپنی عامل کے لیے اور روشن کرتا ہی اوس پر اوسکی
قبر کو اور وسیع کرتا ہی اوسکی اور نگہبانی کرتا ہی اوسکی شدائد اور احوال سی اور اگر توبہ ہی عمل
تو گہرا نا اور ڈرتا ہی اپنی عامل کو اور تیرد اور تنگ کرتا ہی اوس پر جو اور رنج و تپا ہی اوس کی اور
ڈالتا ہی اوسکو درمیان عذاب اور وبال اور سو حال کے اور سنایا یعنی صاحبین سی نہ کسی
شہر میں بین کے کہ جب مدفون ہوئی وہاں ایک لاش اور لوٹی لوگ قبر سے تو سنا گیا قبر سے
آواز سخت ضرب و دق کا پہر نکل آیا ایک کالا کتا اوس قبر میں سی کہا اوس شیخ
صالح فی خرابی ہوتی ہی کون شہی ہی تو کہا اوسنی میں عمل ہوں اس مردی کا پوچھا شیخ فی یہ
مار کوٹ تجھ پر ہی یا اوس میت پر لولا مجھ پر کہ یا یا مینی اوسکی پاس سورہ یسین اور اوسکی اخوات کو
تو آئے ہو گئیں وہ درمیان میری اور اوسکی اور مارا اور نکال دیا مجھ کو اوسکی پاس سی کہتا ہوں میں
جیکہ قوی ہو عمل صالح اوسکا تو غالب آیا اوسکی غل پر اور دور کر دیا اوسکو بکرم و عنایت اللہ
اور اگر خدا نخواستہ قوی نہ تھا عمل بد تو رنج و تکلیف دیا کرتا اوسکو سوال کرتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ
کریم سی لطیف و رحمت اوسکی کا اور عافیت کا واسطی اپنی اور اپنی احباب اور مسلمانوں کی آمین

حکایت ہے۔ مردی سی حال سی کسی گھٹا کر کے کہ جب کہود تی او کی دستھی قمر تو یا یا وہیں
 ایک ٹاسا نیب توجوڈ گر کہود تی اوریشن یا یا او کو او میں سی یہاں سی طرح کہوونی رہی ایک بعد
 دوسری قبر کے برہاں تک کہ قریب تین قبروں کی کہودیں اور یہ ایک بن کل آتا تادہ سایب سو جب
 دکھا لوگوں کی کہ سین قدرت کسی سین یہ کہ ہاگی اللہ تعالیٰ ہی اور سین کوئی نہالت او سیر تو دفن
 کر دیا او کو او ہی سیناں کی ساتھ اور یہ سایب چل او سکا تھا حلیا کہ در کما گیا حکامات مالک سن
 دینا بن سوال کرنی ہن ہم اللہ تعالیٰ ہی توفیق اور حسن ماتہ کا صح عفو و قاضی کی دنیا
 اور دس اور آخر میں میک وہ منان کر تم اور رحیم ہی حکایت ہے مقول ہی
 الواحق مراری سی کما او ہون کی ایک آدمی بہت میٹا کرتا تھا دریاں پار ہی اور چلتے آوا
 موتہ او سکا چیا رھتا تھا کیر ہی میں کما مینی اوس سی ایک دن کہ توہیتہ ہمار سی یاس ہوتا سے
 اور ضف موتہ لیتی رھتا ہی ہمکو سکی راز سی مطلع کر کہ دور ہو تر د ہمارا کما اوس سی اگر اماں
 دو چکو تو بیان کروں قصہ اسکا کما مینی اچھا کما اوسنی مین پہلی ہانس تھا اتفاق سی ایکوت
 مری تو گیا مین او کی قبر پر اور کہود ی مینی وہ قبر نہا تک کہ دو کہن اسپنٹین او سکی
 ہیر لے مینی چادر او سکی ہیر ماتہ مارا او سکی لقا فہیر تو کہنیا او سکو عورت کی اندر سی کما مینی کیا دگی
 تو چکو اور چیس کی گئی محسی پیر دور انو مشہ کر زور سی کہنیا مینی لقا فہ او سکا سو او نہا کر اوسنی
 ماتہ ایک طایح مارا میری ایسا کہ نقش ہو گنا او سکی بانچون او گلنوں کا میری موتہ مر پوچھا
 اوس ہی حضرت البواحق تی پیر کیا کما تو نے کما مینی ہیر دما او کو لقا فہ اور چادر دو نو پیر
 ایٹین جا کر مار کر دی مٹی اور افسر اکر افسس سے کہ ہیر کہود و نکا مین قمر کسکی ہیر ہیر

ابو اسحق کہتی ہیں پھر لکھا یعنی یہ حال حضرت اوزاعی کی طرف تو جواب میں لکھا مجھ کو اوزاعی نے
 کہ سوال اگر اوس سی احوال اذکا جو مری ہیں اہل ترحید سی اور کر دیا گیا ہی ہونہ اذکا طرف
 قبلہ کی پس پوچھا یعنی یہ حال اوس نباش سی کہا اوسنی یا پڑ ہی یعنی ہونہ اکثر و کما پیرا ہوا قبلہ
 کی طرف سی تو پھر دوبار لکھا یعنی یہ حال اوزاعی کو تب لکھا اوسنوں فی مجکور انا لله وانا الیہ
 سرعرجعون تین بار پھر لکھا کہ جن لوگوں کا ہونہ پھر کیا قبلہ سی وہ مری ہیں اوپر طریقہ غیر سنت کی
 کتابوں میں شاید مراد امام اوزاعی کے یہاں سنت سی ملت اسلام سی اور معنی اس کلام کے
 والله اعلم یہ ہیں کہ اصرار گناہوں پر کینچیا ہی بہت گناہ گاروں کو طرف موٹ کی کفر پر
 والعیاذ باللہ عز وجل جیسا کہ آیا ہی بیچ تفسیر اس قول الہی کی ثم کان عاقبۃ الذین اساءوا
 السیوی ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا یسکون ایستہمزنون کہ ہوا انجام گناہوں کا
 ساتھ مذہب آیات الہیہ کے اور دل لگی ساتھ اوکی اویسی کفر سے پناہ اللہ تعالیٰ کے اس سی اور خفرب
 ذکر کر دیا میں ہی اسکا حکایت مروی ہی بعضی آدمیوں سی کہ جب حاضر ہوئی اوکی
 وفات تو جب کہتی اوس سی لوگ کہ ہولالا لا اللہ تو کہتا وہ بجای اسی یہ شعر ۛ ۛ ۛ

ابن الطریق الی حمام منجاب

یا رب قائلہ یس ما وقد نعت

اور سب اسکا یہ تھا کہ ایک عورت کسی دن کھلی تھی گہر سے بارادہ حمام کی کہ نام اوس حمام کا منجا تھا
 یہ سن جانا اوسنی راستہ حمام کا اور تھکی پھرتی ہوئی کہ چون میں پھر ملا اوکو ایک شخص بیٹھا ہوا
 دروازے پر اپنی گھر کے تو پوچھا اوسنی اوس سی وہ حمام کہا اوسنی یہی سی وہ حمام اور اشارہ کیا
 اوسنی اپنی اوسنی گھر کی طرف پھر جب اندر گئی وہ عورت تو بند کر لیا اوسنی دروازہ بارادہ فساد

اوجہ بنا عورت کی کہ مرید کہا ہی محسوس تو ظاہر کے خوشی ایسی اور رضا مسدی و شادی وصال کے
 اور کہا اوس مرد سی لانا زاری سری و طلی عطر و ہون و غیرہ سہاں عترت کو کہ بخوشی گداز بہن
 ہم تہان تو دوڑا و پارا کو درستی لاتی اول خیزون کی اور جوڑ گیا دروارہ کو ملا ہوا پس کل گئی
 وہ اس تیلہ سی اور نہائی یا نی اوس مرد کی کمر سے رکٹ کر سی اللہ تعالیٰ اوہیں اور یہ باتیں
 ہو خوف ہیں او یہ فصل و حمایت الہی کے کہ شامل حال باو کی ہی پر خٹ لوٹا وہ شخص بارادہ
 فوج کے توہ با ما اوس عورت کو گھر میں سوار بج و امنوس کی پیر کلا دیواہ وارہ ریتیاں و
 سر گردان یڑھتا ہوا اس سرحد کو اور رہا اس خبال مائل میں سہاں کہ نیوہں کہا او کو
 احواف کلمہ شہادت کا یعنی لا الہ الا اللہ سی ہنگام مان کندہ کی کیا ہا لگی ہیں ہم ایسی امور
 سے ساتھ اللہ کریم و غفور کے **حکایت** مردی ہی اسی حال سی ایک اور شخص کے
 کہ حردہ اوسکا فروخت تھی گہا اس کے اور وہ غافل بہا اللہ تعالیٰ ہی سوحت حاضر ہوئی او کو
 وفات توخت کتی اوس سی کہی کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو کہتا وہ ایک گہٹا ہی ایک مہی کو
 اور بعضی شیلوخ فی القدر ظہور اس قصہ کی کہا ایی مریدون سی کہ کتر کیا کرو تم کلمہ شہادت کے
 یہاں تک کہ مرد تم اوسیر جسی مرادہ شخص اوس کلمہ میر کہ رندگی تھی اوسپر اور مردی ہی اسی
 یوں سی کہ اہل ملاوت تھی مراں تشریف کریم کی حث حاضر ہوئی او کو وفات توخت کہی اسی
 کہ لا الہ الا اللہ تو پڑھنی لگی وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم طہ ما ابرکنا علیک القرآن لیسے
 اس کلام الہی کہ کہ اللہ لا الہ الا اللہ لیسے اس کلمہ سس مہیہ و ف تفس لوگو کی
 بار بار پڑھتا وہ یہی کتب تشریف یہاں کہ کہ وفات کی اوسی اسی آیہ طہ عظیمہ پڑھتا ہوین

تمام یہ حکایتیں جو مذکور ہوئیں مثبت اور دلیل مبین اس بات کی کہ قرآن ہی آدمی اور اس
 حال کے کہ زندگی کرے یا اسی اوپر اور شہر تو باہمی اور سکا اس خال پر کہ جس پر اسی سوال کرتی
 ہیں ہم پروردگار سی توفیق طاعت اور سوت کا اسلام اور طریقہ سنت و جماعت پر واسطی اپنی اور
 اپنی احباب کی اور الدین اور اولاد اور سب مسلمانوں کی آئین **حکایت**
 مروی ہے کہ ایک عورت جس کا نام باہیہ تھا جب قریب ہوئی اس کی موت تو اوٹھایا اسنی ہر اپنا
 طرف آسمان کی اور کہا اسی باقی رختی والی بعد میری اور اسی سرماہ میری اور اسی وہ ذات پاک
 کہ تجھی پر ہی اعتماد میرا حیات و موت میں مت شرمندہ اور ذلیل کرنا مجھ کو مرنے وقت اور مت
 پر لیشان کرنا مجھ کو قبر میں پہر بعد اس دعا کی وفات کی اسنی اور تھا اسکا ایک لڑکا کہ جایا کرتا
 تھا اس کی قبر پر شب جمعہ کو اور پڑتا کرتا تھا قریب اس کی قبر کے کچھ قرآن شریف اور دعا کرتا
 واسطی اس کی اور مغفرت مانگتا اس کی اور سب اہل مقبرہ کی کو باہیہ اس لڑکی نے یہ دیکھا
 مینی اپنی ما کو ایک بار خواب میں پس سلام علیک کی مینی اس سی اور پوچھا مینی اسی ما کیسی
 ہے تو اور کیا حال ہے تیرا کہا اسنی اسی بیٹا بیشک واسطی موت کی تکلیف سخت ہی اور میں
 بحد امد ایسی مقام میں ہوں کہ مفروش ہیں گلہا می رنگ اور رکھی ہیں اور سمین
 گدنی کیسی سندس اور استبرق کی اور وہی آرایش رھیکلی قیامت تک پہر پوچھا مینی کیا
 واسطی تیری کچھ حاجت کہا مان اسی بیٹی مت ترک کرنا یہ کہنا اور در اپنا ہمارے زیارت اور قرأت اور
 اور دعا سی کہ میں اسی بیٹا خوش ہوتی ہوں تیری آئی سی شب و روز جمعہ میں اور جب آتا ہی تو
 کہتی ہیں مجھی مروی اسی باہیہ یہ آیا بیٹا تیرا سو خوش ہوتی ہوں اس بات سی اور خوش

ہوتی ہیں فردی مری گرد کی کہانی اور شخص سے ہمیشہ ریا کرتے کیا کرتا ہے اور قہور
 کے ہر شعبہ کے رات تو دن میں اور رات کو کرا میں یاں او کی قرآن میں جو کچھ کہہ سکتا ہے جیسا کہ
 کہا کرتا کہ اللہ موتس ہو تمہارا اس وقت میں اور ہم فرما دیں تمہاری غیبت پر اور درگزر فرما دیں
 تمہاری گناہوں میں اور سوال کریں تمہاری کہانی میں شخص کہ ایک رات دیکھا میں جواب
 میں کہ ایک حاجت کثیر لوگوں کی آئی ہے میری یاں تو بوجہ میں اور میں کون ہو تم لوگ اور کیا ہی
 حاجت تمہاری کہا اور میں نے ہم لوگ ہیں اور متبرہ کی آئی ہیں تیری یاں وسطی شکر گداری
 تیری کی اور سوال کرتی ہیں ہم تجھی یہ کہ مت موقوف کرنا اس قرأت اور دعا کو سو ہمتیہ پڑھا
 تمہا میں او کو وسطی او کی اور دعا کیا کرتا تھا ساتھ او میں کلمات کی ہر شب جمعہ اور کو کہتا ہوں
 میں جو کچھ مذکور ہے اس حکایت میں شفع قرأت قرآن میں وسطی موتی کی سو بوند ہی ہندہ قول اور
 عالم کو کہ وہ قائل اسکا ہی اور سو بوند میں اسکی وہ حکایتیں تھی جواب حضرت ہم اگی ذکر کریں کہ
 انشاء اللہ تعالیٰ حکام میں مذکور ہے کسی اہل علم سی کہ ایک شخص نے دیکھا جواب میں
 اہل فور کو کسی مقبرہ کی کہ سکی نہیں وہ اپنی قبروں ہی طرف ظاہر مقبرہ کی اور وہ سب جانی ہیں
 کسی چیز کو کہ نہیں معلوم کیا ہی وہ سوچا ہوا محکوم او کی اس حال میں اور دیکھا میں او نہیں
 سے ایک کو بیٹھا ہوا کہ وہ کہہ میں جتنا رہا تو قرب گماں اسکی اور بوجہ میں او سے
 کہ کہا جیتی ہیں بہ لوگ کہا او سنی نہ جیتی ہیں اور جس چیز کو جو یہ سچا ہی او کی طرف مسلمانوں
 نے قرأت قرآن اور صدقات اور دعا سنی بہر کہا میں کون ہنس جیتی ہو تم ساتھ او کی کہا او سنی
 میں غنی ہوں اس میں بوجہ میں کسی چیز نے غنی کیا تم کو اس میں کہا او سنی بہ سبب اسکی

کہ ختم کیا کرتا ہی اور تحفہ بھی کرتا ہی مجھ کو بیٹا میرا روز اور وہ جلیب بین بیچتا ہی فلا فی بازار میں
 راوی کہتا ہی یہ جگہ میں تو گیا اوس بازار میں موافق اوسکی نشان دہی کے تو دیکھا مینی ایک
 جوان کو کہ بیچتا ہی جلیب بین اور ملتا جاتا ہی ہونٹہ اپنی پوچھا مینی اوس سی ساتھ کس چیز کے
 ہلاتا ہی تو ہونٹہ اپنی کہا اوسنی میں پڑھتا ہوں قرآن شریف کو اور یہ بیچتا ہوں اپنی باپ کو
 اوسکی قبر میں کہا راوی نے پھر چند مدت کی اوسط دیکھا مینی خواب میں پہراون مردوں کو کہ نکلی
 ہیں قبروں سی اور چلتی ہیں مثل سابق کے اور وہ شخص جو پہلی نہیں چلتا تھا سواب وہ بھی
 چلتا ہی اونکی ساتھ تو بیدار ہو گیا میں اور متعجب ہوا اسلری پہرایا اوس بازار میں واسطی
 دریافت خبر اوس لڑکے کی تو معلوم ہوا مجھ کو کہ مر گیا ہے وہ حجت فرماوی اوسپروردگار
حکایت مروی ہی کہ ایک عورت مر گئی تھی تو دیکھا اوسکو خواب میں دوسرے
 عورت نے جو اوسکی آشنا تھی تو دیکھا اوسکی تخت کی نیچی ایک برتن نور کا چہ پار کہا ہوا
 پوچھا اوسنی اوس سی کیا ہی یہ برتن کہا اوسنی اسمیں وہ تحفہ ہی جو بیچا ہی مجھ کو میرے
 لڑکوں کی باپ نے آج فجر کو پہر جب جلی یہ عورت تو بیان کیا اوسنی یہ خواب اوس مدفنہ
 کے خاوند سی کہا اوسنی کل شیکو پڑتا تھا مینی قرآن سی اور یہ بیچتا تھا اوس سی واسطی اوسکی
 کہتا ہوں میں تحقیق پہنچی ہی مجھ کو یہ خبر کہ ایک مرد کو دیکھا بلا دین اوسکی کسی دوست نے خواب
 میں اور اوس مرد کی کو یہ بیچتا تھا کسی اور شخص نے کچھ قرآن شریف سی تو کہا اوس میت نے
 میں دوست سی کہ فلا فی شخص سے میرا سلام کرنا اور کہنا اوس سی کہ خیر می تجھ کو اسد تھا
 جیسا کہ یہ بیچا تو نے میری طرف ایک شے کو قرآن مجید سی اور مروی ہی بعضی علماء سے

او کی بعضی تعینوں میں کہ شیخ الامام مفتی الامام محمد الدین رحمہ اللہ سے بعد او کی موت کو چہا
 کسی فی حوائج کہ کیا مرانی ہیں؟ اوس مسئلہ میں کہ انکار تھا اکیو پہلی وصول ہر یہ سہ قرأت تراں
 محید کے اتوات کی دستگی کہا اوسوں فی افسوس پایا بی اب اس امر کو بر خلاف اوس بات کی
 حوگان کیا ہا مینی رحم کر ہی او پر بروردگار حکایت مقول ہی صالح مری رض سے
 کہا اوسوں فی آیامین تہہ حجہ مسجد جامع من تاکہ بیرون اوسیں نماز صبح کی پس گزرا ہیں
 ایک مقبرہ میں اور بیٹا قریب ایک قبر کے اور سو گیا میں تو دیکھا مینی حوا میں کہ گویا اہل مقبرہ
 نکلی ہیں باہر قرون سی او خلقہ خلقہ بیٹہ کر باتیں کرتی ہیں اور ماگہ ایک جوان ہی مسلی کیڑی
 یہی ہوئی کہ بیٹہا ہی ایک طرف من مقبرہ کی منوم مہموم تھا پس نہیں گد رسی ہی مگر تھوڑی
 دیر کہ آئی ہیں فرستی لی ہوئی ایسی باتوں میں طلاق جیسی ہوئی جوان یوتوں سی گویا وہ سب
 حواں اور عطا او کی لور کے ہیں جو جس مردی کو او من ہی تھا ہی ایک طباق تو وہ لیکر او سکو
 جلا حاتا ہی ایسی قبریں بہان تک کہ بانی رہ گیا وہی جوان آخر میں سس کے اور یہ لی او سکو کچھ حیر
 تو او بیٹا وہ غمناک ماکہ جادوی اسی قبر میں تو کہا میں اوس سی ای سدہ حد کہا باعش ہی کہ
 دیکھا میں میں شجگو شمس و بحبدہ اور یہ کیا معاملہ ہی خود دیکھا مینی کہا اوسنی ای بک شخص
 دیکھی تو فی یہ طباں کہا میں مان پہر کہا میں یہ کہا اوسی رطانی سدعات ہیں ریدون کے
 اور عائن او کی ہیں واسطی او کی مردون کی کہ آئی ہیں یہ اکی واسطی ہر شب جمعہ اور رور
 جمعہ میں پہر اوسنی ایک تقریر درار کے اور بیان کہا اوسین کہ میری ایک ہا کہ بھول گئی ہے
 شجگو آیم دنیا میں اور نکاح کر لیا ہے اوسنی اور بی یروا ہی میری طرف سی اس ستر او رہے

مجھ کو غمناک و ماول رضا کہ نہیں یاد کرتی۔ الامیر کو فی دنیا میں تو پوچھا اوس جوان سی اوس
 نیک مرد فی مکان اوسکی ما کا تو بتایا اوسنی پتا اوسکی مکان وغیرہ کا بہر فخر کو آئی یہ شخص صالح
 اوس محلہ میں اور دریافت کیا اوسکی والدہ کو اور جب بتایا انکو تو اوسکی پاس جا کر وری بوجھ
 بیان کیا اوس سی سب حال خواب کا تو رونی لگی وہ اور بولی امی نیک مرد وہ میرا بیٹا ہی اور جدا
 ہوا ہے میری جگر سی اور رہا ہی میری پیٹ میں اور پیاسی میری چھاتیوں سی دودھ اور
 پرورش ہوا ہی میری گود میں پر یہ کہہ کر دی اوسنی مجھ کو ہزار روپیہ اور بولی صدقہ کر
 ان سب کو اور چھوب اور قرۃ العین میری کے اور آئندہ نہیں بہولون گی اب میں تمام اسکو
 انشاء اللہ تعالیٰ کہا راوی فی یہ صدقہ کر دیا مینی اون ہزار روپیوں کو اوسکی طرف سی پہر
 جب ہوئی شب جمعہ دوسری تو چلا میں بارادہ اوسی مسجد جامع کی اور گیا پہلی اوسی مقبرہ
 کو اور تکیہ لگا کر ایک قبر کا سورہ میں تو دیکھا پہر خواب میں کہ نکلی وہ سب مردی اور نگاہ
 او نہیں وہ جوان بھی ہی سفید کپڑی پہنی ہوئی خوش و خرم پس نزدیک آیا میرے
 اور بولا اسی شخص صالح جزا خیر دی تجھ کو اللہ تعالیٰ تحقیق پہنچا میرا لطیف ہدیہ رسولہ میری
 ما کا راوی کہتا ہی پہر پوچھا مینی اوس سی کیا تم لوگ پہچانتی ہو روز جمعہ کو بولا ٹان اور
 ہم کیا پہچانتی ہیں اس دن کو پزندہ ہو امین اور کہتی ہیں ملا مٹی ہو واسطی دن صالح
 کے یعنی جمعہ کے فقط حکایت منقول ہی حضرت مالک بن دینار رضی فرمایا
 اونہوں نے دیکھا مینی ایک جماعت کو بصرہ میں کہ اوٹھائی ملی جاتی تھی ایک جنازہ اور
 نہ تھی اونکی ساتھ اور لوگ کہ بچھی چلین جنازہ کی کے تو پوچھا مینی اوسنی سب کم ہونی کو کو

کہہ اور نہ یوں فی تیرا یہ شخص بڑا گنہ گار اور زنا فرمان مسرت حضرت مالک فرماتی ہیں یہ زمانہ
 پیڑھی بیٹی اور سکی اور تار قبر میں یہ سچی ابک ساپ کے جا کر سیر مابین تو دیکھا یہی دو فرستوں کو
 کہ اوتری آسمان ہی اور حیرت قبر او سکی اور ایک اور عین کا اندر پر بولا ابی باہر والی ہمارا ہے
 کہ لکھ لے اسکو اہل دوزخ سی کہ نہیں بکا کوئی حصہ جو سچا ہو گناہ سی یس کہہ او اس سی یا ہر
 فرشتی نے ای بہانی میری مت جلدی کر اور دریافت کر لے لنگھو لنگھو کہا اندر والی فرشتی نے ڈنڈ
 لیا بیٹی او کو سویا یہی اوں دو کو بھر ہی ہوئی نظر سے محرم اند نعالی کی کہہ یا ہر والی ہے
 تحقیق کر اسکی کا لو کی کہہ اس جو بکر لیا یہی یا یا بیٹی او کو بھر ہوا ساتھ سننی خواہش اور منوعات
 کے بہر کہا او سی ڈھونڈ او سکی زبان کو لولا ڈھونڈا من نے سویا یا او سی ہی مملو لالچنی اور
 ارتکاب محرمات سی پر کہا دیکھ او سکی باتوں کو کہا دیکھ لیا ہی یا یا بیٹی او کو بھر ہی ہر ہوا ساتھ
 کہانی حرام اور اس حیر کے کہ ہن حلال لذات و منہوات سی یہر کہا دیکھ او سکی دونوں
 یا و کو لولا دیکھ چکا میں وہ بھی سہری ہو ہی ہیں آئی حالی من طرف بجاسات اور امور مذمومات
 کے کہا ہر والی فرشتی نے ای بہانی ابی جلدی مت کر اور اوتری دی نجا کہہ او ترا یہ
 دوسرا فرستہ ہی اور کٹار یا او سکی پاس ابک گھڑی تک یہر بولا یہی فرستی سی ای بہانی
 تحقیق کی مینی اسکی دلی بس یا یا بیٹی او کو بھر ہوا مطلب ایمان سی اب لکھ اسکو مرحوم اور
 معبد کہ مصروف عنایت اللہ جل جلالہ کا ڈیا مک لیگا جو کجہ کہ ہیں گماہوں اور خطاؤں سی اور
 کیا خوب کہی ہیں کسی یہ اشعار

حکمو بانی لا اجور حقہ

لما رواہ مبعدا عن طاعتی

حَلِیْقِ جِلِّ رَلْنِ یَضِیْقُ عَلٰی اَلْوَدٰی

مَنْ ذَا یُجِدُّ اَمْرِیْ وَیُشِیْئِیْ

مترجمہ ہر گاہ کہ دیکھا اوسکو دور فرماں برداری ہی حکم کیا یہ کہ میں بخشش کرونگا ساتھ رحمت
اپنی کی علم میرا بڑا ہی نہیں تنگ ہی اوپر خلق کے کون شخص ہے کہ حدیاندہی حکمون میری کے
اور مشیت میری کی کہ کتابوں میں سوا اسکی نہیں کہ حاصل ہوئی یہ سعادت اوس شخص کو
مقتضای خنایت سابقہ پروردگار کے اور نہیں ہوتی یہ واسطی ہر گنگار کے سونہ معزور ہو کوئی
شخص اسپر سب گنگار خوف و خطر میں ہیں تقدیر کے بی خبر ہیں انجام کاری کہ کس طرح
خاتمہ ہوا اونکا سوال کرتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ ہی حسن خاتمہ اور مغفرت اور عفو و عافیت دین دنیا
و آخرت میں اور یہ کہ سلامت رکھی دین ہمارا اور ہماری دوستوں اور سب مسلمانوں کا
حکایت منقول ہے کسی اہل اللہ سے کہا اونہوں نے سوال کیا یعنی اللہ تعالیٰ سے
یہ کہ دکلاوی محبوبات اہل خیر کے سو دیکھا یعنی ایک رات کہ قیامت گویا قائم ہوئی ہے
اور قبرین شوق ہوئی ہیں اور بعضی اونہیں کے سوتی ہیں سندس پر اور بعضی حریر و دیباچ پر
اور بعضی تختوں پر اور بعضی پہو لون پر اور بعضی ہنستی ہیں اور بعضی روتی ہیں کہا یعنی اسی رب
اگر چاہتا اور برابری کرتا درمیان انکی عزت میں تو تو مالک تھا پس پکارا محبوس کی فی اہل
قبروں کہ اسی فلا فی یہ مراتب ہیں اعمال کے سوا اصحاب سندس اہل اخلاق حسنہ ہیں اور حریر
اور دیباچ والی شہدائین اور پہو لون والی روزہ دارین اور ہنستی والی اصحاب توبہ اور امانتہ
کے ہیں اور اصحاب بکاء و گریہ اہل ہیں جہنم گناہوں کے اور اصحاب مراتب وہ لوگ ہیں
جہنم میں لے جائیں باہم دوستی کی تھی واسطی اللہ تعالیٰ کے فقط کتابوں میں اسے طبع ہے

اصل کتاب متعول حصہ میں معنی تیسرا اہل مراتب کی اور اصحاب مراتب کی تفسیر نہیں کی اور سربر
 کا ذکر ہو چکا ہی اور بیان ہوا کہ وہ اہل سریر کوں ہیں تو شاید مراد مراتب سے تحت ہیں جنکا
 ذکر پہلی ہو چکا اور نفس حقیقی مراتب کی مناصب شریعہ اور مقامات مالیہ منقبہ ہیں اور بیشک
 اہل سریر مذکورہ تشریف المرتبہ اور رفیع المراتب ہیں بہت رمن والوں کی اگرچہ رمن
 والوں کے حریر وغیرہ پر ہوں مابوجود بلکہ سریر مذکورہ خود مابواوسطی اکرام اور مرتبہ عالیہ کے
 ہیں بہت خالی فروش عمدہ گران بہا سی اگرچہ ذکر ان فروش کا ساتھ ان سریر کی نہ ہو جیسا کہ
 فرمایا ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اِسْحٰنًا عَلٰی سُرِّ مِسْطٰرِ اِیْلٰہِیْنِ ترجمہ وہ اسمین بہائی ہوں گے
 اور بختوں کی رو بردہ ہوتی ہوں بلا ذکر فروش کے اور معلوم ہی ہوا فروش کا ان بختوں
 یرآت دوسری سچی سچی جبکہ کئی کوئی بیٹا بادشاہ تخت براوریم پاس آو سکی تو دریافت
 ہوتی ہیں اس کلام سے دو امر ایک یہ کہ وہ تخت فروش داری ملتا ذکر فروش دوسرا یہ
 کہ بادشاہ بیٹا تخت یرواوسطی اونچا ہونی کی اہل محاسن سی اور بہتین راضی وہ کہ بیٹھی ساتھ
 آو سکی غیر اوسکا تخت یرا ور بہتین بیٹا بادشاہ کسی عہد کے ساتھ رمن برتالاب حال میں
 اسی اور جب داخل ہوئی اصفت بن قیس دربار رمن بعضی امرا کے واسطی بعض ضروریات
 مسلمانوں کی تو بیٹھ گئی اوسکی ساتھ تخت پر ملا احارب اوسکی یر جب پایا احف سے
 نشان غضب امیر کی چہرہ میں تو بولی بڑا تعجب ہی کیوں نکر کر ماہی وہ شخص کہ دہووی
 ناپاک کے اپنی ہاتھ سے ہر روز دو بار یا زائد اپنی برابر والی پر اوڑھ سطر جب گئی علیہ الطلب
 کسی بادشاہ کی پاس تو دیکھی اوس بادشاہ فی اونی شکل حیل اوسے حساب و نسب

اونکی قریش میں عمدہ اور بہتر اور پایا او کو خوشش تقریر تو تعظیم و تکریم کے اونکے
 بادشاہ فی اور کر وہ جانا کہ بڑا ہی اونکو زمین پر اور ہو خود تخت پر اور یہ بھی مناسب جانا
 کہ بڑا ہی اپنی ابر تخت پر تو اور بڑا اپنی تخت سے اور بیٹہ کا عبد اللہ کے ساتھ زمین پر اور پوتہ
 کی وہ حاجت اونکی جیسا طبعی وہ کی تھی اور خاص کیا اونکی ساتھ مرتبہ تعظیم جو بزرگتر مناسب مراتب
 پس ہوئی منتحابین فی اللہ غنفل اون سب سے جو نہ کو رہیں اس حکایت میں اور تحقیق گزر چکی ہے
 پہلے حدیث صحیحہ ترمذی کے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی التَّحَابُّونَ فی اللہِ تَعَالٰی لَهُمْ صَاحِبُ مَرَاتِبٍ
 تُؤْتِيهِمْ لَوْزِ يَعْبُدُهُمُ الْمَسْبُوبُونَ وَالْأَشْهُدَاءُ تَرْجُمُهُ مَحَبَّتُ كَرْنِيَوَالِي اس کے یہ راہ میں واسطی اونکی
 منبر ہوں گے نور کے شک کرین گی اونسی انبیا اور شہداء اور دوسری حدیث صحیحہ موطائین ہے
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِي
 فِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِي تَرْجُمُهُ ثَابِت ہوئی محبت میری واسطی محبت کرنیوالوں کے میری راہ میں
 اور واسطی باہم بیٹھنی والوں کی میری راہ میں اور واسطی ملاقات کرنیوالوں کی میری راہ میں
 اور واسطی خچ کر نیوالوں کی میری راہ میں سو ظاہر ہوا اون دونوں حدیثوں سے وہ امر
 جو مومند ہی خواب مذکور کا کہ وہ لوگ اہل مراتب ہیں زیادہ کر می اللہ تعالیٰ واسطی اونکی اور
 روزی کری ہم سب مسلمانوں کو یہ ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ ذکر تختوں کا خواب میں
 اور بنا بر نور کا حدیث میں سونہیں در میان ان دونوں کی تناقض اور نہ اختراص ^{سط} ہوا
 کہ مناسب ہونگی قیامت میں اور تخت قبروں میں ہیں اور اوی گاہ حال چونہ تعالیٰ حکایت
 آئندہ میں **حکایت** منقول ہی بعضی ثقات سے کہ کہو داکرتی تھی وہ قبریں

تو ایک بار کہو دی اونہون کی کوئی قبر کسی تہرین تو پایا وہیون لی اوسمین ایک شخص بیٹھا ہوا
 تحت زیر اور او کی ہاتھ میں قرآن شریف تھا کہ پڑھتا تھا وہ اوسمین اور تابدرہ ہی کہا کہ بچی
 اوس تحت کی جاری تھی ہر تو میو سٹس ہو گیا یہ دیکھ کر اور کا لاکو لوگون کی قبر سی اور جانا
 کسی لی کہ کیا ہوا حال اکا بھی سب دوسرے یا تیسری دن افاقہ ہوا اکو خوشی سی توان
 کیا اونہون کی لوگون سی دیکھا ہوا حال ایسا تو دریافت کیا انسی لوگون فی نشان اوس قبر کا
 اور ارادہ کیا اوسوں فی کہ سادس لوگون کو تو دیکھ رات کو خواب میں اوس صاحب قبر کو کہتا
 قسم ہے شکوہ لدعالی کے مت مانا کسی کو قبر میری ورنہ بچی کا بچو سر و نقصاں یس ملک گی
 پتہ خواب سی اور توبہ کی اپنی ارادی سی اور مطلع کیا او کو قبر سی راضی ہوا ونسی پروردگار میں
حکایت مروی ہی مضور بن عمار رضی کہا اونہون کی دیکھا میں ایک بار ایک جوان
 کو کہ پڑھتا ہوا وہ عمار خاٹھس کی کہا میں ایسی دلیس شائبہ جوان کوئی دلی ہی لو لیا وادسی سو
 شیرار میں سہان تک کہ فاع ہوا وہ عمار سی تو سلام ملک کی مینی اوس سی اور خواب دیا وہی
 منری سلام کا کہا میں اوس سی کہا میں جاسا تو کہ ورنہ میں ایک وادی ہی کتی میں ہو کو
 لَطِيْرَاعَةٌ لِّلشَّوْءِ اَتَدْعُوْنِ اَدْبُرُوْا تَوَلَّيْ وَجْهِيْ مُرْجِبِهِ لَطِيْ اود پیرنے
 والی سکوشت کو کہلاتا ہی اوسکوشت پیر اور عرض کیا ابان اوجح کیا الہی کہ ماو کو تو نیکو نعر وار اوجول
 تے اور گر گیا سہوش ہو کر پیر بعد افاقہ کی کہ زیادہ بیاں کر تو کہا میں یَا اَيُّهَا الدِّیْبُ
 اَمْتَوْنِیْ اَللّٰھُمَّ وَاھْدِبْکُمْ اِلَآ اَوْفَوْۃَ النَّاسِ وَانْجَارَۃَ عَلَیْہَا مَلٰئِکَۃٌ
 غَلَاظٌ یَّتَدَاۡدُ لَا تَعْمُوْنَ اَللّٰھُمَّ مَا اَمْرٌ یَّهْمُ وِلَیْعَالُوْنَ مَا اَوْفَوْۃٌ مُرْجِبِ

انی لوگو جو ایمان لای ہو بچاؤ اپنی نفسوں کو اور اپنی گھر والوں کو آگ سے کہ ایندھن اور سکا
 آدھی اور تیرہ مین مقرر مین اوسپر فرشتی سخت زور آو کہ نہیں بی حکمی کرتی اسد کے اوسکی امین
 اور کرتی ہیں وہی کہ حکم ہوتا ہی اونکو تو یہ سنکر گرا زمین پر در حالیکہ مردہ تھا تو کہو لی مینی کپڑی
 اوسکی پس ناگاہ پایا اوسکی سینہ پر لکھا ہوا اس آیت شریف کو فَهَوَ فِي عَيْشَةٍ سَرَابٍ
 فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قَطُوفُهَا دَانِيَةٌ ترجمہ پس وہ بیچ عیش خوش کی ہی بیج جنت
 بلند کے مینوی اوسکی قریب ہون کی کہا راوی فی ہر تفسیری رات دیکھا مینی اوسکو خواب مین
 کہ بیٹھا ہوا ہی تخت پر اور ہی اوسکی سریر تلج عسجد تو پوچھا مینی اوس سے کیا کیا تیری ساتھ
 پروردگار نے کہا بخشا مجھ کو اور عنایت کیا مجھ کو مثل ثواب اہل بدر کی ساتھ کچھ زیادتی کے پوچھا
 مینی کسو سطلی زیادہ عنایت کی تجھی تو بولا اوسو سطلی کہ وہ مقتول تھی کفار کے تلواروں کی اور
 مین کشتہ ہون ساتھ کلام ملک جبار کے حکایت کہا ہی مولف روض الریاضین
 رحمت کر ہی اوسپر پروردگار کہ دیکھا مینی ایک بار خواب مین کہ گویا ایک قبر کھلی ہوئی
 تھی اور گھسا ہون مین اوس قبر مین سو وہ اندر سی بہت وسیع ہی اور زمین دیکھا ہی
 اوس مین کسی کو سوا پا یون تخت کی تو دیکھا مینی اوپر کو جانب چپت کی پس دیکھا ایک تخت
 بہت بلند اور اوسپر ایک شخص لیٹا ہوا تو کہا مینی کیا خراب کام مین دنیا داروں کے
 کہ نہیں چھوڑتی رعونت اور آسائش بعد موت کی بھی اور کرتی ہیں قبروں مین تخت سطلی
 مردوں کی پس ناگاہ اوس تخت والی فی بلایا مجھ کو اپنی طرف منوچرہ سکا مین اوسپر
 بوسطہ بلند ہوئی تخت کی پیر اوسنی آسان کر دی مجھ پر راہ ایک جانب ہی قبر کے تو چڑھا مین

اوسیر مثل سیر ہی کی اور میچا یاس اوس تحت والی کی بس ہانگاہ بھی وہ نامیری رزم قراوی
 اوسپر اللہ تعالیٰ اور حرا دی اوکو میری طرحی ہتر خرا یہ سلام کیا اوسی ٹھہر بہات تست
 اور جست اور رفت سی اور یو چا محسی حال سری اوس ہوانی کا خوردہ تھا اور جو ہا ٹھہری کہ مری
 تھی بعد وفات والدہ کی اوس خواب کہ سوانہس سی کسی کا حال ہنس یو چہا اور یہ درد اوکا ہی
 حوروی ہی کہ مردی حاسی ہنس اوکو حور تا ہی بعد اوکی زندوں میں سی اور در رفت کہ تھی ہر
 اوس مردی سی جو جاتا ہے ادکی یاس حالات اہل بیباکی غرض کہ یہ اوس میری بانی رخصت
 کما محکو بعد سلام کے سویدار ہوا ہنس اور یا می رخ اوس سلام و مہر بانی کا مدت دراز کہ
 یہاں تک کہ جب یاد کرتا تھا ہنس اس حال کو تو پاتا تاثر اوکی دل میں بعد حیدر دون کے
حکایت کہ اسی مولد صرح فی کہ دیکھنا مردوں کا حالت تبک باندہ ہنس ایک مرتبہ
 کشف سی کہ ظاہر کرتا ہی اللہ تعالیٰ وسطی زندوں کی حال مرد و کا واسطی بشارت یا میند و
 یا اور کسی مصلحت کی مردی کی واسطی السال حراب یا قضای دون سی وغیر ذلک
 پھر یہ دیکھا اوکا کہی ہوتا ہی خواب بین ادیوں ہی اکثر ہے اور کسی ہوتا ہی سیدار ہی
 میں اور یہ ایک کرات اولیاء اللہ سی ہی حو صاحب احوال اور صاحب مقامات ہین کہ
 دیکھتی ہین وہ احوال مردوں کی سیدار ہی میں جبوقت کہ چاہی اللہ تعالیٰ واسطی کسے
 حکمت کی کہ خوب جانتا ہی وہی اوکو اور یہ ثابت ہی بہت حکایات صحیحہ سی کہ ذکر میں
 اوکی طویل ہے کہ منجملہ اوکی وہ حکایت ہی حور بیلی گندی سیج بحج الدین اصہرانی ہی م
 کہ سنا اوہوں ہی ایک مردی کو کہ کہا اوکسی کیا نہیں تعجب کرتی لوگ مردی سے

جو تلمیذین کرتا ہی زندو کو جبکہ بیستہ تلمیذین اسکی قبر پر تلمیذین کر نیکو جیسکے گز چکا اور
 بعضی اوغین سی وہ ہیں کہ خبر دی ہی اونکی محکو بعضی صالحین فی شیخ عارف بالہ بحر
 امارت والکرامات فقیہ ابو اسمعیل بن محمد مینی مشہور بحضرتی رم سی کہ گزری وہ کسی مقبرہ پر
 بلاد میں کی تو نہایت روئی اور خشناک ہوئی پر غالب ہوئی اور غیر خوشی اور ہنسی تو متعجب ہوئی
 ہمراہی اونکی اور سوال کیا اونسی اس امر کا فرمایا شیخ فی کہ شکست ہو اچھیر احوال اس مقبری
 والوں کا تو پایا مینی اونکو گرفتار عذاب و عقاب میں تو خزن و گریہ ہوا محکو بہر تضرع و زاری
 مینی اونکی واسطی جناب باری سبحانہ میں تو کہا مجھسی کہ قبول کیے مہنی شفاعت تیری اونکی حقیر
 تب بولی ایک عورت اس مقبری کی میں ہی انکی ساتھ ہوں ای فقیہ اسمعیل اور میں فلانی
 مغنیہ ہوں تو ہنسائیں اور کہا مینی تو بھی بچلہ انکی ہے خلی واسطی قبول ہوئی شفاعت تیری
 پر شیخ فی آدمی بھیجا طرف گو کہ اس مقبری کی اور دریافت کیا اس سی کہ کسکی ہے
 فلانی قبر جدید تو کہا اوسنی فلانی مغنیہ کے ہی کہ قبول ہوئی ہی جس کے حقین شفاعت
 شیخ کی منتقم کری ہمکو اللہ تعالیٰ اونکی برکات سی حکایت — کہا ہی مؤلف
 روض الریاحین فی مغفرت فرماوی اوسکی اللہ تعالیٰ یہ کہ خبر دی ہی محکو ثقات نے
 اس بات کی کہ دو بڑی شیخ عارف بالہ بحر مشہور تھی مشایخان عظام میں سی کہ نام
 ایک کا اوغین سی شیخ محمد بن ابی بکر حکمی ہی اور دوسری کا شیخ ابو العین بن حبیل
 قدس اللہ تعالیٰ روحہما آی اونکی پاس بعضی فقرا واسطی حصول اونکی محبت بابیت کے
 بعد وفات اذن دونوں کے پر سنکر خبر وفات اونکی گئی واسطی زیارت قبر اونکی کے

تو ماہر کل آدمی سچ محمد اپنی قبر سے اور ملی اون لوگوں میں اور مرید کیا اون کو اور لیا اور کسی
واقعہ کہ طول ہی اوسکی ذکر میں اور نکاح لایا الو العیت فی ہاتھ ایسا ماہر قبری اور ملاقات کی انوشی
راہی ہوا و لیسے اور قطع کری ہوا او کی رکات میں آئین شکایست کہا ہی مولف مرحوم
مغفور فی کہ خبر دی ہی محکم بعضی اہل علوم فی مال سی عقبہ امام محب الدین طبری کی کہ تھی وہ بہرہ
شیخ عارف امام اسماعیل بن محمد حضری رح کی حکا ذکر ہوا حکایت سابقہ میں اور گئی بہرہ او کی مقبرہ
شہر سیدین کہ میں کا ایک شہر ہی تو فرماستج اسماعیل نے اسی محب الدین کیا یقین کرتا ہی تو ساتھ کلام
کرنی موتی کے کہامی ہاں تو فرمایا اونہوں کی کتاب ہی صاحب اس قرآن محسی کہ میں جستجی ہی ہاں
اور اون حالات سی خود ریافت ہو ہی میں جوابوں میں یہ ہیں کہ دیکھا ہی اکیار جواب میں کہ بعضی
شیوخ سی میری حوتی وہ علماء صالحیں سی وفات کی اوسوں نے لیس دیکھا ہی او کو خواب
میں کہ وہ پہی ہو ہی ہن سی دو لو پاؤں میں حلحال کہ نصف او کی سونی کی ہیں اور نصف
جانبی کی طول میں اوسیں در بیان او کی ظاہر حوڑ اور حیران ہونی ہی عقل او کی حسن و خوبی سے
اور وہ شیخ تخر کرتی ہاں او کو پہی ہو ہی سویدار ہو گیا میں اور میں اب تک گویا پاتا ہوں لطف
و حوی اون یاریوں کی پر دریافت کیا ہی ساروں سی کہ کہا ہو سکتی ہیں اس طرح کی یار میں
کہا اوسی ہیں مقدور اور مکس ساما او کیانی حوڑ ظاہر کے تو حال سامی کہ میں قادر ہی مخلوق
صنعت پر خالق قادر سبحانہ و تعالیٰ کے حکایست کہا ہی مولف مغفور مذکور سے
کہ دیکھا میں اکیار جواب میں اسی والد مرحوم کو بعد او کی وفات کی گویا کہ وہ مجھ پر غصہ میں سبب
ہ حاضر ہونی میری کی او کی وفات کی وقت میں کہ گما ہوا تھا میں اوس وقت ایک حکمہ دور

دراز پر تو عرض کی مینی اولنی کیا نہیں معلوم آپ کو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام دور اور مجبور
 رہے ہیں فرزند بزرگ پر بند او کی بہت وزن حالانکہ صبر فرمایا اور نہ ہن فی تاب فرمایا میری والدہ نے
 کہ ای فرزند میری تشبہ حاصل کیا مینی بھی ساتھ انبیاء علیہم السلام کی یا یوں کہا کہ صبر کیا مینی بھی
 صبر انبیاء علیہم السلام کا سا پر دیکھا مینی دوبارہ اول شب میں جب کی کہ تھی وہ رات جمعہ کے بعد کی
 کہ شب ہی تہین مینی او کی قبر پر چند سورتیں قرآن مجید کے پس نشات دی تجو اور خوش ہوئی میرے
 ملنی سی اور کہا مہی اوس خدا کی کہ احسان کیا اوسنی مجھے ساتھ تین باتوں کی اول او نہیں کے
 ملنا ہی ساتھ تیری پہر جب گیا میں قبل اسکی کہ ذکر کریں وہ مجھی اور باقی دو امر میں کا معاملہ کری
 اولنی اللہ تعالیٰ ساتھ عفو و مغفرت اپنی کے اور ہم سب ملنا توں سی بھی آمین کہتا ہوں میں نے
 اہل سنت و اجماعت کا یہی کہ روحیں اموات کی رجوع کرتی ہیں بعضی اوقات میں علیین یا میں
 سے طرف اپنی ابدان کے او کی قبروں میں جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالیٰ خصوصاً شب جمعہ اور روز جمعہ
 میں اور باسم بیہشتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں اور انعام دی جاتی ہیں اہل نعیم اور عذاب کی جاتی
 ہیں اہل عذاب اور خاص ہوتا ہی ثواب ارواح کو بی ابدان کی جو ہوں علیین میں اور اسطرح
 عذاب جو کہ ہوں اولنی سمجھیں میں اور قبر میں مشترک ہیں ارواح و ابدان ثواب و عذاب میں
 جبکہ لوٹ آتی ہی روح بدن میں سوار و ریشہ جمعہ کہ اموات اسوقت نہیں مغرب ہوتے
 بسبب رحمت الہی اور شرافت وقتی کی کہتا ہوں میں اور احتمال ہی اس بات کا کہ ہو یہ
 رفع عذاب اس روز خاص میں عصاة مسلمین سی سو اکفار کے دو دلیون سی ایک یہ کہ کفار
 محمد میں عذاب میں نہ مسلمان و دوسرا یہ کہ مسلمان اعتقاد رکھتا تھا فضیلت جمعہ اور اسکی

برکت کا کار کا ویرا بد تعالیٰ اور مسیک بد گاہیں اولہ ستر عیہ ثواب و عذاب پر قورین
 اور ثواب یرا اور ارواح کی جوہن علمین مس او عیاقاب اون ارواح پر جو سجین مین ہن
 موافق سعادت اور شقاوت کی ادھر ایک کو امن ہی مہس محال بد شوارحاسی عقل اور طول
 ہے ذکر نئس اوس خیر کے جو صحیح ہوا ہی او سمین نقل سے اور اولہ عقلیہ اور نقلیہ کی مدکور ہن
 کت اعمال مس پس او کی مستادہ ۱۵ اور حور مکرسی روش ہو تا ہی کہ مذہب اہل سنت کا
 غالب ہی اور طریق اہل بدع کا مغلوب و مخذل یر ہر یہ جو کہ کہ مدکور ہوا ثواب و عذاب سے
 واسطی ارواح و لدان کی یا خاص و واسطی ارواح کی سو وہ مدکور ہے عالم سرج کا اور بعد غمت کے
 قور سے عتیک روح و مدل تریک ہن ثواب و عیاقاب مس با حماع مسلمین کے برخلاف مذہب
 فلاسفہ کے حوالہ کفر سے ہن کہ فائل ہن وہ حشر ارواح نہ احساد کی اور یہ فرقہ صائمن یعنی بی بیار
 ہے اور تحت ترالسی کفر مس حکما طبعی ہن کہ وہ مسکر ہن حشر ارواح اور احسام دونوں کے
 اور رائداں دونوں قسمون سی کفر مس وہ ایک اور حجابت ہی حکما کی خود ہر یہ کہلاتی ہن
 کہ وہ او خود انکار حشر ارواح و ایداں کی مسکر ہن صانع حل حلالہ اور خالق عم لوالہ کے سہی
 یاہ یرور دگار کے سقائد ماطلہ کا ذہ سے **حکایت** منقول ہی شیخ ابو علی رودباری
 سے کہ او سری او کی یاس اگر ایک جماعت فقر کیے سو یاہ ہو گیا ایک تخص او عین کا او غول
 کہیا او کی مرض نے بہت دلون کہ تنگ آگئی ہر ایہ او کی حدیث سی او سکوہ کہا او ہوں نے
 اس امر کا شیخ ابو علی رحمہ اللہ تو قسم کہانی شیخ لی ایسی نفس سی اس بات کی کہ بہر
 گہر اور متولی حدیث دہو گا اسکا اور کوئی سو امبری اس حدیث کرتی رہی کی خود بہت

دلوں تک پہر جب وفات کی اوس فقیر نے غسل و کفن دیا اوسکو اپنے ماتھے سے
 اوس سے باز پڑھ کے دفن کر دیا اوسکو پھر جب چاہا کہ وہ نانبند سر کا
 اوسکی کفن سی بعد کہ مٹی لڑ کے تو دیکھا کہ کہولین اوسنی اپنے دونوں اکھبین انکی طرف اور بولا ای
 ابو غلیٰ بیشک نصرت اور مدد کر دے گا میں تیری قیامت میں قسم ہے جب عزت اور مرتبہ اپنی کے جیسا کہ
 نصرت اور مدد دیکھے ہی تو فی میری یہاں سچ مخالفت نفس اپنی کے حکایت منقول ہے سچ
 ابوسعید خراسانی کہ کہتا میں مقیم کی میں پس نکلا میں ایک دن باب بنی شیبہ سی تو دیکھا مینی
 وہاں ایک جوان حسین مردہ پڑا ہوا تو دیکھا مینی اوسکی سونہ کیرٹ جھک کر پس منس دیا اوسنی رو رو
 میری اور بولا ای ابوسعید کیا نہیں معلوم تھا کہ احباب احباب اگرچہ مر جا دیں اوسوا کی نہیں
 کہ نقل کرتی ہیں یہ ایک گہری طرف دوسری گہر کے اور کہا ہی ابو یعقوب سنو سنی اڑھ کہ آیا میرے
 پاس ایک مرید کی مین اور کہا اوسنی ای اوستاد میں کل وقت ظہر کے مرونگا سولی اس شہر نی کو
 اور اوسکی لصف سی قبر کہو دوا یو میری اول لصف میں کفن کرنا میرا پر جب ہوا وقت ظہر دوسرے
 دن تو آیا اور طواف کیا اوسنی پہر الگ جھٹ کر مر گیا تو غسل دیا مینی اوسکو اور خود اوتا
 قبر میں پس کہول دین انکھبین کہا مینی اوس سی کیا زندگی ہی بعد موت کی کہا اوسنی میں
 زندہ ہوں اور میرا حب اللہ تعالیٰ کا زندہ ہوتا ہے راضی ہوا اوس سی پروردگار
حکایت مروی ہے بعض اہل اندسی کہنا وہ ہوں فی نہلا یا مینی ایک مرید کو جو
 مر گیا تھا سو پکڑ لیا اوسنی گونہا پر تختہ پر کہا مینی اوس سی ای فرزند میری چہوڑے گا تم میرے مین جاتا
 ہوں تو نہیں مردہ بلکہ یہ ایک نقل ہے ایک مکان سی طرف دوسری مکان کی تو چوڑ دیا

اوسى ہاتھ میرا کرتا مون میں بہتی ہے جگو چسبر کہ خیال ہے بعضی موتی کی ماخوں کا
 اور اوس کاٹھی ہیں تراش دیا پردہ ماخوں اور سکا تو کچھ لی اوس مردہ کی اوگلی ایسی اور کہا ہی ہے
 حال محسوس تھا اور خیال ہے اور دیکھا اور سکو مہتی ہوئی اور روتی تھا سوہ اور سکا اور خیال اور سیت
 و نوحہ میں ہیں اور تہیں یہ دونوں صالحات الستار اللہ تعالیٰ اور کہا ہی تھا اس بھلائی جس کہ
 وفات کی میری ماپنی تو ہمسارہ شختہ یسین یہ دلیر ہو کوئی اور سکی غیل برا اور کیا اور ہونے
 بہرہ ہی یہاں تک کہ آیا ایک شخص اوسکی اقران و امثال سے تو غسل دیا اوسی راضی ہوا ہوں
 سب ہی پروردگار حکایت بعضی برگوں سے منقول ہے کہا اور ہوں فی تہی ہم جہاں
 پر سو گیا اور سین ابک شخص جو ہمارے تیار تیار کر کے اور کو ڈالایا تاہم ہی دریا میں تو دیکھا
 میں دریا کو کہ پٹ گیا اور ہو گیا دو ٹکڑی جدا جدا اور اتر گیا جہاں میں یہ لواتر کر کر کہو دی
 بھی اوسکی اور دمن گناہیہ رب فارغ ہوئی ہم اوسکی کار و بار سی تو یہ سراسر ہو گیا یا فی مثل
 سابق کے اور اوپر آ گیا جہاں اور چلی لگا اور کہا گاہی کہ گناہتہ کوئی فقیر ایک اندہ ہری مکان میں
 بہرہ ہلانا چاہا اور سکا لوگوں فی تو کہا واسطی لائی حیرت کی ریس ظاہر ہوا ایک حبیہ سی کہ
 نذر کہ روش کر دیا اوسنی تمام مکان کو میں ہلانا اوسی اور رب فارغ ہوئی تو غام ہو گیا
 وہ نذر حکایت مردی ہی کسی بزرگ سی کہ کہا اوسنی دیکھا اپنی اور تیرا شبی کو
 مراد جنگل میں دریا لیکہ کٹری ہوئی تھی وہ قبیلہ روادہ رو کی ہوئی تھی اور کوئی چسبر
 تو چاہا مٹی کہ اور ٹھالیجاؤں اور کو اور کہوں قبر میں تو نہ اوٹھا سکا میں اور کو اور سامی ایک
 ماتف کو کہ کہا اوسنی محسوس ہوڑ دی ولی اللہ کو ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور کہا اوسی بہ دروازی

آسمان کی کہولی گئی ہیں اور جنتیں آراستہ ہوئی ہیں پہر کرنا اوسی قائل نے کہ امی ابو یعلیٰ تحقیق پہنچایا ہستی جگوڑی رتبہ پر اور اگرچہ زار دہ کیا تھا تو نی او سکا پر پڑی یہ شعرا

وَحَقِّقْتُ لَا نَظَرْتُ إِلَى سِوَاكَ وَلَا اسْتَحْسَنْتُ فِي نَظَرِي جَمَاعًا وَلَا اسْتَلْذَذْتُ فِي الدُّنْيَا لَذِيذًا فَمَنْ يَنْظُرُ فَضْلًا وَمَسًّا	يَعْلَيْنِ مَوْجِدَةً حَتَّىٰ أَرَاكَ وَلَا أَحْبَبْتُ حَبَاغِيرَ ذَاكَ وَلَا لِي بَغِيَّةٌ إِلَّا مَرَاكَ وَبَلَّغْنِي الْمُنَىٰ حَتَّىٰ أَرَاكَ
---	--

ترجمہ اور قسم تیری حق کی کہ نہیں نظر کیے سنی طرف غیر کے ساتھ انکہہ محبت کی تاکہ دیکھوں میں جگوڑ اور نہ پسند کیا سنی اپنی نظر میں کسی جمال کو اور نہ دوست رکھا یعنی کسی محبوب کو سوا تیرے اور نہ حکیمانہ کسی لذت و ارشی کو اور نہ میں واسطی میری خواہش سوا می خوشنود می تیری کے میں احسان کر ساتھ ایک نظر کے طرف میری فضل و کرم سی اور پہنچا جگوڑ اپنی آرزو پر تاکہ دیکھوں جگوڑ حکایت منقول ہے کسی بزرگ سی کہ کہا اونہوں نے جبکہ مرگئی ابن جلازہ تو دیکھا او کو لوگوں نے پس پایا او کو کہ ہستی تھی تو کہا حکیم نے کہ یہ زندہ ہیں تو رھنی دیا او کو لوگوں نے پہر کرنا اوسنی یہ مرگئی ہیں تو پہر کہو لا سونہ او کا اور بولا میں نہیں جانتا کہ یہ مردہ ہیں یا زندہ اور کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہول دی تھیں انکو میں اپنی وقت و فات کی پہر ہستی اور فرمایا بیلش ہذا فلیعمل العابدون یعنی ایسی ہی شے کے پس چاہی کہ عمل کریں عمل کرنیوالی راضی ہو اور سی پروردگار اور کہا ہی شیخ ابو محمد حریری نے کہ تھا میں نزدیک حضرت جنید رضی کی حالت نزع او کی میں اور تھا وہ دن جمعہ کا

اور حال یہ کہ وہ بڑھتی تھی قرآن شریف کو یہاں تک کہ ختم کیا اور ہون فی اوسی تو پوچھا
 مینی اونسی کیا پس مال میں بھی بڑھتی ہو تم ای ابو القاسم تو فرمایا اور کون سزاوارتر ہے
 ساتھ اسکی نجسی اور حال یہ کہ اسوقت میں لیٹی جاتی ہیں نامہ اعمال میری راضی ہو اونسی پڑھ
حکایت مقول ہے سعد بن حابر رحمہ سی کہا او ہون فی بیٹا ہوا تھا میں نزدیک امام
 احمد بن حنبلہ رہ رہی در حالیکہ وہ ترجع میں نہی اور گندنی تھی غمراؤ کی سیچا نوی سال کے تو مال
 کہا اونسی اونکی کیے عیشیں نے ایک مسئلہ کا تو بہترین انکھیں اونکی آسودن سی اور فرمایا
 اسی بیانی فرزند میری ایک درواری کو کٹر کا تار بامین بچا نوی سال تک اور وہ اسوقت
 کہ لیکھا میری واسطی اور نہیں جانتا میں کہ لیکھا وہ ساتھ سعادت کی یا شقاوت کی اور ابھی
 واسطی میری زمانہ جواب کا اور ہی اونپر سات سو دینار قرص اور موجود تھی قرض خواہ اونکی
 پس دیکھا شیخ فی اونکی طرف اور کہا ای اللہ کیا ہی رہنوں کو وبقہ واسطی ارباب اموال کے
 اور تو لیتا ہے اونسی وثیقہ اونکی اور بی شک فرمایا ہی تو نے اذعونی استحب لکم
 پس اتار دی قرض میرا اور اسی کر دی نجسی میری قرض خواہوں کو بیک تو ہر سی بر قادر
 ہے پس کٹر کا یاد رواذہ اونکا کسی شخص نے باہر سی اور پکارا کہاں ہیں قرض خواہ احمد کی تو باہر
 آئی وہ اونکی پاس تو ادا کر دیا اونسی قرض شیخ کا یہ وفات کی شیخ فی راضی ہو اونسی
 یہ وردگار **حکایت** مقول ہے کسی رزگ سی کہ کہا حضرت مشلی سی ایک شخص نے
 کیون کہتی ہو تم اللہ اور کیون نہیں کہتی ہوا لا الہ الا اللہ فرمایا آپ فی نہیں جانتا میں ساتھ
 اسکی بدلی کا تو کہا اونسی ای ابو بکر یا ہتا ہون میں اعلیٰ اس فرمایا آپ فی ڈرتا ہو میں

یہ کہ پکڑا جاؤں وحشت حجاب میں پہر کہا اوسنی چاہتا ہوں میں اعلیٰ اس سی فرمایا آپ نے
 ارشاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی کلام حمید و محمود میں کہ **قُلِ اللّٰهُ شَرِّهُمْ فِيْ خَوْفِهِمْ يَلْعَبُوْنَ**
 ترجمہ کہہ اللہ بڑھ چوڑا و نکو بیچ خوش اونگی لگا اکیل کر تی ہوں تب چیخ ماری اوس شخص فی اوجہ
 ہو گئی روح اوسکی بدن سی پس جھکڑی لگی اور لیا میت کی حضرت شبلیؒ کی ساتھ اور دعویٰ کیا
 اوپر قصاص و عوض کا پر گئی یہ سب مجلس خلیفہ میں اور آیا پیادہ خلیفہ کا اور دریافت کیا
 اوسنی حضرت شبلیؒ سی دعویٰ اون لوگوں کا کہا حضرت شبلیؒ فی ایک روح تھی کہ غمناک ہوئی وہ
 پس ڈری اور بکاری گئی تو قبول کیا اوسنی اور سنا اوسنی پس رجوع اور سیلان کیا سو کیا
 اب گناہ میرا تو طایا خلیفہ اور بولا چوڑا دو اسکو نہیں اسپر کچہ حرم حکایت منقول
 شیخ ابو الحسن مرنی رضی اللہ عنہ کہ گناہ اونوں کی کسی سی حالت نزع میں کہوالا لا اللہ تو سم
 کیا اوسنی اور کہا کیا مجھی کہتی ہو تم قسم ہے جگو عزت اوس کسی کی کہ نہیں موت اوسکو نہیں
 در بیان میری اور اوسکی مگر حجاب عزت بہر وفات کی اوس کی گھڑی اور تھی شیخ مرنی کہ پکڑتے
 تھی داڑھی اپنی گھڑی گھڑی اور فرماتی مجھا جام تلقین کری اولیاء اللہ کو شہادت کی دای
 شرمندگی میری اوس سی اور رویا کرتی جب کہ تھی اس حکایت کو اور کہا گیا اوستاذ الوفاقم
 جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھی قریب موت اپنی کی تو فرمایا اپنی
 نہیں کچھ تعجب کہ پرواز کیا ہی اونکی روح فی قفس خاک کی سی طرف مشاہدہ اور قرب محبوب کے
 اشتیاق میں اور کہا ہے شیخ ابو محمد ویم نے رخ کہ جب حاضر ہوئی وفات حضرت ابوسعید
 خدریؒ کی تو وہ فرماتی تھی ان اشعار کو

حَبِيبٌ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ إِلَى اللَّهِ
أَذِيْبٌ كَوْسٍ لِلْمَايَا عَلَيْهِمْ
هُمُ هُمْ حَرَّالْهُمُ مَعْشَرٌ
فَأَحْسَنُهُمْ فِي الْأَرْضِ قَتْلِي حَبِيبَةٍ
وَمَا عَرَفْتُهُ إِلَّا بِقُرْبِ حَبِيبِهِمْ

وَبَدَّ كَارُهُمْ عَبْدًا لِلْمَلِكِ
فَاغْمَوْا عَنِ الدُّنْيَا كَاعْقَادِي الشُّكْرِ
بِهِ أَهْلٌ وَدَّ اللَّهُ كَالْحَبِيبِ الْوَحِيدِ
وَأَدْرَكَهُمْ فِي حَبِيبَةِ الْحَبِيبِ
وَمَا عَرَفْتُهُ عَنِ مَسْنِ تَوْسِ كَالْحَبِيبِ

ترجمہ استیاق عارون کی دلون کا طرف ذکر الہی کے ہوتا ہی اور درکار ان کا وقت مساجد
کے دسٹی راز کے ہی پلائی گئی بیالی موتو قبل ان تم تو کہے او نکو لیس ہو تیں ہوئی دیائی
ماند ہو تیں محمور کے ارادی اونکی جولانی کرتی ہیں بیچ اوس معرکہ کے کہ بیچ اوسکی اہل محبت
اللہ کی ماند سمارون روش کی ہیں پس جسم اونکی زمین میں مقتول ہیں اوسکی محبت سے
اور روحین اوسکی حجب غیب میں طرف بلدی کے چڑھتی ہیں اور زمین منزل کے اونہوں کے
مگر بزرگ محبوب ایسی کے اور گہرائی پہنچی تکلیف اور اذیت کی سی اور اسی ہواوں ہی بزرگ
اور منتفع کریں ہوگا اوسکی برکات سی حکام سے منقول ہی حلف بن سالم مصری
کہا ہے اونہوں کی یو جہا مینی ایک رات اوس علی بن مغفرہ سی کہان ہی ماوی اور مقام تھارا
کہا اونہوں نے اوس گہر میں کہ برابر ہیں اوس بن غبر اور ذلیل پہر یو جہا مینی کہان ہے
وہ گہر فرمایا قبرستان کہ مینی کیا نہیں دل گہرا تا تھارا تاریکی شب میں بولی میں اوسوقت
یا کو تاپہوں ظلمت قبر کو اور وحشت و مان کے سوسہل ہو جاتی ہے جبیر تاریکی راستے پر کہانی
اونسی کہ بہت بار دیکھیں ہوں گے قبرستان میں ایسی چیزیں کہ ہر کوہ جانتی ہوگی تم اونکو

فرمایا ان بہت بار لیکن خوف آخرت بہلا دیتا ہی ہوں قبرستان کو اور بیان کیا ہی کسی نے
ان شعر و کلام کو کہ لکھی ہوئی تھی یہ بعض قبور پر

لَقَاؤُكَ لَا يَجُوزُ وَأَنْتَ قَرِيبٌ
وَسَبَلِي كَمَا تَبَلَّى وَأَنْتَ حَبِيبٌ

مُقِيمٌ إِلَى أَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ خَلْقَهُ
تَزِيدُ بَنِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْسَ لَكَ

ترجمہ مقیم رہے یہاں تک کہ اوٹھا گیا اللہ خلق اپنی کونکلات تیری کے ہم کو امید زمین حالانکہ تو قبر میں
زیادہ ہوتا ہی تو بوسیدگی اور گھٹی میں ہر دن رات اور آرمایا جاوے گا تو جیسا کہ بوسیدہ ہوتا ہی حالانکہ
تو حبیب ہے حکایت منقول ہی امام حجت الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ لکھا اوہوں نے
نے سنا ہی یعنی امام اکبرین رضی اللہ عنہ کہ بیان کرتی تھی وہ حکایت اوستا ابو بکر یعنی امام بن
خوکر رضی اللہ عنہ کہ فرماتی تھی تھا ایک دوست میرا ایم طالب علمی کا اور وہ مبتدی کثیر الحجت تھا
علم سیکھنے میں اور متقی صاحب عبادت تھا لیکن نہ آتا تھا او سکوبا وجود اس کو شش کے مگر
کثیر سو تعجب کیا کرتی ہم اس کی اسالی سو بیمار ہوئی وہ ایک بار تو لازم پکڑا اوستی مکان میں
اولیاء اللہ کے راہین اور نہ جاتا شفا خانہ میں درمیان اور مریضوں کی اور وہی سعی و کوشش
کیا کرتا اپنی اوس مرض میں پس تنگ ہوا اوس پر حال اور اوس وقت تھا میں پاس اس کی
پہلو کے سو اوستی اوس حال غفلت میں ایک بار گئے کہ کوئی آنکھ اپنی آسمان کے طرف پہر کرنا
ای ابن خوکر لَمْ يَشْلُ هَذَا أَفْلَحَ الْعَامِلُونَ اور یہ مگر وفات کے اوستی رحمت کری
اونپر پروردگار حکایت منقول ہی مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہ تشریف لے گئی
آپ ایک بار منطی حیات ایک پڑوسی کے اور حال یہ کہ طاری تھی اوستی جان کندہ

تو کہا اوسے آپ ہی اسی مالک دوپہاڑ ہیں آگ کی میری رو رو کہ تاکید کیا جانا ہوں میں
 چرخہ کی اویہ حضرت مالک فرماتی ہیں یہ یہ سکر دریا ت کیا مینی اوسکی عزیز و قریبوں کی کیا
 کتا کرتا تھا تو کہا اویہوں نے تھی اسکی یاس دو پیمانہ کہ لیتا تھا تو لکراکت سی اور دیتا تھا دوسری
 سی تو مینی اویہ کو تو رو سکوا کر مارا ایک کو دوسری پیر اور کٹڑی کٹڑی کر ڈالا اویہ کو پیر لوجہ ہی
 اوس سی تو لولا لہ رائے ہوئی اس میں معصومہ میں مگر تہیت اور سمجھتی بچاوی یورو دگا حیات اور
 حرص سے اور روی ہی کسی سے کہ کہا اوسے اکہ شہنشاہ سے کہ وہ نزع میں تھا اور شہنشاہ کیا کرتا تھا
 وہ لوگوں ہی تول دو زن کا روضی کہ کہو لا الہ الا اللہ تو کہا اوسے ہمیں میں قادر اسکی
 کسی روڈ ٹی ترارو کی دما ہی ہو ہی ہی مسری ربان کو اور نہیں کہی دیتی کلمہ پیر کہا مینی کیا
 ہمیں نہا تو کہ پورا دیا کرتا تھا لوگوں کو اور یہ کی کرتا تھا تول میں کہا اوسے مان میں اساہی
 لکیر اس اوقات واقع ہوا کرتا تھا مسری ترارو میں گرد و غبار اور میں شعور ہو تا سا محکو
 اوس کا فقط حس کا یہ **مقول** ہی اجنبی دوستوں سی حضرت امام احمد حنبل رض کے
 کہ جب وفات ہوئی آپ کی تو دیکھا مینی جواب میں آپ کو در حال کہ خیرام نہ تختہ فرما تے جس
 آپ تو کہا مینی اسی بہائی سہ کسی حال ہی فرما آپ ہی بہ حال ہے خدہ نگاروں کی سیج دار السلام
 کے پیر لوجہ مینی اوسے کہا کہا مینی یورو دگار ہی فرما بکتا محکو اور سپان میں محکو دو نعلین سوکے
 اور ارشاد ہوا کہ یہ چرا ہے کہنی تیری کیے صحت عقیدہ میں کہ القراں کلام اللہ مرسل غیر مخلوق
 یہ ارشاد ہوا اسی احمد اوٹھ اور با حمان چاہی تو آیا میں جنت میں پس باگاہ پایا و مال
 حضرت سفیان ثوری رض کو کہ لگی ہوئی نہی دو بازو او کی سبکہ اوڑنی پہرتی ہے

وہ اون دونوں ہی ایک درخت سی دوسری درخت پر اور پڑھتی تھی یہ آیت تشریف آجملہ
 لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَّقْنَا وَعَدَہٗا وَاَوْفٰی اَلاَ مَرَضَ نَضٰیقَہُمْ اَمَّیْنُ حَتّٰی نَشَآءُ
 فَنَحْنُ اَخْبَرُ الْعَاہِلِیْنَ ترجمہ شکر اے کہ جس نے سچا کیا ہمیں اپنا وعدہ اور داریت کیا ہم کو
 زمین جنت کا کہ مقام اختیار کرتی ہیں ہم جنت سی جہان چاہتی ہیں پس کیا خوب ہی اجر
 عمل کرنے والوں کا پہر پوچھا مینی کیا خبر ہے عبدالواحد وراق کے کہ کہا جوڑا ہی مینی اون کو وریا سی
 نورین بیچ کشتی نور کے کہ زیارت کرتی ہیں وہ او سمین ملک شغور کے پہر پوچھا مینی کیا معاملہ
 کیا اللہ تعالیٰ نے بشر بن ہارث کا کہا خامہ شش رہو اور کون ہی مثل بشر کی جو جوڑا
 مینی اون کو آگے بادشاہ جلیل سجانہ کے در حالیکہ وہ بادشاہ حقیقی متوجہ بغایت تھا
 اون کی طرف اور فرماتا تھا اونسی کہا اسی وہ شخص کہ نہیں کہا یا ہے اور پی ای وہ شخص کہ نہیں
 پایا ہے اور آرام کرا سی وہ شخص کہ نہیں آرام کیا ہی فقط اور کہا بعضوں نے دیکھا مینی حضرت
 معروف کہ خیر رہ کو خواب میں گویا وہ خچی عرش کی مہین اور حق و عطا فی فرمایا اپنی
 فرشتوں سی کہ بتلاؤ کون ہی یہ عرض کیے او ہوں فی کہ اسی مالک عالم تو ہی خوب جانتا ہو
 اس کو تو ارشاد ہوا یہ معروف کہ خچی ہی کہ بیو شش ہو اسی میری محبت میں سو نہیں
 بیو شش میں آویگا مگر ساتھ تھا اور دیدار میری کے اور کہا ہی ربیع بن سلیمان رضی
 دیکھا مینی خواب میں حضرت امام شافعی رحمہ کو بعد اون کی وفات کی تو پوچھا مینی اونسی اسے
 اچھا ہے کہ کیا معاملہ کیا تمسی اللہ تعالیٰ نے کرنا او ہوں نے ٹھلایا محکو کہ سی رز پر
 اور شمار کی جھیر گویا ہی آبدار اور کہا ہی یعنی نیکون فی دیکھا ہی شیخ ابوالفتح ابراہیم

مرا طعی بر دست شیرازی رہ کو جواب من نور او کی وفات کی اور تھا او نیز ناسخ
 اور سر پر ایک تاج تو کہا یعنی اولیٰ کیا ہی بہ سفید فرمایا او ہون فی ہر شرف اور تر گئے ہے
 طاقت کی پر پوچھا یعنی اعت تاج کا تو لو بی یہ عزت علم کی ہے اور کہا ہی شیخ عارف الہام
 شادابی رہی کہ دیکھا یہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب میں تو فرمایا آپ فی مجلسی کہ فر
 و مبارکات فرمایا ہی اللہ تعالیٰ فی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ہی ساتھ امام غزالی
 رہی اور فرمایا ہی کیا تم دونوں کی امتوں میں ہی کوئی عالم مثل اسکی عرض کیے او ہون فی ہر
 راضی ہوا و نہی پروردگار اور سب اولیا اور علمای اہل حکایت مسقول ہی بل
 خواص ہی کہا او ہون فی ہر مین ایک اور ساتھ ہی اسرائیل کے تو گاہ پایا یعنی ایک شخص
 کہ ہمراہ چلتا ہی میری سو تعجب کہا یعنی اوس ہی پر الہام ہوا محلو کہ یہ حضرت بن تو کہا یہی
 اولیٰ قسم ہی ملکوتی کے بیاں کر دھون ہو تم کہا او ہون فی ہر مین بہائی تھا احصی ہون کہا ہی
 چاہتا ہوں کہ سوال کروں تم ہی ایک امر کا کہا او ہوں فی پوچھو جو یا ہو تو کہا یعنی کیا کہتی ہو تم
 حق میں حضرت شامی شیخ فرمایا وہ اواد میں ہی ہیں یہ کہا ہی کیا کہتی ہو حق میں احمد بن
 کے رہو کہا وہ ایک شخص صد ہی رہ کہا ہی کیا کہتی ہو بستر میں حارث کو کہا نہیں ہوا بعد
 اونکی مثل او کا یہ پوچھا یہی سب سب کی کے دیکھا یعنی ملکوتی کہا سبب ملکی کر فی تیری کی ساتھ
 اپنی کے حکایت مسقول ہے بعض اہل الہی کہ دیکھا او ہون فی ہر مین حارث
 رہ کو خواہ میں بعد او کی تو پوچھا اولیٰ کیا ہی اسرائیل کے کہا تھا نجو اور مباح کرد
 ہے میری و طعی آدمی حبت اور فرمایا کہا ہی وہ شخص کہ نہیں کہا یا اور ہی اسی وہ شخص

کہ نہیں پایہ فرمایا مجھی اسی بشفہ اگر سجدہ کرتا تو انگاری پر بھی تو بھی نہ ادا ہوتا تجھی شکر
 اوس خیرہ کہ کیا ہی مینی اوسکو وہ مٹی تیری اپنی بندوں کی دلون میں اور دوسری روایت
 میں ہے کہ فرمایا اوسنی پروردگار نے تحقیق قبض کیا مینی تجکو جس دن کہ قبض کیا اور حال ہے
 کہ نہ تہاروی زمین پر کوئی محبوب تر تجھی تجکو کہتا ہوں میں یہ کلام موند ہی کلام خضر کا کہ
 کہتا ہوں انہوں نے کہ نہیں گذر ابدان کی مثل اذکا فقط حکایت منقول بعضی صلحا سے
 کہ انہوں نے تہامیری ایک بیٹا شہید ہوا وہ دیکھا مینی اوسکو خواب میں مگر جس رات کہ وفات
 یکے عمر بن عبد الغزیز رضی اللہ عنہ کہ وہ دیکھا وہ تجکو اوس شب خواب میں تو کہا مینی اوس سی ای فریض
 میری کیا نہ مر گیا تھا تو کہا اوسنی نہیں لیکن میں شہید ہوا ہوں اور میں زندہ ہوں نزدیک
 ابد تعالیٰ کے اور روزی دیا جاتا ہوں پر پوچھا مینی کون لایا یہاں تجکو کہا اوسنی ندا
 دی گئی تھی آج اہل آسمان میں یہ کہ نہ باقی رہی کوئی نبی اور صدیق اور شہید گریہ
 کہ حاضر ہو وہ جا کر نماز جنازہ میں عمر بن عبد الغزیز کے سو آیا ہوں میں تاکہ شامل ہوں
 او کی نماز جنازہ میں پہنچا میں اوس ہی فارغ ہو کر تمہاری ملاقات کہ سلام علیک کروں
 ہستی فقط حکایت منقول ہی بعضی صلحا سے کہ دیکھا انہوں نے خواب میں حضرت
 سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو بعد اذکی وفات کی تو پوچھا اوسنی کیا حال ہے تمہارا امی ابو عبد اللہ
 تو منہ پر کہ انہوں نے میری طرف سے کہا نہیں یہ وقت کنیت کی کہنی کا تو کہا مینی کیا
 حال ہے تمہارا امی سفیان تو پھر ہی انہوں نے فی اشعار

لَقَدْ كُنْتَ قَوْمًا رَافِعًا إِلَهُكَ
قَدْ وَكَّلَكَ مَا حَسَرْتَ

بِعِزِّهِمْ مُتَنَاقٍ وَقَلْبٍ عَمِيدٍ
وَمَرْزُوقٍ فَإِنَّ عَذَابَكَ غَيْرُ نَعِيدٍ

ترجمہ نظر کے مینی طرف رائی کے ظاہر الیس کہا جیسی جو شکوہ موحیو خوشنودی سہری بچسائی
ان سعدہ اللہ تھا تو قیام کرنی والا راتوں کو جبکہ ہوتا تھا انہ سیرات کا ساتھ خیمستان
اور دل سیرا کے یس وسطی ایسی اختیار کر لے جو صہ کہ یہاں ہی تو اوز بارت گیسری یس شخص سہری
تحتی دور میں ہوں۔ حکایت مروی ہے کہ جب وفات ہوئی تھی صہ
سہل میں عبد اللہ تری صہ کی تو اثر دنام حطم ہوا لوگوں کا او کی جہازی پیر اور نہا او س
شہر میں ایک ہودی شتر مر کا سو جب سداوسی شور و فوجا تو کلا گہر سے وسطی شتر
خر کے یہ حرب دکھا صاری کو تو کہا لوگوں سی کہا دیکھتی ہو تم وہ چہر کہ دیکھتا ہوں میں اور
یو چہا لوگوں کی کہا دیکھتا ہی تو کہا میں دیکھتا ہوں کہ گردنا گروہ لوگ او تری ہیں آسمان
اور رکت حاصل کرتی ہیں اس جہاں سی یہ مسلمان ہو گیا وہ معائنہ اس حال سی اور
ایجا ہوا اسلام او سکا حجت کری او سپر پروردگار او منع کری تم کو ساتھ برکات مسلمان
حکایت کہا ہی حادہ فی رابعہ صہ کہ حضرت رابعہ عدوہ نماز پڑھا کرتی تھی
تمام شب یہ حرب فخر ہوتی تو ذرا لٹ جا میں ایسی مسلمان یہ بہان ایک ریش ہوتی فخر
تھی میں سنا کرتی اوس کی کہ کسی تہین جبکہ جو یکس ایسی عینہ سی گہرا کر امی صہ کن کہ
سوی گا تو اور کب تک نہ کھڑا ہوگا قریب ہی کہ سوی گا اسی عینہ کہ نہ اوٹھی گا اوس سے
مگر ساتھ شور قیامت کی اور بھی تھی یا دت او کی مرتی دم تک یہ حرب حاضر ہوئی اور

اونکی وفات تو بلایا اونہوں نے مجھ کو اور کہا مت مطلع کر یو میری موت کسی کسی کو اور کفن دینا
 مجھ کو میری اسی جیسی مین اور تہا جبہ اونکا صوف کا کہ نہری ہو تی تہین اوکو پہن کر جبکہ
 بند ہو جائیں انکھین لوگوں کی کہا ہی اوس خادمہ نے پہر کفایا ہنی اونکو اوسی جیسی اور اسے
 چادر مین صوف کی کہ پہنی ہوئی تہین وہ اوکو پہر دیکھا مینی اونکو خواب مین کہ پہنی ہوئی
 مین لباس ستبرق بنبرکا اور اوڑھنی اونکی سندسیر کی ہے کہ مین دیکھی مینی کہی کوئی چیز
 بہتر اوس سی تو کہا مینی اون سی اسی راجہ کیا کیا تمنی جنت مین اپنی اوس لباس کو کہ کفایا
 تہا ہنی تمکو اوس مین اور کیا ہوئی وہ چادر صوف کی بولین اتروالی وہ اللہ تعالیٰ نے مجھی
 اور دیا اوکی عرض مین یہ لباس کہ دیکھتی ہے تو اور تہ کیا میری کفنوں کو اور مہر لگا کر اوپر
 رکھا ہی اوکو اعلیٰ علیین مین تاکہ ٹی مجھ کو ثواب اوسکا قیامت مین تو کہا مینی اولسی اسی ^{سط}
 عمل نیک کرتی تہین تم دنیا مین تو بولین کیا حقیقت ہے ان چیزوں کی آگی اون چیزوں
 کے کہ دیکھی تو جو کچھ کہ مہیا اور امدادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی انعام اور توقیر سے واسطی
 اپنی اولیا کے پہر کہا مینی اولسی تہا او مجھ کو وہ کہ کیا کروں مین بھی اوکو کہ تقریب حاصل ہو
 مجھ کو اوکی سبب سی اللہ تعالیٰ کا تو فرمایا لازم پکڑ تو کثرت ذکر کو کہ حق تعالیٰ شک کر گئی تو
 اوس پر قبر مین حکایت **عروسی** ہی احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہما کہ اوہ نہوں نے
 تھی واسطی رابعہ کے احوال مختلف اور اودان رابعہ سی ہوی اونکی مین یعنی رابعہ شہیدہ
 سو کہی غالب ہوتی تھی اوپر حجب الہی اور کہی غالب ہوتا تھا اوپر انس اور کہی غالب
 ہوتا تھا خوف لیس مانی اونکو کہ کہا کہ مین حالت جنت مین ان شہر کو

وَمَا السَّوَادُ فِي قَلْبِي صَبِي	حَبِيبٌ لِّسَّيِّدِهِ حَبِيبٌ
وَلَكِنْ عَسَ حُودَادِي مَا بَعِي	حَبِيبٌ عَابَ عَنْ نَصْرِي وَشَحْصِي

ترجمہ: سیاہ دوست ہی کہ بہن ہوتا رہا ہو سکی کوئی دوست اور نہیں ہی واسطی غیر او سکی
 سچ دل میری کے مکہ وہ ایسا دوست ہی کہ مات ہی وہ میری گاہ سی اور میری وجود سے
 و لیکن دل میری ہی نہیں غائب ہی ہے اور ستائین اونسی حالت اس میں یہ اشعار

وَأَتَتْ حُسَيْنِي مَنْ أَرَادَ حُلُومِي	وَلَقَدْ حَقَّقْتُكَ فِي الْعَوَادِ حَقِّي
وَحَبِيبٌ فَلَبِنِي فِي الْعَوَادِ الْبُشْنِي	فَالْحُسَيْنِي لِلْحُلُسِ مَوَاسِي

ترجمہ: اور البتہ گونا گونی حکو سچ دل ایسی کے کلام کروانی والا محبی اور مباح کر دیا بھی
 اپنی جسم کو اس شخص پر کہ ارادہ کری ہشتینی میر کا ہے بس جسم مرا واسطی ہشتین کے
 رفیق ہی اور محبوب دل میری کا سچ دل کے ہشتین اور ستائین اوسی حالت غلبہ
 خوف من ان شعروں کو

وَبَرَامِي قَلِيلٌ سَأَرَاهُ مُسَلِّمِي	الْإِلَادِ أَنْكِي أَمْ لَطُولِ مَسَافِي
الْخُرْقِي بِاللَّادِ يَا عَايَةَ الْمَلِي	فَأَيْنَ رِحَائِي قَبِيكَ أَيْنَ مُحَاكِي

ترجمہ: اور توستہ میر کم ہی نہیں گمان کرتا من او کو پہنچا لی والا کہ کما واسطی توستہ کی روون
 من ما واسطی بعد مسافت کے ہے ایا جلاوگی تو محکموگ میں اسی نہایت آرزو میری کے کہ بیان
 ہے امید میری تھی اور کہان ہی خوف میرا ہے اور کہانی اونسی ایک رات کہ قیام کیا تھا
 اور نہایت تمام شب کا یہ کہ بہن دیکھا بہنی وہ شخص کہ قیام کیا کر ہی وہ تمام رات کا

سوا تہلہ می تو بولیں سجان اللہ تہا شخص کہی ایسی بات سوا کی نہیں کہ میں کٹری ہوئی
ہوں جبکہ پکارا جاتا ہے مجھ کو واسطی کٹری ہوئی کے حضرت احمد کشتی ہیں پہر بیٹھا میں کہانی کو وقت
کٹری ہوئی کے تو نصیحت کرنی شروع کی اونہوں نے مجھ کو کہانی اونی سی چوڑو و مجھ کو
کہ خوب شکم سیر ہو جاؤں میں اپنی کہانی سے تو بولیں نہیں ہم تم اون لوگوں سے کہ پسند
و مرعوب ہی اونکو کہانا نزدیک ذکر آخرت کی اور کہاجی نہیں دوست رکھتی میں تمسی دوستی چاؤں
کے کسی بلکہ دوستی رکھتی ہوں تمسی دوستی بہائیوں کی سی اور تہیں جبکہ پکاتیں ہانڈی کو تو
کہتیں کہاؤ اسکو امی سردار میری کہ نہیں کی ہی یہ مگر ساتھ تسبیح کے اور ایک بار کہاجی جاتو
اور کاح کر لے سونکاح کی مینی تین پہر دیتیں مجھ کو گوشت پکا ہوا اور کہتیں لیجا اپنی اس کہانی
کو طرف اپنی اہل کے اور کہتیں بسا اوقات دیکھتی ہوں میں حور العین کو راضی ہو اولہی
پروردگار اور منتفع کری ہمکو اونیکے برکات سے کہنا ہوں میں واسد اعلم مراد اس دیکھتی
دیکھنا بیداری کا ہے اسواسطی کہ خواب میں دیکھنا حاصل ہوتا ہے غیر اولیا کو بی اور یہ ایشامیہ
زوجہ ابو احمد بن ابوالحارثی کے غیر ہیں رابعہ عروہ کی جو بصرہ کی ہیں اور ذکر اونکا پہلی ہوتا
اور بعضی علما انکو رابعہ ساتھ یاد نقطون والی کے کہتے ہیں **حکایت** مروی ہے
کہ بیوی شہوانہ رضا اسقدر بڑی ہو گئیں تھیں کہ منقطع ہو گئی تھی نماز اولہی اور عبادت سوا
اونکی خواب میں کوئی نیک شخص اور پڑھی اونسی روبرو اون کے یہ اشعار:

إِنَّ النَّبَاةَ لَكُنَّ فِي الْحَرِّ نَبَا
فَأَمَّا الذَّابُّ مِنْ فَعْلِ الطَّبَعِ مِثْلًا

أَذْهَبَتْ دُمُوعُكَ إِذَا كُنْتَ شَاخِ
حَيْدَرِي وَفَوْقِي وَفَوْقِي الدَّهْرُ لَنَا

ترجمہ جاری کرانی آسوں کو اسلی کہ تہی تو درسد تحقیق رومہیں شفا دیتا درسدوں
 کو کوشش کر قیام لیل کر اور ورہ رکہ ہمیشہ دں کو دران حال کہ حادث کرنے والی ہو دے
 تو اسکی پس تحقیق یہ عادت فعل فرماں برداروں کا ہی ہے پس شروع کیا اوسوں لی ترغم اور
 گرہ اور لوٹن مشتت طرف اعمال کے اور حبیڑ متین ان شعروں کو تو رو یا کرتین اور روٹین
 ادکی ساتھ اور عورتین ہی پھر متین ہ اشعار

لَقَدْ اَمِنَ الْمُعَرُّوۃُ حَارَ مُعَاۤمِرِهٖ	وَنُوتِكَ لَوْ مَا اَلَّ تَجَاوُغًا اَمِنَ
--	--

ترجمہ البتہ تحقیق امن یا یا معرور دبانے اور قریب ہی ایک روز کہ خوف کر گیا جیسا کہ امن یا یا
 اور روی ہی کہ آئی پاس اوکی حضرت فصل س عیاض رضہ حکمہ گئیں یہ اوس شہر میں اور
 سوال کیا اوسی فصل نے کہ دعا کر سن یہ ادکی واسطی کہا اوسوں لی اسی فصل کہ ہنہن مہمان
 تیری اور اللہ تعالیٰ کی وہ سہید کہ اگر دعا کری تو اوس سی تو قبول کری وہ تیری دعا کو اس
 ایک لغوہ مار حضرت فصل نے اور گر پڑی بیہوش ہو کر راضی ہوا دن سسی پروردگار
 اور فص دی ہم کو اوسے حکا **سیرت** مروی ہی کہ عمرہ ہوئی حضرت حبیب عجیب کہ
 حکا یا کرتی تھیں اپنی خاوند کورات میں اور کہا کرتین اوٹہ ای مرد کہ تحقیق گئی رات اور اگی
 تیری راہ بعد ہی اور او قبل اور قافلہ صالحس کی بڑہ گئی آگی تہسی اب سچی رہی مہن فقط ہم تم
 اور کہا ہے بعضی صالحس لی کہ نکاح کیا سلی ایک عورت سی سوتی وہ جبکہ بڑہ چکتی نمازعہ کے
 تو بہتی کپڑی اپنی اور عطر لگاتی اور سچو لیتی پیر آتی میری یا اس اور کرتی کہا ہے واسطی تیری
 کچھ حاجت سوا گر کہا میں مان تو رہتی میری پاس اور اگر کہتا میں سہیں تو اوٹاڑا لیتی کپڑی

اپنی اور سید ہی کھڑی تھی اپنی قدموں پر یہاں تک کہ صبح کر نی فقہ حکایت
 مروی ہے کہ کسی بادشاہ کے ایک لونڈی تھی جو ہر نام سوا آزاد کر دیا اور کو بادشاہ فی پس گئی
 وہ پاس حضرت ابو عبد اللہ تریابی رضی اللہ عنہ کی اور وہ اپنی چیمبر میں مشغول بعبادت تھی پس نکاح کیا اسے
 اور انکی ساتھ اور عبادت کرنی لگی ساتھ انکی پہر دیکھا خواب میں خیون کو کھڑی ہوئی تو پوچھا
 انکی لوگوں سے کسی واسطی کھڑی کی ہیں یا نہیں چینی تو کہا گیا اوس سے یہ چینی ہیں انکی جو ٹیڑھا
 کرتی ہیں قرآن شریف تعجب میں پہر بعد اس خواب کی کہی نہ سوئیں وہ رات کو اور جگا کا تھوڑا
 اپنی خاوند کو اور کہتیں اسی ابو عبد اللہ چلا گیا قافلہ اور کیا خوب کہی ہیں کہ بنی یہہ اشعار

اُرَاَنِیْ بِعَبْدِ الدَّارِ اَقْرَبُ النَّحْوِ
 عَلَیَّ مَا کُوْنُیْ طَوَّلَ لَیْلِیْ ذَاکَ

وَقَدْ نَصَبْتُ لِّلْاَهْرِیْنَ حِیَّامٌ
 وَغَبْرِیْ یُرِیْ اِنَّ الْمَنَامَ حَرَامٌ

ترجمہ گمان کرتا ہوں میں آپ کو کہ نہیں نزدیک ہوا میں صحرا میں محبوب کو اور حالانکہ مختصر
 قایم کی گئی واسطی بچو ابون کے خیمہ علامت میری راندہ ہونی کے یہہ ہی کہ میں رات بھر تا
 ہوں اور غیر میرا گمان کرتا ہے کہ تحقیق تبند حرام ہے حکایت مروی ہے
 کہ بادشاہ کرمان نے نکاح کرنا چاہا حاضر ادبی سی حضرت شیخ شاہ کرمانی رضی اللہ عنہ کی تو مہلت لی
 آپ نے اوس سے اس بات کی جواب میں تین دن کے پہر خفیہ شکو پہرنے لگی مسجدوں
 میں سو رہا یا ایک جوان کو کہ بخود لی ادا کرتا تھا نماز پہر جب فارغ ہوا وہ نماز سے تو پوچھا
 اوس سے اسی جوان کیا ہی تیری کوئی بیوی کہا اوس نے نہیں پہر فرمایا کیا ہے تجھ کو خست
 طرف ایسی بیوی کی کہ پٹہ ہی ہوئی ہو قرآن شریف اور نماز و روزہ آدا کرتی ہو اور حیلہ

تفلیفہ حقیقہ ہو تب کہ اوسے کون نکاح کر دے گا مگر اسی خاتون سے کہا تھا کہ فی من نکاح
کو نکاح تیرا اب لا تو ایک رویہ کی روٹی اور ایک کاساں اور ایک کی خوشبو و مہر اور ہر چیز
کچھ بار میں ہے پر نکاح کر دیا اسی صاحبزادی کا اوس نک جواں سے یہ رحمت انہی
بیوی گھر میں حاوہ کے تو دیکھی اوسکی گھر میں ایک حشک روٹی کسی طلاق بہن پر یہ جہا
حاوہ سے کیا ہے کہ اوسنی راہک روٹی ہے کنج رہی ہی کلکی روٹیوں سے سو بھٹی رہی ہی
اسکی سسطی اعطار کے سوجب سنا دن بیوی بی بہ کلام تو لوٹیں باہر جانی کو تو کہا اوس جوان
مے معلوم کر لیا مے کو دختر ما تھا وہ قناعت کر لگی ساتھ فقر و فاقہ مری کی اور نہ راضی ہو گئی تھے
و سسطی اپنی حاوہ ہوئی میں اس جواب دہ صاحبزادی بی یہ کہ لوٹ جا ماد فقیر باد تہاد کا ترے
گھر سے اس ہی بسبب تیری فقر کے بلکہ سب تری صنعت یقین کے ہی اور نہ من نہ اعجب تر
تجسبی بلکہ یہ عجیب تر ہے مری ماہی کی کس طرح کہا تھا محسی یہ کہ نکاح کیا ہی مٹی تیرا ایک جوان
پر میر گار سے سو کسی موصوف بیر ہنگاری ہو وہ تھیں جوہ اعتماد کرتا ہوا اللہ تعالیٰ بر مگر
بی جمع کی ہوئی روٹی کی کہا اوس جواں بی من اس امر سے ناخوش ہون اور نہ من
و بدو دہنہ کہ مانتی کہا صاحبزادی بی کہ میان عذر سو فخر و خوب جانا ہی اپنی حال اور غیر کو
کیا علم غیر کا لکن میں اب نہ ہوں گی اوس گھر میں جہیں رکھا ہو کہانا سوا ب یا حاتی بہن
من یا باہر کر تو اس روئے کو گھر میں سے تو وہ بی وہ روٹی اوس جوان فی فقیر و کو
راضی ہوا اسی پروردگار کہتا ہوں من یہ ترویج صاحبزادی کے صادر ہوئی ہی شجر رگ
عارف باللہ شاہ سن شجر ع کرانی مدکور رہے اسی لہجہ اوسکی کہ بی رحمتی کے اونہوں فی ریاست من

اور نساء انہی طریقہ فقر امین اور پہلی ہو چکا ہے قصہ انکا اور مروی ہی یہ حکایت کتاب
ارشاد مبین اور طریقی لیکن اختلاف دو حکایتوں کا قریب ہی نخل تصور مبین اور مروی
اس بیوی کے حق میں قول اس طائل کا

✓	وَوَكَانَ الشَّيْءُ مِنْ ذِكْرِنَا فَلَا تَلَايَا لَكَ الشَّمْسُ عَيْبٌ	لَقَضَّيْتُ الشَّيْءَ عَلَى الرَّجُلِ وَلَا تَلَايَا لَكَ الشَّمْسُ عَيْبٌ
---	--	---

ترجمہ اگر موتیں عورتیں جیسا کہ ذکر کین بہنی تو البتہ فضیلت دی جاتی عورتوں کو مردوں پر
پس نہیں ہی موت ہو تا واسطی شمس کے عیب اور نہیں ہی مذکر ہونا فخر واسطی ہلال کے
حکایت مروی ہی کیے عابد تارک الدنیا سی کہ تہی وہ موضع عسقلان میں
یہ کہ کڑی ہوی وہ ایک رات تہجد کے ارادی سنی کو ٹھی پر تو آواز دی او کو ایک ہاتھ نے
دریا سے کہ امی گروہ عبت تقسیم ہوئی ہے عبادت میں حصوں پر بیٹا قیام ہی رات کا
دوسرا روز دن کا تیسرا دعا اور تسبیح اور استغفار اور یہ سب تہجد ہی سب قسموں میں
سولوا میں سی حصہ کامل پس گر پڑا عابد موتہ کی بل یہ آواز سن کر راضی ہوا اس سے
پروردگار اور مروی ہی کہ ابلیس پر تبیس لغو ذائد تعالیٰ منہ صورت ایک شخص کے
بکر آیار و بر حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کی تو پہر یا او کی
طرف سی آپ فی موتہ مبارک اپنا پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف حضرت یحییٰ علیہ السلام
کے کہ سوال کرو کچھ اس سی کہ یہ بی شک اس وقت تم کو سچا جواب دیگا تو پوچھی او سے
حضرت فی کئی مسئلہ کہ منجملہ انکی ایک یہ تھا کہ کیا قادیان ہے تو ترجمہ یہی کہی کہ آؤ

یا نبی اسد ہاں ایک رات قاد اور غالب پونا آب یرہی کہ ہر تہا آتی شکم آیا کہا نسی تو سو گئی
 اور قضا ہو گئی اسی ورد آب کا یس فرما حضرت یحییٰ علیہ السلام فی کہ اب کسی ہرگز شکم کیہ کرنا
 کہ کہا وگا تو کہا افسس ملعون فی کہ اب میں ہی حیر خواہی اور راست گوئی ہرگز کسی سے کروں گا
 اور کیا خوب کہا ہی کسی فی اسی باب میں

بَاكِلَةً سَاعَةً اُكَلَّتْ ذَهْرٌ
 وَفِيهِ هَذَا لَوْ كَانَ يَذَرِي

وَكَمْ مِنْ اُكْلَةٍ مَنَعَتْ اِخَاهَا
 وَكَمْ مِنْ طَالِبٍ نَسَعِيَ لِسَانِي

ترجمہ اور بہت لقمہ ہے کہ روکا اونی اپنی صاحب کو ساتھ کہانی ایک لقمہ کے مطعومات دانی ہے
 اور بہت سی طالب ہیں کہ کوستش کرتا ہی واسطی کسی تہی کے اور حالانکہ او میں ہلاکت اوسکی سے
 اگر خانی ہا کہا ہوں میں دکر کہا ہی بعضی مصنفون فی اس دونو شعرون کو بعد نقل اس حکایت کے
 اور حال یہ کہ نہیں ہی یہ مناسب واسطی حال حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بلکہ یہ مناسب ہیں اوس
 کہانی کے حوید اگر ہی مدہمی کو کہ حرام ہے بعد اوسکی کہانا جبکہ اتفاق پڑتا ہی اکثر لوگوں کو
 شکم پروری میں اور بجای اوسکی کہنا ہوں میں دو شعر مواقع اس معنی کے

مِنْ اَلْخَيْرِ اَتَبَدَّقَ طَاعَاتِهِ مَوْلَانَا
 بِهَا الْمَوَلَا وَفَدَا حَاةً لَّيْلًا

وَكَمْ مِنْ اُكْلَةٍ حَرَمَتْ كَيْتَرَا
 وَلَدَاتٍ يَحْلُوَاتٍ حَكَاةً

ترجمہ اور کوئی لقمہ ہے کہ محروم کرنا ہے وہ بہت سی نیکیوں سی بیج طاعت حق تعالیٰ کے ہاں اور
 محروم کرنا ہے وہ لدات سے بیج علوتون کے کہ تجلی کے او میں حق تعالیٰ نے دوران حال کہ مانتا
 یکے اوس ہی رات کو ہا حکایت منقول ہے احوال سعادت مال سی حباب

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے کہ شکم سیر ہو ہی آپ ایک بار جو یروٹی مٹی تو سور سے
اور قضا ہو گیا آپ مٹی اور آپ کا اوس رات پس وحی بھی اٹھ تعالیٰ نے آپ کی طرف کہ ای
یحییٰ کیا یا ہے تو نے کوئی لکڑہ بہتر ہو وسطی تیری میری گھر سے یا کوئی ٹبروس کہ وہ بہتر
ہو تجکو میری ٹبروس ہی قسم ہی تجکو اپنی عزت و جلال کے اگر جہان کی تو فردوس کو ایک جہان کا تو
بیشک گہل جاوی جسم تیرا اور کجاوی جان تیری اوسکی شوق میں اور اگر جہان کی تو ایک بار
دوزخ کو تو روی تو پیپ بعد آتشوں کی اور پنی تو لو با بعد کس کے اور کیا خوب کھی گئی ہیں شہار

اِنَّ مَنْ يَطْلُبُ الْكَثِيْرَ فَقَلِيْرٌ
اِنَّ يَطْلُبُ النِّجَاةَ كَثِيْرٌ

اِقْتَنِعْ بِالْقَلِيْلِ نَحْيًا عَنِ
اِنَّ حُبَّ الشُّعُوْرِ بِالْمَاءِ وَاللَّحْ

ترجمہ قناعت کر ساتھ قلیل کے زندہ رہیگا تو غنی تحقیق جو کوئی کہ طلب کرتا ہی بہت فقیر ہوتا ہی
تحقیق نان جو ساتھ باقی اور نمک کی وسطی اوس شخص کے کہ طالب ہی نجات کا بہت ہی : : :
حکایت مروی ہی حضرت جنید رضی کہا او نہون فی تمامین ایک بار مسجد جامع میں
کہ ناگاہ ایک شخص آیا ہماری پاس اور پڑھیں اوسنی دو کھتین پہر لیٹ گیا ایک کو فی میں
مسجد کے اور اشاری سی بلایا تجکو پہر گیا میں پاس اوسکی تو کہا نجی ای ابو القاسم اب غفر لیٹ گیا ہی
وقت ملاقات کا اللہ تعالیٰ مٹی اور مٹی کا دوستوں سی پہر جب فارغ ہو چکو تم میری کاروبار سے
تو تھوڑی دیر میں آو گیا تمہاری پاس ایک جوان مغنی تو دی دنیا تم اوسکو پہر گذری اور
عصا اور لوٹا میرا تو کہا مینی کیا دون یہ تبرکات مغنی کو اور کسطح ہو سکی گا یہ امر تو کہا او نہون نے
تحقیق وہ پہی ہی مرتبہ قیام کو خدمت الہی میں بجای میری حضرت جنید فرماتی ہیں کہ جب

پوری کچھ وہ شخص حاجت اپنی اور قانع ہوئی ہم اس کی کنس و فن سی تو ناگاہ آیا میری پاس
 ایک جوان مصری اور سلام کے آہستی میں اور نو لاکھان ہی امامت اسی ابو القاسم کہنا میں اس طرح
 پہنچا یہ امر سناں کر بھی اس کو کہنا آہستی تھا میں اس وقت منتشر فی بین فلا فی شخص کے کہ
 آواز دہی ٹھکراتی تھی کہ اوٹھ اور جایا سن جس کی اور لی اوس سے وہ خیر کہ ہی پاس اس کی اور
 وہ فلا فی ملا فی میر میں ہن کہ بسک تو کر دنا گاہ ہے جگہ پر فلا فی امدال کے قرانی تہا حضرت
 جنید یس دیں میں اس کو وہ خیر من امام کی تو او تار ہی اوس کی پڑی اور غسل کما اور پسا اور
 گوڑی کو اور جلا گیا اوسی وقت سید با طرف ملک شام کی راضی ہوا اوس سی یرو دگار
حکایت مروی ہی ایک جوان ملک تحت امر المعروف اور نہی عن المنکر
 کیا کرتا تھا سو گران گذرایہ امر اس کا خلیفہ ماروں رسید یس قید کیا اس کو حجرہ میں اور نہ
 کر دہی درواری اور وزن اس کی تاکہ مراوی اوس میں یہ بعد یاج رور کے کہہ لوگوں
 نے ماروں رشیدی دیکھا ہے ہی اوس شخص کو کہ حکم کتا تھا اپنی اس کی قید کر سکا پھرتے
 ہدی فلا فی باح میں تو حکم کیا ماروں رشیدی اس کی حاضر کر سکا پھر ح روبرو آہ وہ تو
 یو چرا اوس سی کسنی نکالا بجا وہ خاہ صحت سی لولا حسی داخل کما بجا باعین کہ کسنی
 داخل کما بجا باعین کما حو لیکما بجا قید حانہ سے کہہ ماروں رشیدی ہی ہا امر شیبہ تیب یولا
 وہ جوان اور کو بسا کام تیری رب کا بہن عجیب و غریب پس روی لگا ماروں رشیدی
 اور حکم کیا اس سب احسان کر نیکا اور کہ سوار ہو میری گھوڑی حاضر میرا و میری بار میں
 اور کیا رتا جاوی صاوی اگی اس کی کہ سہوہ بندہ جدا ہے جس کو عت دی اللہ تعالیٰ

اور ارادہ کیا تھا مارون رشید فی اسکی امانت کا پس نہ قادر ہوا اگر او پر عزت اور تعظیم
کرنے اسکی کے راضی ہوا و س ہی پر درد گار اور منتفع کری ہوا و سکی برکات سی اور اسی باب
میں کچھ ہیں مثنویہ اشعار

اِذَا كَرَّمَ الرَّحْمَنُ عَبْدًا بِعِزِّهِ	فَلَنْ يَقْدِرَ الْخَلْقُ يَوْمَ مَا يُصْنِعُهُ
وَمَنْ كَانَ مَوْلَاهُ الْعَزِيزُ هَانَهُ	فَلَا أَحَدٌ بِالْعَزِيزِ مَا يُعِيبُهُ

تو جس شخص سے عزت بخشی اللہ کسی بندہ کو ساتھ اعزاز اپنی کے تو زمین طاقت رکھتی مخلوق کہ کبھی
خوار کریں او کو نہ اور جو شخص ہے کہ خدا ی عزیز فی او کو خوار کیا پس زمین ہی کو فی کہ ساتھ عزت
دینی کے ایک دن او کی اعانت کری بہ حکمایہ منقول ہے کسی اہل عبادان سے
کہ شور مایانی ہماری پاس کچھ او پر ساتھ برس تک اور ہماری پاس ایک شخص تھا اہل
ماحول سے صاحب فضل و بزرگی کا اور نہ رہا تھا حوض میں ہماری کچھ پانی شیریں اور آقا وقت
نماز مغرب کا تو او ترا میں واسطی وضو کر لیکر نہ زمین اور تھا وہ مہینہ رمضان شریف کا موسم
سخت گرمی میں تو ناگاہ پایا مینی او س شخص کو کہ نہریہ بیٹھا ہوا یہ کہتا ہے کہ اسی آقا میرے
کیا راضی ہوا تو میری غم سے یہاں تک کہ کچھ آرزو کروں میں تجھی کیا راضی ہوا ہی تو میری غم
سے یہاں تک کہ سوال کروں میں تجھی ہی سے درمیری دھون جھم کہت ہی او کو جانی فرفانی کی تیری
ای ہر آہ پر اگر خوف ہوتا تجھ تیری غضب کا تو چکھتا میں کہ ہی پانی پیر یہ کہ ہر ایک جلو او س پانی نہ شور کا اور نہ
کیا او کو اچھی طرح تو تجھ کیا مینی او کی صبر سے او س شور پانی پر پیر لیا مینی او سی جگہ سے کہ لیا تھا او سی
پانی او سی او کو تو تھا وہ مانند شربت کی تو خوب پایا مینی یہاں تک کہ میرا پر لہن کہہ راوی اور کچھ

شخص نے مجھی یہ جواب دیا کہ دیکھا ہی نہیں رات کو کہ ایک شخص مجھی کتاب ہی قانع ہو ہی تم تیری
 گھر کے سانی سی اور تمام ہوا وہ اگر دیکھی تو اس کو تو جتک ہو ماویں آگہیں تیری اور تحقیق
 حکم کیا ہی ہمینی اس کی صفائی اور آرائش کاسات دین میں اور رام اس کا دار اس پر ہی سو
 بشارت ہو چکو ساتھ خیر کے فقط کہا را دی بی بہر ہو اساتوان دس اس جواب کو اور تمام وہ
 روز جمعہ کا تو پہلی گیا وہ شخص و عمو کر کے کو بہر سس سپہلا یوں اس کا اور ڈو گیا بس
 کالامہنی اس کو بعد مار کے اور دس کیا ہر دیا یہی اس کو خواب میں بعد تین دن کی کہ یہی ہو
 ہے لباس سر تو پوچھا یہی اس سی حال اس کا کہا اس سی اور مار ہی چکو مالک ہمینی دار سرور
 میں جو تیار کیا گناہا واسطی مہری کما یہی اس سی بیان کر خونی اس کی بولا ہبہات ہبہات
 ماخر ہیں وصف کر نیوالی اس کی تعریف سی او اس سی جو اس میں ہی کاسکی اہل و عبال مری
 خان لیتی یہ بات کہ متیک تیار و آمادہ کیا گیا ہے اس کی واسطی ساتھ مری وہ گھر کہ اس میں ہی ہر وہ
 کہ خواہش کری اس کی نفس اور واسطی سہائون میزی کے سی اور تو بھی مسجد اس کی ہے اساتوان
 تعالیٰ راعی ہوا و سی بیرون دگراور کہی ہیں بکار صمد اشعار

اَوَيْلُ اَنْ اَعُوْذَ بِحَنْدَادِ قِيَا طُوْنِيْ لَهُمْ فِيْ دَا اَمْحُوْا	اَللّٰهُ لَا تُعَذِّبْنِيْ فَلَائِيْ وَاَمْتُ مَّحَاوِرَ الْاَبْرَارِ مِيْهَا
--	--

مترجمہ یا اللہ نہ خدایہ محکومیس تحقیق میں امید کہتا ہوں یہ کہ فائز ہوں ساتھ بہتر مقام
 کے کہ جنت ہی و اور تو ہمیشہ کیون کہتا ہے اس میں یس ای عسرت و عین واسطی اس کے
 سچ اس قرب و حور کے حکما ہے **س** مروی ہے سہل بن عبد اللہ رضی کھا

کہا اونہوں نے اول اوس چیز کا جو دیکھا مینی عجائبات اور کرامات سی یہی کر گیا مین
 ایک طرف ایک مقام خالی کے سوا چھٹا معلوم ہوا محکومہ مقام اور پانی مینی دلیں قرب طرف
 اللہ تعالیٰ کے اور آیا وقت نماز کا اور چاہا مینی وضو کرنا اور تہی عادت میری ترک کرنی یہ کہ تازہ
 وضو کیا کرتا تھا مین وسطی ہر نماز کے موغلیں ہوا مین بسبب نہ پانی پانی کے پس اس حال مین
 تھا مین کہ ناگاہ آتا دیکھا مینی ایک جانور اپنی دو قدموں پر گویا کہ وہ کوئی آدمی ہی اور ہی تھا
 اوسکی ایک چھانگل سبز کہ لی ہوئی ہی وہ اوسکو اپنی دونوں ہاتھوں مین موجب دیکھا مینی اوسکو
 آتی ہوئی دور سی تو گمان کیا مینی اوسکو آدمی پران تک کہ قریب آیا وہ میری اور سلام علیک کے
 محسوس اور کہیدادہ طرف پانی کا میری آگے پس اس وقت گزرا میری دلیں اعتراض علم کہ یہ
 چھانگل اور پانی دیکھا چاہی کیسی اور کہاں سی لایا ہے تو گویا ہوا وہ جانور اور بولا اسی ہم
 ایک قوم ہین وحشیوں کی کہ منقطع ہو گئی ہین ہم طرف اللہ تعالیٰ کے اور ونسی بارادہ محبت
 اور توکل کے سو درمیان اس حال کے کہ ہم گفتگو کر رہی تھی آسمین اپنی ہم قوموں سی ایک مسئلہ
 مین کہ آواز آیا ہمکو غیب سی یہ کہ سہل ارادہ رکھتا ہی پانی کا تاکہ تجدید کری اپنی وضو کے
 پس لیا مینی اس چھانگل کو اپنی ہاتھ مین آواز ناگاہ کھڑی دیکھی مینی برابر دو فرشتے آگیا مین
 اوسکی پس اور ڈالا اونہوں نے آسمین پانی ہو اسی اور مین سنتا تھا آواز پانی کا حضرت
 سہل کہتی ہین پہر بیہوش ہو گیا مین اور جب افاقہ ہوا محکومہ تو رکھی دیکھی مینی وہ چھانگل
 اپنی آگے اور نہیں معلوم کہاں گیا وہ جانور تو بڑا فسوس ہوا محکومہ اس سی باتیں نکرنیکا
 یہ وضو کیا مینی اور بعد وضو چاہا مینی کہ پیون اوسمین سی تو آواز آیا محکومہ آدمی سے

کہ ای سہل اتھی ہمیں وقت آیا اس بانی کے بیسی کالیس بیسی لگا وہ طرف آب اور میں کہہ
 رہا تھا او کی طرف میری نہیں معلوم کہاں جلا گنا وہ حکما **سیت** ہمیں حسرت سہل
 مقول ہے کہ ایک بار دھو کیا میںی جمہ کے دن اور گیا جامع مسجد کو ابام ابتدا میں تو یائی اوسی
 بہری ہوئی لوگوں سی اور قصد کیا حلقے میں سریر چڑھنے کا سو ترک کیا بیسی ادب کو اور چلا میں
 اوپر سے لوگوں کی کا دھوں کی بران تک کہ پہنچا یہاں صاب میں اور بیٹھا ومان پس لگا
 دیکھا اپنی دھنی طرف ایک جوان خوبصورت کو کہ آتی تھی اوس سی خوشبو اور اوڑھی ہوئی
 عادرین صوف کی توجہ دیکھا اوستی محکو کہا کیونکر پایا سی تو نے اپنی آپ کو اسی سہل کہا مٹی
 ساتھ حسرت کی اجہار کہی محکو امد تعالیٰ اور فکر مند ہوا میں اوسکی بیجاں بیسی سے محکو جالا کر میں
 اوسکو ہمیں مانتا تھا ہر اسی حال میں ہر اس کہ معلوم ہوئی محکو حاجت شدید بول کے کہ بی جیس کر دیا
 اوسی محکو سو بہات حیران ہوا میں جانی سی لوگوں کو پہلا گ کر اور یہ کہ اگر بیٹھا ہوں میں تو
 سو گے مار میری تو ہر دیکھا اوس جوان فی محکو اور کہا اسی سہل کیا محکو حاجت ہی بول کے
 کہا میں ان بیسی اوسی او مار کر چادر پائی دوش سی اوڑھا دی محکو ہر کہا پوری کر حاجت
 اسی اور جلدی کر کہ ملجا وی تو مار میں بیسی یہی عجیبہ ایک غفلت اور جب کہولے معنی انگہ
 اپنی تو دیکھا ایک دروازہ کھلا ہوا اور سنا ایک فائل کو کہ کہتا ہے اندر چادر وازی کی چم کری
 تھیر پروردگار تو اندر گما میں اوسکی بیسی یا ایک محل مضبوط بلند تھیر والا اور اوہ میں دیکھا
 ایک دخت کھڑا ہوا اور اوسکی پہلو میں ایک مٹھرہ بہرہ ہوا پانی کا خوشیرین رائد تھا
 تھیر سی اور مہری پانی جالے کی اور ایک رومال لٹکا ہوا اور مسواک تو او مار سی مٹی گہری

اپنے اور بول کیا مینی پر نہایا اور پوچھا بدن رومال سی پہر وضو کیا تو اس وقت سنائی ایک
 بکار نیوالی کو کہ کہتا ہی مجھی اگر بوڈکر سیے ہی حاجت اپنی تو کہو مان پس کہا مینی مان پس تو پایے
 اوسنی چادر میری او پر سی پس ناگاہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنی اوسنی مقام پر سجد میں اور
 نہ مطلع ہوا میری حال پر اور کوئی تو سوچتا رہا میں اس لکڑ کو اپنی دل میں او کہی ہی جھٹلاتا
 تھا اور کہی ہی سچ کہتا تھا اپنی اس واقعہ کو یہاں تک کہ کٹری ہوئی نماز اور جماعت کی لوگوں نے
 اور پڑھی مینی او کی ساتھ اور نہ تھا جگہ کوئی اور شغل سوا اس جو ان کی کہ بھی انون میں اسکو
 پہر جب فارغ ہوا وہ نماز سے اور چلا تو بچھی ہوا میں اسکی اور ناگاہ چلا وہ ایک گھاٹی میں
 او پر کر کہا مجھی کیا نہیں یقین کیا تو فی اس چیز کا جو دیکھا کہا مینی ہرگز نہیں تو بولا کس
 در از می میں رحم کری تجھ پر اند تو الی پس دیکھا مینی وہی دروازہ اور گھسا میں اس محل میں
 پس دیکھا وہی درخت کجور کا اور وہی سنا نہ بعینہ اور رومال آویختہ کہ ہنوز تر تھا تو اس وقت
 کہا مینی آمنت باللہ پس کہا اوسنی اسی محل جو اطاعت کرتا ہی اند تعالیٰ کی تو اطاعت کرتی
 ہے اسکی ہرشی اسی محل طلب کراد سکوپا و گیا تو اسی پس بہر آئین آنکہ میں میری آنسوون سی
 تو پوچھا مینی او کو اور جب پہر کہو لا تو نہ پایا اس جو ان کو اور نہ اس محل کو تورہ گیا میں جست
 زدہ او پر اسس خیر کے جو فوت ہوئی مجھی اسکی ملاقات میں بہر لازم کڑا مینی عبادت کو راضی
 ہوا اوسنی پروردگار اور منتفع کری مہکو او کی برکات سی آمین **حکایت** منقول
 بعضی مریدون سی سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت کی مینی سہل کے تیس برس تک
 پس نہ دیکھا مینی او کو کہی کہ رکتی ہوں کروٹ اپنی فرشتے پر نہ رات ہیں نہ دین میں اور پڑیا

کرتے تھے وہ مار صبح کے غشاکی وضو سی یہ رہا گی لوگوں سے طرف اوس سرور کی جوتے
 درمیان عداوان اور بصرہ کے اور سو اسکی بہن کہ ساگی وہ لوگوں سے اسو سٹی کہ ایک شخص
 گناہ ج کو ایک سال یہ چ آیا وہ لوٹ کر تو کہا اوس سی ایسی بہائی تھی کہ دکھاتا تھی سہل جس
 کو عرفات میں حج کی رو تو کہا اوس سی اوکی تہائی فی کہ ہم سب بہاں تھی اوکی ہمراہ اٹھوس تاج
 میں دیکھ کے اوکی حلقہ من حوا پر درواری تہ حافی کہے کیسی دیکھا تو نے اوکو وہاں تو
 قسم کہائی اوس سی تہ طلاق عورت اتنی کے کہ دکھا ہے مینی اوکو عرفات میں بس کہ اوس
 اوکی بہائی نے مل ہمراہ سری کہ درنا مت کریں حصر تہل سے جیکر سو آئی دو لو یاس
 اوکی اور بیان کہا اوسی قعدہ اور اختلاف ایسا اس گنگو من اور یوچا اوسی حکم اوس تم کا حو
 کہائی ہی اوسی درنا حصر تہل ہلے کہا ٹہرے تمکو اس کام سی اور کیوں مستغول ہو سکتا
 میں مستغول اور متوہ ہو طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا اوس حاجی سی بہن طلاق ہوئی ہو یہی سر
 رھی دی اوکو یاس ای اومت کہاسیہ حال ابنا اب اور کسی سی راضی ہو اون سی پروردگار
 اور نفع دی ہمکو اوسی حکا پست مزی ہی بعضی صالح جس سی کہ وہ ماہن کہا کرتی
 لوگوں سی اور یہ وصیت کہا کرتی اوکو سو آ ما اوکی یاس کسی دن اک ہو دی اور حال بہ
 وہ ڈرا ہی تھی لوگوں کو اور وعظ کہہ رہی تھی زور و اوکی اس آیت سرفیت کا
 وَكَانَ قَبْلُكُمْ لَا وَارِدُ مَا كَانَ عَلَىٰ رِقَابِكُمْ هُمَا مُتَقَبِّضَتَا اسی بہن ہی کوئی
 شخص تم میں سی مگر اترنے والا اسکا ہی یہ مانتا اویرز تیری کے لازم مانتی کہا
 اوس بیودی فی اگر بہ کلام حق ہے تو ہم تم برابر ہو تو کہا اوسی تیج نے نہن ہں ہم تم

برابر بلکہ ہم وارد ہوں گی اوسپر اور گنہگارین کے اوسپر سی اور تم وارد ہو گے اوسپر اور گنہگار
 سکو گے اوسپر سی گنہگارین کے ہم اوسپر سی ساتھ تقویٰ کے اور گردے تم اوسمیں گنہگارین کے
 بن بسبب ظلم کے پڑی ہو اونہوں نے یہ آیت شریف تم نبی الذین اتقوا وندرا الظالمین
 فیہا جحشیا یعنی پیرجات دیں گے ہم اؤ کو جنہوں نے تقویٰ کیا اور جو پڑ دین گے ہم ظالم کو
 سچ اؤ کی گنہگارین پڑی ہو گی اؤ لہٰذا اوسنی یہودی نے ہم متقی ہیں فرمایا اوسر سی شیخ نے
 ہرگز نہیں ایسا بلکہ متقی ہم لوگ ہیں پڑی ہو یہ آیت ورسختی وسعت کل شیء ففساء
 گنہگارین یثقیون ویؤثرون الزکوۃ والذین ہم با یاتینا یؤمنون
 الذین یثقیون الرسول النبی اکرمی یعنی اور رحمت میری فی سما لیا ہر شی کو پس
 لکھوں گا میں اؤ کو وسطی اؤن لوگوں کے کہ ڈرا دے کار کرتی ہیں اور ادا کرتی ہیں زکوۃ
 اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتی ہیں وہ اتباع کرتی ہیں رسول نبی اچھا کی پڑ کر اؤس
 یہودی نے لاؤ کوئی دلیل اؤ صدق اس دعویٰ کے فرمایا اوسپر سی شیخ نے فرما کہ دلیل حاضر ہے
 کہ دیکھتی ہیں اؤ کو سب لوگ اور وہ یہ ہے کہ ڈال تو کپڑا میرا اور اپنا آگ میں سو جھکا کپڑا سالم
 رہی جلنی سے وہ ناجی ہے اؤ جھکا چل جاوی وہ داخل ہے دوسری شق میں پڑاوی
 دو لونے کپڑی اپنی اور لیا شیخ نے کپڑا یہودی کیا اور لپٹا اوسپر کپڑا اپنا اور ڈال دیا دو لونو
 آگ میں پڑا داخل ہوئی شیخ آگ میں اور لیا دو لونو کپڑوں کو اور نکلی دوسری طرف سے پڑ
 کھلا اؤن کپڑوں کو تو کپڑی شیخ مسلمان کی صحیح و سالم تھی پاک وصاف کہ صفا کر دیا تھا
 اؤ کو آگ نے اور دھو کر دیا تھا میل اؤسکا اؤ کپڑی یہودی کی جل کر کہہ ہو گئی تھی باوجودیکہ

لیٹی ہوئی تھی اندر کچھ نمی شیع کی ایس ج دیکھا اوسنی یہ معاملہ تو مسلمان ہو گیا اور محمد ہے
 خدای مسم سان کی کہ ناب کیا اوسی دین اسلام کو سب دینوں پر اور ہدایت کی بمکو طرف دین
 قویم کی اور کیا ہکرامت سی کر تم کے کہ سیا ہی او کو رحمت واسطی علیہ السلام کی صلی اللہ علیہ وآلہ
 و اٰلہٖ و اٰلہٖ وسلم حکایت کہما ہی ایک برگ فی تہا میں نزدیک سچ ابو محمد خبریری کہ
 میں آتا او کی پاس ایک شخص اور کیا اوسی تہا میں او پر مرتل الشرح محبت کی اور مستوح ہوا تھا
 خیر ماہ وسط و وسعت کا ایس وقوع میں آئی محبی ایک رلت تو محبوب ہو گیا میں اپنی مکان
 ا رعام سی بھی سب قص کے ایسی رتہ سی دور ہو گیا ہوں اب کا سمل ہی یہ رسول کے طرف
 اوس مقام کی تو ردی لگی یہ سکر ابو محمد خبریری اور فرمایا سچ قہر اور علم اس جہلت کے
 میں لکس ٹیر تھا ہوں میں روز تو میری جدا شعار کہ یا و گیا تو او میں جواب ایسا پر پڑ ہے
 او ہوں فی یہ شعار :

قِفْ يَا لَدِّكَ اَرَفْ هَذَا اَنَا رُحْمٌ	وَاِنَّكَ الْاَحِثَّةُ حَسْرَةً وَتَشَوُّقًا
كَمْ قَدْ وَقَعْتُ بِرِيعِهَا مُسْجِرًا	عَنْ اَهْلِهَا مُتَجَرِّدًا اَوْ مُشْفِقًا
فَاَحَاثَنِي دَاعِيَ الْيَقْوَى فِي رَمْلِهَا	فَارَقْتُ مِنْ نَقْوَى وَعَرَّ لِلْيَقَى

ترجمہ ٹیر حاج مکانات محبوبون کی پس یہ لستان اونکی ہیں اور محبوبون کو حسرت اور شوق میں
 مارا کھڑا ہوا میں اونکی زمین میں دیات حر کو اہل اوکی سی جبران اور خوف ناک ہو کر پاس
 جواب دیا مجھ کو داعی محبت فی بیچ نستان اون مکانات کی جدا ہو تو اوس سی کہ دوست کہتا ہے
 تو او کو اور کم ہوئی ملاقات حکایت کہما ایک برگ فی تہا میں ہمراہ حسرت حبیب

کے پس سنا و نون فی ایک مغنی کو کہ یہ گاتا تھا منازل کنت تھو ما و تالفھا آیام
 انت عکد الا یام منصو پس روی حضرت بنید یہ سکر اور فرمایا کیا اچھی ہی الفت
 اور و انت اور کیا وحشت ناک ہیں مقامات مخافت اور وحشت کی ہمیشہ رومہون اپنی ابتدا
 ایام ارادت اور شروع سعی اور استعمال مشقات سے پہر پڑ سنی لگے یہ اشعار

سُبْحٰنِیْ عَلٰی مَجْدِیْ فَارِثِیْ اَعِیْنِیْ
 مَشُوْقَہٗ وَرَقًا یَا بَانَ قَمَرِیْ

سُبْحٰنِیْ صَلِّ بِالْبَاقِ عَیْنِ حَزَنَہٗ
 رَاکِبِہَا الْوَالِثُ وَفَاکِحْمَا مَہٗ

ترجمہ انہی دوست آیا ملک تمام میں کوئی ننگہ گین ہی کہ زاری کبریٰ زمین بخدیہ تہمین اعانت
 کروں او سکی بہ اور سلامت رکھا او سکو ملامت کرنیو لون فی مگر ایک کبوتر طوق دار کہ جدا ہوئی
 سہنشین او سکا بہ حکایت منقول ہی کسی بزرگ سی کہ کہا او سنی دیکھا مینی ایک بار آنا سے
 سفر میں ایک عورت اعرابی صغیر السن کو تو پوچھا مینی او سس سی کہاں رشتی ہو تم کہا او سنی
 جنگل میں کہا مینی کیا نہیں گہرا تار و تار جی تمہارا کہا او سنی ای بطل کیا گہرا تار ہے ساتھ اسد
 تعالیٰ کے وہ شخص جو مانوس ہوا ہو او سکی ساتھ پیر پوچھا مینی کہاں سی کو اتی ہو تم کہا اللہ جانے
 کہاں سی رزق دیتا ہے وہ اپنی بندوں کو اور وہ رزاق ہی او سکا جو انکار کری او سکا پیر کیونکہ
 نہ رزق دیکھا او سکو جو واحد اور ایک جانی او سکو پیر بولی بہت دل ہیں کہ خوش ہیں او سکی
 معرفت ہیں اور حیران ہیں او سکی وحدانیت میں اور فنا میں او سکی محبت میں غذا و نگہی الس ہی
 ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور شاہدہ او سکا وہ لوگ ربانی اور روحانی ہیں تسبیح کہتی رشتی ہیں او سکی
 دن رات اور نہیں ہر تہی دم بہر حکایت منقول ہی کہ کہا کیا حضرت حسن بصری

کہ ابو سعد یہاں ایک شخص ہے کہ ہمیں دیکھا بھی اوسکو کسی گھر نہیں ہوا اکلا بھیجی ستون کے
 ٹوگی اوسکی پاس حضرت حسن بصری اور کہا اتی مذہد عدا دیکھتا ہوں میں تجھکو کہ پسندیدہ ہی طرف
 تیری جلوت اور تہائی سوکون مانع ہی تیرا لوگون کی ملنی سی کہا اوس ہی ایک اعظم ہے کہ مارکتا ہے
 وہ مجھکو لوگون سی پھر فرمایا کون مانع ہی تمہارا اس بات سی کہ جاؤ کسی پاس جس شخص کے جسکو حسن
 بصری کہتی ہں کہ مٹیو اوسکی پاس اور باتیں کرو اوس سی تو پھر کہا اوسنی یہی کہ ایک اعظم نے
 روکا ہی مجھکو لوگون سی اوس حسن بصری سی تب یوحنا اوس سی حضرت حسن بصری فی رحمہ کیا ہے
 وہ شعل بیان کرو رحمت کری تمپر پروردگار کہا اوسی میں صبح کرا ہوں درمیان رحمت اور رحمت
 کے پس سوچا رہتا ہوں کہ ایا مشغول کروں ایسی نفس کو ساتھ شکر کے اوس نعت پر یا ساتھ
 استغفار کے اوس گماہیر تو فرمایا اوس سی حضرت حسن بصری فی ای سدرہ خدا تو سمجھ دار
 اور دامار اٹھ ہی جس سی الترام کرو اوس طریقہ کا کہ تو اوسکی اوپر ہے حکما ہے
 مروی ہی کہ ایک شخص شراب پیتا تھا محفل ہن اینی بارو کی سودنی اوسنی ایی علام کو حاردم
 اور حکم کیا اوسکو یہ کہ حردی السی سوی واسطی نقل محفل کے یس گذرا وہ غلام راہ ش طرف
 محفل حضرت منصور عمار واسطی کی رض اور حال یہ کہ وہ سوال فرما ہی تھی لوگون سی واسطی ایک
 فقیر کے اور ورتاتی تھی جو شخص دلو ہی اس فقیر کو چار درم تو دے گا کرو گا من واسطی اوسکی حبار
 ماتون کی جو چاہی وہ پس یسکردنی اوس غلام فی وہ چارون رویہ اوس فقیر کو تو فرمایا
 اوس سی حضرت منصور فی اب کہو کیا چاہتا ہی تو کہ جس بات کی دعا دون میں تجھکو کہا اوس
 میں غلام ہوں ایک شخص کا چاہتا ہوں کہ علامی ہو میری اوسکی ملک سی تو دیا کی واسطی

اوسکی اسواسطی پہ فرمایا اور کہو دوسری بات عرض کیے اوسنی وہ میری کہ عرض دی اسد تعالیٰ
 میری دراہم کا تو دعادی اوسکو کی بھی پہ فرمایا اور کہو عرض کی کہ رجوع برحمت اور توبہ
 نصیب فرماوی اسد تعالیٰ مجھکو اور میری آقا کو بھی تو دعا کیے اوسکو اسکی واسطی بھی پہ فرمایا اور کہو
 عرض کیے کہ مغفرت فرماوی اسد تعالیٰ واسطی میری اور میری آقا کو تمہاری اور سب حاضرین اس
 جماعت کی تو دعا فرمائی اسکو واسطی بھی حضرت مسطورنی پہ لوٹا غلام طرف اپنی میان کی خالی سیوڑ
 سے تو پوچھا اوس سے کیا باعث ہوا تجھکو تاخیر کا پس بیان کیا اسی سب قصہ پہر کہا اوسکی آقائی
 کہ کسو واسطی دعادی تجھکو کسو واسطی ازا ذکر فی تمہاری کی تجھکو کہا جاتا تو آزا دسے لوبہ اسد تعالیٰ کو
 اور دوسری کیا تھی کہا یہ کہ عرض دی تجھکو خداوند کریم ان درمہون کا کہا جالیلی چار ہزار درمہ
 میری مال سی پہر کہا اور کیا تھی تیری دعا کہا یہ کہ توبہ نصیب کرے اسد تعالیٰ تجھکو کہا توبہ کی منی سب
 بری کاموں سی اگی اسد تعالیٰ کے پہر کہا اور کیا تھی چوتھی دعا کہا مغفرت اسد تعالیٰ کیے واسطی میری
 اور تیری اور واعظ اور تمام حاضرین محفل کے کہا اوسکی آقائی نہیں ختیار میرا سمین یہ باہر
 میری قدرت سی اور پورا کیا منی اونکو جو محسوس ہو سکتی تھیں پہر شب کو دیکھا اوسنی خواب میں
 کہ ایک شخص کہتا سی اوس سی کہ پورا کیا تو نے اون چیزوں کو جو تین تجھ پر اور ہو سکتی تھیں تجھی
 اب کیا دیکھتا ہے کہو یہ کہ نہ کہیں گی ہم اوس چیز کو جو ہماری کرنی کی ہی تحقیق بننا ملنی تجھکو اور اوس
 غلام اور منصور بن عمار اور سب حاضرین کو اوس محفل کے اور میں ارحم الراحمین ہوں اللہم اغفرنا
 وارحمنا حکایت مروی ہی کہ جب حضرت سیان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام
 سوار ہوتی تو سایہ کرتی تھی آپ پر پرند ابرو داب اور دوحش اور چارپائی اور جن انس

اور تمام حوانات تھراہ ہو کر تھی آپ کی دعویٰ مانیں سو گئی آپ پاس ایک حامد کے قوم میں
 جیسے تو کہا اوسے دانہ ای فرزند داؤد بیتک دیا ہی تمکو جو اونڈ کریم فی ملک عظیم تو فرمایا آپ بی
 اوسین ہی یہ سکر کہ التیہ یکسہ سح مانہ عمل بن سلمان کی ہتھ رہا اوس خیر سے خودی گئی ہی ان
 داؤد کو کہ بیتک جو کچھ دیا گیا اپنی داؤد کو وہ مہار ہیگا اوتہ سچ ماتی جیگی اور کیا حوس کہی ہیں

بعضوں سے یہ اشعار

اداکام تکتک ملکا مطاعا	فکن عبدالمالکہ مطاعا
وان تم قتلک الدیاحنع	کک انکارا تارکھا حنع
صا سنیان من ملکا کیک	یلدای القی شرا رینعا
ومن یسع من الدیاحنع	سویا ہندس یحییٰ ہاوصعا

شہ جہم حکم نہ ہو وی تو بادشاہ اطاعت کہا گیا لیس ہو تو بندہ و اسٹی مالک ای کی مطیع ہو
 اور جو مالک نہ ہو وی تمام دنیا کا حیا کہ یا احتیاجی تو تو جوڑوی او سکوما کل ہنیمہ دوہیر
 ہیں بادشاہی اور عبادت کہ بھیجانی ہیں خواہ و کو ترف ہزگ ہو اور جو شخص کہ قناعت کرے
 دنیا سے کسی چیز سے سوا ہی ان دو جہروں کی زندگی کرے گا دنیا میں ذیل و حور و حکما
 منقول ہی کہ ایک ماہ و تہہ سیلی زہد و تارک تہا ہر مائل ہو ادیا کی طرف اور یہ کیا ریاست ملک
 اور تعمیر کی قصور اور کئی اومین عمدہ و مروتیں اور چراغ کبی دستہ حواں اور مہیا کی ہر گ کے
 کہانی اور کہلائے شروع کیا گو کہ سوا کی چائی لگی مخلوق او کی پاس اور بخوبی کہانی تہی تہی
 اور بہر تہا تہا کرتی او کی عمارت کا اور ہائیں دکر لوٹ آتی اینی گہروں کو اور اس طرح ہر ماہ

اوس بادشاہ کا چند دنوں پر ایک دن بیٹا وہ درمیان اپنی خواص دولت اور عمارت ملک
 اور بولادیکشتی ہو تم سرداری میری اس جہان میں اور کہا ہی میری دل سے کہ مقرر کروں
 واسطی ہر ایک اپنی اولاد کی مثل اسکی سو حاضر ہو تم سب میری پاس چند روز کہ مانوس ہو پین
 تمہاری یا توں ہی اور مشورت لون تھی اس امر میں سو ہی وہ لوگ اسکی پاس ہوت دنوں
 کہ لو لکھ کر تھی تھی آپس میں اور مشورت کرتا تھا وہ اونس کی کہ سطح شروع اور میری اس
 مطلب کو سو ایک رات وہ سب لوگ مشغول بلہوتی کہ سنا اوہوں فی ایک شخص کو کہ کتاب
 ایک گونی سی ادس گہر کے

يَا أَيُّهَا الْبَائِي النَّاسِي صَنَيْتَهُ	لَا تَأْمَنَنَّ فَإِنَّ الْمَوْتَ مَكْتُوبٌ
عَلَى مُخْلَقٍ إِنْ سَرَّ وَأَنْ سَرَّ لَا	فَالْمَوْتَ خُفَّ لِكُلِّ أَمَانٍ مَكْتُوبٌ
لَا تَبْنِيَنَّ دِيَارًا لَسْتَ تَسْكُنُهَا	وَأَجِجِ النَّفْسَ كَيْمَا يَغْفَرَ لَهَا

ترجمہ ای غارت بنائی والی بولنی والی اپنی موت کو نہ دیکھ ہو پس تحقیق موت لکھی ہوئی ہے یہ
 اور خلق کے اگرچہ خوش ہوں اور اگرچہ غمگین ہوں پس موت ہلاکت ہی واسطی صاحبان
 امیر کے مسلط کی گئی ہے نہ بنا مکانوں کو کہ تو نہیں ہی رستی والا اوہیں اور حیرت عبادت
 پڑنا کہ بخشی جاوین گناہ تیری ہو سو گہر گیا وہ اسکو سکر اور گہرائی سے بہا
 ہی بنایت اور خوفناک ہوئی کمال پیر پوچھا اوسنی کیا سنا تمہارا یہود اور عیسائی
 خدائی گناہستنی ہاں پیر بولا کیا پاتی ہو تم کچھ تکلیف جو کہ پاتا ہوں میں نہ کہ میں نے
 کیفیت سے ایک کہ اسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی میرا دل پر پڑتا ہے اور میں نے

اسکو مگر علامت موت کیے کہا یہ سب ہمیشہ میں نے نہیں ابسا بلکہ بقا اور عافیت ہی بہر رو اور
 اور حکم کہا کہ شراب کو گرا دو اور معارف و ملاحی کو یہ سبیک دو یا کہا کہ توڑ دو پھر توبہ کیے
 اوسی طرف اللہ تعالیٰ کے اور ہر وقت کہتا رہا موت موت یہاں تک کہ کھلی روح کو کی رحمت
 کر می او سیر اللہ تعالیٰ حکایت مروی ہے کہ ایک ماد تھا کہ لہذا کا بہت دوست
 رکھتا تھا لہذا اور لذات بھرنے اور بہت مشغول رہا کرتا کہ بیل کو دس سو سووار ہوا وہ بادشاہ
 ایک دن وسطی شکار کے اور حد ہو گیا ایسی لوگوں سے ایسے ماگاہ دیکھا اوسنی ایک شخص کو بٹھا
 ہوا کہ جمع کر رکھی ہیں اوسنی بہت بڑے مردوں کی اپنی رو رو اور اولٹ مالٹ تانہا
 او کو تو کہا اوسنی ماد تھا کہ فی کما قصہ ہی تیرا می شخص اور کیا رنج پہنچا تجھ کو کہ دیکھتا ہوں
 میں تجھ کو اس رنجی حال میں کہ بدل لاغرا اور رنگ زرد اور حد لوگوں سے ہی تو اس
 حگل میں تو جواب دیا اوسنی کہ یہ جو پوچھا تو فی محسی سو سبب اسکا بہ ہی کہ میں آمادہ
 اور تار ہوں اویر سفر دور و دراز کے اور ہمراہ مسری دو موکل ہیں ڈرائی والی کہ لیکھا
 وہ دو لو مجھ کو خانہ تنگ و مار یک بن جو مکروہ الہام ہے پھر سو میں گی وہ محکو طرف
 ہنسنی ملا اور حوار ہلاکت کی سچی زمیں کے پیرا گر پڑ رہتا میں اوسنی گھر میں ماد خود تنگی
 اور حش اور خاک ہو جانی جسم کی اور ہو جانی جسم کی وسیعہ تو بھی بہتر تھا
 کہ جاتا میں ہوئی ملا یوری او شفاوت ملتی لکس پھر ہی احد اس حال کے باکا جاوگا میں
 طرف میدان حشر کے اور وار د ہوگا در میان مخاوف اور موا قع جزا کی اور فکر بادشاہ میں
 پھر نہیں معلوم کہ وہاں سے طرف کس گھر کے دو نو گھروں سے حکم ہو محکو پس کس حال سے

لذت حاصل کری وہ شخص کہ ہو طرف اس کیفیت کی بازگشت اس کی سوجب سنا بادشاہ فی
یہ کلام اسکا تو گر پڑا گھوڑی سی اور جا بیٹھا رو برو اس کی اور بولا ای شخص کد کر دیا مجھ پر
تیرنی باتوں فی عیش صافی میری کو اور لی میری دل کو پس اعادہ کرانین سی بعضی تو نکا
اور مفصل بیان کا انکو بخشی تب کہا اوسنی کیا نہیں دیکھتا تو ان استخوان بوسیدہ کو میری رو برو
کہا بادشاہ نے کیوں نہیں تو کہا یہ بڑی بادشاہوں کے ہیں کہ مغرور کر کہتا تھا انکو دنیا فی نبی
دھوکے کے پیروں سی اور غالب ہو گئی تھی انکی دلونیر ساتھ غرور اپنی کے پس باز کہا انکو آمادگی
اور تیاری سی واسطی ان مفتون کی یہاں تک کہ ایک بار بی پکڑ لیا انکو سو تو ان فی اور نامراد
کیا انکو امیدوں فی اور چین لی اور ان سی تازی کے ناز و نعمت کی اور ہر شہر ہو گا ان ٹہیونکا
پس بن جاوین گی چہاں ہم ہر جزاوی جاوین گی خواہی اپنی اعمال کے پس جاوین گے
یا طرف دار النعیم و القار کے یا طرف دار العذاب و البوار کے پر غائب ہو گیا وہ شخص یہ کہہ کر کہ نہ
معلوم ہوا کہ ہر گیا اور آپہنچی اس مدت میں مصاحبین بادشاہی بھی پاس بادشاہ کی تو رنگ
بادشاہ کا متغیر تھا اور جاری تھی بی در پی آنسو اس کی پھر جب وارد ہوئی اوسے شب تو اوتا ڈالا
اوسنی جو کچھ پہنی ہوئی تھا لباس بادشاہی کا اور پہن لی دو کمل اور نکلا تاریکی شب میں
رحمت کری اوسے پروردگار اور کیا خوب کہا ہے کسی فی اس باب میں

كَرَّ اللَّيَالِي رَقَبًا لَا وَرَادَّ بَا مَرَا
إِنَّ الْحَوَادِثَ قَدْ طَرَقَتْ سَحَابًا
فَرَحَّبَ الْخَرَّ كَيْلَ الْجَحِّ السَّادَا

اَفَنِي الْمُلُوكِ الَّتِي كَانَتْ مُنْعَمَةً
يَا سَرِِقَ اللَّيْلِ مُسْرُورًا وَآوَلَهُ
لَا تَأْمَنُ بِكَيْلِ طَابَ أَوْ لَهُ

ترجمہ نالود کیا دشتا ہون کو کہ تھی خوش بخش گردن شہ وروری اور آمد و رفت او کی
 الی تہ ای سوئی والی رات کی خوش سوچ اول او کی کے تحقیق ملاقات کہی آتی ہیں سحر کو
 نیم سوچ ہو اوس رات ہی کہ چاہا ہوا دل او کا اسلی کہ بار بار آج سب سے جلانی آگ
حکایت مروی ہے کہ تھا کسی اگلی بہت میں ایک بادشاہ سرکش نامہاں اپنی
 پروردگار کا پس چاہا کہ اوس ہی سلیمان بنی اور پکڑ لیا او کو قید میں پیر پوچھا اوس سے
 کس طرح قتل کریں ہم تجھ کو پیر متفق ہوئی راہی اوں سبکی یہ کہ کہیں اسکو ایک ٹری دیگ میں اور
 جلاؤں او کی بھی آگ اور قتل کر س اور طح تاکہ چکی مراداب کا پیر کیا اسطرح تو بکار ما
 ستروں کیا اوسی اسی اتوں کو ایک ایک کا نام لیکر کہ اسی فلا فی بعوض اوس عبادت کہ کیا
 کرتا تھاں متہا ہی نجات دو تجھ کو اس عذاب سے ہر جب دیکھا اوسنی کہ تہ فریاد سی کی او کی
 مسودوں فی اور مددی او کی کچھ تو آخر کو او ٹھایا سیر ایما طرف آسمان کے اور کہا
 لا الہ الا اللہ پیر دعا کی حالص دسی پس برسیا او سیر اند تعالیٰ لی یانی بہت کہ بچھا دیا
 اوسنی آگ کو اور آئی ایک آند ہی کہ او ٹھالی گئی وہ اوس دیگ کو اور گماتی تھی او کو
 درمیاں آسمان اور زمین کے اوپر کتا ہوا وہ لا الہ الا اللہ پیر ڈال دیا او کو آند ہی سے
 درمیاں ایک قوم کفار کے اور وہ پڑھتا تھا تو نکالا او کو اوں کا فروں بی دگ سے اور
 کہا اوںہوں لی جرابی ہو تیری کہا ہے حال تیرا کہا اوسنی من بادشاہ ہوں فلانا اور گدرا
 معاملہ میرا اسطرح پیر میان کیا سب قصہ تو اماں لای وہ سے حمت کری اوں سب پر
 پروردگار **حکایت** مروی ہے کہ کسی اگلی ایک بادشاہ فی سما ایک

مینا شہر اور خوب آراستہ اور پرہیزگار کیا اور سکو پھر دعوت عالم کی اور بلایا لوگوں کو اور مقرر
 کی چند آدمی شہر کے دروازوں پر کہ پوچھیں جانیوالوں سی کہ کیا دیکھا ہی تہنی کچھ عجیب اس
 شہر میں سو جس سی پوچھتی وہ بہت تعریف کرتا اور کہتا کچھ نہیں عجیب سمین ہیران تک کہ آئے
 چند آدمی آخر میں کہ پنی ہوئی تھی وہ مکمل تو دریافت کیا دریا نون نی اون سی کہ کیا کچھ دیکھا تہنی
 اسمین کو بی عجیب تو بولی وہ اسمین دو عجیب ہین سو لگی باونکو پکڑ کر رو برو بادشاہ کی اور مطلع
 کیا اوکو او کی تقریر سے کہا بادشاہ نے نہ راضی تہا مین اسمین ساتھ ایک عجیب کبھی لاؤ اوکو
 رو برو میری پس حاضر کیا اوکو زور و اوکی کہا بادشاہ فی کہو کیا ہین وہ دو عجیب کہا
 اونہون نی وہ یہ ہین کہ خراب اور ویران ہو جاو گیا یہ اور مر جاو گیا بنانی والا اسکا کہا بادشاہ
 نے کیا تم جانتی ہو کوئی ایسا اگر جو نہ خراب و ویران ہو کبھی اور نہ مری کبھی صاحب مالک اوکا
 کہا اونہون نے ہان پھر ذکر کیا اوکس سی جنت اور اوکی محنتوں کا اور شوق دلایا اوکو
 اوکا اور بیان کیا دوزخ اور اوکی عذاب کو اور ڈرایا اوسی اور بلایا اوکو طرف عبادت
 اللہ تعالیٰ کی تو قبول کیا اوکسی کہنا اوکا اور نکلا اپنی ملک سی جہاں کہ بہا گئی والا اور تہ
 کر نیوالاتہا طرف اللہ تعالیٰ کے رحمت کری اور سپر پروردگار شکا پیرست
 مروی ہی کہ ٹپسے باہم دو بادشاہ مین کے اگلی زمانی مین سو غالب آیا ایک دوسری پر
 اور قتل کیا اوکو اور متفرق کر دیا اوکی لوگوں کو اور حاصل ہوا اوکو زور اور آراستہ
 ہوا اوکسی دارالملک مفتوح تو استقبال کیا اوکا ومان کی لوگوں نی مالک لجاوین
 اوکو شہر مین سو در میان اوکس حال کے کہ تہا وہ در میان بعضی گلیوں کے اور جاتا تہا

طرف قصر بادشاہ کی کہ آگاہ پیش آیا اوسکی ایک شخص دیوانہ اور ٹہری اوسنی روبرو
بادشاہ کے یہ جیذا شعار

فَاِنَّكَ مَعَهَا نَدَنَ نَا وَ اَصْرَا	فَاِنَّكَ مَعَهَا نَدَنَ نَا وَ اَصْرَا	فَاِنَّكَ مَعَهَا نَدَنَ نَا وَ اَصْرَا	فَاِنَّكَ مَعَهَا نَدَنَ نَا وَ اَصْرَا
وَعَهْدِي بِهِ نَا لَامَسَ عَهْدِي	وَعَهْدِي بِهِ نَا لَامَسَ عَهْدِي	وَعَهْدِي بِهِ نَا لَامَسَ عَهْدِي	وَعَهْدِي بِهِ نَا لَامَسَ عَهْدِي
لَا عُنَتَ مِثْلَ زَادِ لُغْدِ	لَا عُنَتَ مِثْلَ زَادِ لُغْدِ	لَا عُنَتَ مِثْلَ زَادِ لُغْدِ	لَا عُنَتَ مِثْلَ زَادِ لُغْدِ
فَمَا حَانَهُ مِثْلَ عَالِيسَ رَايَرِ	فَمَا حَانَهُ مِثْلَ عَالِيسَ رَايَرِ	فَمَا حَانَهُ مِثْلَ عَالِيسَ رَايَرِ	فَمَا حَانَهُ مِثْلَ عَالِيسَ رَايَرِ

ترجمہ فائدہ لی رانگی سی اگر تو ہی دانا کہ تحقیق تو بیچ اوسکی درمیان منع کرنی اور امر کر سولی
کے ہی بیس بہت سی بادشاہ تحقیق تو بر تو جم گئی خاک اوپر اوسکی اور حال آگاہی دیکھا
تھا اوسکو کل اوپر مہر کے بیٹی ہوئی اگر ہی تو دنیا میں دانا تحقیق گزران تیرا اوس میں شل
تو شہ مسافر کے ہونا چاہی : حکم ماتی چوڑی دیا اوپر مرد کے دین اوسکی کو بس حیر
کہ ثوت ہو اوس سی دناسی سووہ نہن ہی کچھ مضر نہ کہا بادشاہ فی اوس سی سچ
کہا تو نے اور او تر پڑا گوڑی سی اور جدا ہوا ایسی لوگوں سی اوڑھتا ایک پہاڑ پر اوسم
دی اپنی لوگوں کو کہ نہ آوی میری بچی کوئی اور ہو آخر عہد اوسکا سطح اور ملک
جبر ورون پرستان بی سردار کی یہاں تک کہ خستہ بار گیا و سطحی بادشاہی و مائلی وہ شخص
کہ اتفاق ہوا سب وہاں والونکا اوسکی بادشاہی پر رحم فرماوی اوس پر اللہ تعالیٰ
حکایت منقول ہی کسی شخص سی کہ کہا اوسنی گزرا اس کسی قرینہ من تو کہین
نہی وہاں تین فیریں ایک سی برابر مرتفع زمین سی اور لکٹی ہوئی اون تہوں پر شعار

سو پہلے قبر پر یہ اشعار تھی

وَكَيْفَ يَكْدُ الْعَيْشُ مَنْ هُوَ عَالِمٌ	يَا إِلَهَ الْخَلْقِ لَا بَدَّ سَائِلُهُ
فَيَا خَدْمَتَهُ ظِلْمُهُ لِعِبَادِهِ	وَيَجْزِيهِ بِالْخَيْرِ الَّذِي هُوَ عَالِمُهُ

ترجمہ اور کسطح لذت بخش اوس شخص کا کہ وہ جانتا ہی اس بات کو کہ مالک خلق کا اوس سے سوال کر نبی الہی قیامت میں پس نیوگا اوس سی جو چہ اسنی ظلم کیا ہی اور تلف کیا ہے حق بندوں اوسکی کا اور خزاو گیا او کو ساتھ نیکی کے جو اوسنی کی ہی ہے اور دوسری قبر پر یہ اشعار

وَكَيْفَ يَكْدُ الْعَيْشُ مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا	يَا أَيُّهَا الْمَيِّتُ بَقِيَّتُهُ سَتَعَا جِلْدُهُ
فَتَسْلُبُهُ مَلَكًا عَظِيمًا وَنَهْجَةً	وَتُسْكِنُهُ الْقَبْرَ الَّذِي هُوَ أَهْلُهُ

ترجمہ اور کسطح لذت بخش اوس شخص کو کہ ہو یقین کر نبی الہی اس بات کا کہ موت کا ایک خبر لیگے اوسکی پس چہ لیگے اوس سی مالک بڑی کو اور خوشی کو اور سکونت دی گی اوس کو قبر میں کہ وہ لائق اوسکی ہی اور تیسری قبر پر یہ اشعار تحریر تھی

وَكَيْفَ يَكْدُ الْعَيْشُ مَنْ كَانَ حَاضِرًا	إِلَى حُجَّتِهِ يَبْلَى الشَّبَابَ مَنَازِلُهُ
وَيَذْهَبُ أَهْلُ الْوَجْدِ وَبَعْدَ بَهَائِهِ	سَرِيحًا وَبَيْتَ الْجَسَدِ وَمَقَاصِلُهُ

ترجمہ اور کسطح لذت بخش اوس شخص کو کہ مرجع اوس کا طرف قبر کے کہ بوسیدہ کر گی جوانی کو منزلیں اوسکی ہے اور دور کر دی گی آباداری چہرہ کو بعد خوشنماہونی اوسکی کی بہت جلد اور کلاں کے جسم کو اور ہڈیوں اوسکی کو تو بڑیا میں دہان پس ایک شیخ کی اور کہا مینی اوس سے کہ دیکھا ہی مینی تمہاری گانہ میں ایک امر عجیب کہا اوسنی کیا ہی وہ تو بیان کیا مینی سب قصہ

اون قرون کا کہنا اوسی ایک حکایت عجیب تر ہے اوس خیر سے کہ دیکھا ہی تو نے اوس کو اونکی قبروں پر کہا یہی مطلع کرو چکو اونکی قصہ سی کہا اوسی تہی تن سہانی ایک ہنر دوسرا مفسر را بد سو حاضر ہوئی وفات زامہ کی پس آئی اوسکی یاس دونو بہائی اوسکی اور پیش کیا اوسکی اپنی حمدہ مالون میں سی تاکہ صدقہ کری وہ اوکو تو انکار کیا اوسی اوسکی قبول سی اور کہا نہیں حاجت مجکو تمہاری مالون کی لیکن ابک عہد لیتا ہوں سی کہ کسی خلاف کرنا اوسکا کہادونوئی قسول ہی ہکو تو کہا اوسی بعد مبری وفات کی نہلا کفا کر نار یڑھنا مخیر اور دفن کرنا مجکو زمین مرتفع میں اور لکھنا مری قبر پر دو نو بیتین

وَكُفَّ مَكَدُ الْحَيَاةِ مِنْ قَوْلِهَا	يَا اَللهُ تَخَلَّقْ لَانَدَّ سَائِلُهُ
فَتَاخَذُ مِنْهُ طَلْمَهُ لِعِنَادِ	وَيَخْرِجُهُ بِالْحَدِّ الَّذِي هُوَ فَاغِلُهُ

بہر سب کر چکو تم یہ سب کام تو آیا کرنا مبری برا یہ ہر روز تباہ کہ پد قسول کر سی نفس تمہارا سو کیا ان دونوئی اس طرح بس ٹرا بہائی اوسکا حوا مریا انا کرتا تھا سوار مع لشکر سی کے اور کڑا ہوا کرتا اوسکی قریر پیرا وتر کر ٹرھتا جو کجہ ہو سکنا اوس سی اور دقا یہ قسری بدن آیا وہ بدستوں مع لکرا ورا و ترا اور پڑھا اور دیا جلیسا کہ روتا تھا سوجب لوٹا جا ہا تو سنا اوسنی ایک آواز قر کے اندر سی اس طرح کہ کہ مر سب تھا ہٹ حاوی دل اوسکا بس لوٹ گیا گھر انا ہوا ڈر کر میر سب میں دیکھا اپنی بہائی کو جواب میں تو یو چھا اوس سی ای سہائی کیسا سنا تھا یہی آواز تیری قبر سے کہا اوسنی ای سہائی وہ آواز تھا کوڑی کا کہ کہا گیا محسوس دیکھا تھا تو نے مظلوم کو فلائی دن سو کون نہ مدد کی تو نے اوسکی العرص صجکو

او ہمایہ شخص مہموم و مغموم اور بلایا اپنی بھائی کو اور کہا اوس سے نہین گمان کرتا میں اپنی
 برادر متوفی کو اوسکی وصیت میں واسطی تحریر قبر کے مگر یہ کہ ارادہ کیا ہی اوسنی میری نصیحت کا
 اب میں گواہ کرتا ہوں تمکو کہ نہ رہو نگاہ میں درمیان تمہاری ہرگز پر چوڑی اوسنی امارت اور
 لازم کپڑی عبادت اور جگہ لے جنگل اور پہاڑوں میں یہاں تک کہ حاضر ہوئی اوسکو وفات
 درمیان بعضی چرواہوں کی پہر جب سنی خضر نزع اوسکی بھائی فی شہر میں تو آیا اوسکی پاس
 اور کہا اسی بھائی کچہ وصیت کر ہم کو کہا اوسنی کیا وصیت کروں میں کہ نہین کچہ مال میرا
 تاکہ اوسمیں کچہ وصیت کرتا لیکن اقرار لیتا ہوں تجسی پس بات کا کہ جب میں مرجاؤں تو
 دفن کرنا مجھ کو میرے بھائی کے برابر اور لکھنا میرے قبر پر ان دونوں شعروں کو :

يَا أَيُّهَا الْمَلَأَىٰ بُغْتَةً سَتَجِدُنِي
 وَتَسْكُنُهُ الْقُبُورُ الَّذِي هُوَ كَقَلْبِهِ

وَكَيْفَ يَكُونُ الْعَيْشُ مِنْ كُنْ مَوْقِفًا
 فَتَسْلُبُهُ مَلَكٌ عَظِيمٌ أَوْ تَجْعَلُهُ

پہر زیارت کرنا میری بعد تین دن کی وفات سی اور دعا کرنا اللہ تعالیٰ می میری واسطی امید ہے
 کہ مالک میرا رحم فرماوی تجھ پر ہر گناہیہ کہ کر سو کیا اوسکی ساتھ اوسکی بھائی فی حسب الحکم اوسکی
 پہر تیسری روز آیا قبر پر اور رویا اور دعای خیر کے اوسکی لپی اور جب لٹنا چاہا تو سنا ایک شعر
 عظیم اوسکی قبر سے کہ قریب ہوا یہوش ہو جاوی پس لوٹ آیا غمناک پہر شب میں دیکھا اپنی
 بھائی کو خواب میں کہ آیا ہی وہ اوسکی پاس تو کہا اسی بھائی کیا آیا ہے تو ہماری ملاقات کو کہا
 اوسنی نہین کہ کیا حاجت تھی ملاقات کی بعد ملاقات کی پہر پوچھا اوس سے کیسا ہے تو کہا ہوں نہین
 ساتھ خیر کے کہ فراہم کرو یا ہے توبہ فی ہر طرح کی نیکیوں کو پوچھا کس طرح اسی بھائی کہا ہوں

ساتھ آئمہ ابراہیم کے پیر یوحنا کا حکم کرتی ہو اب تم محکو کہا جو شخص پہلی ہیجتا ہے کوئی خیر تو آیا ہی
 اوسکو سو عیثت ماں دست قدرت ایسی پہلی نایابی اور عدم ہی پس صبح کی اسی ہی درحالمکہ تاک
 تمامادسا کا ایس تقسیم کردا سبال اور باٹ دلی سب سکات اور راضی اپی اور آمادہ ہوا عبادت
 آئی پیر اور پیدا ہوا اوسکا ایک فرزند سوچ ہوا حواں اور کامل الحال تو مستول ہوا تجارت من اور
 حاضر ہوئی اسل آما من وفات اوسکی مای کی تو یوحنا اوس لکینی اسی مای کچھ وصت کر محکو
 کہا ای اور حتم ہیں تیری مای پس کچھ مال کہ وصت کری اوسس لکن ایک عہد لیا ہوں بہن
 تحسی کہ جب میں مر جاؤں تو دفن کر ماحکو ساتھ اپی دو یوحنا کی اور لکھا مہتری قبر یران دولوتو کو

إِلَى حَدِّثِ مُنْذَرِ التَّسَافِ مَآرِلُهُ
 سِرِّ نَعَادِ يَسْبِي جِسْمُهُ وَمَقَابِلُهُ

وَكَيْفَ بَكَدَ لَعْنَتُ مَنْ كَانَ صَانِدًا
 وَنَدَّهَتْ مَا وَالرَّجَاءِ لَعْنَةُ هَائِلِهِ

اور بعد وراعت اس کام کے قریب عنانجی تہں دں بک اور دعا کرنا مری واسطی اللہ تعالیٰ ہی کہ اس
 رحم وراوی وہ مجیر سوکنا اوس حواں بی استیج اور تبیری دن ساقبر سے مای کی اکال سا اور
 کہ کام گاندل اوسکا اور بدل گارک اوسکا تو آما ای گہ کو بخیدہ تیردہ ہر تب بین دیکھا
 مای کو خواب من کہ کہا ہے ای فرزند تو مہی حفر بلی والا ہے اور موب بہت قریب ہی
 سوتیاری کرا پی سفر کے اور اوٹھا سا ماں ایسا اوس گہری کہ تو اوسمیں نخل کر ثوالا ہی طرف
 اوس گہری کہ تو اوسمیں ہمیشہ رہیگا اور مت مغرور ہونا ساتھ اوس چیزوں کی کہ مغرور ہوئی
 اوسمیں مادیان لوگ پہلی تحسی ایسی طول آماں من کہ کوتاہ ہے کی اوسوں فی اینی امر آخرت
 میں اور نامہ ہوئی قریب موت کی نہایت ندامت کر اور اوسوس صانع ہوئی اپی حبات پیر

بہت افسوس سونہ ندامت فی مرتی وقت نفع دیا او کو اور نہ افسوس فی کوتاہی عمل پر بچا یا
 او نہیں برائی اعمال اور خرابی احوال سی پر کہا ای فرزند جلدی کرو بہت جلدی کر پس فجر کو
 کہا اوس جوان فی کہ جان لیا سنی بہت قریب لگتی ہی موت میری سوا دیکھی دیون اور تقسیم کیا
 اموال کو اور صدقہ کیا یہاں تک کہ ہوا تیسرا دن اوس خواب کو تو اس وقت بلایا اپنی اہل عیال
 کو اور خست کیا سب کو اور سلام علیک کی سب سی پر متوجہ ہو کر کلمہ طیبہ پڑھا اور جان بحق
 تسلیم کی سواب لوگ او کی قبروں کی زیارت کیا کرتی ہیں اور وسیلہ گردانتی ہیں او کو طرف
 اللہ تعالیٰ کے واسطی پوری ہونی اپنی حاجتوں کی پس برتا ہی کام او کی اللہ تعالیٰ راضی
 ہوا و لشی پروردگار اور منتفع کریں مہکوا و نشی آئین حکایت منقول ہی حضرت
 جنید رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے کیا میں شہر کوفہ میں ایک بار سو دیکھا وہاں گہرا ایک امیر کا کہ کثرت
 اوس میں نعمت اور اوسکی دروازی پر غلام و نوکر بہت تھی اور گاہی تھی اوس میں ایک کی اشعار

اَلَا يَٰكَادُ اَرَا لَآ يَدْخُلُكَ حَرَمٌ	وَلَا يَجِبُ بِسَارِكِكَ اَلْزَمَانُ
فَنَحْنُ اَلْدَّادَانَتُ لِكُلِّ ضَيْفٍ	اِذَا مَا الضَّيْفُ اَعَزَّهٗ الْمَكَانُ

ترجمہ ہلا ای گہ میری نہ داخل ہو تجھ میں غم اور نہ کبیل گری ساتھ رہتی والی تیری کی راہ
 پس اچھا گہ ہے تو واسطی حسان کی جبکہ حسان تنگ کری او کو مکان او کا بڑھتی ہیں حضرت
 جنید کہ پھر بعد ایک مدت کی گذرا او گہ میں تو پایا دروازہ بند اور لوگوں کو متفرق اور ظاہر تھی اس
 گہ پر علامت ولت و خواری کے اور زبان حال او کی پر جتنی تھی یہ اشعار

ذَهَبَتْ مَحَاسِنُهَا وَبَانَ شَجْوُهَا	وَالَّذِي لَا يَبْقَى مَكَانًا سِرْمًا
---	--

فَاَسْتَدْلَكَ مِنْ لِسْرِهَا يَتَوَقَّعُ

وَمِنْ لِسْرِ رَمَاهَا عَرَاءٌ رَاغِبًا

ترجمہ حافی رحس جو میں اوسکی اور ظاہر ہو گیا علم اوسکا اور مانہ میں چھوڑا کسی مکان کو مست
پس مل ڈالا اس اوسکی کو ساتھ وحشت کی اور خوشی کو کہ اوس میں تہی بدلا ساتھ شم کی خور
کر کے : تو دریافت کہا میں حال اوس گورگا کا محشی لوگوں کی مرگا صاحب اس گورگا میں
حال اسکا اس طرف جو دکنی ہو تم تب کٹر کٹر ابی بدوارہ جو میں کٹر کٹر آیا جاتا تھا تو اندر ہے
حواب دما محکوا اک حورت فی صفت آوازی کہا میں اوس سی ای ٹر کی کہاں گئی تر وار بگے
اس مکان کے اور کہاں بیول ہوئی اور عائد سورج اسکی اور کہاں گئی قصد کرنی والی اور ریاست
کرنوالی اسکی تو رونی لگی وہ اور بولی ای شیج رحتی نہی وہ لوگ ہمیں بطرف عایتہ کی بہر لگی اوکو
تقدیر طرف دار دائمی کی اور سی عابد دما کی ہی کہ آخر کوچ کرتا ہی جو اس اس اور رائی کرتی
ہے طرف اوسکی جو ہلائی گری اس سی پر کیا میں ای حارہ گذر تھا میں ہواں حد برس ہوئی
تو اس راہ میں ایک عورت کا رہتی اگلا داد اڑکھ چلاک حرب الہم تو رونی لگی وہ اور بولی
میں ہی ہوں وہ لڑکی اور میں رہی اس گورگا میں سی کوئی ہوا میری سو خرابی ہو واسطی اوسکی حکو
مور کیا اوسکی دما کی کہا میں اوسری کیسی سر آتا ہی بجو اس وراں گور من بولی کہ ساخت
وتورات کہی ہے تسی محکو کا من ہی یہ مکان احاب کا پیر پڑھے اوستی یہ شعار

قَالُوا اَللّٰهُ وَفَوْقًا صَا زِلْهُمْ

وَلَقَسُ مِنْ تَلٰكِ الْاَنۡفٰى تَحْمِلُهَا

فَقُلْتُ وَاللّٰهُ مَا نَصَبْتُ اَصْلًا

وَالرُّوحُ تَمْرُغُ وَلَا تَشَوُّوْنَ اَسْلًا

مَنَّا لِحَبِّ قُلُوبِي مَعْظَمُهُ

وَاِنْ حَكَامِ مِنْ هِمِّ الْوَحْلِ مَلِكًا

ترجمہ کہتی ہیں میری تو ایفٹ کر کی او کی مکانات میں اور جان تجھی شخص کے نہیں ہلاک ہوتی
اوس درد کی اور نہانی شمی پس کہا مینی اوس حال میں کہ دل کی گرد کی پس لین جاتی تہیں آتش
دردی اور روح نکلتی تھی اور شوق حرف کرتا تھا اوس کو مکانات محبوب بیچ دل میری کا معظم
ہیں اگرچہ جالی ہوغت وصال کے ہی تہل او کی حضرت جنید فرماتی ہیں پہر چور یعنی اوس کو
وہیں اور چلا گیا میں اور تحقیق جب گئی تھی شعور او کی میری دل میں اور برگہی تھی میری دل میں پس
فقط کہتا ہوں سوا او کی نہیں کہ تعجب کیا حضرت ابو القاسم جنید رزنی او کی قول سی اسو سطلی کہ ذکر کیا
اوسنی صفت محبت اور محب اور محبوب کو اور سچا وصف کیا اوسنی اور سچی تھی وہ ثبوت میں اوس
محبت کی جبکا ذکر کیا اوسنی اور صبر کیا اوسنی او پر ملاؤ مت منزل احباب کی ساتھ اوس بات
کے کہ تھی اوسمیں پریشان حالی اور تجد اور توالی غنوم و ہوم سی اور تحقیق منقول ہی بعضی
چورون ہی کہ کاٹا گیا ہاتھ اوسکا دھنا چوری میں پہر چوری کی تو کٹا پاؤں اولٹا اور پہر چوری
یکے تو کٹا اولٹا ہاتھ اور پہر چوری کی تو کٹا سید پاؤں موافق حکم شریعت غرا کی اور جب پہر چوری
یکے تو لٹکایا اوسکو کہ نہیں رہا تھا بعد قطع ہاتھ پاؤں کی اور کوئی امر سوا ای تعذیر کے حسب حال
اوسکی سوا اس حال میں گزری اوس پر ایک صوفی اور وہ لٹکا ہوا تھا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا اور سوت
کہا شیخ فی ابی یارون سی جو ہمراہ تھی کہ میں غلام ہوں اس شخص کا پوجا یارون کی کسطح
فرمایا اسو سطلی کہ اوسنی صبر کیا اوس تکلیف پر جو پہنچی ہی اسکو طلب میں اسکی محبوب و مطلوب
اور نہ یازر کہ اسکو اوس خیر کی پہنچی ہی اسکو رنج و غدا ب سی خط کہتا ہوں میں کہ قول
اوس جاریہ کا اول حکایت میں : الا یاد ادا لا یذکر خلت حزن

معروزی ہی ساتھ جتنی کی خواہاں ہی کہ ورت ہی امام اقبال دیا مکہ میں اور مشغولی ہی ساتھ
 ہو ولف کی جو باز کرتی ہی تحصیل خانات اور جی سی عادات میں بہرہ کر دیا ہی او کو حب خیالی
 سی ہی اس قول پر فردگار سجاہ و تعالیٰ کی کہ یہ ہی اِنَّمَا الْخَوْفُ الدُّنْيَا لِعِثِّ وَلِقِئِ
 وَهَيْئَةُ الْاَلَمِ ترجمہ بتیک ہی ات ہی کہ زندگی دنیا کی بادی اور کیل ہے اور آرتس اور یہ قول
 اَللّٰهُمَّ يَا كَلُّوَا وَيَمُتُّوْا اَوْ تَلْهِمُوْهُمْ الْاَمَلُ فَسَوْفَ لَعَلُّوْنَ ترجمہ اور جو
 او کو کماوین اور فائدہ لین اور فاضل کری او کو طول امل سر قریب ہی کہ وہ جان لیں گی اور یہ
 قول اَللّٰهُمَّ اِنْ صَغَعَا هُمْ سِرٌّ ثُمَّ حَاءَهُمْ مَا كَانُوْا يُوعَدُوْنَ مَا كُنْ
 عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَتَمَنَّوْنَ ترجمہ جبروی تو مجھ کو اگر فائدہ دین ہم کو چہ سال پیر آدمی
 او کو جو کچھ وعدہ دلی گئی ہیں تو وہ مع کری گی اویسی عذاب کو وہ حیر کہ فائدہ لیتی تھی او سے
 اور سوا ان کی اور آیات ترغیبی اور اس طرح احادیث نبویہ صلعم سی مثل اس قول آنحضرت شریف
 اِنَّ الدُّنْيَا خُلُقٌ حَصِرٌ لِّبَعْضِ مَحْسُوقٍ دَمَاسِیْرِنِ سِرِّہِیْ اوروہ قول آنحضرت نعمت اللہ
 وَمِنْ الْعَاطِلِہِ اَوْ رِجَالِہِیْ اَوْ احادیث سی کہ لول ہی او کی ذکر میں اور ان ہی قسم سی ہی یہ قول
 کسی کسی والی کا :

وَمِنْ مَّحْمَدٍ الدُّنْيَا لِعِثِّ لَسْرَةٍ اِذَا اَدْبَرَتْ كَانَتْ عَلٰی الْمَرْءِ حَصْرٌ	فَسَوْفَ لِعِثْرِیْ عَنْ حَلِیْلِ بَلُوْمَهَا وَإِنْ اَصْبَحْتَ كَانَتْ لِدِرَاهِمِہَا
ترجمہ اور جو کوئی کہ تعریف کری دنیا کی ہوا طبعی شیش کے پیر آدمی او کو بس قریب ہی قسم ہر میز ہی کے کہ تھوڑی دلوں میں ملامت کری گا او کو : جبوقت کہ لیت پیر ہی ہی ہوتی ہے	

اور مرد کی حسرت اور حسرت سامنی اتی رہی ہوتا ہی بہت غم او کا : اور فرمایا ہی حضرت امام
شافعی رح نے

وَمَنْ يَذُقِ الدُّنْيَا فَاَتَتْهُ طَعْمَتُهَا فَلَمْ ارْهَأِ الْاَعْرُورَ اَوْ بَاطِلًا وَمَا هِيَ اِلَّا خَيْفَةٌ مُسْتَحِيلَةٌ فَإِنْ تَجَنَّبَهَا كُنْتَ سَلَامًا لِاهْلِهَا	وَسَبَقَ الْيَسَاعِدُهَا وَعَدْلُهَا كَمَا لَحَ فِي ظَهْرِ الْقَلَادَةِ سَرَابُهَا عَلَيْهَا كِلَابٌ هُمْسٌ اجْتَدَاهَا وَإِنْ تَجَنَّبَهَا نَارُ عَذَابِكَ كَلَامُهَا
--	---

ترجمہ اور جو کوئی کہ جلدی دنیا کو پس تحقیق مینی چکے رہا ہی او کو اور لایا گیا نزدیک میری شیرین و
اور درد او کا : پس نہیں دیکھا مینی او کو مگر باطل جیسا کہ چمکتا ہے جنگل میں سراب اور نہیں
وہ مگر واپس رہا او سپر کتنی جمع میں ارادہ او کا نوجوا او کا ہے : اگر پرہیز کر گیا تو اوس سے
ہو جاو گیا تو اوس سے صلح کرنیوالا و اسطی اہل او کی کے اور اگر کپیچ گیا تو او کو جنگ میں گئے تجھی
کئی او کی اور کئی ہیں مینی مذہب دنیا میں یہ اشعار اپنی بعضی قصیدوں میں :

عَجَزَ السُّوءُ سَوْءَ الْجِسْمِ شَوْهًا بِهَا يَغْتَرُّ غُرٌّ لَمْ يُشَاهِدْ جَمِيعَ الدَّهْرِ يَحْرِي كَيْسٌ يُدْرَى إِلَى تَقْبِيلِ تَحْرِ كَيْسٌ فَنِيهِ غُرٌّ وَجَبَّهَا رَأْسُ امْتِطَايَا تَرَى عَيْشًا هَنِيئًا فِيهِ دَسْتٌ	وَحَدًّا يَحْتَتِ اثْوَابِ حِسَانٍ عَمِيرًا فِي هَوَاهَا ذُو قُتْنَانٍ بِجِسْمٍ مِّنْ مَّحَارِمِهَا مَلَكٌ مِّنْ الْإِنْسَانِ مَا غَيْرَ الْإِنْسَانِ جَمِيعًا ذَاتَ مَكْرٍ وَاخْتِيَانٍ سَمُومًا تَلِكُ مِنْهَا مَهْلِكَانِ
---	---

لَيْسَ فِي الطَّغْلِ مِنْ هَوْلٍ وَلَا
بِهَاجِلٍ وَكَمْ نَاصِحَانِ

حَسَاتُ طَالٍ فِي يَوْمٍ كُنْ سَيِّئًا
عِيَاكَ فِي حَيِّمٍ مَرَّتْ سَكْرًا

ترجمہ ٹھہراشت زو سید اندام شکل اور کبریٰ بیچی کپڑوں عمدہ کی ساتھ اوکی فرمیتہ ہوتا
 نادان کہ بین دیکھا اوئی بھون کو بیچ خواہش اوکی کے کہ صاحب فتنہ کی پی تمام زمانہ
 گد حاتمہ ہنہین معلوم ہوتا ہے کوئی جسم اوکی خرمون سی ستاق ہر طرف بوسہ لیتی اس لہول
 کی ہنہین ہی اوئیں دانٹون سی سوامی ربان کی یہ دیر ہی محبت اوکی سہی تمام گناہوں کا وہ چاہ
 مکر و خیانت کی ہی دیکتا ہی شیش خوشی کو بیچ اوکی ملایا ہی نہریہ اوئیں دو عزیز ہلک ہن
 حساب بہت دراز ہی سج دن ہولناک کی کہ لوڑا کرتا ہی کچھ خوف اور ہشت سی عذاب ہی دفع
 مہن امی رب سلامت کہہو کہ اوئیں پوست و گوشت دونوں جلیں گی یہ اور گہا ہی بعضی عارفین نے
 کہ اگر ہوتی دنیا ذہب فانی کیے اور آخرت خذف باقی کی تو ہر آئینہ تھا خذف باقی اولیٰ اور النب
 ساتھ رغبت اور طلب کے ذہب فانی سے سو کیونکر ہے حال اوس شخص کا جو کرتا ہی بالعکس
 باوجود عکس ہونی اور کے یعنی یہ کہ دنیا خذف فانی اور آخرت ذہب باقی ہے کہتا ہوں
 ملکہ آخرت بہتر اور برتر ہے ذہب مذکور ہے ہی اس واسطی کہ وہ مخلوق ہے جو ہر فخر اور انوار
 ساطعہ سے اور مقام ہے لذات اور نعیم اور سرور اور حور و نکا اور فرمایا ہی بعضی عرفانی یہ ہے
 کہ طلب دنیا میں ذات ہی نفوس کے اور طلب آخرت میں غرت اوکی ہے سو تعجب ہے اوس سے
 جو اختیار کری ذات طلب فانی میں اور ترک کری غرت کو طلب باقی سی کہتا ہوں میں بعد
 لایہی حکایت جاریہ مذکورہ کی گذری میری دلین چہ شکار مخالف اوکی قول کے جو یہ تھا

الایاد ازلہ دخلت حشر کہ ذکر کیا ہی مینی او نہیں وصف در آخرت کہ کہ عزایابی
پروردگار فی اوسکی اور اوسکی اہل کی وصف میں وقالوا الحمد لله الذي اذهب عنا
الحزن الى قوله تعالى لا يمستنا فيها نصب ولا يمستنا فيها الفوب ترجمہ اور کہیں کی تعریف
اللہ کے کہ اوسنی دور کیا ہمسی غم کو الی قولہ تعالی نہ پہنچی گئے ہمکو بیچ اوسکی تکان اور پہنچی
گئے ہمکو بیچ اوسکی تکلیف اور وہ یہ اشعار ہیں

الایاد ازلہ دخلت حشر	بَعِيْمِكَ لَا يَخْشِرُهُ الزَّمَانُ
اِذَا دَارَ الْفَنَاءُ غَرَّتْ وَاَضْحَتْ	خَرَابَاتُهُمْ اَعْوَزْنَا لَمَّا كَانُ
فَنَحْنُ الدَّارُ اَنْتَ لِكُلِّ شَاوٍ	بِكَ اللِّذَاتُ وَالْحَوَارِ اِحْسَانُ
وَاُخْرَى لَا يَسَاوِيْ فَلَكَ فَضْلُ	جَوَادُ اَرْبٍ وَالنَّظَرُ الْعِيَانُ
مَجْلَى نَزَادُ فِي الْجَنَاتِ حُسْنًا	عَلَى حُسْنٍ بِهِ تَكْنِي الْجَنَانُ

ترجمہ سلامی دار خلد تو بہت اچھا دار ہی نعمتیں تیری نہیں تغیر و تبدل ہی اوسکو زمانہ
حبس وقت دار فانی و ہموکا دیوی اور ہو جاوی ویران پیرنگ دل کر ہی ہمکو مکان نہیں تو عہدہ
واسطی ہر ایک مقیم ہونے والی کی بیچ تیری لذتیں ہیں اور حورین نہایت خوب روئے اور دوسرا دار
نہیں مساوی ہوتا ہی اس فضیلت کو کہ ہی قرب باری تعالی کا اور دیکھنا علامہ باری تعالیٰ کو
کہ دیدار بزرگ ہی ہوا وہ زائد ہی حسن ہیں تمام جنوں سی بسبب اوسکی فرشتے ہو جاویں گے نعمتیں تمام
جنوں کی ہوا اور سمعی ثنائی کی مقیم کے ہیں اور نہ کہا یعنی عوض ثنائی کے لفظ ضیف کا مشمل
قول اوسس چارہ کی اسوہ اسطی کہ دنیا عہد خانہ ہے کہ عہدان نزدیک لوگوں کی چند روز تھا ہی

یہ رخت ہوتا ہے اور احوال اہل دنیا کا اسطرح ہے جیسی کہ کہا ہے کہ

الَا اِنَّمَا الْاِنْسَانُ صُفْرٌ كَاهِلٌ
يَقِيمُ قَلِيلًا عِنْدَ هُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ

ترجمہ ہوتا ہے ہر ذات یہی ہے کہ انسان مہاں سی ای گہرا میں مقیم ہے توڑی دن روکنا
اوکی بر کوچ کر گیا اور آخرت وہی گہر ہے ہمیشہ رھی کا اور تحقیق نام کرما اوکا اوکی خالق نے ڈالنا
ایسی اس ارشاد عالی من حکایت میں اہل جنت سی و قالوا الحمد لله الذي اذهب عنا
الْحُرْمَ اِنَّ رَبَّنَا لَعَزِيزٌ مُّسْكِرٌ اَلِیْ جَوَابِ عَلٰی لَا يَمَسُّهَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّهَا
فِيهَا الْعُورُ اور معنی عورت کی رنج و تعب ہیں اور نای لفظ مقامہ واسطی مائلہ کی ہے جیسی لفظ
سلامتہ وغیرہ میں اور سید آیا محلو بعد کہی اوں امام کی لکھنا قصہ کا جو موسوم ساتھ لالی آخرت
کے ہی تعریف آخرہ میں

حَتَّىٰ الْاُحْسَنَ مَا مَوَّنَ الرَّوَالِ
مَدَامَا عَرَفْنَا مُحَمَّدًا وَدِ السَّوَالِ
مُقِيمٍ كَسَفِي دَهْرٍ بَسَالِي
يَهْدِي اَدْنَىٰ وَلَمْ يَحْطُرْ بَسَالِ
وَعَرَّابٍ مُّصَنِّاتٍ عَوَالِي
مُسْتَرَاتٍ مَلِيحَاتٍ عَوَالِي
وَمَرَّاسَعَيْنِ مَلْسُوْنِ اَحْمَالِ
مَرَّاتًا طَيِّبًا لِلشَّرَفِ حَالِي

اَلَا كَادَ اِرْحَلُ طَيْبٍ دَا اَرَلِ
فَصُوْرًا تَمَّ حُوْرًا تَمَّ حُوْرًا
وَلِدَاتٍ وَعَنْتَا دَانِغَمِ
بِهَامَا لَمْ تَرَىٰ عَنِّي وَكَسَمْعِ
خِيَامُ الدَّرِّ فِيْهَا نَاهِيَابِ
بِهَلْ حُوْرٌ حِسَانٌ فَاثِقَاتِ
يُرَىٰ مُّخَّ لِسَافِيْهَا عِمَانَا
وَلَوْ تَصْنُوْىٰ شَرَّ عَادٍ عَدَابَا

وَأَمْسَى السُّورُ لِلظُّلَمَاءِ حِلَالِي	وَلَوْ تَبَدُّرُ بَدْنِيَا عَطَّرَتْهَا
لِحَجَّهِ الرُّوحِ فِي زَاهِي الْحِجَالِ	نُضِيِّ الْخُلْدِ فِي نُورِ ابْتِسَامِ
بِصَوَاتِ رَحِمَاتِ حُبِّي إِلَى	تُعَيِّنِي فِي الْأَمْرَيْنِ رَافِعَاتِ
كَمِثْلِ الْبَرْقِ زَارُوا ذَا الْحَبَالِ	عَلَى خَيْلٍ وَجُبٍّ مِنْ بَهَائِ
رَأَوْا الْمَاءَ تَحْتَلَّى ذَوَا الْمَالِ	فَلَا أَحَالَ وَأَهْنَأَ مِنْ جِجَالِ
وَمِنْ خُذَانَا وَبِالِكَ مَنْ تَوَالِ	وَنَالُوا فِي جَوَارِ الرَّبِّ مُلْكًا
وَهَذَا الْفَخْرُ لَا فخرُ مِمَّا لَ	فَهَذَا الْعَيْشُ لَا عَيْشُ بَدْنِيَا
لَدَى الْآخِرَى لِمَنْ فخرُ الْمَعَالِي	سَيِّدِي كُلِّ ذِي فخرٍ بَدْنِيَا
فَقِيرٌ أَمِنْ صَفَاءِ الْخَيْرِ خَالِي	الْهَيْيَ لَا تُخَيِّبْ يَا فَعِيَا
لَفَيْضِ الْفَضْلِ يَا مَوْلَى الْمَوَالِي	فَمَالِي قُرْبَةً إِلَّا بِرَحَابِي
عَلَى تَعْمَائِهِ فِي كُلِّ حَالِ	وَمَسِكَ الْخَتَمَ حَمْدُ اللَّهِ رَبِّي
صَلَاةٌ مَعَ صَحَابِ شَمِّ حَالِ	وَتَحْشَى أَحْمَدُ مَوْلَى الْبَرَكَاتِ

ترجمہ پہلا اسی مکان ظل یعنی حبت تو پاکیزہ مکان ہی جمع کیا تو نے حسن بی زوال کو یہ تصویر پر حورین
 پہ اور خوبین ہمیشہ کی نہ منقطع ہونی والی اور لذتیں اور عیش صاحب نعت پا ہذا کہ نہیں کہی کہتہ
 ہونے والی یہ ایس او کی وہ نعمتیں ہیں کہ نہیں دیکھیں انگھون فی اور نہ سنا و سیا کا نون نے
 اور نہ گدزین بیچ دل کسی کے یہ بجلی موتیوں کے بیچ او کی روشن اور بالا خانی نہایت روشن بلند
 اوسمین حورین نہایت خوبصورت سب سے قایق روشن اندام نمکین انداز سیہ بال و ایدین

منظر آوی مخر او کی میڈ لیونکا مر ملا باہر ستیرو ت سا کوں مدہ کی ، اور اگر تنوک دی دریای شویں
 ہو با وی شیرین صاف حوتں مرہ واسطی بی دالی کے حلاوت دار ۔ اگر ظاہر ہو دیامیں معطر کردی
 او کو اور ہو حاوی روتی او کی فلتوں کو دور کر والی ، روشن کری گی جت کو بیج نور حذہ ذلال
 تاکہ سرد مک شوہر کے بیج روتن شب خانوں کی پو حوتں الحانی سی گا وین گی بیج تحتون لید کے
 ساتھ آوارون روم و تہرں کی ، اوپر گھوڑوں اور ستروں کی سوار ہوں گی کہ وہ روتنی میں تل
 سرق کے ہوں گی اور بارت کریگی زوالحال کے ، بیس شوگا شیریں اور خوشگوار کوئی جمال اس
 جمال سی کہ دیکھیں گی جوقت تجلی کریگا جمال اکمال حق تعالی کا ، اور حاصل کریں گے اسد کے
 رو مک باد تاحت اور صامدی اسد کے اور کما عمدہ نعمت ، پس بہتس ہے کہ ہمیں ہی عیش
 ساتھ دسا کے اور بہ فخر ہے کہ ہمیں یہ فخر مال میں ، ہاں لیگا ہر فخر کر نیوالا دیامیں نزدیک آرت
 کہ واسطی کس شخص کے ہی فخر گرگ ، ماقدما مراد کر با معی بقبر کو کہ صفائی سکی سی خالی ہے ،
 کہ ہمیں واسطی سری کوئی سکی مگر امید میری واسطی میں فصل تیری کے اسی مالک ہر مالک کے ،
 اور متک حم کا حمد ہر میری کی اور تہمتوں اسکی کے ہر حالت میں ، اور ڈیکھو حضرت
 احمد مجتبی سرور خلق کو حجت کاملہ حق تعالی مع اصحاب اور آل آنحضرت کی حکایت
 مقول ہے حضرت ذوالنون رسی ائمہ سی کہ فرماتی ہیں درمیان اوس حال کی کہ سیر کرتا تھا میں
 جبل لکام میں گذرا میں اوپر ایک وادی کثیر الاشجار کے سو درمیاں اوس حال کی کہ کھڑا تھا
 میں او کو دیکھا ہوا تجب سے ماگاہ سنائی البسا آواز کہ بھی لگی اسو میری اور بڑہ گیا خلق
 دل کا تو چلا میں آواز پر پہان تک کہ کھڑا ہوا جا کر درواری پر ایک خار کے جو تھا بہا میں

اوس وادی کی اور آواز آتا تھا اوس میں سے تو جہاں کا مینی اوس میں پس یا یا ایک شخص اہل عبادت
 اور کوشش سے کہہ رہا ہی سُبْحَانَ مَنْ نَزَّاهُ قُلُوبُ الْمُشْتَاقِينَ فِي رِيَاضِ الطَّاعَةِ
 بَيْنَ رَجَائِهِمْ اَوْصَلَ الْفَهْمَ اِلَى عَقُولِ ذَوِي الْبَصَائِرِ فَهِيَ لَا تَعْتَمِدُ اِلَّا عَلَيْهِ
 سُبْحَانَ مَنْ اَوْدَدَ حَيَاضَ الْمَوَدَّةِ نَفُوسَ اَهْلِ الْمُحَبَّةِ فَهِيَ لَا تَمُنُّ اِلَّا اِلَيْهِ
 ترجمہ پاک ہی وہ اللہ حسنی پاک کیا دلون مشتاقون کی کو بیچ باغون طاعت کی نزدیک اپنی پاک
 ہے وہ اللہ حسنی پہنچائی سمجھ کو طرف عقول صاحب بصیرت کے پس وہ نہیں بہر و سا کرتی مگر اوس
 پر پاک ہی وہ اللہ حسنی وار کیا محبت کی حوضون میں اہل محبت کی جانون کو پس وہ نہیں مشتاق
 ہیں مگر طرف اوس کی پر کہہ کر خاموش ہو گیا تو کہا مینی اوس سے السلام علیک یا لطیف الاخران
 وقرین لاشجان کہا اوسنی وعلیک السلام سنی پہنچا یا تجھ کو طرف اوس شخص کے جو تنہا ہوا بیٹھا ہے
 خوف سوال لوگون سی اور مشغول ہو رہا ہی محاسبہ نفس میں آلودگی کلام سی کہا مینی پہنچا یا مجھ کو
 تمہاری طرف رغبت فی بیچ جستجو اور عزالت اور التماس کرنے نعمتون کی فی قلوب مقررین وابرار سے
 پس کہا اوسنی اسی جو ان تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کے بند ہی ہیں کہ سنگا کی آؤ کی دلو میں محبت نے
 آگ شوق کے سور و حین اون کی بسبب شدت شوق کے چرتے ہیں باغ ملکوت میں اور دیکھتی ہیں
 طرف اون چیزون کی کہ گی گئی ہیں وہ واسطی اون کی پر دو میں جبروت کی تب کہا مینی اوس سے
 بیان کر توصیف اون لوگون کی کہا وہ ایک قوم ہے کہ پناہ لی ہی اونہون فی غارون میں اوسکی
 رحمت کی اور پی ہیں جام شراب محبت اوسکی کی پر کہا اوسنی اسی مالک میری مفتی کر تجھ کو اونکی ساتھ
 اور توفیق دی تجھی اونکی اعمالون کے کہا مینی کیا نہیں کہتی تجھ کو کوئی وصیت کہا دوست رکھہ اللہ تعالیٰ

کو متوق لقاؤ کی کے کہ تحقیق واسطی او کی ایک دن ہے کہ بخانی وراو گیا اوس میں واسطی اولیا اپنی
 بہر پڑھی اوسنی یہ اتعار

وَكَاكَ لِي دَمْعٌ فَامْنَسُهُ	وَكَاكَ لِي جَفْنٌ فَادْمِيتُهُ
وَكَاكَ لِي حِسْمٌ فَانْكُسُهُ	وَكَاكَ لِي فَلَکٌ فَاصْصِتُهُ
وَكَاكَ لِي نَاسِیْدِي نَاطِرُ	اَرَى بِهٖ اَلْحَقُّ فَاعْمَبْهُ
عَدُوِّكَ اَصْحٰی سِتْدِي مُوْتَعَا	لَوْ شِئْتُ قَبْلَ السَّوْمِ اَوْيْتُهُ

مرجمہ تحقیق تھی واسطی میری اوس فم کیا ملی او کو اور تین واسطی میری یلکین پس جوں آلود
 کامی او کو اور تھا واسطی میری جسم بس گلا یا ملی او کو اور تھا واسطی میری دل بس لاغز کامی
 او کو اور تین واسطی میری ای سردار میری آنکھیں کہ دیکھتا تھا میں ساتھ او کی جی کو پس
 اند کیا ملی او کو علام تیرا ہو گیا ای سردار میری قید اگر چاہتا تو پہلی آج سی شکا ماتا ہوا او کو
حکایت مسقول ہی حصر دو اہل مصری رضی کرا او نہوں فی در میان
 اوس حال کے کہ سیر کر رہا تھا میں کوہ لبنان میں درساں رات کی ناگاہ ملا مجھ کو ایک چہر پرگ
 بلوط کا اور نکالا سراپا اوس چہر سے ایک جوان فی کہ حسیں تر تھا موہ او کا قمر سے پس کرا
 شہاد دی واسطی تیری میری دل شریج حواذنا کی ساتھ نہایت صفا کاٹہ کے اور حیران
 ہوئی دل کہ نہ دات تیری من اورتہ او کا شرب محبت تیری سی ہی اور کو نہ کہ کو پہی واسطی
 تیری دل میرا ساتھ اس بات کی حال کہ نہیں احساس میری دلو یہ کہ مالوف ہو عجب تیری
 سے مہیات بہیات بیتک نامراد ہوئی نزدیک تیری کو تابہ کر نیوالی تھی پہر یہ کھک

سرایا کر لیا اندھ چہرے اور بھلا دی محجو سیر او کی اس کلام فی تو کھڑا زمین و مان سب تک
 پہر او سوقت کالا او سنی سرایا پاہر اور دیکھا طرف چاند کے پس کہا منور ہوئی تیری نوری آسمان
 اور زمین اور روشن ہوئیں تیری نور سے ظلمتیں اور پوشیدہ ہوا جلال تیرا انگھوں ہی او پتھیں
 او کو معرفتیں دنوں کی پہر کہا بواسطہ التجا میری کی طرف تیری اس میری خزن و غم میں یہ
 کہ دیکھ تو طرف میری دیکھنا او سکا کہ بچار یعنی او کو پس قبول کیا او سنی میری بچارنی کو فقط تو
 او سوقت پڑا میں او کی طرف اور سلام علیک کی او سنی پس جواب دیا او سنی میری سلام کا کہا سنی
 رحم کری تجھ پروردگار سوال کرتا ہوں میں تجھی ایک مسئلہ کا کہا نہیں پوچھا میںی کہ واسطی ہی یہ کار
 کہا اس واسطی کہ ابھی نہیں بکلا ہے خوف تیرا میری دل سے کہا میںی ای محبوب میری کس چیز نے گہرا
 تجھ کو میری جانب سے کہا خالی رہنی تیری فی مشغولی کے دن میں اور ترک کرنی تیری فی زاد
 راہ واسطی معاد اور روز بازگشت کی اور توقف کرنے تیری فی او پر طنون کے ای ذوالنون
 حضرت ذوالنون فرماتی ہیں پہر اس کہنی سی او کی ہمیش ہو گیا میں اور پڑا ہاتھان
 کہ اتفاق ہوا محجو گرجی میں دھوپ کے پہر جب سرد تھا یا یعنی تونہ پایا او کو اور نہ اس
 چہر کو پہر کھڑا ہوا اور چلا و مان سی اور اتناک حسرت او کی فراق کے میری دلین ہی راضی ہو
 اولیٰ اللہ تعالیٰ اور غنفع کری ہم کو اون کی برکات سی حکایہ

سوال کیا کہی حضرت ابراہیم شیبانی رضی کہ کیا وصف ہی عارف کا فرمایا تھا میں ایک بار
 جبل طور پر ساتھ اپنی مرشد ابو عبد اللہ مغربے رضی اور تھی ساتھ ہماری قریب ستر آدمیوں کے
 پس ناگاہ آیا ہماری پاس ایک دن جوان کہ ظاہر تھا اس سے اثر خشوع کا سو جب پتھی

ہم ہمارے تو پڑھتا رہا وہ بھی ہماری ساتھ اور جب مباحثہ کرنے پر ہم علم کا تو سنتا ہمسی ہر درمیان
اوسن جا لگی کہ ہم حسب بیٹی ہوئی سی بی بی الیک درخت کی اوس جگہ کہ تنہی وہاں گرا بس اوس
سب سے تھرا بس شروع کیا ہستی سچ بی بیان کر معلوم معارف کا تو دیکھا میں اوس جوان کو کہ ایک
آہ کی اوس سیس مل گئی گرا بس اوس کی پاس کے پہر مائیک ہو گیا کہ وہ دیکھا میں اوس کو اٹھک کہتا سچ فی وہ
تھیں مارے تھا اور یہ وصف اوس کا ہی حکایت

تھامس کوہ لکام میں کہ ڈھونڈتا تھا دنیا و بیان اہل دہر و عبادت کو بس دیکھا ایک شخص کو گوڈی
پوشن میٹا ہوا ایک شیر پر چکا فی ہوئی سر طرف رہن کی گرا میں اسی شیخ کا کرتی ہو یہاں
کہا دیکھتا ہوں اور گاہ کرتا ہوں کہ میں دیکھتا میں تیری لگی سوائے جس کے پہر کیا بیٹی ہوئی
دیکھتی ہو اور کیا یاد دکتی ہو بس مل گنا رنگ اوس کا اور دیکھا محو غصہ سی کہ ادا بکشا ہوں میں
حطرات کو ایسی دلی اور گاہ کہ ہا ہوں احکام کو ایسی رب کی سیس قسم ہے تجھ کو اوس دات کی کہ لانا
وہ تجھ کو میری ماس کہ جلا با تو پہاں سے کہ میں کو خوشی کو فی الی مان کہ سع حاصل کروں
اوس سی تو چلا جاؤ گا تیری پاس سی کہ میں سی الارم کیڑ اور واڑہ تاب ہوا اہل خدمت سے
اوس سی کثرت کی ذنوب کی معاف ہوئی اوس کو کثرت نہ امب اوس سی طلب کے عیا کی ساتھ اہل
کے وہ فی خوف ہو گیا نہ میں سر چلا گیا وہ مجھ کو چھوڑ کر راجی ہو اوس سی امید لعلی معط
حکایت کہ میں کسی گرگ فی کہ میں بت اللہ میں سی بارادہ چاہے
کسی گاؤ کے ایک کام کو سولہ ماہن را دیں ایک شجورہ سی کہ میں ہوئی سی کرتا اور چادر
صوف کی تو سلام ملک کی میں اوس سی اور جواب دیا اوسنی میری سلام کا پھر کھپا

اوسنی اسی جوان کہا نکا ارادہ کیا تو نے کہا مینی ایک گاؤ کا واسطی کسی حاجت کی بوجھ کا سقد
 مسافت ہی درمیان تیری اور گہر بار تیری اور منزل تیری کی کہا مینی اٹھارہ کوس کی کہا اٹھارہ
 کوس جانا کٹنی کو ولالت کرتا ہے کسی بڑی کام پر کہا مینی مان بولی کیون نہ سوال کیا تو فی صاحب
 قریب سی یہ کہ متوجہ کر دی تیری طرف تیری حاجت کو اور نہ محنت اوٹھاتا تو کہا راوی نی نہ جانی مینی
 مراد اوسکی اس قول کی تو کہا مینی اسی بوڑھا نہیں درمیان سیری اور صاحب قریب کی ملاقات
 اور جان پہچان بولی کسی متوشش کر دیا تجھ کو اوسکی معرفت سی کہ ناشناس را تو اوس سی اور کسی
 قطع کر دیا درمیان تیری اور اتصال کی ساتھ اوسکی پس اوس وقت سمجھا میں مطلب اوسکا تو روئے
 لگا میں پر بویے کیا دوست رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہا مینی مان بولی سمجھ کہو ٹھہری کہا مینی مان قسم ہے
 اللہ تعالیٰ کے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کو بویے پر کس پتیر نے فائدہ دیا تجھ کو
 راستوں حکمت اوسکی سے جبکہ پہنچا یا طرف محبت اوسکی کے کہا راوی فی پس حیران رہا میں
 کہ نہ جانا مینی کیا کہوں اسی جواب میں تو بویے شاید تو ان لوگوں میں سی ہی کہ دوست کرتی ہیں
 کتمان محبت کو تو پہر نہ آیا تجھ کو کچھ جواب کا پر بویے انکا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات کا کہ خراب
 کسی جاوین رستی اوسکی حکمت کی اور پوشیدہ ہو معرفتیں اور محبت اوسکی ساتھ متعلق ہونی کی دلوانہ
 سے بیکاروں اور طالین کے کہا مینی رجم کری تجھ پر وردگار اگر دعا کرتی تو اللہ تعالیٰ سے کہ مشغول
 کر دی تجھ کو ساتھ کسی شئی کی اپنی محبت سی تو بہتر تھا تو پہر اوسنی مانہ اپنا میری مونہ پر اور پر و ہوا
 مینی ویسے کلام تو بولی جا اپنی کام کو پر گھنی لگی اگر نہ تو خوف سلب کا تو البتہ خیران ہوتی میں
 ساتھ تجب کی آہ ہی اوس شوق سے کہ نہیں دور ہو تا وہ مگر ساتھ تیری اور اوس گریہ سے

کہ ہیں بٹیرا اگر طرف تیری راضی ہو اوس سیارہ در دگار اور نفع دی ہو کو اوسکی رکات سے
 حکایت مروی ہے کہ دو حواں عبادت کیا کرتی تھی ملک تمام میں امام ایک گامیج
 اور دوسرے کا ملیج تھا اور محنت مسوولی عبادت کے ہو کی رہی حیدر ورون تو کہا اکتے دوسری
 کہ یلو جنگل کے طرف سر کر میں متا یہ ملیں کسی شخص سے اور سکھا دین او کو کچھ دیں او کا امبدہ
 کہ یہ در دگار نفع دی ہو کو اوس سیارہ پہنکلی یہ دو لو جو خر کے وقت تو ستیں آیا اکی ابک جتنی کہ سر تر
 او کی سہارا لکڑیو کا کہا اوں دونوں فی اوس سیارہ شخص کوں ہے رب تیرا تو کہہ دیا اوسنی
 گھٹا ایار میں را اور بٹیرا کہا اوسیر پہر بولاں دونوں سی کہ مت پوچھو محسی یوں کہ کوں ہی رہتا
 ملکہ پوچھو محسی کہاں ہی مقام ایمان کا تیری دل میں تو دیکھی لگا ہمیں سی ہر شخص دوسری کو پہر
 لولا وہ اوں دونوں سی کہ کچھ سوال کرو اوسو سہٹی کہ نہیں منقطع ہوتا ہے پوچھنا مرید کا بہر
 دیکھا اوسی کہ سن کہتی ہیں کچھ اوس سی تو کہا اوسنی اسی اسد اگر جاتا ہے تو کہ تحقیق واسطی پر
 ایسی بدی ہیں کہ جب سوال کریں تجبسی کسی امر کا تو دتا ہی تو وہ او کو تو کر دی اوس میری گٹھی
 کو سونی کا پس لگا وہ ہو گیا وہ سب سونا چمکتا ہو ایدر لولا اسی اسد اگر جاتا ہی کہ واسطی تیرے
 تیری ایسی بدی ہیں کہ گوستہ نشینی اور گم نامی پسیدہ تر ہے او کو شہرت سی تو کر دی
 اسکو پہر لکڑی میں تو ہو گئیں وہ لکڑی میں یہ راوٹھا اوسی او کو سر پہ راوٹھا لگا کہنی ہیں وہ
 دو نو کہ یہ نہ طاقت ہوئی ہو کو اوسکی بچی جانی کے راضی ہو اوسی پر در دگار او شفع کری
 ہو کو اوسکی رکات سی حکایت مروی ہے کسی بزرگ سی کہ کہا اوسنی پڑھے
 یعنی نماز عصر کے بچی عصر دو والنون مصری کی انیس کہا آپسی امام مبارک اسد کا پہر حیران

و قاضی ہوئی گویا کہ جسم افغانی جان ہی بلحاظ ثرائی اور عظمت پروردگار کے برابر
 تھوڑی دیر کے لفظ الکر کا تو معلوم ہوا مجھ کو اوس کہنی کی تاثیر سے کہیر کے گویا لکڑی ہو گیا
 دل میرا اور فرمایا ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہ ستارہی مٹی بعض اہل عبادت سے کہ تہا وہ ساحل شام
 میں اور کہتا کہ تہا کہ بیشک واسطی اللہ تعالیٰ کی ایسے بند ہی ہیں کہ نہ بچا ہے اوہوں نے اوسکو
 ساتھ یقین معرفت اوسکی کے پس اوٹھائی ہیں دہن اپنی واسطی قصد کرنے کی اوسکی طرف
 اور کلیفین اوٹھائی ہیں اوسکی طلب میں بامید اوس آرام کے کہ ہے اوسکی نزدیک رختی ہیں دنیا
 ہمراہ رنج و غم کے اور عمر کا ڈیٹے ہی ساتھ کمال ملال کے اور زمین دیکھا اوسکی طرف چشم رغبت
 سے اور زمین زاویا اوس سے مگر مثل زاد مسافر سوار کے ڈری ہیں انقطاع سے سوجھدی کے
 ہے اور امید کے ہی نجات کے پس محنت کی ہے اور خرچ کی ہیں خوشبین اپنی دلوں کے اپنی مری
 کے رضا مندی میں اور دیکھا ہے آخرت کو آگے آنکھوں اپنی کے اور لگائی ہیں اوس طرف کان
 اپنی دلوں کے سوا گردیکی تو او کو تو پاویگا تو او کو لاغر خشک لب گر سہ شگم نمکین دل کہلے
 بدن گریاں چشم نہیں ہیں وہ لوگ مصاحب تکلف و قلیل کی قناعت کی ہے دنیا سے ساتھ قوت
 قلیل کے پہنی ہیں لباس پرانے مکلوں کے اور سکونت اختیار کی ہے پرانی مکا نوں غیر آباد
 میں بہاگی ہیں اپنی وطنوں سے اور پسند کیا ہے تنہائی کو دوستوں سے اگر دیکھی تو اوں کو
 تو دیکھی گا تو اوں کو ایسا چاہت کہ فرج کر دیا ہے او کو رات فی چہریوں سے بیداری کے
 اور جد کر دی ہیں اعضا اوس کے خجروں سے لقب کے تیلی ہو گئی ہیں پیٹ اوسکی بخت
 بہت جگنی کے شب میں پریشان ہیں موی سر اوس کے باعث بی خوابی کے پہنچی ہیں نہایت

مرتبہ ریح کو اور مستعد ہو رہے ہیں واسطی کوچ دروآگیا کی ریحی ہوا ونسی پروردگار اور متبع کرے
 ہوگا وکی رکات سے آئین کہتا ہوں میں آئین لوگو کی حال میں کہا ہے کسی نے اس استعار کو
 اور بہت خوب کہا ہے

<p>قَدْ اَلْهَى الْوَسْوَاسُ الْخَفِيُّ اِلَى الْبَلْبَلِ طَا مِنْ هَمْسِ الْفُتُوسِ بِأَمْرِ تَعَالَى وَكُنْتُ اَتَجَمَّعُ مِنْهُمْ حَمَا وَصَلْتُ اِلَى الْكَلَالِ مِنْهُمْ كَلَا ذَاكَ لِلَّهِ خَشْيَةٌ وَاَمْرٌ لَا فَاسْتَبَارَ الْمُسَامُ عَنْهُمْ وَمَا اسْلَمَ الْاَهْلُ وَالْاَمَارُ وَحَا مَا كَرِهَ اِذَا اسْتَقْبَلَ اَقَا</p>	<p>اَمْتُ بِالصِّدْقِ قَدْ حَسَرْتُ رَحَا وَمَلَأْتُ الْقُلُوبَ مِنْهُمْ سُرَا وَتَوَلَّيْتُهُمْ فَكُنْتُ دَلِيلًا مَا ذَا اَمَّا الصَّلَاحُ عَنْ عِلْمِهِمْ عَشْرًا بِالْاَرَابِ مِنْهُمْ وَحُفَا هَرَبْتُ لِلْمُسَامِ مِنْهُمْ عِيُونَ اَمَّا لَدَّةُ السُّكَا لِمُرِيدٍ حَاصِبًا بِالْاَيَاخِرِ سَأَا دِي</p>
---	---

ترجمہ تو فی ساتھ سچ کے تحقیق سردی تو فی مرد کو تحقیق دیرا کہتا ہوں فی رومی کو
 جنہوں کرات دراز ہوئی ہے اور کیا تو نے دلوں کو او کی ساتھ پور کے نفس تبین سے
 اسی صاحب ذات عالی کے اور نبی با او کا س ہو تو رہا اور بینا تو نے تمام کو او نہیں ہی حال
 یس حقوق کہ تاریکی محط ہوئی ہے اوں پر سچتی ہیں ساتھ ہکا کی آپسی سے پور کو ۔ آلودہ کرتے
 ہیں خاک سی ایسی جبری کو نہ واسطی اندہ کے ار روی خوف اور رانی کے ۔ جدا ہو گئیں نہ یہ سی نگہیں
 او کے پس اوڑ گئی نینداں سے اوڈرائل ہوئی ۔ سپیں سے لب رونی کے گرد واسطی صاحب

ارادت کے کہ اوسنی آگے کو پہنچا دیا اہل اور دیار ورتال کہ خوف کرنی والی ہوں وہ نہ خضوع
 کرنے والا ہے وہ رونی والا غمگین کہ پکارتا ہے ابی کریم جسوقت طلب عفو کیا جاوی عفو کر توڑ
 حکایت منقول ہے حضرت سعید بن ابی عروبہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے حج کیا حجاج
 بن یوسف ثقفی نے سوا و تراوہ ایک پانی پر راہ میں درمیان مکہ اور مدینہ منورہ کی اور طلب
 کیا ناشتا اپنا اور سر مایا داروغہ سی لادیکہ کون کمانا کہا و گامیری ساتھ اور یوحیمہ بعضی
 امیرون سے سودیکہ اوسنی طرف پہاڑ کے اور نظر پڑا اوسکو ایک اعراہی کہ سور ماتہا درمیان
 بیہرون کے سوا و ٹھایا اوسنی اوسی لات مار کر اور کہا آ پاس امیر کے پس آیا وہ کہا اوسل اعراہی
 حجاج نے دہو ماتہ اپنی اور کہا ساتھ ہماری کہا اوسنی تحقیق پکارا ہے اوسنی جو وہ بہتر ہے
 تجھسی پوچھا وہ کون ہے کہا اعد تبارک و تعالیٰ شانہ ہی کہ بلایا ہے اوسنی محجو طرف روزی کہ
 سوروزہ رکھا ہے مینی کہا حجاج فی اس سخت گرمی میں کہا مان روزہ رکھا ہے مینی ایسی عین
 کہ وہ گرم تر ہے انکی دن سے کہا آج افطار کرے پھر روزہ رکھ لیا کلکو کہا اگر ضامن ہو تو میری
 حیات کامل تک تو کہا حجاج فی زمین ذمہ داری اکی میری طرف پھر کیوں سوال کرتا ہی تو مجھے
 عاجل کا بعوض اجل کے کہ جبیر تو قادر نہیں ہے کہا حجاج فی یہ عمدہ کہانا ہے کہا نہیں عمدہ
 اکی تیری طرف سی بلکہ اے کو خوب و بہتر کیا ہے تندرستی فی راضی ہو اوسنی پروردگار اور
 اسی معنی میں کہی ہیں مینی یہ اشعار

بِعَافِيَةٍ طَابَ الطَّعَامُ طَابَ
 وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَابَتْ بِحَبِّ الطَّعَامِ

وَمَا حَيْبَ الدِّبَاحِ عَيْشًا وَلَا مَمًا
 إِذَا كَانَ فِي سَقَمٍ فَلَا شَيْءَ طَبِيبُ

ترجمہ اور سنیں لہذا کیا ہے ناوریجی فی عیتس کو نور سو اکیس کس کی سب نامت کی لہذا ہوتا ہے
 کہا ناوا سٹھی کہانی والی کے ہر حکم ہوتی ہے محکو ہمارے یس نہیں ہوتی کوئی خیر لہذا اور اگر ہمیں
 ہوتیے تیار سے تولد ہوتا ہے ہر تمام کہانی ہر حکم سے مروئی ہے کہ حجاج بن
 یوسف نے فرمایا کہ اس وقت ایک شخص کو کہ تم کہتا ہے کہ وہاں کہہ کے بلند اور سے نہیں کہا
 لاؤ اسکو میری یاں سولائی اوکو لوگ سامنی یوچیا اوس سے کو سی لوگوں میں سی ہی تو کہا اوی
 مسلمانوں میں سے ہوں میں لولاہنیں یوچتا میں تجسی حال اسلام کا کہا یہ کس خیر سے سوال
 کرتا ہے تو بولا میں دراف کرتا ہوں تہر سے کہا اہل من سے ہوں میں یوچتا کس طرح خیر سے آیا ہے
 تو محمد بن یوسف یعنی سری سہانی کو کہا چوڑا آیا ہوں میں اوکو عظیم و جیم دہو کا دیسی والا
 شب سواروں والا اثر اسرف بہت داخل ہوئی والا لولانیں سوال کرتا میں تجسی کا کہا یہ کہا
 یوچتا ہے کہا درامت کرتا ہوں میں تجسی خلق و سیرت اوکی کہا چوڑا آیا ہوں میں اوکو در حالیکہ
 وہ ظالم اور جار اور مطیع مخلوق و فرمان خالق کا ہے کہا اوس سی حجاج فی کس خیر سے برا نگینہ
 کا شجوا اس کسی پر حالانکہ تو جانتا ہے قدر مرتبہ اوکا سردیک سری کہا اوس شخص فی کہا دیکھتا
 تو مرتبہ اوکا نزدیک اپنی زائد اور برتر میری مرتبہ سی نزدیک اللہ تعالیٰ شاہ کی در حالیکہ میں
 مہمان اوکی گھر کا ہوں اور تصدیق کر سوا اوکی سی کا اور ادا کر سوا اوکی قرض کا اور قرض
 اوکی دین کا تو خاموش ہو گیا حجاج اور آیا اوکو کچھ جواب اور چلا گیا وہ شخص بلا اجازت پہر چلایا
 کعبہ شریفہ کے پردوں میں اور کہا ای اللہ تجسی مینا ہا گتا ہوں اور تجسی امن چاہتا ہوں ای اللہ
 کشایش تیری قریب ہی اور احسان تیرا قدیم اور عادت تیری پہلائی کے راضی ہو اوس سے پردہ کا

اور متنع کر ہی چکوا دینی برکات سی حکایت منقول ہے طاہر مقدسی رحی کہا اونیہ
نے حکامین مسند انہی جانی کو غزو کی طرف جتوین ابرال کے پس نا گاہ ملا چکوا ایک جوان بی
ہوی برانی کلمی کناری پر سمنہ کے تو کچھ خیال میں نہ لایا میں اونیہ کو پس متنع ہوا وہ میری طرف
اور بیٹھے یہ اشعار

لَا تَنْبُ عَنِّي بَانَ تَرَى خَلْقِي	فَاَمَّا الدُّشُّ ذَا خِلِّ الضُّبَارِ
عَمَلِي جَدِيدًا وَمَلِكِي خَلْقِي	وَمُسْتَهِي اللُّبْسُ مُسْتَهِي الصِّلَفِ

ترجمہ مذہب کر محبی اسو سطلی کہ دیکھتا ہے تو برانے کپڑی میری پس سوا اسکی نہیں ہے کہ ہوتا ہے
مہوتے اندر سیکے عمل میری نی ہین اور کپڑی میری برانی اور نہایت لباس کے نہایت تکلف کے
ہے اور کہا ہے ابو عبد اللہ دینوری حنفی آیا میری پس ایک فقیر لیکن کہ ظاہر تھی اوسپر آثار بیچ
کے تو چاہا میری دانی کہ لا دون اسکو کوئی چیز تو قصد کیا مینی یہ کہ رخص رکھوں جو ایا پس منہ
کیا چکوا میری نفس فی اور کہا کیسی پوری ہر گے طہارت تیری بر حنہ بانی میں کہا مینی دلیل اپنی
رخص رکھوں دستار اپنی تو کہا بر حنہ سر چکا تو بہر جا ہر حنہ کر دن لوٹا ایا کہا کس سے وغیرہ گنا
تو کہ مینی رخص رکھوں ظرف آب ایا تو اسکو بھی بچا یا میر سے نفس ہے کہا مینی نفس سے کیا مضائقہ
ہے اس میں اور بحث واقع ہوئی میری اوسے اسباب میں پس اوٹھ کھڑا ہوا وہ فقیر اس نشان
اور باز یہ ہے کہ اور لیا عطا ایا ماتہ میں اور پہر کر دیکھا چکوا اور کہا اخی خیسیم اللہت رکھو چوڑ
دستار اپنی میں جاتا ہوں حضرت ابو عبد اللہ کہتی ہین کہ پہر اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے مینی کہ نہ کہا
رہیٹے یہاں تک کہ ملوں اس فقیر سے پس مروی کہ بعد اس قرار کے نہ کہائی اونیہ نے

روٹی یسین بڑی تک راضی ہوا اسی پروردگار اور متفق کرتی ہم کو اکی برکات سے
حکایت منقول ہی حضرت سری عظمیٰ قاضی کہا اونوں ہی ستمانی کہ تھی ایک حوت
 حوت تھی تپ کو دھٹی غار کے تو کہا کرتے امی نہ تحقیق ایس ایک منہ ہے تیری بندون بین ہی میتانی
 او کی تیری ماتہ میں ہی دیکھا ہے وہ مخلو اس طرح سی کہ میں دیکھتی میں او کو اور تو دیکھتا ہے او کو
 اس طرح کہ میں دیکھتا وہ بجکوا ہی اللہ تو قادر ہے او کی جملہ کام پر اور زمین خار وہ تیری کیے
 امر پر ای اللہ اگر ارادہ کری وہ دوسری ساتھ کیسے برائی کا تو ذکر دی برائی او کی اور اگر مکر کری
 وہ غیبی تو مکر کر تو ساتھ او کی بیاہ مانگتی ہوں من تجھی او کی سرائی سے اور بیاہ لیس ہوں تجھی
 او کی ہلاکت پر پھر روا کرتی یہاں تک کہ جاتے رہی ایک اکہہ او کی کہا او میں ہی لوگوں نے
 ڈرا اللہ سے کہ نہ عاتی سے دوسری اکہہ تیری بونے اگر ہی اکہہ میری اکہوں ہی اہل جنت
 کے تو عوص دیکھا اللہ تعالیٰ اسکا ساتھ او میں اکہہ کے کہ وہ بہتر ہے اس سے اور اگر وہ اکہہ تھے
 اکہوں ہی اہل مار کے تو دور کہا او کو محسی پروردگار نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ او میں سے فقط

حکایت مروی ہے ابو العباس میں مسروق رضی اللہ عنہ کہا اونوں ہی تہا میں
 تبصرہ میں یس دیکھا ایک صبا کو کہ چمیلین پکڑتا تھا ایک مقام پر اور نہی قریب او میں ایک
 ٹرکے او کی سو جب پکڑتا وہ شخص کو بی چیلے تو ڈالتا او کو اپنی علی نہیں کہ یاس او کی خوا
 تو یہ بیک دی وہ ٹرکے او میں چیلے کو نکال کر درماں پیر حیب لوٹ کر دیکھا او سنی نیلے کو
 تو نہ یانی او میں کو بے چیلے تو یو چہاڑ کے سے لکا کیا نو نے چھلو لکھا او سنی اسی ماپ
 لکھا میں سنا ہے معنی تجھے کہ روایت کی ہے تو نے آنحضرت صلیم سے کہ فرمایا ہی آپ نے

کہ نہیں پہنچتی کوئی عجیلے جال میں مگر جب کہ غافل ہوتی ہے ذکر الہی سے تب رونی لگاؤ شخص اور
یہینک دیا جال ماترہ سے راضی ہوا ورنہ ہی پروردگار اور مراد نقل اس حدیث سے یہ ہے کہ جو غافل
ہے ذکر الہی سے نہیں خواہش کرتی ہم اسکی واسطی ناقص اور بی برکت ہونی اسکی کے فقط
حکایت مروی ہے حضرت جناب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہ شب کو سو رہے تھے
آپ مدینہ منورہ میں واسطی چوکی داری کے پہر ایک شب پہر تھے پہر تھے تھک گئی تو نگاہ کر ایک
دیوار سے کٹری ہو گئی دم لینی کو تو بویے اندر سے اس گھر کے ایک عورت اپنی لڑکی سے کہ اولاد اور
جا کر پانی ملا دی اس دودھ میں کہ زیادہ ہو جا دی کہا اس لڑکی نے اسی مالک نہیں سنا تو فی
حکم امیر المومنین کا پوچھا مانے کیا ہے حکم اسکا کہا اوہوں نے منادی پر وادی ہی شہر میں
کہ نہ ملا دی کوئی شخص یا بی دودھ میں کہا اوٹھ تو اور ملا دی یا بی کو کہ تیری گھر میں نہیں دیکھتا
خلیفہ اور نہ منادی اسکا کہا لڑکی نے اسی ماواٹ نہیں میں اون لوگو میں سے کہ اطاعت کروں
حضرت عمر کے ظاہر میں اور باخبر مانی کروں اونکی بیٹہ سچی خلوت میں راضی ہو اس سے پروردگار
کتا ہوں میں مذکور ہے سیر میں پسند آئی جناب خلافت ماب کو یہ عقیدت اور حسن تقریر اس لڑکی
کے پس نکاح کیا اسکا آپ فی ساتھ ایک کی اولاد اپنی سے اور اسی لڑکی کی اولاد ہی ہیں حضرت
عمر بن عبد العزیز **حکایت** مروی ہے کہ گذرا ایک امیر اوپر دروازی حضرت حاتم **ہم**
کی پس مانگا پانی اونکی گھر والوں سے اور جب پی چکا تو دیوانو کچھ روپی اور اونکی مریدوں کو بیسے
تو خوش ہوئی اس عطا سے سب گروانی سوا ایک چوٹی لڑکی کی کہ تھی وہ حاتم کے کہ وہ
رونی لگی تو دریافت کیا اس سے لوگوں نے سب رونی کا کہا اسنی مخلوق نے دیکھا ہمارے طرف

ایک طرف رحمت لینی تو غنی کر دنا ہم کو اوسی وقت سو گنا ہوا اگر دیکھتا اور نظر عنایت کرتا ہمارے طرف
 حلق ہمارا راسی ہوا و نشی یزوردگار اور مردی ہے کہ دختر فرشیجی بمعاد و رازی کی مانگا اسی ایک
 کچھ کہا میگو کہنا او نہون کی نانگ اسی یزوردگار سے تو بویے وائندہ من شرماتی ہوں اوس سے
 کہ مانگوں کہانی کے پیر اوس بادشاہ کی مثل و بی عدیل سے حکامیر سید مریدی
 ابو عبد اللہ خلائی رحمہ اللہ کہنا او نہون کی طلب کیا میری مانی شری والدی الیکدن جھپکے کو تو گئی اب
 مبری نار من اور میں ہمراہ او کی تھائیں خرنہی او ہوں فی جھپکے اور کتری سہی اسطرح کے
 آدمی کے کہ ملی و سٹی او کی لچینی کے مکان تک او شاکر رس دیکھا ایک ٹرکا کٹر ہوا ایس اور پلا
 اسی جی کیا سہی ہو کو بی خیال کہنا او نہون کی ماں پہر او ٹھالا اوسی جھپکی کو اور خلائی خرنہی ہاتھ
 یس سی ہی اذان راہ بن تو کھارٹ کے فی آداں دی موزن فی او محتاج ہوں ہں طرف طہات
 او نہار کے یس اگر اسی ہو تم اسو سٹی تو بہتری درہ او ٹھالا جھپکے اسی پہر کہدی اوسی جھپکے
 اور خلا گیا تو کھامیری مای فی ہم اولی ساتھ اسی ہں کہ تو کل کر س اللہ تعالیٰ پر اسٹن جھپکی ہں
 یہو گئے ہم ہی مسجد من اور تیرھے مار سہی اور ٹرکے فی سہی مسجد بن یہ رخٹ باہر آئی تو یا جھپکے
 کو کہہ ہوا او سطر ای متنام پر سو او ٹھالا او کو ٹرکے فی اور خلا ہماری ساتھ ہاری گھر کے
 طرف پہر کہایہ حال جا کر مری والد نے مری والدہ سے تو کہا او ہوں فی کہو اوس ٹرکے سے
 کہ تیار ہے یہاں تک کہ کہاوی ساتھ ہماری کہانا نہ رخٹ کہی یہ تاب اوس ٹرکے سے نو لائیں رود
 دآر ہوں کہامیری والدہ کیوں کو کہا میں جب ایک مار مزدوری کر لیا ہوں خال کے تو پہر اوسدن
 دوبارہ نہیں کرتا بلکہ جاتا ہوں مسجد من اور رہو گوا و ماں شام تک پہر او کھاتہ ماری پاس

شام کو پہر چلا گیا اور آیا بعد مغرب کی پس کہا یا ہم سب فی ملکہ پر جب قاغ ہوئی ہم کہانی سے
 تو بتایا ہم نے اوس کو مکان طہارت کا اور دیکھا ہم نے اوس کو جب خلوت تو بیٹھ لایا اوسی ایک تنہا مکان
 میں اور قریب جتنی تھی ہے ایک عورت کہ گئی تھی ہاتھ پاؤں اوسکی حرکت سی سبب گشیا کی یہ قریب
 پہرات گزری آئی وہ جاری گھر میں صحیح و سالم تو دریافت کیا ہم نے اوس سی احوال اوسکا بویہ
 کہانی ای رب بیکت اس جہان کے تندرست کردی تجھ کو پس اوٹھ کھڑی ہوئی میں صحیح و سالم
 سنکر گئی ہم طلب اوس لڑکے کی تو دروازہ کھول دیا اور نہ پایا اوس لڑکے کو راضی ہوا ورنہ پیر و درکار
 کہتا ہوں میں بعضی اولیاء اللہ سی صنیر میں اور بعضی کبیر بعضی غلام اور بعضی احرار اور کوئی عورت اور
 کوئی مرد اور کوئی مجنون اور کوئی عاقل اور منجملہ اون لڑکوں کی ایک لڑکا تھا بلا دین میں اولاد سے
 بعضے مشایخ کے کہ کھلا کرتا تھا لڑکوں میں اور جو چیز طلب کیا کرتے وہ اوس سی تو حاضر کرتا وہاں کی
 واسطی اوس وقت سوچ نہایہ حال اوسکا شیخ فی یعنی اوسکی والدہ فی تو کہا اوس سی ای فرزند میرے
 کھلا تجھ کو فلا فی چیز تو کھلائی اوس کو اور جو چیز طلب کرتے اوس سی تو دیتا اوس وقت پس ہاتھ پیر اوس پر
 شیخ نے اور کہا باریک کھلا تجھ کو فلا فی چیز تو طلب کیے اوسنی حسب عادت پس نہ موجود کر کا
 اوس کو اور اوس وقت ہی مسرور ہو گیا اوس سے یہ دروازہ سبب ہاتھ پیر نے شیخ کے اوس پر ہوا
 کہ اونہوں نے مناسب جانا اوسکی حق میں کہ ڈری اوسکی حق میں شہرت اور آئی سے عجب و کبر کے
 راضی ہوا ورنہ پیر و درکار **حکایت** منقول ہے حضرت ذوالنون رضی سے کہ انہوں
 نے کھلا میں داوی کھان سے رات کو تو دیکھا ایک شخص کو آتی ہوئی رو برو اپنی اور وہ بیٹھا
 آتا تھا یہ آیت شریفہ **وَبَاكَ اللَّهُمَّ صَبَّ اللَّهُ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ**

یہ رخت قریب ہوا وہ جیسے تو تھی ابک عورت بینی ہوئی کرتا اور چادر صوف کی اور ہتھین تھما
اوسکی لٹا اور عصا اور بونی جیسی کون ہی تو کہا میں ایک شخص مسافر ہوں بولی تعجب ہے کہ ماؤ جو دھیت
ہم کے پاتا ہے تو غربت کو اور قال یہ کہ وہ موس خرا اور معین صفائی تو زور دلی لگا میں یہ بولے
کیوں روٹا ہے کہا میں لگی دو اور دیر تو لی اگر سیانے تو اپنی اس قول میں تو کیا سب گریہ کا کہتا ہے
رحم کری تجھ پر زور دگا کیا صادق شخص سہن روا کرتا بولی ہنس پوچھا میں کیوں ہمن لولے
اسو اسٹی کہ رو و راحت ہی دل کی اور غامی یا ہے عمر دہ کی اور سنیں پوستبدہ کیا بولی نئی کہ
خیر کہ سزاوار رائد ہو آہ والہ سی یعنی یہاں تک مباح ہے اور گرہ سو وہ نزدیک اولنا راند کے
صعب ہی تو متعجب ہو گیا میں اوسکی کلام سی یوحیسی لگی کہا حال ہے کہا میں متعجب ہوں میں تیری
کلام سی کہا ہول گیا اوس درد کو جسکا ابھی دکر کرتا تھا تو فی کہا میں رحم کری تجھ پر زور دگا اگر
مساب جانی تو تو فائدہ دی تجھ کو ساتھ کسی خیر کے شاید اللہ تعالیٰ متعجب کری اوس سی بولی تو یا تو
تھکو حکیم کوئی خیر فائدہ کی تویر طلب رادت مت کر اوسیر کہا میں رحم کری تجھ پر زور دگا ہنس
میں متعجبی طلب رادت سی خدمت میں اولنا رائد کے بولے سچ کہا تو نے اسی مسکن دوسٹ
رکہ اپنی مولاکو اور ستماق رہوا اوسکا بانی واسٹی اوسکی اکدن ہے کہ بچلی کر گکا اوسمیں ساتھ لوز
حمال اپنی کے واسٹی ظاہر کرنے کرامت اپنی اولنا اور اصفا اور اہل محبت کی ایس ملاو گکا اوسکو
وقت بچلی کے ساتھ حمال کمال صفات اپنی کے کلکویا کہ تراب حمال کا اور سٹیل وصال کا کہ یہ
تشہ نہوں کے کہی یہ غالب ہوا اوسیر وجد یہ کہی سے بس بکا کر بولے اسی جیسٹ سری
دل کے کن کہ خیر ہڈر کہی گاتو بخار اسی گھر من کہ نہ یادوں میں اوسمن کوئی دوسب سیا

پہر چوڑا منجھو وہین اور اوتری نشیب وادی میں یہ کہتی ہوئی کہ رجوع کیا مینی طرف تیری نہ خست
 لوٹی میں طرف تیری نہ تار کے یہاں تک کہ منقطع ہو گئی محسوس آواز اسکی راضی ہو اس سے
 پروردگار حکایت منقول ہی حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کی کہ او نہون فی دہان
 اس حال کی کہ بہر تار تار میں کنارہ نیل پر دیکھا مینی ایک بچہ کہ دوڑتا جاتا تھا تو اوٹھایا مینی بہر اسکی
 مارنے کو پس نکل گیا وہ تیز بہاگ کر اور پہنچا کنارہ نیل پر پس نکلا ایک سینڈک تو کو در سوار ہو گیا وہ
 بچہ اس سنڈک پر اور لی چلا وہ اسکو تیز تازہ ہوا کے یہاں تک کہ پہنچا دیا دوسری کنارہ پر پہر
 پہنچا میں بھی اسکی متابعت میں سو او تار وہ بچہ اس سنڈک کی انتہت سی اور چلا جنگل کو اور پہنچا
 ہو میں اسکی پس ناگاہ پایا وہاں ایک شخص سوتا ہوا بحالت نشہ اور ایک سانپ قریب آئینچا تھا اسکی
 اور نزدیک تھا کہ کاٹی اسکو پس جلدی کیے اس بچہ فی اور پہلی اسکی کاٹنی سے اس دست کو
 ڈنک مارا اسکی ایسا کہ ٹکڑی ٹکڑی ہو گیا وہ سانپ اسکی زہر سے پس بیدار کیا مینی اس شخص کو
 خواب مستی سے تو اوٹھارہ گہرا ہوا خوشنماک اور بہر جب دیکھا قریب اپنی سانپ تو جاگنی لگا وہاں سے
 کہا مینی مت ڈر کفایت کیا گیا تو اسکی طرف سے بہر بیان کیا مینی اس سے سب قصہ تو جہ کایا اسنی
 سرانیا زمین کی طرف پہر سوار ہوا کہ دیکھا آسمان کو اور بولا یارب یہ معاملہ تیرا گنہگاروں کی ساتھ
 پس کیا کہ غنائتین ہوں گی اوپر سران برداروں کی قسم ہی مجھکو تیری غرت و جلال کے
 کہ بعد آجکی نہ مافرمانی کر دنگا میں تیری کبھی پہر گیا یہ کہتا ہوا در حالیکہ پڑھتا تھا ان شعر دن کو

مِنْ كُلِّ سُوءٍ بَيِّتٌ فِي الظُّلَمِ

تَأْتِيكَ مِنْهُ كَرَامَةُ النِّعَمِ

يَا مَرَقِدًا وَاجْجَلِيلَ يَحْيَى سَهْ

كَيْفَ تَنَامُ الْعَيُّونُ عَنْ مَلِكٍ

ترجمہ ای سوئی والی اور حق تعالیٰ گہائی کرتا ہے اور کسی ہر شے بدستہ کی جانی سچ رہن کے
کے طرح مودہ میں آگہیں اور سب بادستہ سے کہ سمجھیں ہیں ٹھکواور کے طرف سے بڑی بڑی تہنیز

حکایت مروی ہے حضرت ابراہیمؑ میں آدمؑ رضی اللہ عنہما کہ گداری وہ ایک شخص یہ

کہ نہ ہوتی پڑا ہوا تھا راہ پستی میں اور آلودہ نہامونہ اور سکا شراب کی بنے سے تو دیکھا اور سکو حضرت

ابراہیمؑ نے اور فرمایا کوئی زبان ہی یہ کہ سچی ہے اور سکو یہ آفت یہ یاد کیا اللہ تعالیٰ کو اور قریب

گئی اور پاک و صاف کرد مامونہ اور سکا وہو کہ یہ جب موسؑ میں آیا وہ تو معلوم ہوا اور سکو

موندہ دہلا ما حضرت ابراہیمؑ کا تو توہ بکے اور سخی اور اچھی ہوئی توہ اور سکی بس دیکھا حضرت

ابراہیمؑ نے کہ کوئی گہنا ہے اور سخی جواب میں ای ابراہیمؑ دہلا ما تو نے موندہ اور سکا ہمارے

جنس سے تو پاک کرد ما ہمیں تیری جہت سے دل اور سکا راضی ہوا و نشی پروردگار

حکایت منقول ہے حضرت سترین عارفہؑ سے کہ سوال کیا و نشی کسی

ابتدا ہی امر اور سکی کا کہ کسی شوق ہو ٹھکوا اللہ تعالیٰ کا اسو سطلی کہ نام تمہارا لوگوں میں مسہور

اور عجب مثل نام ہی کے ہی کہا اور ہون فی فضل و خائب ہے پروردگار کے ہر میں اول میر

ایک شخص عیار صاحب اکب جماعت کا سویا یا میں راہیں انکس پرچہ کا غذا کا پڑا ہوا تو اوٹھا لیا

اور سکو یس ناگاہ لکھا ہوا تھا او میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بس صاف کر کے لوسہ دیا میں

اور سپر اور رکھ لیا اور سکو عیب میں اور تہی میری یاس اور وقت دور و یہ اور ہ تھا کہ چہ ہوا اور

پہر گیا میں عطار کے یاس اور فریدا اوں دو نور و پیو کا مایہ اور خوب ملا اور سکا غذا سے

پہر جب سویا میں اور س رات تو دیکھا میں خواب میں کہ کہتا ہے کوئی اسی بستر خود کردار کا تو

پہر جب سویا میں اور س رات تو دیکھا میں خواب میں کہ کہتا ہے کوئی اسی بستر خود کردار کا تو

ہمارے نام کو بیشک خوشبودار کریں گے ہم تیرا نام دنیا اور آخرت میں راضی ہواؤں ہی پروردگار
اور کہا گیا ہے کہ سب تو یہ منصور خمار و اعطاز کا یہ ہوا کہ پایا او نہون فی ایک یر چہ راہ میں پڑا ہوا
اور لکھا تھا اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم پس اوٹھا لیا اوسکو اور نہ پائی وہاں کوئی جگہ کہ کہہ دین
اوسکو وہاں تو نگل گئی اوسکو پس سنا خواب میں کہ کہتا ہے کوئی اللہ کے مول دی بھجیر اللہ تعالیٰ نے
دروازی حکمت کی سبب عزت اور حرمت کرنے تیری کی اوس رقعہ کے راضی ہواؤں ہی پروردگار

حکایت مروی ہے حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کی کہ تھی وہ ایام جوانی اور ولولہ بانی میں
ایک دن بیٹھی ہوئی اپنی گھر میں اور جمع تھی اونکی پاس یار دوست اونکی کہ پی رہی تھی شراب اور
خوشی میں کر رہی تھی پس گیا اونکی پاس ایک فردنیک اور کڑکڑایا اوسنی دروازہ تو آئی اونکی
طرف ایک لونڈی پوچھا اوس شخص نے لونڈی سی صاحب اس مکان کا حرسہ یا غلام بولی
حرسہ کہا اوسنی سچی ہے تو اگر ہوتا وہ غلام تو البتہ سچا لاتا ادب عبودیت کو اور ترک کرتا ہوا
ولعب کو پس نہا یہ کہنا اوسکا حضرت بشر فی اوس چہو کرمی سی دوڑی آئی طرف دروازی
کے سر و پا بڑھنے اور حال یہ کہ چلا گیا تھا وہ شخص تو پوچھا اوس لونڈی سی کسی باتیں کیے
نہیں تجھی سو تقریب کے اوسنی اوسنی جو کچھ کہہ رہا تھا پس دوڑی اوس شخص کے چھپی بشر
یہاں تک کہ جاٹے اوس سی پہر کہا اوس سی ای سردار تمہیں کٹری ہوئی تھی دروازی پر
اور باتیں کہہ رہی تھیں لونڈی سی کہا اوسنی مان تو کہا او نہون فی اب پہر عادیہ کرو اپنی کلام کا
تو دوبارہ کہا اوسنی وہی کلام پس رگڑنی لگے حضرت بشر دو نوگال اپنی زمین پر اور کہا
میں غلام ہوں غلام ہوں غلام ہوں پہر کٹری ہوئی خیر ان ویرشان برہنہ ہو

یہاں تک کہ مشہور ہو ہی ساتھ لقت جانی کے اور یو چھا اوشی کسی کی کیوں نہیں پہنچتی تم حوتے
 کرنا اور ہوں کی ہر ایب اور صلاحیت بخشی ہے عکس پر در دگار نے در جالبکہ میں بر حصہ پاکھا
 سس ہذا دست کر دنگا میں اوسی وضع پر یہاں تک کہ وفات کروں اور کہا اسی ایک انگلی چوٹ
 ٹرکے کی کہ اگر خرید فی کم اسی و اشی حقیقیں دودا گنگے تو جاتا رہتا متسی مام حامی ہو پی کارھی
 ہوا اسی پر در دگار **حکایت** مقول ہی حضرت علی دفاق رحمہ علیہ کہہا اور ہوں نے
 گدیری حضرت سیر حامی روبرو ایک گروہ کی تو کہا او میں سی ایک بی ایس میں یہ شخص نہیں ہوتا
 مشکو اور اوطار کرتا ہے تن دن میں ایکار تو روئی لگی حضرت ستر اور بولی وادہ نہیں مادھکو
 کہ کہی سیدار ہوں میں یو ہی تمام رات اور نہ رو رہا مٹی کسی دن مگر یہ کہ اوطار کہا ہے اوکی
 ستام کو لکس اللہ تعالیٰ ڈال دیتا ہے ایسی بدو کی دلونہں راوہ اوس ریاضت سی جو کرتا ہے نماز
 اوسکا سب لطف و کرم ایسی کے واسطی سب نام موعی اوسکی رہد و عبادت میں اور ہی معنی میں ہر

یہ استعار

صَحَّاحَانِ مِنَ الْاَنْدَلُسِ جَمَلٌ حَالِه	عَلٰی عَبْدِہٖ لَطْفًا وَجْہٌ حَوَام
وَاحْفَى الْمَسَاوِی وَالْعَبْوُ تَلْکَمَا	وَحَلَمًا لِّعَالٰی سَاِیرِ الْعِبَاد

ترجمہ پس پاک ذات ہی وہ حد کہ ظاہر کیا اوسی عمدہ جمال ایسا اور عیدہ ایسی کے مہر مانی اور
 بخشش کا مل سی اور چہا پائرا نیوں کو اور عیوں کو اور راہ کرم اور علم کے برابر گہی ستر
 ہندو نکا **حکایت** مروی ہی حضرت فاطمہ بنت احمد سی جو سن ہیں سنج الویلہ
 رو دبا رہے کی روضہ حرماتی ہیں تہن بعد ادہن دس عورتہن نوجوان اور ساتھ اول کی

دس نو عمر مرد تھی ایک مقام عشرت و سرور میں ایسے بیجا اونٹوں کی ایک گودا کی کسی کام
 کے تو دیر کے اوسنی آنی میں تو حیران ہوئی یہ اوسکی طرف سے پہر آیا وہ ہنستا ہوا اوتا اوتا
 ہاتھ میں خربوزہ کہا اوس سی یاروں کی بہت دیر کے تو نے اور اب آیا ہے ہنستا ہوا کہا اوسنی
 لایا ہوں میں تمہاری واسطی ایک عجیب چیز پوچھا اونٹوں کی کیا ہے وہ کہا کہ ہاتھ حضرت
 بشر رضہ کی ہاتھ اپنا اس خربوزہ پر تو خرید لیا اسکو بیس درم میں یعنی نہایت قیمت بڑا کر
 پس اوٹھایا اوسکو شہر شخص نے اپنی ہاتھ میں اور چوہا اور کھانگوں پر پہر بولا ایکسا و نہیں
 سے کس چیز پہنچا یا ہے بشر کو اس مرتبہ کہہ اوروں کی زبرد تقویٰ کی تو بولا وہ میں
 گواہ کرتا ہوں تمکو کہ توبہ کے مینی طرف اللہ تعالیٰ کے پس کہا اون سپہوں کی مثل اوسکی
 پہر چلے گئی طرف شہر طرس کے اور حاصل کیے وہاں شہادت اون سب کی رحم کری اونپر
 پروردگار حکما ہے۔ **مردی** ہی کسی عالم سے کہا اوسنی بخدا دین ایکنا جبرتا
 کہ میں اوسنی براہین فقرا اور مشائخ کی سنا کرتا پہر بعد چند مدت کے دیکھا مینی اوسکو ہمراہ فقرا
 اور صوفیہ کے اور صرف کر دیا اوسنی تمام مال اپنا ان لوگوں پر پوچھا مینی اوسس سی کیا
 نہ عداوت تھی تنگ کو ان لوگوں سی کہا اوسنی جیسی خلاف پایا مینی امر کو اوسکی جو سمجھتا تھا
 میں پوچھا مینی کس طرح تو بولا پڑی مینی ایک بار نماز جمعہ مسجد جامع میں پہر کھلا میں تو دیکھا
 حضرت تائبہ حافی کو نہی باہر آتی ہوئی مسی سے جلدی کہا مینی دل میں آج دیکھتا ہوں میں
 افعال اور احوال اس شخص کے جو بڑا مشہور ہے زہر میں کہ نہیں قرار پکڑتا مسی میں پہر
 موقوف رکھا مینی کام اپنا اور کہا دسی عجیبی پہر وں آج اسکی جہان جاوی یہ تو دیکھا مینی

اودکو کہ گئی طرف ماں مائی کے اور مردین ایک درم کی گرم روٹیں کھائی دیکھو اس راہ کو
 کیا کر گیا اس روٹوں کو یہ گئی طرف کبابی کی اور خریدی اوس ہی کباب اکر درم کے تو نہایت سہ آگے
 اوس پر دیکھا کہ گئی طرف حلوانی کے اور یا اکر درم کا فالودہ تو کھائی دلیس خضہ سی کہ البتہ تنگ
 کیڑو گچا اسکو جہاں بیٹی کا واسطی کھانی کے پہر چلی وہ جنگل کے طرف تو کھائی شاید مطلوب ہی اکر ہو
 یاس منتر کے یس چلی گئی وہ حضرت یک اور میں پچی افو کی تہا یہاں تک کہ داخل ہوئی وہ ایک گانو
 یہ ایک مسجد میں کہ تہی درمیان اوسکی اور نہا اوسن ایک مریض سو بیٹھ گئی یہ اوسکی سر پہن
 اور دی گئی اوسکی سر میں لقمی تو کھڑا ہوا میں اور کہا دلین کہ ذرا دیکھ اؤن پہر کر ہس گانوں کو
 سوچا کباب میں انک ساحت کو اور جب آٹا لوٹ کر تونہ پایا اؤکو تو پوچھا اوس ہا سی کہاں ہے
 شہر جانی کہا اوسنی گئی وہ بغداد کو پوچھا بی لقمی دور ہے بغداد کو پانچ منزل کہا بی اما نہ
 واما اللہ راجون یہ کہا کام کھائی ایسی ہا تون اور بہن میری یاس دام کرایہ کر سکوہ طاقت
 زیادہ رفتار کے ہی یا اؤ میں کہا اوسی میں حاضر ہو چک ہیرا دین بشر تو منتظر رہا میں جمعہ
 آئہ نک تو اسی اوسی وقت وہی کہا مالیک واسطی اوسی مریض کے یہ فارغ ہوئی تو کہا اؤن سے
 اوس مریض نے اسی ابو نصر یہ ہمراہی منہا راسے کہ آباہا ساتھ تمہاری بغداد اسی اور رہا ہے
 سری یاس اگلی جمعہ سے سولیجا اوسکو اپنی ہمراہ شہزاد سو پسر دیکھا کچھ شہر نے عقب کے
 لگا وہی اور کہا کیوں ہمراہ آیا تھا تو میری کھائی خطا ہوئی جسے پہر کہا اؤٹہ اور آہمراہ سری
 یس علی غم معرفت تک اور جب قریب پہنچے شہر کے تو پوچھا کونسا محلہ ہے تیرا کہا فلا نا کہا جا اور
 پہر ایسا کر تو تو بہیکے بھی امہ تھا لے سی صوفہ کے مقدمہ میں اور صاحب اختیار کے اور

اسی حال میں رہو گا انشاء اللہ تعالیٰ **حکایت** مروی ہے کہ ایک مرد صالح بیٹھا چلی
 میں اور حمد کیا اللہ تعالیٰ سے کہ نہ کہاؤ گامین کچھ مگر بعد چالیس دن کی پس بیٹھا کچھ اوپر
 بیس دن تک پہ مضطر ہوا فاقہ اور ضعف سی تو نکلا میں خلوت سی پہر کچھ نہیں معلوم محکو
 حال اپنا گم کر یہ کہ بایا مینی اپنی آپ کو بازار میں اور دیکھا وہاں ایک فقیر کو کہ ناگتیا ہی بازار میں اور کشتا
 آرزو کرتا ہوں میں پروردگار سے آدہ سیر روٹی اور آدہ سیر کباب اور آدہ سیر حلوی کے
 تو گران معلوم ہوا محکو بہ فعل او سکا غرض وہ پہر تارا بازار میں اور آتا میری پاس لیکن کچھ کلام
 نکرتا مجھی اور میں کہتا دل میں کہ یہ شخص والد بد اعتقاد کرتا ہے فقیر و ن سی کہ خواہش کرتا ہے
 ایسی خرید کر کہانیکو اور طلب کرتا ہوں میں خشک کھڑا روٹی کا سو نہیں ملتا محکو وہ یہی پہر بعد
 ایک ساعت کے دیکھا مینی حاصل ہوئی مراد او کی پہر لایا وہ اون سب چیزوں کو میری پاس
 اور دین محکو اور مڑوڑی کان میری اور کہا اب کہو کون گران حال ہے آیا بستی توڑا احمد کو
 اور بانیہ نکلا خلوت سے وسطی خواہش نفس کے یا وہ جو طلب کیا اوسنی وسطی او کی پاک اور
 ستھری چیزیں کہ جو لوٹا لاوین او کی قوت و خواہش کو پہر کہا ای شخص جو قصد کری طی
 اربعین کا تو طی کری او سکو تیر سچ نہ کیا رگی کہ جوش میں آوی او سپر کتا او کی بہو کا پہر کہا
 نہ اختیار کرنا یہ مذہب اور چوڑ کر چلا گیا محکو راضی ہو اوس سی پروردگار **حکایت**
 مروی ہے بعضی شیوخ سے میں کہ چلی وہ ایک دن شہر زبیدی طرف ساحل بحر کے مشہور
 ساتھ اہواب کی اور ہمراہ تھا اون کی شاگرد او کا پہر گزری راہ میں اوپر ایک جھاڑی پر
 کے کہا میری سی لی لی اپنی ہمراہ ان نرسلوں سی کچھ تولی لی اوس شاگردنی لیکن متوجہ ہوا

ایسی دل میں اور کہا کہ کام ہی شیخ کا اس ہی لکس کہ کہا اوکس ہی شیخ فی محسی یہاں تک کہ پہنچی محلہ
 میں اون غلاموں کی جگو سنا کہ فی محسی کہ کہاتی ہیں وہ مردار اور بی بی ہوں مسکرات اور نہس
 یہی جاتی ہیں نماز ورہ بس ناگاہ دیکھا اوکواوس محلہ میں کہ پتی ہیں تہرب اور کھیل کود
 کرتے ہیں اور گاتی بجاتی ہیں تو اسوقت کہ اسخ فی مردی بلا اس شخص درار قد کو جو ڈھل
 سکا رہی سری باس تو آیا اوکی یاس وہ مردار کہا چل پاس شیخ کے کہ بلا باہر تھکو تو
 یہ بک دیا اوس ڈھول گلی سے اور آبا اوکی ساتھ یاس شیخ کی بہر کھڑی ہوئی وہ
 دونوں کی شیخ کی تو کہ شیخ فی مردی مارا سکور سل تو ماری اوسنی اوکو یہاں تک کہ پوری
 کی حد پر کھا اوس شیخ فی حل آگی سری س گلی یہاں تک کہ پہنچی سمندر پر ہر حکم کہا اوکو
 شیخ فی نہانی اور کھڑی دھونی کا اور بلدا اوکو طریقہ دھو کر نیکاسو کہا اوسنی اوسطح چھ
 سکھائی اوسنی نماز اور نام ہوئی شیخ اور وہ دو تو متدی پس ٹہری نماز طہر کے بہر
 بعد مراعت نماز سی کھڑا ہوا شیخ اور ڈالا سجادہ ایسا سمندر پر اور کہا اوس شخص سے آگی
 بڑھ اور جا بٹھ اسیر تو جا بٹھا وہ سجادہ پر اور بلا اوپر یا بنے کی مہاتک کہ غائب ہو گیا
 نظروں سے پس متوجہ ہوا مرد طرف سے کے اور لولا وای مصیبت اور حسرت میری تاتہ
 مہاری گزری جگو اتنی سال کہ نہ حاصل ہوئی مخکوان کر لای سی کو بی چیز اور سکوا سی کھڑی
 حاصل ہو گئی ایسی کرامت اور مقام عالی تو روی وہ شیخ اور بولی ای مرد میری کہا جنہا بہ
 محکو اس عطا میں عنایت ہی یہ سب اللہ تعالیٰ کے کہ حکم ہوا مخکو اوسطح کہ فلا ما ابدال مگر بہت
 اسوقت پس مقرر کر تو فلا فی کو اوکی جگہ پر سوچا لایا میں حکم کو سل کار گزار دن کے

اور دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ حاصل ہوتا محکو یہ مقام راضی ہوا ونسی پروردگار اور اس شیخ
 واصل سبیل کا نام شیخ علی رضی ہی اور میں یہ بخندہ خلفائے شیخ کبیر محمد بن ابی الباطل رضی کی
 کہ کہی ہیں جنکی حضمین اونکی مرید نے یہ اشعار وقت روانگی اونکی کے اور کیا خوب کہا ہے

فَسَقِّهَا بِكَ يَا وَجْهَ الْفَرَجِ

لَيْتَ شَعْرِي اَتِي اَرْضَ جَدَّتْ

فَسَجَّاهُكَ مَا عَلَيْكُمْ مِنْ جُرْجُمٍ

سَأَقُوكَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَرَحَّةً

ترجمہ: کاش میں جانتا کہ ونسی زمین خشک ہو گئی ہے سو یا فی پلا ونگی او کو ساتھ بکرت تیری کے
 اسی موزہ خوشی کے پھینچا دیکھا تجکو امد طرف او کی اپنی رحمت ہی سبب قسم ہے عزت تیری کی نہیں ہے
 او پر اونکی کو چہ عیش و عشرت جیسے جلا ہوا امد تعالیٰ اس سفر میں جانب او سطرف کی کہ چاہتا ہے فریاد
 رسی و مان کی لوگوں کے سبب تمہاری اور نہیں جانتا میں اب کو لسا ہے وہ جگان پر حجب
 پہنچی وہ عدن میں تو رہی و مان تو بڑی رہی ہر وفات کی اور غمراؤ کی عدن میں مشہور
 اور زیارت گاہ ہے لوگوں کے راضی ہوا ونسی پروردگار اور منتفع گری ہو کو اونکی برکات سی
 حکایتیں منقول ہی انہیں شیخ کبیر سے جو مشہور ہیں ساتھ لقب جو پرہ
 مشہور کے اور قبر شریف اونکی عدن میں ہی کرتی یہ غلام سوازاو کی گئی اور خرید و فروخت کیا
 کرتے تھے یہ بازار میں اور جانی محاسن فقر امین اور اعتقاد کرتی اونسی اور حال یہ کہ اتنی
 بی بی تھی لکھی ہوئی تھی پھر حجب قریب ہوئی وفات اونکی پیر شیخ سعد الحداد کی جو مدفن
 ہیں وہ بھی عدن میں نظر تو پوچھا ونسی فقر نے کون جانشین ہو گا ایک اسناد ارشاد ہے
 کہ او انہوں نے خلیفہ میری جگہ وہ ہے جسکے او پر بیٹی گا ایک سبب جانور تیسری دن

مہری سو کی وقت جمع ہوئی فقر کے پیر بعد وفات جمع رہے فقر اردبک او کی قبر کے
 بین دن یک اور تیسری دن حب فارغ ہوئی قرأت اور درسی تو بیٹھی منتظار یور ہوئی او کی
 ارشاد کے سوا اس خالص کہ بتظر ہی وہ وفادار وعدہ اور بعد بر ملک علام کے کہ باگا جاوڑا ایک
 حاور اور جانیہا سترچیم جو ہرہ کی اور گماں ہوا او کو اس دولت عظمیٰ کا اور نہ کسی فقیر کو ہی
 تو گئی او کی یاس سب فقر آنا کہ مثلاً اول او کو لیجا کر مقام شیخ بن اوقیام مقام کر بن او کا
 تو روسی وہ اور کہا کہ سطح سر و انہوں میں واسطی متیخت کے حال نہ کہ میں ایک تحصیل میا باری
 ہوں سچا ناما رقی فقر اول او کی اور میری معلولات میں اور بن مجسی درمیاں لوگوں کے
 معاملات ماقیہ کہا فقرانی نہ دولت آسمانی ہے کہ اور میری تمہاری واسطی اور ضرور ہے تمکو
 اصرار کر اسکا اور اللہ تعالیٰ متولی ہے یہاں التعلیم اور اعانت کا اور خرگسری کر رہے صاحب
 کے لو کہ اسچ جو ہرہ فی حلیہ دو چکو اسقدر کہ حاوٹ طرف مار کے اور پاک ہو اوٹ حقوق
 سے لوگوں کے نو حلیہ دی او کو سس گئی مار میں ایسی دو کاں پیر اور اد کا با حق ہر دی
 حق کا پیر مرک بار کر کے لارم پیرا گو سہ کو اور تہرا ہوئی او کی ہرا اور ہوئی وہ مثل نام اپی کے
 حقت میں جو ہر شرف اور او کی فضائل اور کر اماست ہں اس سی کہ مذکور ہوں پس
 حمد ہے خدا ہی مرگ کو اور یہ فضل او سکا ہے دی چکو چاہے مینک وہ صاحب شرفی فصولو کا
 فقط اور گما پتی بعضی عاریں نی کہ سکے متولی چنایہ زبانی وہ رتر ہو تا ہے اس سی کہ نیچی
 او کو دہد بہ علم ہا اور گما ہے کسی اور نے کہ محتاج مسافر اسی سفر میں یا سا لکاسی سلو کہ سن
 یا ریزو ان کے طرہ ہں علم کہ گما ہے کہ سی او کی اور در کر کہ مونس ہوا او سکا اور شیخ کہ مار کہی

اوسکو اور یقین کہ برانگیختہ کری اوسکو تحمل پر مشقتوں کی کتابوں میں جسکو حاصل ہوا وہ مرتبہ
 کہ مذکور ہے کلام میں اول کے یعنی عنایت الہی جبکی مربی اور متولیے ہو ہی نہیں محتاج وہ
 ان چاروں کی طرف اسواسطی کہ ہوتا ہے وہ اسوقت میں سکھایا گیا غجوری کیا گیا محفوظ اور
 محمول و اللہ اعلم حکایت مروی ہی ابن سماک رضی اللہ عنہ کہ وعظ کہا اور نہیں فی ایکین
 سوئج بین ڈالا اوسکو اونکی وعظ نے پر جب آئی اپنی گہ اور سوری تو سنا کہ کتابی ایک کہنی والا

هَذَا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيمِ
 وَمِنَ الضَّنَا وَالْإِثْمِ أَنْتَ سَقِيمٌ
 صِفَةٌ وَأَنْتَ مِنَ الرَّشَادِ عَدِيمٌ
 فَإِذَا أَنْهَتْ عَنْهُ فَأَمَّتْ حَكِيمٌ
 بِالْوَعظِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيمُ
 عَارَ عَلَيْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِيمٌ

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَبِيرٌ
 تَصِفُ الدَّوَاءَ لِزِي السَّقَامَةِ الضَّنَا
 وَارَاكَ تَلْفَحُ بِالرِّشَادِ عَقُولُنَا
 أَبَدًا بِنَفْسِكَ فَانْهَاهَا عَنْ غَيْبِهَا
 فَهَذَا يَقْبَلُ مَا تَقُولُ وَيَقْتَدِرُ
 لَأَنَّهُ عَنْ خُلُقٍ وَنَأْتِي مِثْلَهُ

ترجمہ ای شخص تعلیم کرنیوالی غیر اپنی کو کیوں نہیں واسطی نفس تیری کی ہوئی یہ تعلیم نہ بیان کرتا
 دوا واسطی صاحب بیماری اور لاغری کے اور لاغری اور درسی تو بیمار ہے اور دیکھتا ہوں میں
 تجکو بوجہ کہتا ہے ہمارے عقلوں پر کسی صفت کا اور توراہ پانی سی گم ہے پھر شروع کر سنا نفس اپنی کہ
 پس باز کہہ اوسکو گم ہے اوی سی پس جہوت کہ باز ہی اوس سی پس تو دانا ہی پس
 اسوقت مقبول ہوگا قول تیرا اور پیروی کیا وی گے بہتہ وعظ تیری کی اور نافع ہوگی تعلیم تیری
 نہ منع کر کسی کام سی اور تو کرتا ہو مثل اوی عار ہے تجھ پر جہوت اوری تو بڑے بہرہ سبار ہو

تو قسم کہانی کہ وہ عطا کرو گا لوگوں میں ایک مہیسی تک اور کہا گیا ہے کہ ایک بار اس جمع ہوی
 فیصل میں عیاض اور محمد بن سہاک رحمہما حضرت فیصل نے عالم طیب سے دیں کا اور مال مرض ہے واسط
 دن کے ہر حسب طیب کبھی مرض کو واسطی ایسی تو کسطح کر گیا غیر کا علاج اور اسی معنی میں کہی گئی ہیں اشعار

<p>اِنْ رَاَدَ مَالُكَ لَمْ تَرْزُقْهُ دَعَا اَتَرْتَ دُنْيَاكَ مَسْرُوْرًا يَلْدِيهَا وَكَيْفَ يُنْفَعُ عِلْمٌ مِنْكَ سَامِعًا</p>	<p>اَوْ رَاَدَ عِلْمُكَ لَمْ تَرْزُقْهُ وَحُصَا وَقَدْ تَرَكْتَ التَّقَى وَالزُّهْدَ وَالْعَمَلَا وَلَا تَرَاكَ بِذَلِكَ الْعِلْمُ مُنْتَفِعًا</p>
---	--

ترجمہ اگر دنیا ہے مال تو اس میں غنا ہے اوس سے صبر تر اور یاد ہوئی علم تیرا بہن راہ دہ ہوتا ہے
 ساتھ اوی در دجھکو پڑی کہ کرنا تو فی دنیا کو خوش ہو کر اوی لدت سے اور تحقیق ترک کر داتا تو نے
 تقویٰ اندہ اور سرخسز گاری کو پڑ اور کسطح نفع دہوی علم تیرا سنی والی کو حالانکہ نہیں دیکھتا
 وہ جھگو اوس طرحی یقین لایا لا حکایت مروی ہی حضرت حسن بصری رضی سے
 کہ قوی دیا او ہون فی انکار کسی مسئلہ میں تو کہا او لہی کسی فی کہ فقہانی مخالفت کی ہی تھا کہ
 اس حکم میں فرمایا او ہون فی حرائی ہو تیری کسی دیکھا ہی تو فی کسی فقیہ کو فقیہہ اور عالم اور عالم
 وہ شخص ہے حونا کہ ہو دنیا کا اور فرمایا او ہون فی راضی ہو او لہی پروردگار کہ آدمی دنیا میں
 یاخ قسم یہ ہیں ایک علما سو وہ درتہ انما علیہم السلام ہیں اور را وہ اولبا ہیں اور غراب وہ سب
 اللہ ہیں اور بخار وہ امرا اللہ ہیں اور ملوک و حکام وہ حیرا ہے اور حافظ ہیں مخلوق کے سوجب
 ہو ماوی عالم طامع اور مال کا جامع تو کون بیرونی گرگا اوی اور حب ہو ماوی راہد اخف
 دنیا کا تو کون رہتا بوجہی اور ہدایت پاوی اوس سے اور حب عازی صاحب را ہو ماوی

اور حالانکہ نہیں مقبول حمل ریا والی کا تو کون ظفر یا وی دشمنوں پر اور جب تا جبر خائن ہو جاوے
تو یہ کون معتمد علیہ ہو اور امانت رکھی جاوی پس اسکی اور جب ہو جاوی بادشاہ بہر یا و کما یو
مال لو کون کا تو کون اور چروا یا اور نگہبان ہو مخلوق کا و اسد زمین ہلاک ہوئی لوگ مگر سب عالم کی
جو دامن اور اہل ہیں دنیا کے اور سب بادی کی جو مرنی والی ہیں راہ خلاص سی اور سب غایان
ریا کار کے اور سب تجارت خاں کے اور ملوک ظالمین کے و سب عالم الیٰ الذی ظلموا الیٰ منقلب
یبتقلبون اور کئی ہیں شیخ صالح عالم عامل امام فاضل عبد الغفریر دیرینی فی واسطی اینی راضی
اوشی پروردگار یہ اشعار

اذا مامات ذو علم و تقویٰ و موت العادل المرخصی نقص و موت العادل الملک المولیٰ و موت الفارس الصرغام و موت قتی کثیر الجود محل فحسبک خمسة ینک علیهم	فقد تلت من الاسلام ثلثه فقی مره لدا سراد شسمه بحکم الحق مقصده و قصمه فلم شہد ثلثه بالضر حرمه فان بقاءه خضب و نعمه و موت الغیر تخفیف و حرمه
--	---

ترجمہ جو قت و تاسے صاحب علم اور تقویٰ کا پس تحقیق پڑتا ہے اسلام میں رخصہ
اور مرزا عابد پسندیدہ کا نقصان ہے پس بیچ دیدار او کی کے واسطی اسرار کے تازگی ہے
اور موت مصنف بادشاہ کے کہ حکم کری مطابق حکم حق کی نقصان اور فساد ہے اور موت
شہسوار شیر کے شکست ہی پس بسا اوقات موجود ہو وی او کی سبب ہی سبب فتح کی ارادی

اور موت حوائج دہری سچی کی خط سے پس بیک رنگی اوکی ارانی اور رحمت ہی پس
 کافی ہیں شکوہ پہنچ کہ گریہ کیا حادی اوں بیا و موت انکی سو کی تحفیت اور رحمت ہے
 کہا مولف روض الراحین رحمہ فی کہ سردی محکو بعضی اصحاب فی سنج عبد العزیز دیرینی کی کہ تھا
 میں ہمراہ سنج عبد العزیز موصوف کی بعضی سفر میں پس پہنچی ہم ایک قبر پر کسی جنگل میں تو بیٹھ گئی
 تریب اوس قبر کے اور روی تو یو جیما بیی اولی سبب گریہ کا فرمایا اوسوں فی تھا صاحب
 اس قبر کا اولاد اسدی اور واقع ہوئی محکو ساتھ اسکی ایک حکایت عجیب تو یو جیما بیی کہا ہی وہ حکایت
 فرمایا میں آئی محکو ایک حاجت کسی سے میں ساتھ بعضی لوگوں کے تو سفر کما می واسطی حصول اور
 حاجت کی اور آگیا محکو وقت نماز مغرب کا راہ میں تو گیا میں ایک مسجد میں اور یا یا و ماں ایک فقر کو
 کہ نماز پڑھا رہا حاجت کی تو نماز پڑھتے ہی پیپی اوکی اور وہ حوسس آوازی کرنا تھا اپنی قرأت میں
 پس ریتاں ہوا میں اس حسب سی تو کو مانی دل میں حالت نماز میں کہ ٹھہرون رہاں اور معلوم
 کردن اس فقر کو کہ کس طرح پڑھتا ہے نماز میں اور ترک کروں حاجت ایسی یا میں پس یہ تہرے
 یا نہ اور سوختی لگیا میں ایک حاجت کو ان دونوں میں سی یہ حجب و راخت ہوئی نماز سے تو ملتفت
 ہوا وہ فقر مری طرف اور بولا ای سچ عبد العزیز عاف سطلی حاجت اپنی کے تحقیق وہ شخص کہ
 اوکی طرف ہی حاجت میری وہ ارادہ رکھتا ہے سفر کا چلا جا ایسی کام کو اور نہیں تہمیر کچھ بوجہ اس
 خوش آوازی میں کہ سنا تو فی او کو قرأت میں اور میں کچھ حاجت اوس تعلیم کے جسکا ارادہ کیا
 تو نے تو مسخ ہوا میں اوکی مکاتفہ سے ایسی خطری را اور گنا او سی وقت ایسی کام کو جسے ارشاد
 اوکی اور جلدی چلا میں راہ پر حجب داخل ہوا اوس شہر میں کہ جسمین محکو مطلب تھا تو یا یا

اوس شخص کو کہ جاتا تھا میں اوسکی پاس سوار ہونی والا بارادہ سفر کے سوا اوسنی دیکھ کر محکوم تھا
 کیا یہاں تک کہ پوری کر دی حاجت میری اور اگر کچھ یہیہ دیر لگتا میں تو فوت ہو جاتی حاجت میری
 پھر زیادہ ہوا تعجب مجھ کو اوس فقیر سے اور محبت ہوئی اوسکی میری دلین اور نیت کی ملازمت اوسکی
 واسطی حصول برکت اوسکی کے اور نہ تیرا میں مگر تھوڑی مدت تک کہ وفات کی اوسنی اور یہ قبر ہے
 اوس فقیر کے **حکایت** منقول ہی کسی اہل علم سے کہا اوسنی تھا میں موضع صبیحہ
 میں پس ناگاہ دیکھا میںی دو شخصوں کو کہ کلام کرتی ہیں بیچ خلوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پر جب
 لوٹنا چاہا اونہوں نے تو کہا ایک نے دوسری سے کہ آؤ گرین واسطی اس علم کے ایک ثمرہ اور نہ ہو جت
 اوپر ہمارے تو کہا اوس دوسری نے اوس سی اجرا راہہ کہ جس بات کا کہ چاہی تو کہا اوسنی
 غم کیا ہے میںی کہ نہ کہا ورنہ اوس چیز کو کہ ہو واسطی مخلوق کے اوس میں صفت یعنی محنت اور کاری
 گری ہی جو مخلوق کی بنی ہو کہا راوی نے پس متابعت کی میںی اون دونوں کے اور کہا میں بھی ہمراہ
 ہوں تمہاری کہا اونہوں نے ایک شرط سی کہا میںی جو شرط کے تمہنی قبول ہے مجھ کو پھر چڑھے ہم کو
 لکام پر اور بتلایا اون دونوں نے مجھ کو ایک غار اور کہا مجھسی عبادت کر اوس میں پس داخل ہوا میں میں
 اور ہر ایک ادھن کا لانا تھا میری واسطی وہ چیزیں جو قسمت کر دین تھیں اللہ تعالیٰ نے واسطی میری
 پھر میں اوس میں ایک مدت تک تو کہا میںی دل میں کب تک رہوں یہاں چاہی کہ جاؤں
 طرطوس کے طرف اور کہا ورنہ خلل سے اور کہا ورنہ لوگوں کو علم اوپر ماؤں قرآن سو چلا میں اور آیا
 طرطوس میں اور ماؤں ایک سال پس ناگاہ ملا میں وہاں ایک شخص سے کہ کھڑا ہوا وہ
 میری پاس اور بولا مجھسی اسی فلانی خیانت کی تو فی محمد میں اور توڑا تو فی اقرار اگر صبر کرتا تو

مبتل باری تو یا تا تو متل ہماری حویا یا ہمسی کہانی کہانی کو لا میں چیریں ایک طلی زمین کے
 مشرق سے سحر تک ایک قدم میں اور چلایا می بر اور پوستیہ ہو جا جبکہ جاہیں ہم پر کم گیا
 وہ محسی تو کہانی قسم ہی بجو اوس دات یک کی کہ عنایت کیا ہے اوسی بجو یہ حال ظاہر ہو دوشی
 مری کہ سوختہ ہو گیا ہے دل میرا تو ظاہر ہوا وہ اور کہا سوال کر جو کیا ہے یو چہابی کیا ہے بجو
 طرف اسل مادہ یعنی ہر اس ہی بجو کس طرح حاصل ہو سکا ہے نہ حال کہا اوسنی بہیات بہیں
 مؤنس ہوتا حاش شخص بہر شری یہ اشعار

مَنْ سَارَ رَوْحُهُ حَانِدًا لِلشَّرِّ فَشَرٌّ لَهُ وَابْعَدُ وَهُوَ دَكُمُ يَسْعَدُ بِعَرِّهِمْ وَمَنْ آتَاهُمْ بِهِمْ كَمْ يَجْشُدُ لَكِنْ بِهِمْ دَكُمُ فِي كُلِّ مَائَةٍ	لَمْ تَابِئُهُ عَلَى الْأَسْرَارِ مَاعَاتَا وَابْدَلُوهُ مَكَانَ الْأَنْبِلِ بِجَانَا حَاسَا وَدَادَهُمْ مِنْ ذِكْمٍ حَاسَا إِلَيْهِمْ مَا لَقِيَتِ الدَّهْرُ هَتَانَا
---	---

ترجمہ جو شخص کہ بہیکس اوس سی پس کہ دی ہمد کو مستہور نہ امانت دار سمجھیں گی اوکو
 ہمدوں رحمت کہ جی گا: اور جدا کر دین گی اوکو او خط یاد گا او کی سردک سی اور بل
 دین گے اوکو کای الفت کے وحشت اور جو شخص لایا نزدیک لوگون کے کہہ تم کارہ کرے
 اوس سی پس اوکی دور ہو گئی محبت اون کے اس سب سی دور ہو گئی: پس ہو تو ساتھ
 اوں کے اور بلع دینی والا اوکو ہر حادثہ میں کہ آوی او نیز جنگ کہ باقی رہی تو دیا پس خوش
 ہو کر حکایت منقول ہے یوسف بن حسین رضی اللہ عنہما کہ اودہون لی سہمی
 کہ حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہما ہے ام عظیم تو یلایا میں کہ عظیم سے اوکی طرف یہاں تک کہ

ہذا میں اوس ہی موضع حیرہ مصر میں سو پہلی پہل دیکھا مجھ کو۔ از ریش ماتہ میں لوٹا بانہ ہی ہوئی
 چادر اور ایک چادر کا تہی پر کھی ہوئی چھالی دو نوپا نوین سو مکروہ جانی یہ ہیئت میری پر
 جب سلام کیا مینی تو گو یا کہ حقیر جانا مجھ کو اور نہ دیکھی مینی او کی جانب ہی خوشی تو کر مینی دلین
 دیکھ کہ سپرد واقع ہوا تو پس ہا میں او کی پاس اور بعد دو تین دن کی آیا او کی پاس ایک
 شخص علم علم کلام کا اور بحث کی اونس کی کسی مسئلہ کلام میں اور غالب آیا حضرت ذوالنون پوچھت
 میں اور چپ کیا او کو تو نہایت غم ہوا مجھ کو اس کا پس آگے بڑھائیں اور بیٹھا رو برو اوں دو نوں کے
 اور مال کیا مینی اوس شخص شکم کو اپنی طرف اور بحث کی اوس سے یہاں تک کہ بند کیا مینی او کو
 پھر اس قدر باریک اور مشکل بیان کی مینی تقریر کہ نہ سمجھا وہ کلام میرا سو بہت خوش اور تعجب
 ہوئی حضرت ذوالنون اس باعث مینی اور تھی وہ شیخ اور میں کم عمر اونس سوا اوٹھی اپنی
 جگہ سے اور آ بیٹھی میری رو برو اور عذر خواہی کے محسوس کہ نہیں پہچانتا مینی قدر مرتبہ تمہاری
 اس علم کا اور تم پسندیدہ تر سب لوگوں میں ہو میری نزدیک اور پر ہمیشہ بعد کی تعظیم
 تو کہیں کہ تھی رہی میری نسبت اور اپنی سب یاروں کی یہاں تک کہ زنا او کی پاس مغز
 و حرم ایک مال تک اور بعد اتمام سال کے کہا اونس ایگدن امی اوستا ذہین ایک شخص
 مسافر ہوں اور اب شوق ہے مجھ کو مینی کا اپنی اہل و عیال سے اور گدرا مجھ کو تمہاری خدمت
 میں ایک سال اور ثابت ہوا حق میرا تم پر اور سنائی مینی کہ تم جانتی ہو اسم اعظم اور آزمایا
 اور خوب پہچان لیا تمہی مجھ کو سو اگر جانتی ہو تم اوس سے تو بتاؤ مجھ کو پس خاموش رہی
 اور نہ یا کچھ جواب مجھ کو اور خبیال ہوا مجھ کو کہ شاید سکنا دین گی مجھ کو سو خاموش رہی

میری طرف سے چہ معنی تک اور بعد کی کہا ایک دن محسنی امی ابو یعقوب کیا نہیں متحاشی
اوس میری خلائی دوست کو جو آیا کرتا ہے سرزمی پاس قسطاط سی اور نام لیا ایک شخص
کہا میں کیوں نہیں جانتا میں تو دیا مجھ کو ایک طاق اور خیا ہوا تھا اوس پر ایک برتن اور
ہوا زوال میں اور کہا محسنی لیجا و اسکو طرف اوس دوست میری کی قسطاط میں تو نہایت
وہ طباق اور معلوم ہوا وہ مجھ کو سبک گویا کہ خالی ہے یہ حرب بہت چاہیں اوس پل پر چور
قسطاط اور چیز کی تو کہا مینی دلس ہسائی مجھ کو دالوں کی طرف اسی دوست کی تحفہ لیکر
الیسی طباق میں کہ نہیں معلوم ہوتا اوس کچھ چاہی کہ دیکھوں میں کہا ہی آجہن سو کو
جی رومال اور اوٹھا باسر پوش میں ایک جو اوس ہس ہس کہ ہاگ گنا بگل کر لیس لوٹا میں
حصہ میں اور جا مابی دل لگے کی محسنی ذوالوں کی اور سحجا میں اوس وقت مراد کی یہ حرب رو
گما میں او کی تو تبسم کہا مجھ کو دیکھ کر اور معلوم کیا مال کہا اسی دیوانہ میں جا مابا مبی تحب کو
ایک جو ہی کے صی بن بکس حیات کے تو نے اوس میں میری سوا کسطح امین جالون میں
تجھ کو بمقدہ اسم اعظم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اوٹھ اور چلا غامیری پاس سی اور نہ دیکھو نکا
میں بعد آج کی تجھ کو سونا مراد لوٹ آیا میں وطن کو او کی پاس سی حکا میں
مستقل ہے عمر نانی رضی کہا گذر امین اور بابک راہب کی کسی مقدرہ میں اور حال یہ کہ اوس کی
دھبی ماترہ میں تہس لکیر میں اور اوٹھی ماترہ میں سنگریزہ سیاہ پوجھا مبی اسی راہب کا کرتا
تو اس مقام میں کہا جب ست اور قافل ہوتا ہے دل میرا تو آتا ہوں من مقابلہ میں اور
عجرت لیا ہوں یہاں والوں سی پہر کہا مینی کیا ہیں یہ لکیر میں تیری ماترہ میں لولا سفید

سنگریزی اسوا سطلی ہیں کہ جب کوئی نیک کام کرتا ہوں تو ایک امنین سے کافی سنگریزی
 میں ڈالتا ہوں اور جب کوئی بُرائی مجھ سے سرزد ہوتی ہے تو ایک سیاہ ڈالتا ہوں سفید
 میں پر شب کو دیکھتا ہوں امنین سوا اگر زائد ہوئی حسات سیات پر تو اظہار کرتا ہوں اور
 قائم کرتا ہوں اپنی درد پر اور اگر معافی نیکو پر غالب ہوئی تو اس رات کرنا پانی ترک
 کرتا ہوں اور یہ ہے حال میرا والسلام علیک حکایت منقول ہی حضرت ذوالنون
 رضوی فرمایا اور ہون فی ملائین ایک بار حضرت شبیان مصاب نسی تو کہا مینی او منی دعا کرو
 میری واسطی کرنا اور ہون سنے مانوس کڑی تمکو اسد تعالیٰ ساتھ اپنی قرب کی یہ ایک
 لغو مار اور بیہوش ہو گئی اور نہ افاقہ ہوا او کو مگر بعد تین دن کی اور بیہوش میں اگر یہ کہا
 اِنَّ ذَاكَ لَمِنْ كَوْنِ الْحَبِيبِ بِمَنْجِ شَوْقِي ثُمَّ حُبِّ الْحَبِيبِ اذْ هَكَلَ حَقْلِيْ عِنِيْ تَحْقِيقُ ذِكْرِ حَبِيبِيْ
 او بہار شوق میرا پس محبت جیب فی زائل کیا عقل میری کوہ اور بعد اسی بیڑی یہ دو شعر

تَرَى الْمُحِبِّينَ صُرْعَى فِي دِيَارِهِمْ وَاللَّهِ لَوْ حَكَفَ الْعُشَّاقُ أَنَّهُمْ	كَفْتِيَةِ الْكُهْفِ لَا يَكُ مَرُوفٌ لِّمَنْ لَبَّوْهُ قَتْلُ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْبَلَاءِ مَا حَسَبُوا
--	---

ترجمہ دیکھتا ہے تو دستون کو مدہوش اون کی شہرون میں مانند جوانوں کہف کی کہ جاتی
 کہ کتنی بدت گذاری قسم خدا کی اگر قسم کہا وین عشاق کہ وہ مقتول ہیں محبت کی دن جلدی
 کے نہ حانت ہو وین اور کہا گیا ہے آیا ایک شخص حضرت علاء بن زیاد کی پاس اور بولا تو
 آیا میری پاس ایک شخص خواب میں اور کہا مجھی جا تو طرف علاء بن زیاد کی او کہو اس
 سے کہت کہ روی گا اور حال یہ کہ خجنگا تو سویہ سنگر روی حضرت علاء پر فرمایا اسے راوا

مخکو یہ کہ کسی نہ کسی کروں گریہ میں اور کہا ہی عاشقوں کی ہر بات میں

وَمَا فِي الْأَرْضِ أَشْفَى مِنْ مُحِبٍّ	وَأَنَّ وَحْدَكَ أَهْوَى حَلُولِكَ
تَرَاهُ نَاكِسًا فِي كُلِّ حِينٍ	مُخَافَةً فُرْقَةٍ أَوْ لَا شَتِيَا
فَيَسْئَلُكَ إِنْ مَا وَاسْتَوْجَابَ إِلَيْهِ	وَسْئَلُكَ إِنْ دَوَّلَ لَخَوْفِ الْفِرَاقِ

ترجمہ اور میں ہی میں بن کوئی کم نصیب زیادہ عاشق اگر بات ہے عشق میں سیرس ہر
دیکھتا ہے تو اوکو گریاں ہر وقت خوف سی جدائی کے یا اشتیاق سنی پس رومانی اگر حدی
ہو ماوس را راہ اشتیاق طرف او کی اور دوتا ہے اگر مردک ہوں خوف جدائی مہی ہر منقول
حضرت جنید رحم سے کہا او ہوں فی دیکھا مہی آدم علیہ السلام کو حواب میں کہ آپ رورہی ہیں
عصر کے مہی کیا باعث ہے آپ کی رونی کا کیا نہیں بختہ می اسد تعالیٰ فی خطا آپ کی اور وعدہ
کہا ہے مہی لوٹا لانی کا طرف جنت کی سو کچھ نکھا اور دیا محبوا ایک کا غد لکھا ہوا تو مدبر مہی گناہین
مید مہی اور تھا وہ میری ہاتھ میں تو پڑا اوکو کہ تہی او میں یہ اشعار لکھی ہوئے ++

أَسْتَحْرِقُّنِي بِالنَّارِ نَارُ مِنَ النَّوَى	وَمَا أَلْتَوَى مَا أَرَا حَرًّا مِنَ النَّارِ
مَتَعَفُّوْهُ مَحَارِكًا لَدَارِ سَكْسُهَا	عَلَى أَحْكَارِ أَنْكَ لَا عَلَى سَكْسِهِ الدَّارِ
وَلَوْ لَمْ تَعُدْ لِي بِالرَّجُوعِ إِلَى الْمَيِّ	هَلَكْتُ وَلَكِنْ بِلَيْتِ الْوَعْدِ الْوَارِ

ترجمہ آیا طلاوی گبی محبوا گ میں آگ جدائی کے اور آگ جدائی کے آگ ہی جلانی والی زیادہ
تمام گون ہی ہر عاشق ہوں ہمسایہ میرہ گہر جس میں رہتا تھا اویر ہمسایہ کی روتا ہوا
نہ اویر رھنی والون گہر کے ہر اور اگر نہ وعدہ کرتا مجھنی ساتھ رجوع کی طرف مقصود میر کے

تو ہلاک ہو جاتا میں لیکن پہنچا میں ساتھ وعدہ کی انہی مطلبوں کو حکایت
 مروی ہے کہ حضرت سالم حدادی نے بتی ابدال اللہ سی اور بہت جایا کرتی تھی حضرت فتح موصی
 کے پاس اور تھی جبکہ سنتی یہ اذان تو بدل جاتا رنگ اونکا اور زور ہو جاتا چہرہ اور گہر جاتے
 اور اوٹھ کھڑی ہوتی اور چوڑ دیتی دوکان کھلی ہوئی اور پڑھتے یہ اشعار

اِذَا مَا دَعَا عَادَ اَعِيْكُمْ قُبْتُ مَسْرَعًا	مُحِبِّبًا لِّمَوْلَى جَلَّ لَيْسَ لَهُ مَثَلُ
اُجِيبْ اِذَا كَادَ اِي سَمْعٍ وَطَاعَةٍ	وَرُبِّيْ نَشْوَةً لِّبَيْتِكَ يَا مَنْ لَهُ الْفَضْلُ
وَكَيْفَ رُكُوْنِيْ خِفَّةً وَمَهَابَةً	وَيَرْجِعُ لِيْ عَنْ كُلِّ شُغْلٍ شُغْلُ
وَحَقِّكَ مَا لَدِيْ غَيْرُ ذِكْرِكَ	وَذِكْرُ سِوَاكَمْ فِيْ فَنِيْ قَطُّ لَا يَحِلُّوْ
مَتَى تَجْمَعُ الْاَيَّامُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَلَيَقْرَحَنَّ مَشْتَاكُ اِذَا جَمَعَ الشُّغْلُ
فَمَنْ شَهِدَتْ عَيْنَاهُ لَوْ جَالَكُمْ	بِمَوْتِ اِسْتِثْقَا قَا نَحْوَكُمْ قَطُّ لَا يَسْلُوْ

ترجمہ حسبوقت کہ بلایا محجوب بلانی والی تمہاری فی اور میں بہت جلد درحال کہ قبول کرنا لاہتا
 واسطی بلانی سردار بزرگ کی کہ نہیں واسطی او سکی کوئی مانند محیب ہو میں حسبوقت پکارا اوسنی
 ساتھ چشم اور دل و جان کی درحال کہ بیچ دل کے اشتیاق تھا اور کہانی حاضر ہوں بیچ خدمت
 تیری کے اسی وہ شخص کہ واسطی او سکی بزرگی ہی اور زور ہو گیا رنگ میرا زور و خوف اور
 کے اور لوٹا واسطی میری ہر شغل سے طرف او سکی شغل اور قسم ہی محجوب تمہاری حق کے نہیں لذت
 نزدیک میری کوئی سوائی یا تمہاری کے اور ذکر تمہاری غیر کا میری منہ میں کہی نہیں
 شیریں معلوم ہوتا افسوس کب جمع کر گیا زمانہ محجوب اور تم کو اور خوش ہوتا ہے مشتاق

حُوقَت کہ حج ہوتی ہیں خدائی والی پڑیس جو شخص کہ دیکھا کہ ہوں اور کجی فی نور جمال تمہارے
 کو فرما دی گا ہماری اشتیاق میں اور کجی بستی ہی میں رہیگا حکا پیت
 مروی ہی بعضی مریدوں سے حضرت فتح موصولی رضی اللہ عنہ کی کہ گناہن لکھن یا شمس حضرت فتح موصولی
 کی تو بیا یابی او کو رو تا ہوا اور نہی انکی اتیکو مان زردی تو کما بی او سی قسم ہے بیکو اللہ تعالیٰ
 کے انی شرح کیا روی ہو تم چون تو کہا اور نہی و اللہ اگیزہ قسم دیتی تم حکو اللہ تعالیٰ کی تو نہ
 کہتا میں مہی حال ایسا نہ ماہوں میں استیک اور چون یوحنا مہی کسواشی روی ہوا سقد آسو
 کہ اسب خلف مہری کی اللہ عز وجل سے پیر کا کسواشی روی ہو ہم چون کہا آن اللہ ویر
 کہ رسول ہوی مجبی ہر بعد وفات او کی دکماشی او کو جواب میں تو یوحنا مہی ان سے
 کیا معاملہ کما مہی یرد در گارنے کہا منعت کی مہری اور فرمایا انی شرح کواں استدر و یا تو
 عرض کی مہی ای رب میری سلب باز عی مہری آداسی تیری حق کے بہر فرما کیوں رو یا سقد
 خوں عرض کی مہی ای رب اویرس گرہ کی کہ رسول اور لورا ہوا محسی بہر فرمایا انی شرح
 کیا مقصود تھا تیرا اس گرہ سی اور قسم ہی حکو مہری عز وجل کے کہ لاتی تھی میری یاس
 کرا ما کاتین نامہ انما تیرا یالسس مہی کہ نہ تھا تیرا اوسس کوئی گاہ فسط
 حکا پیت مقول ہے حضرت دو النون رضی اللہ عنہ کی کہا اور نہی فی سماں دریاں
 یہاں ون مت المقدس کی سوا گا د ملاس و بان ایک شخص سے کہ مہی ہوی تہا و تہبہ و
 اور اوڑھی ہوی تہا در جا کی تو گناہن یاس او سکی اور سلام ملک کی اوس سی ہر
 لوجیا سی کہ مہی آئی ہو تم زحم کر ہی تہا اللہ تعالیٰ کہا آبا ہوں میں حضرت النبی سے

کہا میں کہاں جاؤ گی تم کہ اطرافِ راحت تنفس کے پہرہ چلا گیا میرے پاس تیس پڑھتا ہوا

یہ اشار

فَهْوًا بِاللَّهِ طَيْبٌ اخْلُوتِ	هَجْرًا مَخْلَقَ كُلِّهِمْ وَخَلَّةِ
لَيْسَ فَقَضِ الْعَهْوُ فَعَلِ الثَّقَاتِ	قَالَ لِلنَّفْسِ سَاعِدِي وَجِدِّي
فَأَسْبَلِي الْبَيْتَ وَأَعِجِّي التُّرَاهِتِ	لَيْسَ مَنْ يَطْلُبُ الْحَبِيبَ فَتَوَرَّ
وَعَجْرٍ سَأَلُوا صِلَ الْعِبْرَاتِ	هَلْ رَأَيْتُمْ مَدَلَّاقِي عَذَابِ
مَشْرِقًا وَجْهَهُ مِنَ الْخُفَاتِ	مَنْكَ بِيَا لَوْ خَلَّتِي فَقَبِيرُ
إِنَّمَا رَأَى عَرْسَهُ الَّذِي هُوَ آتِي	لَمْ يَرَمْ عَرْسَهُ الَّذِي هُوَ مَخْنِي
خَلَعَ الْخِرَاصَ مَعَ خَزَائِلِ الْهَبَاتِ	فَكَعَمَّرِي تَخْلَعَنَّ عَلَيْهِ

ترجمہ چہرہ چوڑا یا خلق کو بالکل اور گوشہ گزین ہوا پس وہ ساتھ اللہ تعالیٰ کے خوب خلوت کر نیا لایا ہے : اور کہا دل سی کہ مددگار ہو میرا اور کوشش کر کہ نہیں ہی توڑنا حمد کا کام اچھون کا : نہیں ہے وہ شخص کہ طلب کری محبوب کو سستی کر نیا لاسو جاری کر آئسو کو اور ترک کر لن ترانیوں کو : کیا دیکھا ہی تمہنی ناز پرورد کو بیچ عذاب کی اور عروس کو کہ پیانی برآئی آئسو کو : وہ بادشاہ ہے بہو کا غنی ہے فقیر روشن ہی چہرہ او سکا نیکیوں سی : نہ چاہا اوسنی اوس دہن کو کہ وہ گزنی والی ہی سوا اسکی نہیں کہ چاہا اوسنی اوس دہن کو کہ وہ آئیوا سی : پس قسم ہے عمر میری کے البتہ خلعت پہنایا جاوین اوس پر خاتمہ کتاب خلعت عزت کی ساتھ بڑی بخشوں کے : از طرف مترجم

الحمد لله تبارک و تعالیٰ کہ لکھنؤ نہایت و فضل و کرامت و حقیقتی کے دفتر اول ناظم الصالحین ترجمہ
 روض الریاض کاملہ اسلام آباد ٹونک بن بھیموین جادی الاخری ۱۲۹۳ھ
 مارہ سوترالوی ہجری قدسی میں اس بندہ خاکسار امیر و انصاف حضرت پروردگار
 احمد علی بن محمد علی تجاور اللہ تعالیٰ عنہ سیاتہما سے تمام ہوا اللہ تعالیٰ ہدایت راہ اللہ
 سے یہی کہ اسکی مطالعہ کر سوا لکھنؤ کو جو طالب راہ سداد اور سالک طریق ارشاد ہیں فوائد و
 حاصل ہوں اور اس گزشتہ گرواب معاصی کو دعا بخیر سی یاد فرماویں اور منتفع کریں
 ہم سبکو پروردگار تعالیٰ تمام برکات سی ان بزرگون کی جہاں اس میں مذکور ہے
 و علیٰ اشد التکلیف و اطلب منہ التوفیق سی کل مکان و زمان +++

فی الخاتم

بعد حمد الہی و نعت حضرت رسالت بنا ہی سالکان مسالک معرفت اور رہروان منازل حقیقت
 کو بتارت ہو کہ انہوں موافق شریعت غرای نبوی اور مطابق سنت نبویہ مصطفوی کے ترجمہ
 روض الریاض مسمی بآثر الصالحین جناب فضیلت مآب کمالات انتساب مولوی احمد علی
 سیاب کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکمل حضور پر نور امین الدولہ وزیر الملک نواب فیض محمد ابراہیم
 علیخان صاحب ہاد صولت جہاں دام اقبالہ سے یہ جو شہر سدی امیر تہذیب و ہمایون سال سید
 تبارک و تعالیٰ ان دو عینہ و دوم ماہ و یکھ ۱۲۹۳ھ ہجری کو قلم شکستہ رقم خاکسار محمد عبدالغفار
 اور حسن استقامت صاحب قلم و بیان کی مدد سے طبع ہوا

تبارک و تعالیٰ ان دو عینہ و دوم ماہ و یکھ ۱۲۹۳ھ ہجری کو قلم شکستہ رقم خاکسار محمد عبدالغفار
 اور حسن استقامت صاحب قلم و بیان کی مدد سے طبع ہوا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَارَ قُلُوبَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ الْقَادِرِينَ عَلَى مَعْرِفَةِ سِرِّهِ
 وَسَائِبِ مِنْ أَعْدَائِهِمْ سَمَاءَ الْعَالَمِينَ وَالْبَاقِينَ وَالصَّلَاةُ مِنْهُ عَلَى رَسُولِهِ وَحَسْبُ الْكَرِيمِ يَا أَمَامَ الْأَوْلِيَاءِ وَرَبِّ
 الْأَوْلِيَاءِ وَسَلَامٌ عَلَى خِيَارِ رُسُلِهِ الْمُرْسَلِينَ إِلَى طَرَفَتِهِ وَمُرِيدِينَ الْخَيْرِ بِأَعْمِهِ فِي الْمَوَالِدِ يَا وَالدِّينِ أَمَّا بَعْدُ
 جَانَا جِي كَرْمُونِ كَامِلِينَ مُحَقِّقِينَ رِضَايَ رَبِّ الْعَالَمِينَ لِبَدَائِدِهِ وَسَلَامِينَ كَمَا مَقْبُولِينَ وَمُحَاجِّجِينَ بَيْنَ حُكْمِهِ وَخَاصِرِ بَيَانِهِ
 تَعَالَى سَائِرُ النَّاسِ وَلَا يَتَّخِذُ الْأَوْلِيَاءُ مِنْ دُونِهِ آلَةً وَلَا يَكُنِ الْأَوْلِيَاءُ إِلَّا مَنْ رَضِيَ اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ لِكَيْ يُعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ
 كَيُّوَالِي نَبِيِّ لَطْفِ عَمِيمٍ سَيِّدٍ سَلَامٍ سِرِّكَ قَوْمٍ بِرِجَالِهِ فِي شَيْطَانِ جِيمِ سَيِّدٍ بِرِجَالِهِ بَاغَاهُ مِنْ أَوْجُهُ دِي بُرْهَمِ
 مِنْ سَيِّدٍ بِلَا سِيٍّ أَوْ كَوِيَالِي شَرَابِ بِي وَرَدِ وَاحِدَانِيتِ وَمُتَوَكِّلِي كَوَلَامِي كَرَامِي مُصْطَلِمِ كَيْهِ نَسَائِي أَرَا صِدْقِ كَلَمِ دِي حَلَّتِ قَرَبِ
 وَصْنِ كَيْهِ عَطَا كَيْهِ نَصْرِي حَاتِ وَرُكُورِ كَيْهِ نَجْشِي تَعْنِي حُجَّتِ دُونِ كَيْهِ تَبَاهِيَا دِيَا وَنُونِ نَبِي دِلُونِ سَيِّدِ بَاغِ سَوِي أَمَدِ كُونِ تَوَجُّهِ
 كَبِي طَرَفِ لَدَاتِ دِيوِي كِي بَلَكِ طَمَحِ نَزْهِي الطَّاعَتِ مَوْلَايِ مِنْ نَهَائِي أَنْزَوِي كِي چَاهَتِي سَرَّجِ عِبَادَتِ سَيِّدِ ضَا حُجُو دَوَرِ تَرِي
 مَنْزِلَتِ قَرَبِ شُهُودِ بَشِيكَتِ لُوكِ مِنْ دِيَا دَامِدِ اَوِي رِي بِهِنْ مَقْبَرَانِ بَاغِ نَفْعِنَا اَشْدِنْ بَرَكَاتِهِمْ وَرَفْعِنَا اَعْلَى دِرَجَاتِهِمْ آمِينَ
 اَتَّقِ عَسِي دُرُكِ اَشْدِ اَوْدُكَرِ سَوَالِ نَفْعِ دِيَايِ دِينَ دُنْيَا مِنْ غُخْوَارِي كَرَامِي خَيْرِي كَيْهِ تَحْتَتَايِ اَحْتِ وَتَسْكِينِ اِسْمِ اَشْدِ كَيْهِ
 وَلِيُو كَا وَرُفْعِ كَرَامِي نَجِّ دَالِمِ كَوَسْلِي دِيَايِ اَهْلِ صِبْتِ وَخَمِ كَوِيَا رَتَوَايِ مَوْنِي كَا لَرَامِي مِنْ سَائِرِ شَيْطَانِ اِهْلِ حَيْثِ كَيْهِ
 سَمْنَا اَوِي رُفْعِنَا اَصْلَاقِ اَوْلِيَا اَشْدِ كَا اَوِي مَطَالِ اَوْنِ كَتَا بُو كَا جَمِينِ حَالَاتِ هُونِ اَشْدِ تَعَالَى خَاصِ مِنْ دُونِ كِي جَلَالِي سَوَالِي
 اَعْلِيَّةِ اِيَانِ كِي سَيِّدِ اَبَاحِ عَرَفَانِ كِي لِي بَا حَشَرِي اَعْدَاوَتِ دِيَا وَحُبِّ عَقِي كَا سَبَبِ تَرِكِ مَسَاوِ اَوِي طَلَبِ مَعَالِي كَا اَنْ
 خَرُورِ كِي هُوَ مَطْلَقِ طَرَفَتِ مَوَافِقِ شَرِيعَتِ لَيْسِي رَوَايَتِ كِيَا هُوَ رَوَاةُ تَقْدِيرِ تَقَاتِ مَحْتَمَلِينَ سَيِّدِ حَالِ مَحَاجِّجَانِ
 طَرَفَتِ مَحَافِظَانِ شَرِيعَتِ كَا اِسْمِ اِسْ شَرَطِ كِي سَائِرِ كَرِيمِ عَرَبِي اَوِي فَارِسِي اَمِينِ بِهِنْ مَكْرَمَتِ كَمِ اَوِي كَا اُفْرَا
 سَمْنَا كَمِ اَسْتَدَاوِ لُوكِ لُوكِ اَصْصِبِ نَمِينِ اَرُو مِينِ كُو كِي كَتَا سَبَبِ مَفْضَلِ اَشْرَحِ اَنْ شَرَحُو نَمِينِ اَوِي اَصْصِبِ اَسْجَا

خطری نہیں گدی چشم مدد و ایسی کتاب ہے اور چھپی کی تلن مالی میں بایں شروط مذکورہ میں کامل ہر طرح کی
 میں کیا ہی ایسی کتاب بعض ارباب میں تصنیف حضرت علامہ یاقوتی قنط کہ کاسری ہی اردو میں ترجمہ ہو کر دو جلدوں میں
 ایک قرأت تمام ہوا ایسی جلد ریاست اسلام پور ٹونگ میں جیگنی انتاراستہ کا دوسرا جلد ہی جلد چھپی کہ شائع ہوئی

کو خردہ دیتی ہیں کہ اس جلد کو لکھنے میں جن جن چیزوں کی اصل کرین کہ ان کے ملاحظہ و ملاحظہ مافیہ بالا ذکر آمد
 و اولاد ارتداد ہوی ہی اور اولاد ہی مراد یہی ہے بیشک یہ کتاب سہ تہ کرانی اولیا کو جامع ہی علم فقہوں کے
 مقام اور طریق سلوک کے کل مسائل کا اسمیں ہے مترجم دام طہ کے چھپی سہ ربدہ تواریخ حرم

بدرہ نظر حرم ہاں ہے اس کتاب کے تعریف و توصیف میں ذکر و محنت کی دائرہ ہی کہ تاسا دروں ہی ملاحظہ
 و اطرا رہی کی صرح کا یہی ہو سکی گی از نسکہ سلسلہ صاف عبارت ہی خوش خط و صحیح چھپی ہی ہر شخص اگر یہ علم
 تو ہی فی تکلف پڑھ لکھا سہ خود اسکی حویوں کو دیکھی گا اور فوائد حاصل کر گا آتم نے اول ہی انور

اس کتاب کو دیکھا ہر حرف پر سی گرا وٹھانا مشکل تھا اور ہر مضمون دلا و پر سی دل چڑھانا و تورا اب ایک تورا
 پڑھتا ہوں جو خاص ہی کتاب کے صرح میں ہی ہے رامی تا برسش ہر کجا کہ بیگرم ہا کرتہ داس
 دل بہکت کہ ما انخواست ہا کا عجب ہے کہ اسکی سطا لہجی سی عاقل ہوش میں آئیں حق جو مطلب پائیں

کہ بہ طبی العافین ہے اور معین للہستہ تہدیں خوف ورجا میں ابان کو سلامت رکھیں کہ یہ
 بستر الحافین ہے اور مندر لراحین اللہ تعالیٰ مترجم اور مہتمم مطبع کاتب اور اشخاص
 جو باعث یا معاون ہو اسکی ہائے اور جیہوائے کا دارین میں اجر و صلہ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ اَحْمَدَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَائِرِ الْمُرْسَلِیْنَ